

کلہ تحقیق الشہ خان

معروف یہ

شہار و پسند

جسمین

اپنے ہر ایک رنگین طبیعت عاشقہ آج دوستوں کے دل بہلانے کی واسطہ نہایت
مدد عمدہ اور طرح طرح کی نثر۔ اور عشق آمیز لکھنے۔ ایچٹ پی غزلیں اور وفائی و اشعار
تفرق ستراؤں میں درود و سہلی ہو لی غزلیں بچن ہو لی ٹھمری چو ماسا بارہ ماسا اولو
وہا بکت نہویا وغیرہ بڑی خوبی اور ترتیب کے ساتھ سند رج کیے گئے ہیں

جسکو

دولوی حفیظ اللہ خاں صاحب ساندوئی متخلص جہفظ افسر مدرس مشہور نثر و کلام
در در سے موضع بنا پور پر گنہ بگر تھانہ بگھولی ضلع ہرودی صوبہ اودھ شاگرد رشید جناب
شی شکر پر شاہ صاحب صبح بگراہی نے یکوشش تمام تالیف و تصنیف کیے

پہلے نام فی مشق کوشش و تمام لکھنؤ میں چھپا

۱۹۱۳ء

اطلاع۔ اگرچہ اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ دار فروخت کے لیے موجود ہے جس فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جس کے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالۃ کتب کے معلوم کر سکتے ہیں قیمت بھی ازان ہی لیکن خاص اس کتاب کے ٹیبل پچ کے تین صفحہ دوبارہ ہیں ان میں بعض کتب کلیات دو ایمن اردو وغیرہ درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
۱۸	بجمل حسین خان۔	۱۸	کلیات دو ایمن اردو
۱۱	دیوان امیر موسوم۔ بدوۃ النیب استاد	۱۱	کلیات ظفر۔ از حضرت سراج الدین ظفر
۱۱	امیر احمد بنیائی مرحوم۔	۱۱	بادشاہ ہر چار جلد کامل دو جلد میں۔
۱۱	دیوان خواجہ میر درد۔ دہلوی	۱۱	دیوان ناسخ لہذا شیخ امام بخش ناسخ لہ
۱۲	استاد مشہور۔	۱۲	دیوان غافل۔ از منور خان غافل۔
۱۲	دیوان بہار عرب۔ سلام مولوی	۱۲	دیوان ذوق۔ دہلوی استاد مشہور
۱۲	محمد زبیر تخلص بہ حافظ۔	۱۲	دیوان فدا۔ جلد ثانی۔
۱۲	بہارستان سخن ناسخ و آتش و کباب میوزن	۱۲	انتخاب داغ۔ مولف جناب رخ دہلوی
۱۲	استاد کا کلام آزدن و ہرولیت مولف دہلوی	۱۲	گلزار داغ۔
۱۲	محمد جی حسن خان۔	۱۲	آفتاب داغ۔
۱۲	دیوان لطف لطف لطف علی خان بریلوی	۱۲	قریاد داغ۔
۱۲	دیوان نیار کلام حضرت شاہ نیار احمد دہلوی	۱۲	دیوان رند مشہور از نواب سید محمد خان رند
۱۲	شرح یوسفی دیوان حافظ از مولوی	۱۲	دیوان غالب۔ از مرزا اسد اللہ خان
۱۲	محمد یوسف علی شاہ چشتی نظامی۔	۱۲	غالب دہلوی
۱۲	دیوان نجات سروری از مفتی غلام محمد دہلوی	۱۲	دیوان مرغوب جہان۔ کلام سید

مرست گلر شیخینظا الشد خان معروف به شعار و پسند

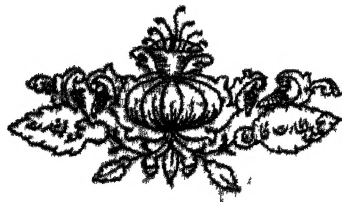
حصه اول

صفحه	تعداد	قسم	ردیف
۴	۲۹۹	آرد و غزلین -	۱
۱۰۱	۲۸۲	اشعار متفرق آردو -	۲
۱۳۲	۲۲	فارسی غزلین -	۳
۱۴۱	۱۴۲	اشعار متفرق فارسی -	۴
۱۵۱	۴	مستزاد آردو -	۵
۱۵۸	۱۴	مخمس آردو -	۶
۱۶۸	۵	مسدس آردو -	۷
۱۸۹	۲۲	رباعیات آردو -	۸

حصه دوم

۱۹۳	۱۸	ده باطنی و بی غزلین -	۹
۲۰۹	۵۲	بجمن -	۱۰
۲۱۹	۳۲	پولی -	۱۱
۲۳۱	۵۱	ی -	۱۲

نمبر شمار	قسم	تعداد	صفحہ
۱۳	چوہا سا۔	۶	۲۴۱
۱۴	بارہ ماہا۔	۷	۲۴۲
۱۵	متفرق راگ۔	۲۷	۲۵۲
۱۶	بھاگ راگ۔	۱۱	۲۶۱
۱۷	بھیروین۔	۱۲	۲۶۳
۱۸	دادرا۔	۲۵	۲۶۵
۱۹	دوہ۔	۱۰	۲۶۳
۲۰	سورٹھا۔	۳۱	۲۷۷
۲۱	کیٹ۔	۳۸	۲۷۹
۲۲	سنگیا۔	۹۳	۲۸۱
۲۳	خط نظم زبان بھاشا۔	۱	۳۰۲
۲۴	خط نظم و نثر زبان اردو۔	۲	۳۰۸



فرہنگ گلدستہ حفیظ اللہ خان حصہ دوم حسین زبان بھاشا کے اکثر الفاظ میں

باب الف

अनर्घ्यामी.	جو سدا دل میں رہے یہ لفظ خاص کر خدا کے لیے ہے	بیشتر جامی
अचूर,	تمام اس شخص کا ہے جو سری کرشن چندر کو تسخیر کیا تھا۔	آرزو
उमंग,	خوشی خواہش۔ شوق۔	منگ
अनहद,	بجھد جس کی حد مقرر نہ ہو۔	آن حد
अधर,	نیچے کالب۔ اونٹ۔ فری۔ درمیان	آذر
अचल,	جو چل نہ سکے۔	چل
अभिलाष,	آرزو۔ خواہش۔ تمنا۔	آبلاکھ
अदुत,	عجائب۔	آدوبت
अधर्म,	خلات شرع کام۔ عذاب۔ خراب کام کرنا۔	آوشرم
अकर्म,	قصور۔ خراب کام۔	آکرم
अवशुष्ट,	میسب۔	آوگتن
अलक,	بالوں کی تھ۔ گھونگھو۔	آلک
अलख,	بے دیکھی چیز۔ بے پہچان۔ مثلاً خدا کی تعالیٰ ہے۔	آلکھ
अमृत,	آب حیات۔ سزہر۔ پانی۔ دیوتا۔	آمرت
अघोन,	روشنی۔ چمک۔	آوونوت
अरध,	روشن	آوڈے

अधम,	خراب	ادھم
उबारना,	بچانا	اوبارنا
उर,	چھاتی۔ گودی۔	اور
अचरा,	کپڑا۔ چادر زنائی	اچرا
अगम,	جہان جانہ سکے۔ جو قابل بتانے کے نہ ہو۔	اگم
आनन्द,	خوش	آنند
अङ्क,	حدوت۔ اعداد۔ گودی۔ نشانی۔	انک
अङ्ग,	جسم۔ بدن۔	انگ
अपराध,	تصور۔	اپرا دھ
उपाय,	تدبیر۔	اوپاے
अधिक,	زیادہ۔ بہت۔	ادھک
अग्नि,	آگ	اگن
अपौर,	نام شخص جسکو تمہارے کرشن چندر نے برج کو خط دیکر بھیجا تھا۔	ادو سو
अशीश,	وفا۔	ایشیش
उपदेश,	نصیحت۔ جاڈو۔ خیرات۔	اوپدیش
आकाश,	آسمان۔ لباس۔ عزت۔	اکاش
इन्द्रलोक,	سب دیوتاؤں کا راجہ یعنی اندر جہان رہتا ہے۔	اندروک
आनन्ददायी,	خوشی دینے والا۔	آنند دائی
अतिज्ञानी,	بڑا عقلمند۔	ات گیانی
अति,	بہت۔ زیادہ	ات
आनन्द,	خوش۔	اند
अम्बु,	پانی۔	امب
आराध,	عبادت کرنا۔ پوجا پاٹ کرنا۔	ارادھ
अपयश,	برائی۔	اپیش
ईश,	مالک۔ خدا مہادیو جی۔ رام چندر جی	ایش

अम्बुद,	ابر - بادل - میکہ -	امسجہ
अनाथ,	جسکا کوئی مالک یا سرپرست نہ ہے - یتیم - غریب -	انامہ
अकवन,	برج میں ایک بن کا نام ہے -	اک بن
अरध,	نیشکر - گٹنا - اکھاری کا مکھیت -	اوک
अाली,	سکھی - سیلی -	الی
अवधि,	بات - طرف - وقت - عرصہ -	آودہ
अनुएग,	عجبت - تھوڑی لڑائی -	آنوراک
अलसाना,	ہرانا - اونگھنا -	آسانا
अमीरस,	آب حیات -	آمیرس
अनुहार,	موافق - شل - برابر - مانند -	آنوہار
अज्ञान,	بی عقل -	آگیان
आभूषणा,	زیورہ - گہنا -	آبھوٹھن
उपमा,	مثال - نظیر -	آدپما
इन्दु,	چاند - قمر -	ایند
अवकाश,	سہاگن عورت جسکا مرد زندہ ہو -	آدوات
उचित,	مناسب -	آدویت
अनुचित,	غیر مناسب -	آنیت
अगस्त,	نام ایک درخت کا ہے -	آگست
अर्द्ध,	آدھا جسم -	آردھنگ
अनूप,	بیشل بے نظیر بے عدیل -	آنوپ
ओछा,	ہلکا آدمی - چھوڑا -	آوچھا
ऊर्ध्व,	آدینگی - بلند -	آردھ
उत्तम,	بہت عمدہ - سب سے اچھا -	آوتم
अध्व,	گھوڑا -	آشو
अम्बु,	پانی -	آسٹ

آبج	کمل۔	آبج
آبجک	اجانک۔ دھوکھے میں	آبجک
آبجک	آگے۔	آبجک
آبجک	بچ بونے سے پہلا اکھڑو کھتا ہو۔	آبجک
آبجک	لال۔ سرخ۔ آفتاب سرخ رندھی کا درخت۔	آبجک
آبجک	بہت	آبجک
آبجک	برہما۔ پرکھدا۔ مہاو۔ جو بن نہیور۔ جو کسی سے پیدا نہ ہوا ہو۔	آبجک
آبجک	خراب۔ رزول۔ بیچ آدمی۔	آبجک
آبجک	حکم۔	آبجک
آبجک	سہارا۔	آبجک
آبجک	عذاب۔ نام اکا سر دیش یعنی عفریت کا ہو۔	آبجک
آبجک	راکان کے لڑکے کا نام ہو۔	آبجک
آبجک	دشمن	آبجک
آبجک	خوراک۔ طعمہ۔ خورش۔	آبجک
آبجک	دلوٹا۔ جو کبھی نہ مرے۔	آبجک
آبجک	آدھوٹھون کارس۔ ہونٹھونگی شھاس۔ شیرین لہی۔	آبجک
آبجک	بے تھاہ۔ گہرا۔	آبجک
آبجک	راجہ اندر کا نام ہو۔	آبجک
آبجک	پاک۔ صاف۔	آبجک
آبجک	کام کیو شہوت خواہش نفسانی نام راجہ جنک جے ہم	آبجک
آبجک	عیب۔ برائی۔	آبجک
آبجک	وہبہ۔ رتبہ۔ جاہ چشم	آبجک
آبجک	آگ۔	آبجک
آبجک	ہوا۔	آبجک
آبجک	شیطان نسل کے لوگ دیو زاد۔ عفریت۔ راجھس	آبجک
آبجک		آبجک

اچر	جو چل نہ سکے۔	اچر
ایلا	عورت کمزور۔	ایلا
ایلی	مست عورت بناؤ سنگار کرنا۔	ایلی
امی	آب حیات۔ امرت۔	امی
ایہرام	خوبصورت۔ آرزو۔ خواہش	ایہرام
آرت	تخلیف۔ درد۔ دکھ۔ محبت۔ عشق۔ پوچا کا نام ہو۔	آرت
امن	منہ۔ دمن۔	امن
ایس	حکم۔	ایس
آڑ	جلد۔	آڑ
آبجرن	زیر۔ گنا۔	آبجرن
آس	شیطانوں کے لڑکے۔	آس
آوپ	حسن۔ خوبصورتی۔	آوپ
ادکھ	دوا۔ علاج۔	ادکھ
آبیر	لباس۔ کپڑا۔	آبیر
آگنا	عورت۔	آگنا
آودت	نکلتا۔ چکنا۔	آودت
آوپ بن	پائین یا غنچ میں ایک بن کا نام ہو۔	آوپ بن
آڈپار	ادکھاڑ ڈالنا۔	آڈپار
آوسیر	خس۔	آوسیر
آڈنی	اٹھنا۔ گھراٹا۔ اٹک ہونا۔	آڈنی
آوپچار	تذہیر۔	آوپچار
آڈرو ج	پستان۔ چھاتی عورت کی۔	آڈرو ج
آوچیاہ	خوشی۔	آوچیاہ
آوچار	گنا۔	آوچار
آؤدو	جائے پیر کی۔	آؤدو
اچر		
ایلا		
ایلی		
امی		
ایہرام		
آرت		
امن		
ایس		
آڑ		
آبجرن		
آس		
آوپ		
ادکھ		
آبیر		
آگنا		
آودت		
آوپ بن		
آڈپار		
آوسیر		
آڈنی		
آوپچار		
آڈرو ج		
آوچیاہ		
آوچار		
آؤدو		

بधिक	صیاد چڑی پار۔ مارنے والا۔ قہصانی وغیرہ۔	پدر بیک
मानु	سورج۔	بھان
अज	نام آبادی کا ہر جو ضلع متھرائین ہے۔	برج
बैर	عداوت۔ دشمنی۔	بیر
बाबरी	بیوقوف۔ کم عقل۔ آگیاں عورت۔	بادری
अत	کار ثواب کرنا۔ مثلاً روزہ عبادت وغیرہ۔	ات
अजबाला	برج دیش کی عورتیں۔	برج بالا
अजनार	برج دیش کی عورتیں۔	برج نار
अजबानता	برج کی عورتیں۔	برج بیتا
विरह	جدائی۔	برج
अजनायक	برج کے مالک اپنی شری کرشن چندر۔	برج نایک
अजरज	سری کرشن چندر۔	برج راج
अजचन्द्र	طیب۔ معالج۔	برج چند
वैद्य	بیتاب پیقرار۔	پید
विकल	خریدنا۔ مول لینا۔	بیکل
बिसाहना	بہت روز۔	بساہنا
बद्धदिन	کرشن چندر جی۔	بہودن
बनबारी	دلہ۔ تکلیف۔	بنواری
विधा	خدائے تعالیٰ۔	بنا
विधना	بانہ۔ ہاتھ۔ بھوج پتر۔	بیدنا
भुज	تیر۔ خدنگ۔	بھج
बाणा	بھول۔ چوک۔ خون۔ اندیشہ۔	بان
भ्रम	خدا۔	بھرم
अद्व्या	رہنے والا۔	بہما
बासी		باسی


ہندو بن،	برج میں ایک شہر کا نام ہے۔ مقام یہ ہے۔	ہندو بن
بیہانا،	صبح۔ ترکا۔ علی الصبح۔ گزرتا وقت کا سنا چھوڑنا۔	ہنا
بھاری،	نام کتاب عنقریب اس جی حسین کو رواد پر پانڈو کی لڑائی ہے۔	بھار
بھولا،	سید معاسادھا آدمی۔ نام مبارک یو جی۔	بھولا
بھال،	سناپ۔ چپتا۔ ہاتھی۔ دین۔ خراب آدمی۔	بھال
بھم،	زمین۔	بھوم
بھسودے،	کرشن چندر کے باپ کا نام ہے۔	بھسودے
بھڑ،	بہت۔	بھڑ
بارہ بھوہا،	بارہ قسم کا زیور۔	بارہ آجھو مکھن
بھو،	بادشاہ۔ راجہ۔	بھوپ
بیہسنا،	خوش ہونا۔	بیہسنا
برساتنا،	برج میں ایک قسم کا نام ہے۔	برساتنا
بھری بھر،	کرشن چندر کا نام ہے۔	بھری دھر
بالن،	پت۔ سالک۔ خاوند۔	بالن
بھب،	چال۔ صورت بنانا۔ شکل بدلنا۔	بھیش
بن مال،	چھوٹوں کی مال۔ زمین۔ طرح طرح کے پھل۔	بن مال
بھسیا،	پانسری۔ بھسی۔	بھسیا
بال،	نوک۔ ماتھا۔ پیشانی۔	بال
بالو،	ریچہ۔	بالو
بھاپن،	ہیبت۔ ناک۔ ڈرونی صورت۔	بھاپن
بیلانہ،	بیقرار ہونا۔	بیلانہ
بھنوری،	زبردستی۔	بھنوری
بابول،	باپ۔	بابول
بارہ بن،	برج میں بارہ بن ہیں۔ علی بن۔ تال بن۔ سیر بن۔	بارہ بن
	کدو بن۔ کام بن۔ کوٹ بن۔ چند بن۔ توشہ بن۔	

بیجن	بجلی۔	بج
بیتامب	دیر۔	بیت
بیس	عمر۔	بیس
بندھ	بھائی	بندھ
بھ	سنسار۔ دنیا۔	بھ
بھٹ	پہلوان۔ بہادر۔ شجاع۔	بھٹ
بھٹ	سکھی۔	بھٹ
بھووا	رنج و غم دنیوی۔	بھووا
بھووا	بہادر۔ بھائی۔	بھووا
بھووا	سانپ۔	بھووا
بھووا	بہت۔	بھووا
بھووا	سانپ۔	بھووا
بھووا	توڑنا۔	بھووا
۴		
پاروان	پتھر۔	پاروان
پا	پیر۔ پاؤں۔	پا
پا	کپڑا۔	پا
پا	قطار۔ صف۔	پا
پا	چلہ۔ رو دھ۔	پا
پا	مہادیو۔	پا
پا	شال	پا
پا	ہوشیار۔ خوبصورت۔	پا
پا	عد۔ تول۔ حالت۔ کمائی۔ مول۔	پا
پا	عالم۔ فاضل۔	پا
پا	چوٹے کیڑے جو چراغ برتے ہیں آفتاب طائر آگ صفت	پا

پناہ کا،	چھوٹی جھنڈی۔	پناہ کا
پنہی،	عورت منکوحہ۔	پنہی
پنہ،	اشعار نظم و عبارت۔	پنہ
پنہ دھڑ،	پانی بھرنے کا گھاٹ۔	پنہ دھڑ
پنہ،	وہرم۔	پنہ
پنہاہ،	پانی کی دھارا۔ ہوا چلنا۔	پنہاہ
پنہاڑ،	طاقت تیز غصہ والا۔	پنہاڑ
پناہ، پناہی،	محبت۔ پریت۔	پناہ، پناہی
پنہ،	کپڑا۔	پنہ
پنہاڑ،	نام بجکت۔	پنہاڑ
پنہ،	لوہ بھڑ۔	پنہ
پنہ،	مالک۔ راجہ۔ خدا۔	پنہ
پنہ،	باپ۔	پنہ
پنہ،	سورج۔ آگ۔ درخت۔	پنہ
پنہاڑ،	برسات کا موسم۔	پنہاڑ
پنہاڑ،	پت۔ خاوند۔	پنہاڑ
پنہ،	تیو ہار۔ حصہ۔ سیرا۔	پنہ
پنہ،	راہ۔	پنہ
پنہ،	محبت۔	پنہ
پنہاڑ،	پرورش۔	پنہاڑ
پنہاڑ،	نظم۔ تخت۔ چوڑائی۔	پنہاڑ
پنہاڑ،	ریشمی زرد کپڑا۔	پنہاڑ
پنہاڑ،	مسافر۔ راہی۔	پنہاڑ
پنہاڑ،	پورا۔ سب۔	پنہاڑ
پنہاڑ،	پانی۔	پنہاڑ

پنڈی	بہر فی مسافر مایا۔ جاندار۔ خدا۔	پیشہ
پننگ	سانپ۔	پنگ
پنچ	دودھ۔	پئے
پنچان	چلا حانا۔	پیان
پنچک	کھاٹ۔ چارپائی۔	پنچک
پنچک	یقین بھروسہ۔	پریت
پرانی	پرانی عورت	پرہیز
پرہیز	بہت۔ زیادہ	پرہیز
پرہیز	خدا۔	پرہیز
پرہیز	خدا۔	پرہیز
پرہیز	ہمیشہ سے۔	پرہیز
پرہیز	عاقبت۔	پرہیز
پرہیز	چھوٹا۔	پرہیز
پرہیز	پرانے قابو ہیں۔	پرہیز
پرہیز	چاروں طرف گھومنا۔ طواف کرنا	پرہیز
پرہیز	انجام۔	پرہیز
پرہیز	محنت۔	پرہیز
پرہیز	ہنسی۔ ٹھٹھا۔ طعنہ۔	پرہیز
پرہیز	اُدھر۔	پرہیز
پرہیز	غیر لوگوں کا کام نہال دینے والا آدمی۔	پرہیز
پرہیز	وہ کتابیں جو بیاس جی نے بنائی ہیں۔	پرہیز
پرہیز	پیر۔ عہد۔ تعویذ۔ جگہ۔ آواز۔	پرہیز
پرہیز	پھیلا نا۔	پرہیز
پرہیز	طاقت ور۔	پرہیز
پرہیز	پیارا۔	پرہیز
پرہیز		پرہیز

پراشا پیا	جانی - پیا -	پران پیا
پرم	پہلے -	پرم
پوائے	ٹھا کر دین میں ایک ذات ہے -	پوائے
پا پل	پائے زیب - قسم زیور -	پاپل
پارست	ایک قسم کا پتھر جسکو لوہا لگ کر سونا ہو جاتا ہے -	پارست
پارٹھ	ارجن کا نام -	پارٹھ
پুরুش	آدمی -	پورٹھ
پروکاش	روشنی - اُجھالا -	پروکاش
پراگ	ہولی کا وقت -	پراگ
پاچک	آگ -	پاچک
پرسپر	آپسین - باہم -	پرسپر
پریش	بے قابو -	پریش
پرا	پیر -	پرا
پرویش	گھس جانا - مل جانا -	پرویش
پیا	خاوند - مالک -	پیا
پرناشی	پرائی حورت -	پرناشی
پلاش	نئی تہی - شاخ پتوں سمیت -	پلاش
پوچ	بست جھنڈ - عزاند -	پوچ
پدارنا	چلے جانا -	پدارنا
پرکھ	ظاہر - معلوم -	پرکھ
پراشا پتی	بہت پیارا - جان سے پیارا - مالک - خاوند -	پراشا پتی
پون	ہوا -	پون
پران	کسل کی دھو بیٹھے زیرہ -	پران
پش	راہ -	پش
پدوی	عسدرہ -	پدوی

پتیت،	رزیل - بیچ -	پتیت
پربھ،	بیچ - پلنگ -	پربھ
پریشان،	آخر - انجام -	پریشان
پرسن،	پھول -	پرسن
پربال،	مونگا	پربال
پربا،	چک -	پربا
پالان،	پرورش -	پالان
پالین،	ہاتھ -	پالین
پالتکی،	پانی - خراب آدمی -	پالتکی
پاوس،	پرست -	پاوس
پاھن،	چمچ -	پاھن
پاھنابی،	پارہو بیچا ہوا -	پاھنابی
پیک،	پیپہا - کوئل - کوئل -	پیک
پورندر،	راجہ اندر -	پورندر
پوچھا،	پرورش - کرنا -	پوچھا
پکون،	کھل -	پکون
پوڈا،	جو عورت ۵۵ برس سے ۵۵ برس تک کی ہو -	پوڈا
فروش،	شیش ناگ -	فروش
فراگینڈ،	شیش ناگ	فراگینڈ
فرمان،	یقین - اعتبار - بھروسہ -	فرمان
فریانا،	ہوشیار - عقیل -	فریانا
		
نڈاگ،	تالاب -	نڈاگ
نہی،	توبھی -	نہی
ننہ،	لڑکا -	ننہ

ننچہ	ٹوٹکا۔ نام باجا۔	نشتہ
ننچول	چاول۔	نشتہ
نپسٹا	عبادت۔	نشتہ
نمال	یان۔ تلک۔	نشتہ
نرانی	تاو۔ کشتی۔	نشتہ
نرہر	بڑا درخت۔	نشتہ
نرکر	چور۔	نشتہ
نات	باپ۔ استاد۔ دوست۔ لڑکا۔ بھائی۔ دشمن۔	نشتہ
نای	عورت۔	نشتہ
نیلک	ماتھے پر بند جو چندن یا صندل وغیرہ سے لگاؤ بہن تیشہ معنی کہنا	نشتہ
نیرہ	نیا لگاؤ جہاں سب لوگ رسوم مذہبی ادا کرنے کو جمع ہوں۔	نشتہ
نرڈ	گھوڑا۔	نشتہ
نرکیت	لڑکا ہوا۔	نشتہ
نیر	بیہوش۔ اندھیارا۔	نشتہ
نیرلک	آکاش۔ پاتال۔ مرت۔ لوک۔	نشتہ
نیرک	گھوڑا۔	نشتہ
نیر	دور۔ خوف۔	نشتہ
نیرناپ	تین طرح کا بخار۔	نشتہ
نیرا	عورت۔	نشتہ
نیرانا	چھوڑ دینا۔	نشتہ
نیرسانا	لکھ دینا۔ نہ ملنا۔	نشتہ
نیریشی	تین طرح کی ہوا۔	نشتہ
نیر	پاس۔ کنارہ۔	نشتہ
نیرک	ماتھے پر تیشہ کھینچنا۔	نشتہ
نیرنا	گرم ہونا۔	نشتہ

نارنگ	موج - لہر -	نارنگ
نارنگی	تیز پینا - چرچر -	نارنگی
نارنگی	چھوڑنا -	نارنگی
نارنگ	بخار -	نارنگ
نارنگ	تھکارا -	نارنگ
نارنگی	ٹھیکنی -	نارنگی
نارنگ	آڑ -	نارنگ
نارنگی	لوچاری - عابد -	نارنگی
نارنگ	لاٹن نجات -	نارنگ
نارنگ	دخت -	نارنگ
نارنگی	سورج -	نارنگی
نارنگی	جوان -	نارنگی
نارنگی	کرن بھول - جوکان مین عورتیں بہنتی ہیں	نارنگی
نارنگی	اندھیا مارا -	نارنگی
نارنگی	جمناجی -	نارنگی
نارنگی	تالاب -	نارنگی
نارنگی	چلن - سوزش -	نارنگی
نارنگی	سزا دینا -	نارنگی
نارنگی	نجات دینے والا -	نارنگی
نارنگی	پالا -	نارنگی
ج		
نارنگی	بوڑھا پاپا - پورا نا -	نارنگی
نارنگی	جیو دھاری جاندار -	نارنگی
نارنگی	جیون گول باعث زندگی - زندگی کی جڑ -	نارنگی
نارنگی	جوت روشنی - چک -	نارنگی

جوالا،	آج۔ لیسٹ۔	جوالا
جھر،	بخار۔	جبر
جھالاموڑی،	آتش نشان پہاڑ زیارت گاہ ہندوان۔	جوالا کھی
جوہیم،	خوف۔ ڈر۔	جو کھیم
جنننی،	والدہ۔	جنتنی
یمن،	تدبیر۔	چشن
یوگیشور،	نام سن۔	جو گیشور
یہا،	تقریب۔	جش
جپنا،	یاد آئی کرنا۔	چھنا
یوچن،	چار کوس کا ہوتا ہو۔	چوچن
جنکدولاری،	سیا جی	جنک دولاری
یون،	شال۔ ملا ہوا۔	یونٹ
جلمسوت،	کنول۔	جلست
یہا،	جیسے۔ مثلاً۔	چھنا
جگدیش،	خدا۔	جگدیش
جگم،	چلنے والا جسکے طاقت رفتار قدرتی ہو۔	جگم
جڈ،	حائل۔ بچ۔	جڈ
یہی،	سنیاسی۔ فقر۔	یہی
جنت،	چاندرا۔	جنت
جپ،	یاد آئی کرنا۔	جپ
جمن،	سیال گیدڑ۔	جمن
جی،	بھلا ہونا۔ فتح۔	جی
جلمچر،	جانوران آبی۔	جل چر
جلمتسم،	تیرنا۔ پیرنا۔ علم جہان زانی۔	جل ترن
یانا،	جلنا۔	یانا

آوارہ	خاک و صحر۔ ریزہ۔ ریزہ۔ راکھ۔	جھاڑ
آوارہ	کمان۔ دھنش۔	چاپ
آوارہ	بھنورا۔	چن چریک
آوارہ	تیزی بدکار عورت کی تعریف۔	چنچلتا
آوارہ	خیال کرنا۔ دھیان۔	چنچلی
آوارہ	درگا دیوی۔	چنڈی
آوارہ	صندل۔	چندن
آوارہ	کافور۔ ہور۔	چندر ترک
آوارہ	چاند کا سولہواں حصہ۔	چندر کا
آوارہ	ہما دیو۔ کنیش۔	چندر مول
آوارہ	بیرہوئی۔	چندر بدھو۔
آوارہ	چاندنی۔ چکور۔	چندر کا
آوارہ	شرمندہ ہو جانا۔	چنپا
آوارہ	عادت۔ کھیل۔ بیان۔	چنچر
آوارہ	آنکھ۔	چک
آوارہ	آنکھ۔	چکش
آوارہ	دل خواہش۔ من۔	چت
آوارہ	مصوّر۔	چتر کاری
آوارہ	خوت۔ مور۔	چتتا
آوارہ	نشانی۔ بھان۔	چنہ
آوارہ	چتے ہو۔	چرن چو
آوارہ	ناپاک۔	چموت
آوارہ	خیریت۔	چم
آوارہ	غلام۔	چیرا
آوارہ	بکری	چیری

چنورائی،	ہوشیاری۔	چترائی
چکنیاں،	چھیل۔	چکنیان
چین،	دل۔	چیت
چنپتی،	برابر اجہ	چھترپتی
چیر،	اڈھنی۔ زمانہ چادر۔	چیر
چوہا،	نام کہ خوشبودا پھیرا۔	چوہا
چندن،	صندل۔	چندن۔
چنار،	چغلیور۔	چنبائی
چرخنا،	جاتا۔	چرخنا
چوہان،	دیڑا تپلا۔ عارضہ جریان۔	چھین
چندرا بلی،	نام عورت۔	چندر اول
چاکر،	ہوشیار۔ عقیل۔ چالاک۔	چاکر
چنبل،	جوا یک جگہ قائم نہو۔	چنبل
چپل،	تیز۔ چھیل۔ صاف۔ پارا۔	چپل
چھریا،	تہا۔	چھریا
چھین،		چھین
چندر۔ چندر،	چاند۔	چندر۔ چندر
چرا،	پیر۔	چھین
چاتیک،	پیریا۔ کوکلا۔	چاتیک
چاندک،	پیریا۔ کوکلا۔	چاتیک
چھپا،	لگا۔ چھیل۔	چھپا
چتور شال،	جودہ رتن جو سمندر سے نکلے ہیں یعنی۔ امرت چندرما بھی۔	چتر دوش رتن
چتور شال،	دھنش۔ دھنوتھو۔ آبرادوت۔ گوستب من۔ اوچی سردا۔	
	سنگہ کا۔ حصین۔ اکسیر۔ کلپ۔ درم۔ تیرا۔ بکھ۔	
چتور شال،	چار حالتیں یعنی۔ لڑکھن۔ سن۔ تمیز۔ جوانی۔ بڑھاپا۔	

چپلا،	کوندھا۔ بجلی۔ برقی۔	چپلا
چتورवेद،	چهارون وید۔ برگ بید۔ شام بید۔ عجمید۔ آتھرین۔	چتر وید
चतुरवरन،	چتر ورن پرند۔ چلنے والی اور نہ چلنے والی چیزین۔	چتر ورن
चराचर،	فوج۔	چراچر
चतुरङ्गिणी،	جسکے ہاتھ میں چکر ہو۔ بھشن جی۔	چتر گنی
चक्रपाणि،	فوج۔	چکر پانی
चपू،	عجب جو۔ بدگو۔	چپو
चवायन،	حیران۔ تعجب میں۔	چواہن
चकीसी،	چھلنے والا۔	چکیسی
चर،	آسمان۔	چر
चतमंडल،	چٹا۔ برگ۔	چت مٹل
छद،	دودھ۔	چد
छीर،		چیر
१		
दास्य،	لنگور۔	داس
देवाशि،	نام تھیو لار۔	دیو اش
दयाल،	مہربانی کرنے والا۔	دیال
दशग،	حالت۔ طرف۔ سمت۔	دشا
ध्वजा،	چھوٹی جھنڈی۔	دھجا
दानी،	سچی۔	دانی
दीपक،	چراغ۔ نام راگ۔ اجولن۔	دینک
दृग،	آنکھ۔	دڑگ
दादुर،	پینڈ حک۔	دادر
धिराना،	بڑا بھلا کرنا۔ ناراض ہونا۔ منت غلامت کرنا۔	دھرانا
दीनबन्धु،	غریب پرور۔	دین بندھ

دیر	لبا - طرا -	دیر
درا	مجرمانہ -	درا
درا بچن	سجدہ کرنا - سر زمین سے لگا کر - سلام کرنا -	درا بچن
دنا	دانت -	دنا
دمن	بہادر - تابندہ - نام عورت -	دمن
دشان	دانت -	دشان
دھن	آگ -	دھن
درا	عورت - نروچہ -	درا
درا رانا	ہدایت ناک - گڑا - سخت - جو قابلِ برداشت نہ ہو -	درا رانا
درا سی	بوندی -	درا سی
درا ہک	جلاسنے والا - آگ -	درا ہک
درا ہ	سورکش - جلن -	درا ہ
درا ہ	ننگا - برہنہ - پرم ہنس -	درا ہ
درا ہ	طرف -	درا ہ
درا ہ	غریبون کے مالک -	درا ہ
درا ہ	ریشم - دونوں کنارے -	درا ہ
درا ہ	ہست دور -	درا ہ
درا ہ	پیار - لاٹھ -	درا ہ
درا ہ	فریاد - قسم -	درا ہ
درا ہ	پلکین چلنا -	درا ہ
درا ہ	بہمن -	درا ہ
درا ہ	دودھ دوہنے کا برتن -	درا ہ
درا ہ	دولت - چھٹی -	درا ہ
درا ہ	مذہب - راہ - طریق -	درا ہ
درا ہ	راچندر جی کے باپ کا نام -	درا ہ

دھین	گکے مع پچھڑا - دودھار گکے -	دھین
دوون	گکشی	دوون
دوون	ایکینہ -	دوون
دوون	ورخت -	دوون
دوون	عورت - مرد -	دوون
دوون	غورور - گھنٹہ -	دوون
دوون	دیکھنا - زیارت - لٹنا - مانا - اوقات -	دوون
دوون	مہربانیوں کے سمندر -	دوون
دوون	جلانا -	دوون
دوون	قبول کرنا - مان لینا -	دوون
دوون	خیرات -	دوون
دوون	وہی - سمندر -	دوون
دوون	روان -	دوون
دوون	نام راجہ -	دوون
دوون	درویدی -	دوون
دوون	بگاہ - نظر - دیکھنا -	دوون
دوون	نہن -	دوون
دوون	خیال - بگاہ - فرا - محبت -	دوون
دوون	گل - جین - دھیرج - صبر - فرار -	دوون
دوون	چک - بھڑک - عمدہ پن -	دوون
دوون	بیاری - لڑی - لڑکی -	دوون
دوون	نام شہر جو کجراتی میں لب سمندر -	دوون
دوون	بجلی -	دوون
دوون	جگہ - مقام - کرن - لہہ بشت - خدا -	دوون
دوون	کمان -	دوون

دھنا،	عورت۔	دھنا
دھن،	چاندرات۔	دھن
دھلا،	فوج۔	دھلا
دھشانن،	لشکر کا راجہ یعنی راجہ۔	دھشانن
دھشانا،	دھکاتا۔	دھشانا
دھاپا،	آگ۔	دھاپا
دھینش،	سورج۔	دھینش
دھڑی،	بھگاہ۔ نظر۔ آنکھ۔	دھڑی
دھکھل،	لباس۔ کپڑا۔ دوکنارے۔	دھکھل
دھوس،	دین۔	دھوس
دھرا،	زمین۔	دھرا
دھسنا،	کاشنا۔	دھسنا
دھار دھال،	دھخت کی شاخ۔ دھنی۔	دھار۔ دھال
دھارا،	لڑکا۔	دھارا
دھیر،	جو لڑکا کہانہ مائے۔ شیریر۔	دھیر
دھمک،	نام باجہ۔	دھمک
دھڑ،	بھگاہ۔ نظر۔	دھڑ
دھیش،	اویلا اللہ لوگ۔ خدار سیدہ۔ عابد۔ زراہ۔	دھیش
دھو،	سورج بلندی راجہ۔	دھو
دھارا،	کیسل۔ تماشا۔ عورتوں سے صحبت کرنا۔	دھارا
دھارنیک،	خوبصورت۔	دھارنیک
دھمبا،	گائے۔ طوائف۔ کیلا۔ حور۔	دھمبا
دھسک،	شوقین طبعیت۔ عاشق مزاج۔	دھسک
دھام،	راہچندر۔ پرشرام۔ ہرام۔	دھام

سرس	سردار۔ بھرت۔ زریا۔	سرس
سर्वस. सर्व.	ایک ساتھ۔ قابل۔ سہ۔	سرس۔
गह.	نام بہاؤ۔ سیدہ دیوتا لوگ رہتے ہیں۔	سرس۔
सुमेरु.	سولہ طبع کے سنگا یعنی آرائش جو وغیرہ۔ اہل صفائی و پختہ۔	سرس۔
सोणहनु.	خسل کرنا تیسرے صاف ڈوہڑا اور دھنا چوتھے مہا اور	سرس۔
	پانچویں بال باندھنا۔ پچھلے مانگ میں سیدہ لگانا ستون	سرس۔
	ماہمی بنیدل کا ٹکاسی تیشہ کہینچا اٹھویں سیر پیر پانچ	سرس۔
	تل بنانا۔ نویں زعفران ملا دسویں مندی اٹھنا۔ گیارہویں	سرس۔
	چھوٹوں کا زیور پینا۔ بارہویں سو۔ کار زیور پینا۔ تیرہویں	سرس۔
	لوٹک کا زیور چودھویں شی کا ٹکاسی پچھویں پان لگانا۔	سرس۔
	سولہویں سہ لگانا۔	سرس۔
सोधना.	کھوج کرنا۔	سودھنا
स्वल्प.	خواب۔	سویپن
साक्षी.	گواہ۔	ساگسی
सहस.	نہارا۔	سہس
सहस्रा.	پیلو کا درخت۔	سہسٹر
साजन.	مالک۔ خاوند۔	ساجن
सादर.	عزت کے ساتھ۔	سادر
साधारण.	آسان۔ سہیل۔ برابری۔ سیدھا۔	ساوہارن
साध.	فقیر۔ عابد۔	ساوہو
सामर्थ्य.	لائق مندر۔ لیاقت والے۔	سامرتھ
सुर.	دیوتا لوگ۔	سور
सनक.	نام سن۔	سنگ
सनन्दन.	نام سن۔	سندن

سورभी,	گامے۔ خوشبو پسندت آت۔ جا بھل۔ ہرن۔ میل۔ کیا۔	سُور بھی
सीता हरण,	سیتا جی کا چور لجانا۔	سیتا ہرن
समय,	وقت۔	سمے
समदर्शी,	سب کو برابر دیکھنا۔	سم درشی
सन्त,	عابد۔ راہ۔ اچھا۔	سنت
सकुचि,	ڈرنا۔ شرم کرنا۔	سکچی
स्यारप,	مطلب۔	سوار تہ
सम्पुट,	ڈوبا۔ جوڑاؤ۔ بندھا ہوا۔	سَمپُٹ
सरसा,	ساتھی۔ دوست۔ سنگھی۔	سکھا
सकल,	سب۔	سکل
सुन्दर,	خوبصورت۔	سُندر
सजनी,	سکھی۔ سیلی۔	سجنی
सरणी,	دوہین۔ دوست عورت۔	سکھی
सुधा,	آب حیات۔ پانی۔	سُدها
सुमति,	اچھی صلاح۔	سُمت
स्वामी,	مالک۔ پت۔ خاوند۔ ولی نعمت	سامی
सुधि,	یاد	سُده
सुनी,	خالی۔ اوداس۔	سُونی
स्नेह,	محنت۔	سُنہ
समाज,	رتبہ۔ مرتبہ۔ بناؤ۔ کچری۔	سَاج
सामा,	انواع اقسام کا طعام۔	ساما
सायक,	تیر۔	ساک
सायंकाल,	شام۔	سایکال
सारथी,	گاڑی بان۔	سار تھی
सारङ्ग,	نام رگ۔ مور۔ بادل۔ سانپ۔ آواز مول۔ ہرن۔ سورج	سارنگ

سالم،	طہور۔ چاند۔ ہاتھی۔ آسمان۔ پہاڑ۔ شیر۔ پیہا۔ عینہ۔ حاکم	سال
ساوانن،	چراغ۔ لوگوں۔ سڑکا۔ تنہا۔ پستان۔ کھنجر۔ کمر۔ کوٹلو۔	ساونت
ساہس،	زمین۔ تار۔ ب۔ خوبصورت۔ طاقتور۔ بانی۔ ریشم۔ جی۔ کا۔ خوش۔	ساتھ
سجیان،	پیشہ۔ کمان۔ گہڑا۔ رات۔ عورت۔ شہد کی مکھی۔ نام۔ ملک۔	سجیون
سموہ،	سیار۔ گیدڑ۔ سوراخ۔ کاتلا۔	سموہ
سوخلہنا،	شجاع۔	سکھ لہنا
سموہا،	ہماوڑی۔ دلجمعی کرتا۔	سموہانی
سماوے،	آب حیات۔	سماوے
سموہا،	مچھنڈ۔ بہت۔	سموہا
سموہا،	آرام پانا۔	سموہا
سموہا،	ب۔	سموہا
سموہا،	کرشن چندر۔	سموہا
سموہا،	اچھا جوڑ۔	سموہا
سموہا،	خاوند۔ مالک۔	سموہا
سموہا،	خاوند مالک۔	سموہا
سموہا،	صبح۔ تڑکے۔	سموہا
سموہا،	زیادہ ہونا۔	سموہا
سموہا،	اہر نیسان۔	سموہا
سموہا،	سانپ۔	سموہا
سموہا،	اندھا۔	سموہا
سموہا،	سیتا جی۔	سموہا
سموہا،	دیو لوک۔	سموہا
سموہا،	شکر۔	سموہا
سموہا،	گواہ۔	سموہا
سموہا،	مروت دار۔	سموہا

میت	لڑکا۔	میت
میتھ	سندھ۔	میتھ
میتھ	فوج۔	میتھ
میتھ	لڑائی	میتھ
میتھ	سونا۔	میتھ
میتھ	مجلس۔	میتھ
میتھ	رو برو۔	میتھ
میتھ	تخت شاہی۔	میتھ
میتھ	برابر۔	میتھ
میتھ	پہوا۔	میتھ
میتھ	پھول۔	میتھ
میتھ	اہل مجلس۔	میتھ
میتھ	صلاح۔ مجوز۔	میتھ
میتھ	سکھ۔	میتھ
میتھ	اچھا استاد۔	میتھ
میتھ	نزدیک۔	میتھ
میتھ	کسل۔	میتھ
میتھ	دل لگن۔ عمدہ۔	میتھ
میتھ	مراقبہ کرنا۔ خوشی۔ ایک جگہ رہنا۔ فقیروں	میتھ
میتھ	کی گچھا۔	میتھ
میتھ	نام رت کا ہو۔	میتھ
میتھ	برابر۔	میتھ
میتھ	راہنہ درجی۔	میتھ
میتھ	سانوالا مڑے دار۔	میتھ
میتھ	تالاب۔	میتھ

سच्चिदानند	خدا۔	سچیدانت
समता	برابری۔	سمتہا۔
समच्छ	رو برو۔ سامنے۔	سمچھ
सहसानन	سیس نام سانپ جسکے ہزار منہ ہیں۔	سہسارنن
सरोष	غصہ بھرا آدمی۔	سروکھ
सरिता	ندی۔ دریا۔	سرتا
सदन	گھر۔ مکان۔	سدن
सरसीरुह	کھل۔	سرسی رہ
स्थार	درخت وغیرہ۔ ٹھہرے ہوئے جاندار۔	سوارچھ
सागर	سمندر۔	ساگر
सुरेश	اندر۔ دیوتاؤں کا راجہ۔	سوریش
सुरपति	اندر۔	سورپتی
सुरचाप	دیوتاؤں کا دھنش۔	سورچاپ۔
सुबाला	زن خوبصورت۔	سوباالا
सुरवमा	آرایش۔	سورواما
सुधाकर	چاند۔	سودا کر
सुधा	آب حیات۔	سودھا
स्वेद	پینا۔	سودید
सोम	چاند۔	سوم
सर	تال۔ تالاب۔	سار
ش		
शङ्कु	خوف۔	شنگ
प्रयाम	کو کلا سیاہ رنگت۔ شرمی کرشن چندر جی	شینام
प्रयामा	رادھکا جی کرشن چندر کی بیاری۔	شیناما
प्रयामल	سانولا بہ کرشن چندر۔	شینال

شاہد	مہادیو - بھلا ہونا - تنگ - کٹھن - دور رکھا -	شاہد
شاہراہ	پناہ مانگنا -	شاہراہ
شاہی	مہادیو - بھلا ہونا - آولا - سیال - گیدڑ -	شاہی
شاہی	چاند -	شاہی
شاہی	پیش کا سخت -	شاہی
شاہی	تھکا ہوا - سست - ڈھیلہ آدمی -	شاہی
شاہی	جسم -	شاہی
شاہی	تعم - آگ - ماہ جیٹھ - جمہ کا دن - دیو زادون کا لڑو -	شاہی
شاہی	بہت خیال رکھنا - شاخ درختان -	شاہی
شاہی	ہمارے شجاع - سورج - اندھا -	شاہی
شاہی	سامع - ٹھننے والا - ندی کا حقہ لینے سوتا -	شاہی
شاہی	زیبا لیش - خوبصورتی -	شاہی
شاہی	باقی - سانپوں کا راجہ - تھوڑا -	شاہی
شاہی	سرستی جی - ہوشیاری -	شاہی
شاہی	دولت - جاہ و چشم خوبصورتی کچھمی پڑائی کا لفظ ہو -	شاہی
شاہی	بڑے ناموں کے ماقبل لاتے ہیں مثلاً شہری لنگا جی وغیرہ -	شاہی
شاہی	شہاب شریک بد دعا -	شاہی
شاہی	شہن - پناہ -	شاہی
شاہی	شکشا - نصیحت -	شاہی
شاہی	شہرون کان - سستا -	شاہی
شاہی	شہسن - حکم - غم - جوکھ -	شاہی
شاہی	شوچ - صفائی - پاکیزگی -	شاہی
شاہی	شہری - بٹن جی -	شاہی
شاہی	شہری - ٹھنڈا -	شاہی

شوکت	رج- غم	شوکت
شیش	سر	شیش
شیرین	نفظ	شیرین
شیرین	ما تھے کا زیور حسین موتی لگے ہوں۔	شیرین
شیرین	سب سے اچھا۔	شیرین
شیرین	تیر وں کا بچھونا۔ تیر۔	شیرین
شیرین	قسم۔ سو گند۔	شیرین
شیرین	اندر آئی۔	شیرین
شیرین	بندر۔ بوزنہ۔	شیرین
شیرین	بشن جی کا جھنش۔	شیرین
شیرین	چراغ کی لو۔ چوٹی۔	شیرین
شیرین	پاروتی جی۔ مہادیو جی کی عورت کا نام۔	شیرین
شیرین	دور و شلم۔ پیٹ کا در و جو بہت زور سے اٹھے	شیرین
شیرین	پاروتی جی۔	شیرین
شیرین	شو کھانا	شیرین
شیرین	خون	شیرین
شیرین	پہاڑ۔	شیرین
شیرین	ک	شیرین
کُنیا	دس برس تک کی لڑکی۔	کُنیا
کُنیا	سیاہ رنگت۔ کرشن چند کا نام ہے۔	کُنیا
کُنیا	خاندان۔	کُنیا
کُنیا	پچھلی جی۔	کُنیا
کُنیا	کرہی بائین۔ کدوے بچن۔	کُنیا
کُنیا	آنکھ کا کنارہ۔	کُنیا
کُنیا	نام و رخت۔	کُنیا
کُنیا		کُنیا

کس،	نام راجہ جو متھرا میں تھا۔ کرشن جی کا نامون۔	کس
کپاسیندھ،	مہراہیون کے سمندر۔	کریا سندھ
کچھوہارو،	کرشن چندر جی۔	کچھوہاری
کچل،	بھرت۔	کچول
کپ،	چاہ۔ کنوان۔	کوپ
کوپ،	غصہ۔	کوپ
کوپ،	نام عورت جو کس راجہ کی لونڈی تھی۔	کوپری
کوپری،	کھیل۔ تماشا۔	کپیل
کسلی،	اکا۔	کمار
کومار،	ٹری۔	کمار
کوماری،	گال۔ خراسا۔	کپول
کپول،	چو۔ نی۔ انجھا۔	کچھوہاری
کچھوہاری،	پشتان نوخیز۔	کچھوہاری
کچھوہاری،	کوروون برس۔	کوت بربش
کوت بربش،	چنل خور۔ جوتی۔ کٹنا۔	کوٹی
کوٹی،	زعفران۔	کوسپر
کوسپر،	نرم۔ نیا۔ بھولا۔	کوتول
کوتول،	سبب۔	کوتول
کارا،	فرض کرنا۔ مان لینا۔	کارن
کالپنا،	وہ چل جو بھرتین لٹے ہیں مثلاً آلودگیٹان وغیرہ	کالپنا
کندر،	آزر و کھلیف۔	کندر
کیشا،	بال۔	کیش
کھوٹ،	خراب۔	کھوٹ
کھوٹ،	ملاح۔	کھوٹ
کھوٹ،	چھل۔	کھوٹ
کھوٹ،		کھوٹ

کنہاڑی،	کرشن چندر۔	کنہالی
کنہیا،	"	کنہیا
کانھ،	"	کانھ
کولکانی،	ناندانی عزت۔ مرچاد۔	کولکان
کھپا،	مہربانی۔	کھپا
کھڑ،	ہاتھ۔	کھڑ
کھینجا،	نام عورت جو راجہ کنس کی لونڈی تھی۔	کھینجا
کھنہ،	خاک۔ دھول۔	کھنہ
کیلاس،	نام بہار جہان مہادیو رہتے ہیں۔	کیلاس
کرمگانی،	نوشہ تقدیر۔	کرم گت
کچن،	سونا۔	کچن
کھن، کھن،	دخون کی گنتی جھاڑیاں جنکے نیچے جگہ ہوتی گئی	کھن۔ کھن
کپی،	بندر	کپی
کریار،	تاج۔	کریٹ
کھڑل،	کامن پھننے کاریور۔	کھڑل
کھکیل،	کو کلا۔	کھکیل
کھمہر،	خط تقدیر۔	کھمہر
کھڑ،	گلا۔ منہ زبانی۔	کھڑ
کھن،	خاند۔ ہت۔	کھن
کھن،	ہاتھ میں پھننے کاریور۔	کھن
کھن،	گڈڑی۔	کھن
کھن،	نام عورت۔	کھن
کھن،	لکھنی دار کندھنی۔	کھن
کھن،	سونا۔ دھتورا۔	کھن
کھن،	میگھ چڑیا۔ سورج۔ ہوتا ہے۔	کھن

کیشور،	جوان - ۱۶ - برس تک کا لڑکا -	نیشور
کیشوری،	عورت -	نیشوری
کچن،	کھل -	کچن
کچن،	کھنجن -	کچن
کامین،	عورت -	کامین
کدکن،	چھرت -	کدکن
کلیل،	خوشی - مگن -	کلیل
کاررا،	سبب -	کاررا
کوتیل،	حرا ب - ٹیلہ -	کوتیل
کल्पवृक्ष،	درخت طوبی -	کल्प برچہ
کال،	موت - وقت - سائب - سیاہ - ملک الموت -	کال
کدراس،	چھ طرح کے رس لینے کو وا - کھٹا - میٹھا - چتر -	کھٹ رس
کدراس،	کیلا - کھارا -	کھٹ رس
کدراس،	چھ رگال بینی میگھ - بھرون - سلا - دیکھ شری رگال -	کھٹ رگال
کدراس،	مہربانی -	کرم نان
کملاسین،	کمل پر بیٹھنے والے -	کملاسین
کد،	کمر -	کد
کد،	بغیر سر کا جسم جا کثر ائی وغیرہ میں بہادرون کا کوندہ -	کوندہ
کد،	میدان کرتا ہو -	کد
کد،	تلک - تشقہ - ٹیکا -	کد
کد،	آواز دلکش -	کد
کد،	دریا کی ترائی -	کد
کد،	چاند -	کد
کد،	ریزے -	کد
کد،	کنارا -	کد

کرک،	درد۔	اکرن
کپول،	گال۔	اکپول
کالیندی،	جمنائی۔	اکالیندی
کاہر،	ڈرپوک۔	اکاہر
کاکپس،	زلف۔	اکاکپس
کامین،	عورت۔	اکامین
کاملوچنی،	اس بھری آنکھ۔	اکام نوچنی
کانی،	شہم۔	اکان
کامد،	کامنا دینے والا	اکامد
کیشوک،	ڈھالے کا پھول	اکیشوک
کونجر،	ہاتھی۔	اکونجر
کورنگ،	ہرن۔	اکورنگ
کوبلے،	پھول کا زیرہ۔	اکوبلے
کومر،	کو کا بیل۔ پھول۔ چاندنی۔	اکومر
کور،	تیرھا۔	اکور
کول،	کنا۔	اکول
کوری،	عیب داری۔	اکوری
کیلین،	کھیل کی۔ جگہ۔	اکیلین
کوبید،	بند ت۔ کٹی۔	اکوبید
کلیکال،	کھجک۔	اکلیکال
کوری،	راہ قصور۔	اکوری
کریال،	تلوار۔	اکریال
کوشال،	راجہ دسر۔	اکوشال
کوک،	نام کتاب جس میں عورتوں نے صحبت کرنے کا حال ہے۔	اکوک
کوک،	تاشا۔ کھیل۔	اکوک

کندر،	کندر	کندر
کندوک،	کیتھا - گیند - لہو -	کندر
کندو،	سنگہ - ناتوس جسکو ہندو پوجا کے وقت بجاتے ہیں -	کندر
کابل،	خراب -	کندر
کوسمپ،	ایام مصیبت	کندر
کویا،	نام خاندان -	کندر
کالنگ،	تھمت -	کندر
کالیپوت،	سنہلی -	کندر
(گم)		
گوا،	گوا -	گوا
گواپال،	کرشن چندر -	گواپال
گرام،	قصبہ گانوں میں -	گواپال
گورجن،	بڑے بڑے لوگ -	گورجن
گواپی،	اہیرنی -	گواپی
گواپ،	اہیر -	گواپ
گواپلین،	اہیرنی	گواپلین
گوال،	اہیر	گوال
گوالنا،	پکوانا - زیور -	گوالنا
گواراج،	آیرادھ ہاتھی -	گواراج
گواہند،	کرشن چندر -	گواہند
گواکولچندر،	چندر	گواکولچندر
گوان،	جانا -	گوان
گواراج،	کرشن چندر -	گواراج
گوات،	گوات	گوات
گوان،	عقل -	گوان

گونا گونا گوار،	گونا گونا گوار۔	گونا گونا گوار
گود،	گود۔	گود
گودر،	گودر۔	گودر
گورس،	گورس۔	گورس
گور،	گور۔	گور
گدھ،	گدھ۔	گدھ
گوشی،	گوشی۔	گوشی
گोकुल،	گोकुल۔	گोकुल
गगन،	गगन۔	گگن
गोवर्द्धन،	गोवर्द्धन۔	گو ورتھن
गोपीनाथ،	गोपीनाथ۔	گوپنی ناتھ
गुमान،	गुमान۔	گمان
गौरी،	गौरी۔	گوری
गंगा،	गंगा۔	گنگا
गान،	गान۔	گان
गयन्द،	गयन्द۔	گیند
घनराम،	घनराम۔	گنیشام
ग्रीष्म،	ग्रीष्म۔	گرم
गज،	गज۔	گج
गरज،	गरज۔	گرج
गज،	गज۔	گج
गहिका،	गहिका۔	گھیکا
गजगामिनी،	गजगामिनी۔	گج گامینی
गिरिखजसुता،	गिरिखजसुता۔	گیرا جاستا
गिरा-	गिरा-	گرا

پریہ، شکھ،	بدن گھونگھول	ل	ل
لکشمیا،	نام برادر را چندر جی۔	لکشمی	لکشمی
لادیلی،	رادھا جی۔ پیاری۔	لادلی	لادلی
لومانا،	لہجانا۔ جی لکنا۔	لہجانا	لہجانا
للیتا،	نام عورت۔	للیتا	للیتا
للالی،	خوشامد کر کے نرمی کر کے۔	للالی	للالی
لارونا،	دیکھنا۔ پہچانتا۔	لارونا	لارونا
لویا،	لاچی۔ کنجوش۔	لویا	لویا
لگان،	اچھا وقت۔ اچھی ساعت۔	لگان	لگان
لکانا،	شہر کاے جانا۔	لکانا	لکانا
لوچن،	آنکھ۔	لوچن	لوچن
لکھا،	ایک قلعہ کا نام ہے جس کو لب سمندر جزیرہ سرمدیہ میں ایک پہاڑ پر وہاں کے راجہ راوون نے بنایا تھا اب بھی نام سے وہ جزیرہ مشہور ہے ورنہ اس جزیرہ کا نام بیشتر سنگدیب تھا۔	لکھا	لکھا
لنکیش،	راجہ راوون۔	لنکیش	لنکیش
للمہ،	بدکار مرد۔	للمہ	للمہ
للمی،	دولت لیشن کی عورت۔	للمی	للمی
لاکشا،	لاکھ۔	لاکشا	لاکشا
لیک،	گاڑی کی راہ۔ پک ڈنڈی۔ مرچاد۔ بدنامی۔	لیک	لیک
لوک لاج،	دنیا کی شہیم۔	لوک لاج	لوک لاج
لوگائی،	عورت۔	لوگائی	لوگائی
لوتیکا،	بیل۔	لوتیکا	لوتیکا

لانا،	بیل بھیلیتی ہے۔	لانا
لاناہ،	ماٹھا۔	لاناہ
لاناہ،	بیل۔	لاناہ
لاناہ،	عورتیں۔	لاناہ
لال،	شہری کرشن جی۔	لال
لوکپ،	دنیا کا پالنے والا۔	لوکپ
م		
مورا،	مچھلی۔	مورا
موراہاس،	موتی۔	موراہاس
مورلی،	بانسری۔	مورلی
مادھوپور،	مٹھا جی۔	مادھوپور
مہاراج،	پڑا راجہ۔ عموماً برہمن لوگ۔	مہاراج
مادھ،	وسط۔ بیچ۔	مادھ
مونی،	ریکھ لوگ۔	مونی
مہارہش،	سب سے بڑا دیوتا۔ مہادیوی جی۔	مہارہش
ساروت،	ہوا۔	ساروت
پور پوکھڑ،	موس کے پرون کا تاج۔	پور پوکھڑ
پوندری،	انگوٹھی۔	پوندری
مادھنا،	مٹھا لٹا۔	مادھنا
مان،	غور۔ گھٹ۔ اغماض کرنا۔	مان
مادھ،	کرشن چند۔	مادھ
مناوہ،	کام دیو۔	مناوہ
مین،	کام دیو۔	مین
مین،	پچھلی۔	مین
موتک،	لاش۔	موتک

مہر گ چھال	پہر کی کھال۔	مہر گ چھال
مستان	مرکھٹ۔	مستان
مہرین	ستھرا۔	مہرین
مندر	مکان۔ خوالہ وغیرہ۔	مندر
مائی	ماتا۔ مادر۔ والدہ۔	مائی
مہربانی	ملا کم بات۔ نرمی کے ساتھ۔	مہربانی
مشکل کھانا	خوشی کے گیت گانا۔	مشکل کھانا
ممن	میل۔	ممن
من موہن	کرشن چندر۔	من موہن
من موہنی	راوہا جی۔ خوبصورت۔ دلربا۔	من موہنی
منو کا منا	دلکی ہنر و لکھن۔	منو کا منا
منہا کھن	بہت مشکل۔	منہا کھن
منوین	کرشن چندر۔	منوین
میت۔ میٹر	دوست۔	میت۔ میٹر
مہربانی	مسکراہٹ کے ساتھ بات چیت نرم آواز۔ میٹھی بولی۔	مہربانی
مہر چیت	غش بین ہو جانا۔	مہر چیت
مہر	راہ۔	مہر
من	بھرا۔ موقی۔ سانپ کے سرکار تن۔	من
مدن	مین چل۔ کام دیو۔ ڈوونا۔	مدن
منتر	جادو۔	منتر
من	نام ایک رکھ یعنی ولی کا ہے۔	من
مات۔ ماتہ	والدہ۔ مادر۔	مات۔ ماتہ
مند	تھوڑا اچل۔ خراب بخت۔ رنجیدہ	مند
متھی	جس سے دودھ پھرایا جاتا ہے۔	متھی
مہارانی	ملکہ۔ رانی۔	مہارانی
مہارانی		مہارانی

مہرگ	ہرن۔	مہرگ
مہرہ	جاہل۔ سورہ۔	مہرہ
مہرہ گرت	پچھلی کے مانند۔	مہرہ گرت
مہرہ	بادل۔ ابر۔	مہرہ
مہرہ	راہ۔	مہرہ
مہرہ	دھرتی۔ زمین۔	مہرہ
مہرہ پوری	متھرا جی۔	مہرہ پوری
مہرہ	داتون کے ورد و صاف کرنے کی دوا نہانا۔	مہرہ
مہرہ	پھونکا۔	مہرہ
مہرہ	خوش۔	مہرہ
مہرہ	اپنے بس میں کر لینا۔	مہرہ
مہرہ	خوشش۔	مہرہ
مہرہ	شراب۔	مہرہ
مہرہ	جس عورت کی ہرن کی طرح بڑی بڑی آنکھیں ہوں	مہرہ
مہرہ	کرشن چند۔	مہرہ
مہرہ	ہرن کی کھال کالا۔ جو اکثر قیرسند و مذہب کے پتے ہیں	مہرہ
مہرہ	کرشن چند۔	مہرہ
مہرہ	کرشن چند۔	مہرہ
مہرہ	نام ملک۔	مہرہ
مہرہ	ایک قسم کا سرخ رنگ۔	مہرہ
مہرہ	آدمی۔	مہرہ
مہرہ	مطلب۔	مہرہ
مہرہ	نیچ و صاف۔	مہرہ
مہرہ	دل و جان سے۔	مہرہ
مہرہ	ایک تالاب ہے۔	مہرہ

مارتند	سورج۔	مارتیراڈ،
ماؤ صُرج	بیٹھی۔	ماذھری،
ملیا کر	نام پہاڑ۔	ملنیا گنیر،
مانک محل	مونی محل۔	ماشا کماہل،
ماگہین	غصہ کون۔	ماپہ،
ماٹنگ	ہاتھی۔	ماٹڈ،
ماٹی	سلام۔ پر نام۔	مامی،
مالہ	غصہ کر کے۔	ماپ،
میچ	موت۔ قضا۔	مپچ،
مکنا	موتی۔	مکتا،
میز	خوشی۔	مڈر،
میچن	کھولنا۔	مورچن،
مٹود	خوشی۔	مور،
مندر	پہاڑ۔	مندر،
مچل	خوبصورت۔	مچل،
میچ	خوبصورت۔	مچل،
ن		
نم	نمکار۔ سلام۔	نم،
نمٹو	سہمچکا تا ہون۔ مودب سلام کرتا ہون۔	نمٹو،
نمرد	نرمی۔ عاجزی۔	نمرد،
نرہر	نرسنگہ اوتار۔	نرہر،
نریندر	پرا راجہ۔ شاہنشاہ۔	نریندر،
نوبدھو	نئی دوطن۔	نوبدھو،
نوزنگ	کام دیو۔ نیارنگ۔	نوزنگ،
نولا	نئی عورت۔ نئے جوہن	نولا،

نم	خراب	لشٹ
ناہیکا	بڑے کاکئی عورت۔ کٹنی عورت۔	بایکا
نابہری	نیمب کے پھل۔	نہوڑی
نارگنا	بے ہنر۔ حسین کوئی ہنر نہ ہو۔	نہرگن
نار	الک۔	نیاز
نہک	تھوڑی دیر کے واسطے۔	نیاک
ناردر	نام لینے ایک بڑے ولی کا ہے۔	نادر
نارگامبر	نیلے لینے سیاہ چادوڑ بنائی۔	نیل امبر
نارسیہ	ایک اوتار کا نام ہے۔	نرسنگھ
نار	موتی۔ پہاڑ۔ درخت۔ جگہ۔	نرسنگھ
نار	آدمی۔	نرسنگھ
نارمہن	تھوڑی دیر تک۔	نرسنگھ
نار	آواز۔ گیت۔ راگ۔	نار
نار	نزدیک۔ پاس۔	نارگٹ
نار	جل۔ پانی۔	نار
نار	بے شرم بے حیا۔	نار
نار	مالک۔	نار
نار	پانی۔ اورا۔ سوٹھ۔ ہوشیار۔	نار
نار	چتر عورت۔	نار
نار	نیا۔	نار
نار	بید جو ہندوؤں کی آسمانی کتاب ہے۔	نار
نار	راچھس۔ دیوا زاد۔ خبیث۔	نار
نار	چشوداجی۔	نار
نار	ہمیشہ۔	نار
نار	لڑکا بچہ بین ایک معزراہیر کا نام تھا۔	نار
نار		نار

نہن،	آنکھ۔	نین
نہہ،	محبت۔	نیبہ
نیپٹ،	بہت۔ سراسر۔ نہایت۔	نیپٹ
نہت،	ناچنا۔	نہت
نیشتہ،	بیخوف۔ نڈر۔	نیشتک
نیسی۔ نیسا،	رات۔	نیش
نیموہی،	بے محبت۔ کج خلق۔	نیرموہی
نیکر،	بے مروت۔ سخت دل۔ بے شیل۔	نیکر
نیرہی،	بے رحم۔	نیردہی
نارہ،	عورت۔	نار
نندکمار،	کرشن چندر۔	نندکمار
نہچ،	رذیل۔	نہچ
نندلال،	کرشن چندر۔	نندلال
نندنندن،	کرشن چندر۔	نندن
ننددولہ،	کرشن چندر۔	ننددولہ
نیراہ،	گریز۔ نہاد۔	نیراہ
نیشی،	یقین۔	نیشی
نرخشای،	سر سے ناخن تک۔	نرخشک
نندکیشور،	کرشن چندر۔	نندکیشور
نवलکیشور،	کرشن چندر۔	نولکیشور
نवलکیشوری،	راوہکاجی۔	نولکیشوری
نندگاؤن،	نام موضع جو برج میں ہے۔	نندگاؤن
نڈور،	نظر بند کر دینے والا۔ ٹوٹیا۔	نڈور
نیممل،	صاف۔	نیرمل
نہر،	میدکا۔	نہر

نیرریخ،	دیکھکر۔	نیرریخ
نوبلین،	جوان۔	نوبلین
نم،	آسمان۔	نم
نورشا،	راجمہ۔	نورشا
نونیات،	مالکین۔ مینون۔	نونیات
ناگ،	سانپ۔ پتا۔ ہاتھی خراب آدمی۔ بھید۔	ناگ
نوبلی،	خوبصورت عورت۔	نوبلی
نیک،	سمندر کیسیر کا ایک رتن۔ دولت۔	نیک
نیربیکار،	بے ہنر۔ نرگن۔	نیربیکار
نیرباد،	ملاح۔ کمار۔	نیرباد
نیرداغ،	گرمی۔	نیرداغ
نیرنمب،	سیرین چوڑ۔	نیرنمب
نیپ،	قدم کا دخت۔	نیپ
نیابی،	کمر بند۔ ازار بند۔	نیابی
نیارن،	کبل۔	نیارن
نیادی،	سخت باتیں۔	نیادی
نیرر،	بھیا۔	نیرر
نیرگور،	گڑ۔ جو کہ ایک پرند کا نام ہے۔	نیرگور
ناہی،	ناٹ۔ نام راجہ۔	ناہی
نیرنی،	پاروتی جی۔ ٹکی۔ سوٹھ۔ ہر۔	نیرنی
نیرسکار،	سلام۔ سر جھکانا۔	نیرسکار
ناشک،	مٹانے والا۔	ناشک
نیرن،	خوبصورت نیا حسین عورت۔	نیرن
	و	
نیر،	کپڑا۔	نیر

وینچ	باجی۔	وئے
ویشی	برکس۔	ویریت
ویشوا	بھروسا	ویشواس
وید	برہما۔ ندا۔	وید
وینودی	کھیل۔ نوشی۔	وینودی
وہت	مناسب۔	وہت
ویپر	برہمن۔	ویپر
وید	ہندوؤں کی آسمانی کتاب۔	وید
ویدت	تلاہز	ویدت
ویدین	غیر مالک۔	ویدین
ویدک	جلد ہی۔	ویدک
ویدکنا	دیکھنا۔	ویدکنا
ویدکی	بیما۔	ویدکی
ویشال	پوڑا۔ خوبصورت۔ بے غم۔	ویشال
ویشل	اجلا۔ صاف۔	ویشل
ویشوت	راہ۔	ویشوت
ویشیکھا	نام عورت۔	ویشیکھا
ویشتی	خوشامد۔	ویشتی
ویش	زیر۔	ویش
ویشیک	نام ایک بڑے شہنشاہ کی۔	ویشیک
ویشمان	بیٹھا۔ شو بھا دینا۔	ویشمان
ویش	بیٹھا۔	ویش
ویش	گزرنا۔	ویش
ویش	دن۔	ویش
ویش	مصیبت۔	ویش

بی: پ.	پٹیا - درخت -	وٹپ
بیپک,	پرہیز -	ویک
بیخوہ,	جدائی -	ویچھوہ
بیپول,	ہست -	ویل
بیپین,	جنگل -	ویپین
بیپھنس,	فنا کرنا - ناش کرنا -	ویپھنس
بیکاہا	گھلنا - پھوٹنا -	ویکاہا
ویوم,	آسمان -	ویوم
ویچا,	بیفائدہ -	ویچا
بیرجنتی,	برہما جی -	ویرجنتی
بیروہ,	دشمنی -	ویروہ
بیرد,	تعریف -	ویرد
بیধান,	بیوہار -	ویدھان
بیانہا,	جسے دنیا کا راگ چھوڑ دیا ہو -	ویت راگ
ہیہ,	دل -	ہیہ
ہوک,	درد - لگ -	ہوک
ہلاہل,	زہر -	ہلاہل
ہار,	بازار - راہ -	ہار
ہیہنا,	گم ہو جانا -	ہیہنا
ہرنا,	چھوڑ لینا -	ہرنا
ہین,	محبت - واسطہ -	ہیت
ہیت,	محبت -	ہیت
ہیتکاری,	دوست -	ہیت کاری
ہردیہ,	دل -	ہردیہ

ہر،	مہادیو۔	بر
ہری،	بشن۔ کرشن چندر۔	آبر
ہری،	جل جانا۔	ہوری
ہرنا،	راہ ٹکنا۔	سیرنا
جلسنا،	خوش ہونا۔	بستا
ہلدر،	یلد یو جی۔	یلدھ
جلاسینی،	خوش کرنے والے۔	بلا سین
جلاس،	خوشی۔	ہولاس
ہملا،	سوئے کی بل۔	ہیم کتا۔
ہیم،	پالا۔ جاڑا۔ تمام اُرت۔	ہیم



گلدستہ حفیظ اللہ خان

معروف بہ

اشعار دلپسند

حسین

اپنے ہر ایک رنگین طبیعت عاشق مزاج دوستوں کے دل بہلانے کی واسطے نہایت
عمدہ عمدہ اور طرح طرح کی منے دار عشق آمیز گانیوالی چٹ پٹی غزلین اردو فارسی
واشعار متفرق مستزاد خمس مسدس اور دوہے ملی ہوئی غزلین بھجن ہوئی ٹھمری چو ماسا
بارہ ماسا دآد اور ادوہا کیت سویا وغیرہ بڑی خوبی اور ترتیب کے ساتھ مندرج کیے گئے ہیں

حکو

مولوی حفیظ اللہ خان صاحب سائنڈوی تخلص بہ حفظ افسر مدرس مشہور نزدک دور
مدرسہ موضع بناپور پر گتہ بگر تھانہ لکھولی ضلع ہردوئی صوبہ اودھ شاگرد رشید جناب منشی
شکر پرشاد صاحب صبح بگرامی نے کوشش تمام تالیف و تصنیف کیا

مطبع منشی نوکشتور لکھنؤ چھاپا

سال ۱۹۱۴ء

بسم الله الرحمن الرحيم

بعد حمد و خلاق عالم ارحم الراحمین و نعمت سرور کائنات رحمتہ للعالمین کے یہ خاکیاے جاہان
 تنگ ناموس بنی نوع انسان سرگشتہ وادی ہجرتی من بلد کو سے نادانی تبتلا سے رخ و رخ کفش بردا
 ارباب سخن امیدوار رحمت ایزد منان احقر الدبابة خفیظ الشہ خان ابن محمد یاز خان بقاہ شہ
 علی دین البنی و جملہ عن ذنبہ الخفی و الجلی ایسے شوقین دوستوں اور احباب زمین مزاجین
 کی خدمت میں عرض پرداز ہوں کہ یہ خاکسار باشندہ قدیم قصبتہ ساندھی ضلع ہر دوتی محلہ
 اونچا ٹیلہ لب دریائے گرہ کا ہی اور اب مقتضائے آب و داد انکم پانچ سہ ۱۸۶۶ء سے بعدہ ہر
 مدرسہ دارالسرور مشہور نزدیک دور درستہ موضع بنا پور پگنہ بانگر تھانہ بگولی اسٹیشن ضلع
 ہر دوتی ملک اودھ میں مامور ہی ایام طالب علی سے شعر و شاعری کا شوق کئے سننے کا کمال
 ذوق رہا اور ہمیشہ مصدر لب و ارق معانی سطر شوارق فیض سانی منبع محبت و واد سرخسہ پودت
 و اتحادی شکر سپشا صاحب صبح بگرامی شاگرد شید حضرت قدر ادام اللہ افصنام سے کہ تقریباً
 پانچ چھ مہینے سے بعدہ ہیڈ ماسٹری بمقام کرسی اسکول ضلع بارہ نکلی بمشاہرہ عیسویہ ہر دوتی
 ماہواری ساندھی سے تبدیل ہو کر تشریف لے گئے ہیں اپنی تصنیف پر اصلاح لیا کیا اور پھر

کی شفقت و مہربانی و نظر عنایت و قدر دانی کے طفیل سے اس درجہ کو پہنچا تھا۔ لے شانہ اُن کو اپنے فضل و کرم سے یونہی دیا و درجات عالیہ پر ترقی بخشا رہے۔ غرض کہ میرے شوق کی کیفیت نہ پوچھیے دن و نوارات چوگنا ہوتا گیا مبیون کلیات و دیوان جمع کیے بلکہ ایک مجموعہ بحر الاشار بھی جس میں کہ عمدہ عمدہ اور انواع و اقسام کی غزلیات و قصاید و شعائر متفرق ردیف دار و دیوانہاں سے شعرا و متقدمین و ملاحدین سے انتخاب کر کے لکھے گئے ہیں تالیف کیا اور ایک کتاب بخط ناگری موسوم بہ نوین سنگرہ بجا شاہی تالیف کر کے مطبع نقشبندی لکھنؤ صاحب میں چھپوائی جس میں کہ ہر ایک قسم کے عام پسند نہایت اچھے اچھے کیت ستویا۔ دوہا۔ سورٹھا۔ بھجن۔ ہولی۔ راکت۔ اور بہت سی احباب پسند باتیں اُس میں مندرج کی گئی ہیں جس کی تعریف دیکھنے پر منحصر ہو۔ جن صاحبوں کو اُس کے ملاحظہ کا شوق ہو مالک مطبع او وہ اخبار مقام لکھنؤ سے طلب کر لیں یا میلون میں کتب فروشنوں کے پاس تلاش کریں۔

خیر اب میں باعث تالیف اس کتاب کا بھی کچھ آپ لوگوں سے عرض کیا چاہتا ہوں امید دار ہوں کہ وہ بھی سن لیا جائے یعنی ایک روز ٹھا کر مہربان سنگرہ صاحب نمبر دار بنا پور کہ بڑے صاحب شعور اور قدر دان ہیں اُن کے مکان پر میں اور چند میرے قدیم شاگرد یعنی جنگو سنگرہ و دیوان سنگرہ و گجراج سنگرہ و ترنجن سنگرہ وغیرہم کہ اب ہر ایک بقدر ضرورت اُردو و ناگری و حساب پائش وغیرہ پڑھ لکھ کر اپنے اپنے کاروبار متعلقہ زمینداری میں مشغول ہیں باہم بیٹھے ہوئے اُسی کتاب یعنی نوین سنگرہ کا ذکر کر رہے تھے کہ مردم دیدہ محبت و مروت مخزن لطف و عنایت ٹھا کر نہایت سنگرہ برادر خرد مہربان سنگرہ نمبر دار مدوح نے کہا کہ اگر بمقابلہ نوین سنگرہ ایک اُردو مجموعہ اشعار جس میں کہ نہایت عمدہ عمدہ خاص کر گانے والی عوام پسند اُردو فارسی غزلیں ہیں تالیف کر کے طبع کرائیے تو خوب ہوا اور اسی طرح ایک ہمارے ہموطن اور ہم کلاسیک شفیق مرام نراین زربیدی نے بھی نوین سنگرہ دیکھ کر فرمایا تھا تب تو میرے دل میں اُسی وقت سے

ایسا جوش پیدا ہوا کہ کچھ ایسا ہو کہ ابھی وہ کتاب طیار ہو جائے غرض کہ خدا سے صلہ شانہ نے ہمارے ایمان پورے کیے اور جو مقصد تھا حسب دلخواہ نکل آیا۔

میں یقین کرتا ہوں کہ اس مجموعہ کو احباب زمانہ نہایت پسند کریں کیونکہ علاوہ غزلیات کے اس میں زبان ہندی کی بھی مزے اور عشق آمیز باتیں بہت لکھی گئی ہیں جس کی کیفیت فرست ملاحظہ فرمانے سے بالکل ظاہر ہوتی ہے۔

بڑی محنت و جانفشانی سے بہرہ بھیا امپال سنگھ و دھرم موسنگھ طلباء دفعہ سوم مدرسہ ذہابین نے اس کو لکھ کر اپنے ہی نام سے موسوم کیا یعنی اس کا نام گلدستہ حفیظ اشرف خان معروف بہ اشعار و پسند رکھا ہے اس میں دو حصے ہیں حصہ اول میں اردو و فارسی غزلیں شمار متفرق اردو و فارسی ستر و پنجس۔ سہس۔ رباعیات وغیرہ ہیں

اور حصہ دوم میں دوہا و کبت ملی ہوئی غزلیں بھجن۔ ہولی۔ ٹھری۔ چوہاسا۔ بارہ ماسہ۔ وادرا دوہا۔ سورٹھا۔ کبت سویا۔ خط منظوم زبان بھاشا بنام مشوقہ وغیرہ ہیں

مجموعے تو بہت چھپے ہیں مگر ایسا دیکھنے میں کم آیا ہو گا جس میں کوئی بات کسی قسم کی فرو گذاشت نہیں کی گئی ہو اور خامکروہ وہ چیزیں اس میں لکھی ہیں کہ جنگو ہر شخص پسند کر سکتا ہے اور وہ تو بات ہی اور ہے کہ جو صاحب حسد کی نظر سے جب اس کو ملاحظہ کریں گے تو ان کو کیونکر کوئی بات اس میں پسند نہ آئے گی۔ کیونکہ اکثر لوگوں کا دستور ہے کہ خود تو وہ کام کر ہی نہیں سکتے اور نہ اس قدر لیاقت ہی ہے مگر اور دن کی عیب بینی و نکتہ چینی سے لوگوں کی نظروں میں بڑھم خود مہیاں ٹھوبنے بیٹھے ہیں۔ اگر محنت و کوشش کر کے کوئی چیز بنائی تو ان نکتہ چینوں کے باعث دل اور بھی زیادہ پژمردہ ہو جاتا ہے۔ بجائے تعریف کے کلمات طعن و طنز زبان پر لاتے ہیں حالانکہ کوئی بات صحیح کیونکہ نہ وہ اس کو عیب ہی بتلائے ہیں طرہ یہ کہ پھر اپنی غلطی نہیں مانتے جو زبان سے نکل گیا وہی درست و صحیح جانتے ہیں۔

جن صاحبوں کو میرا مجموعہ پسند نہ پڑے وہ اپنے دل کی ہی میں رکھیں میرے سامنے

کہ کر جوابات مقبول نہ سنیں ناسعول نہ بنیں مین اچھا یا بُرا جو کچھ ہوں سو ہوں اور ویسی ہی میری تالیف ہو وہ اپنی تعریف ظاہری سے اس حقیر کو مغز درک نہیں۔

سرف ان صاحبوں کی شان مین یہ گستاخانہ تقریر زبان پر لائی گئی ہو جنکے وجود مرکب مین بھٹے آتش حسد زیادہ ہو اور بجز عیب کے کسی کی ذات مین وہ ہنر نہیں دیکھتے۔

انواع بالمد مین یہ نہیں کہتا ہوں کہ مجھ کو یا میری تالیف کو خواہ مخواہ اچھا ہی کہیے مگر حاسدانہ کہنا اور ہر دوستانہ نصیحت دوسری بات ہے در نہ یہ تو سب جانتے ہیں کہ بے عیب ذات خدا کی ہے۔ انسان بجا پر اکس مین ہو۔ خاص کر مجھ ایسا بچہ داران فریہ بمقدار ہر ایک کا گفٹش بردار کہ مین تیرہ کسی مین نہیں ہر ایک بے حقیقت آدمی جو اور ویسی ہی انکی تالیف ہو۔

اخلاق کو کام فرمایئے دوستانہ عیب پوشی کا اُمیدوار ہوں بھول چوک معاف ہو آدمی ہوں یہ کچھ فرشتہ نہیں۔ یہ تو سب جانتے ہیں کہ الا انسان مرکب مین الخطا والنسیان۔ پھر مین کب اس سے باہر ہو سکتا ہوں۔

اچھے آدمیوں کا کام ہو کہ اس کا عیب اس طرح سے اُسپر روشن کر دیتے ہیں کہ کوئی نہیں سن سکتا اور جتنے حضرات اور ہی قماش کے ہیں وہ حسب تک دس آدمیوں کے رو برو اس کی غلطی یا بھول نہ بتائیں تب تک انکی فضیلت اور علمیت ہی نہ چمکے یہ نہیں جانتے کہ ہمتو اور وں کا عیب بتا کر خود ہو شیا رکیا بنتے ہیں بلکہ صاحبان عقل و فراست کے رو برو اپنی حماقت اور کم لیاقتی کے سائرفیکٹ پر زیادہ تصدیق کراتے جاتے ہیں۔

اے میرے کرم فرما دو ستون میرے تصور کو معاف کرنا اور محض ناقابل آدمی مجھ کو جاکر اعتراضات سے مغز در رکھنا۔ تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے ہماری اس تالیف کو احباب زمانہ کے دل مین جگہ دے اور اسکے ملاحظہ کا شوق انکو عطا فرمائے۔ آمین۔

اللّٰهُمَّ اِنَّا بِعِصْرَا لِنَسْتَقِيْمُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَبْلِ الرَّحْمٰنِ وَ اَبِیْ سَلَمَہ
و تخطیہ حقیظ اللہ خان مدرس مدرسہ دارالعلوم دیوبند پرنٹر بالکر ضلع ہر روئی ملک و محلہ ہر قوم ۱۰۰۰ نمبر ۱۰۰۰



آرڈو غزلین۔ اشعار متفرق آرڈو۔ فارسی غزلین۔ اشعار متفرق فارسی۔ مستزاد آرڈو و مختصر شمس
رباعیات وغیرہ بہت پر مضمون اور عشق آمیز سندرج ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ارڈو غزلین

غزل

گلونہ جس کا ہم مرغ قال چیل کا
کس وجہ سے نہ محور ہون ہر چیل کا
حامی غزیرے ہو فزون تر ذلیل کا
تخم شر سے جیسے گلستان خیل کا
کم ناپیشتری ہو ستار خیل کا

حسین سخن ہو وصف جال اس جیل کا
تصویر ایک آئینہ انواع مختلف
ہفت آسمان ہیں تجھ سے صاف زیناہ خاک
جنت او گائے نارسے تیری بہار فضل
ہر وہ ہزار عالم قدرت کا تاجدار

محرم و طبع سے کیون نہ شہید کی ہو بے نیاز

تکبیر اس فقیر کو کیسے کفیل کا

غزل ۱۲

سردیوان لکھا ہو مین نے مطلع نعت احمد کا
ظہور حق کی حجت ہو جہان مین نور احمد کا
نہ تھا نام و نشان جن روز و نوح اس لوح زبر جبر کا
نہ بنتا صفر گر نقش احد پر سیم احمد کا
کھلے گا حال است کو ترے انعام بے حد کا
نہاؤں سسلہ ہرگز کسی زندیق و مرتد کا
میسر ہو طواف اس کا شجکوتیرے مرقد کا
کبھی گرد و ریمیٹھوں مین کروں نظارہ گنبد کا
کسی صحرائیں داسکے طعمہ ہوں تیرے ام اور دود کا
قفس جس وقت ٹوٹے طائر روح متعبد کا

رقم پیدا کیا کیا طرہ بسم اللہ کی مد کا
طلوع روشنی جیسے نشان ہوشی آمد کا
داستان ازل مین وہ معلم عقل گل کا تھا
گذر وحدت سے کثرت مین نہوتا ذات مطلق کو
بہینے جس گھڑی عشرت کے سامان بہر جنبتین
ہوا تھ سا نہ ہو سکتا ہو میرا جو یہی ایسا
ہوئی ہو بہت عالی مری معراج کی طالب
کبھی نزدیک جا کر آستانہ پر بلون آنکھیں
مدینہ کی زمین کے گرد لائق ہو مرالا شا
تمنا ہو درخون پر ترے روضہ کے جانیٹھے

خدا منہ چوم لیتا ہو شہیدی کس محبت سے
ربان پر سیری جس م نام آتا ہو محبت کا

غزل ۱۳

کسی عاشق کو نہ رکھنا تو خدا یا تنہا
یار نے جب مجھے خلوت مین بلایا تنہا
مجھے وحشت نے وہاں راتوں بھلایا تنہا
حسب خواہش وہ مرے پاس کہلایا تنہا
ترے ہجران مین بھی اُس نے مجھے پایا تنہا

بچ و غم مین نے اٹھایا سو اٹھایا تنہا
اسے کہتے ہیں اطاعت کہ گیا مین بچ و
خضر کا قافلہ ہوش جہان پر ہوا گم
وصل کی رات بھی کجوت حیا ساتھ رہی
در گذر غم نہ کرے دشمن جان میرا تنہا

مگر کو گور آپ کو مردہ مین شہید رہی ابھرا

یار بن نجات سے بس رات سلا یا تنہا

غزل ۳

<p>تصور عاشق بیتاب نے دل میں یہاں بازہا لب پہ کس نے اسو رشک پری ایسا سامان بازہا ہا کے پر چلین گراستخوان پر میرے آئیے مٹھے جدا اک قصر ہر ہم نم کشوں کے عیش کرنے کا ابھی میں خون کر ڈھکا اپنا در نہ چچ بتا مجھ کو گیا بن تجبہ جس طرح رشک پنجہ مر جان</p>	<p>لقاب اس شکر میں نے اپنے چہرے پر ہاں بازہا اکرتے دو ترانے گائے اور آب روان بازہا وہ مجنون تھا کہ سیر طاعون نے آشیان بازہا فلک نے جس کے آگے لاجوردی سائبان بازہا تری تیغ نگہ نے مشورہ کیا میری جان بازہا ترے زخمی کا جسم اسے رحم خوچکان بازہا</p>
---	--

شہید کی کفر عصیان سے مجھ کو خون آتا ہے
سفر بزدل کا اور دوش پر پاؤں گراں بازہا

غزل ۴

<p>جان اب تجھ سے ہو کیا بھید چھپا نا دل کا نئی باتیں نئی گھاتیں نئی چلبستہ نئی پیار لاکھ ڈھونڈھا کرے وحشت کہیں لہا ہر سراغ ہاے رے اگلے ستم گار کا سن سن کے گلاب</p>	<p>آپ سے مجھ کو مبارک ہو لگا نا دل کا کیا قیامت ہوئے شخص پہ آنا دل کا اُن کی ٹٹھی میں ہواں روزوں ٹھکانا دل کا اُن کا بھرنا دم سرد اور ڈھکانا دل کا</p>
---	--

چاہ کے کچھ تو مزے سے ہو شہید کی اکھاں
کاش چندے اُسے بھانے جو ستا نا دل کا

غزل ۵

<p>چلبکا قفس چلبکا قفس چلبکا قفس چلبکا قفس ابھی تو ترس لہی تو ترس لہی تو ترس لہی تو ترس لہی گئی جھکڑوں گئی جھکڑوں گئی جھکڑوں گئی جھکڑوں</p>	<p>ترے پر سے جھڑنے لگے شر و مزہ پ تو پیل ہاں انہیں گو کہ بارہواں سال ہو وے مجھ سے یہ ہی قال ہو نہ چلی کسی کی فسوں گری کہ وہ لیت سانپ جی جھکڑی</p>
---	---

ترے ہرگزے کا ہون بریدہ سرست جنگجو مرتے قتل پر مراول بزرگ حنا ہر خون ترے پاؤں تک مجھے کیا کوئی تجھے دیکھا جب سے کہ اوپری بخدا کسی کے نظارہ کی کوئی کاروان جو نکلیا سے بخد قیس یہ بول اٹھا	نہ کمر کو کس نہ کمر کو کس نہ کمر کو کس نہ کمر کو کس نہیں دتس نہیں دتس نہیں دتس نہیں دتس نہیں دتس نہ رہی ہوس نہ رہی ہوس نہ رہی ہوس نہ رہی ہوس وہ بجاجوس وہ بجاجوس وہ بجاجوس وہ بجاجوس
---	---

شہید می ابرسیہ سے کہ وہ شراب پیتے ہوں جس جگہ
دہن جابرین دین جابرین دین جابرین دین جابرین

غزل ۷

غضب ہے جس سے کافر پہ اپنا دم نکلتا ہے نہ رکھ آنکھوں پر سیری آستین لطف ای ہوم دکھا کر اپنی آرائش پری عجب کہ نہ دھوکا دے سمجھ کر اجنبی جس سے مین دل کا راز کتا ہوں بنا دیتا ہے کہ چہ فقر کا ٹیڑھے کو بھی سیدھا	نیا تا بوتا اسکے کو یہ سے ہر دم نکلتا ہے کہ اشک سرخ کے ہمراہ دل غم نکلتا ہے کسی کے سادہ پن میں ابھی عالم نکلتا ہے نخل ہوتا ہوں کیا کیا جب تراغم نکلتا ہے کھنچا جب جنتری میں تار کا سب خم نکلتا ہے
--	---

شہید می سے نہیں قہقہہ ہیں ہم اتنے تو قہقہہ ہیں
کہ کوئی راقون کو کر تا ہوا ماتم نکلتا ہے

غزل ۸

مشام میں میں رشک گل کی ہنوز بوجہ نہیں گئی ہے یہ عشق سرسہ کا نسی کا نہ شوق غمز کیا نہ منسی کا بلا کو اس کی خیز نہیں ہے کہ عشق اور عاشقی ہے کیا شے ضیا سے سبکی جہاں چور روشن وہ شمع نہاں ہے زیر دھن	ابھی وہ نام خدا ہے غنچہ نسیم چھو بھی نہیں گئی ہے گمان ہو گو گم کو آری کا سو و بر و بھی نہیں گئی ہے ہنوز کانوں میں اس پری کے گیت لگو بھی نہیں گئی ہے حریم عزت کے تا بروزن شمال تو بھی نہیں گئی ہے
--	---

شہید می اتنی گمان پرستی نشے میں سب بھول بیٹھے تھی
ہوئی ہے جس مح سے تم کو سستی وہ ناگلو بھی نہیں گئی ہے

غزل ۹

کسی نے اُس کو سمجھایا تو ہوتا
مزدہ رکھتا ہر جسم غمِ عشق
یہ عقل آہ ہوتا بیدہی کا ش
جو کچھ ہوتا سو ہوتا تو نے تقدیر
کیا کس جہم پر تو نے مجھے قتل
کوئی یا نہ کہ اُسے لایا تو ہوتا
کبھی ایسی بوسہ کھایا تو ہوتا
نہ ہوتا گو شرمسایا تو ہوتا
وہاں تک محبت کو پہنچایا تو ہوتا
ذرا تو دل میں شرمایا تو ہوتا

دل اُس کی زلفت میں اُلجھا ہو کب سے
خلفِ سراک روزِ سنبھلایا تو ہوتا

غزل ۱۰

دل کا کچھ کام نہ سمجھ سے بت پر فن نکلا
جب تو آیا کہ مرادِ مہرِ پر فن نکلا
نام سے کام نکلتا نہیں بے جوہرِ مہر
و دوست جانا تھا تجھے جان کا دشمن نکلا
نکلا اراں و لیکن پس مروں نکلا
تلِ عارض سے نہ ہر گز بھی روغن نکلا

خونِ عاشق کا ہر گلو نہ ترے عارض کا
قتل ہونے سے پہلے ترا جو بن نکلا

غزل ۱۱

کون کیا رنگ اُس گل کا ابا ابا ابا ابا
نمک چڑکے ہو وہ کس کس مزے سے دنگے خوش
خدا جانے حلاوت کیا تھی آبِ تیغِ قاتلِ مین
مری صورت پرستی حق پرستی ہو کون مین کیا
ہوا رنگین چمن سارا ابا ابا ابا ابا
مزے لیتا ہوں مین کیا کیا ابا ابا ابا ابا
لبِ ہر جسم ہو گیا ابا ابا ابا ابا ابا
کہ اس صورت مین ہو گیا ابا ابا ابا ابا

خاطرِ عالم کون مین کیا طبیعت کی روانی کا
کہ ہو آئینا ہوا دریا ابا ابا ابا ابا

تلِ عارض کے

غزل ۱۲

کے ہر سیر گلشن میں دل اور غنچہ دہن کس کا
مری ہفت سے ہمسرہ ہوئے دیوانہ پن کس کا
مسافر خانہ دنیا میں جو آیا ہوا رات ہی
سہ تو غرق جو خون شفق میں دیکھ غلبت سے
ترے فرقت کے مارے کو ریش کی چوٹی کس کا
بزرگ گل ہر سینہ چاک شل سپرین کس کا
یہ منزل آمد و شر کی ہو اس میں ہر وطن کس کا
لب زخم جگر ہنستا ہو اب زیر کفن کس کا

غزل ۱۳

جہان ویرانہ ہر پہلے کبھی آباد گمراہ تھے
جہان چٹیل ہر میدان اور سراسر ایک خارستان
جہان پھرتے بگولے ہیں اڑاتے خاک سحر میں
جہان ہیں سنگ ریزے تھے بیان یا تو کچھ تو دے
جہان مفسان اب شکل ہو اور ہر شہر خاموشان
شمال اسب میں جہان رہتے کبھی بے اشیران تھے
کبھی یان قصر دیوان تھے جن تھے او شہر یان تھے
کبھی اڑتی تھی دولت رقص کرتے سیمریان تھے
جہان کنگر ٹپے ہیں اب بھی رستے گمراہ تھے
کبھی کیا کیا تھے نہنگانے یہاں اور شور و سران تھے

مفسر احوال عالم کا کبھی کچھ ہر کچھ ہو
کہ کیا کیا رنگ اب ہیں اور کیا کیا پیشتریان تھے

غزل ۱۴

کچھ تیغ نظر سے قتل کر تو سوچا کیا ہو
ہماری زندگی اور مرگ وصل اور بھر ہو تیرا
نہک جیتک کہ زخموں پر نہ چھڑکے کوئی کیا جانے
بھگواناز سے تیری زیادہ تو نہا کیا ہو
نہیں معلوم جینا کس کو کہتے ہیں تھنا کیا ہو
کہ لذت عشق میں کیا ہو محبت کا مزہ کیا ہو

مری آنکھوں سے جاری آنسوؤں کا آج دریا ہو
بتا دے صاف مجھ کو انہی طعنے یہاں کیا ہو

غزل ۱۵

نشانہ بعد مردن بھی رہا میں تیغ قاتل کا
بنایا کرتے ہیں ناوک ٹکڑے تو وہ مری گل کا

فطر سے میری گریہ ران کی بونئیں نکلتیں نکل جائیں تڑپ کر مچھلیاں دستِ خانی کی فقیر ہیں بھی ہاں دل آسان پر ہر داغ اپنا	تصدق کے لیے کچھ اوون روغن انگو کے تل کا لو بھر جبے اوقا تل اگر چھ نیم بسل کا گدا لی میں کروں لیکہ کے کا سہ ماہ کامل کا
---	--

فقیر ہیں وزیر آب آکے پران پانوں ٹپتی ہن
نقشیں بویا اپنے لیے ہر نقشیں عامل کا

غزل ۱۶

نہ بوسہ دینا آتا ہی نہ دل بہلانا آتا ہی جو تم ہنسنے میں ہو مشاق ہم رونے کی کلین بچھا کر دام کیسوئج پہ وہ صیاد یون بولا صریحی قہقہہ بھرتی ہو میٹا مسکراتا ہی	بگھے تو ادب کا فرقا ترسانا آتا ہے تھین بکلی کرانا ہم کو نیو برسانا آتا ہے یہ بچند اوہ جو جس میں مرغ دل بے داتا ہے ہمارا یا جس دم جانب میٹا آتا ہے
--	--

قسم کی جگہ اس کا فریب کیش کو اسے زند
خطا ہونا بگڑنا مارنا دمکنا آتا ہے

غزل ۱۷

بھی کو جو یان جلوہ فرمانہ دیکھا مرا غمخیز دل ہو وہ دل گرفتہ نیکانہ ہو تو آہ بیگانگی میں اویٹ مصیبت ملاست بلائیں حجاب رخ یار تھے آپ ہی ہم	برا بر ہی دنیسا کو دیکھا نہ دیکھا کہ جس کو کسی نے کبھی وانہ دیکھا کوئی دوسرا اور ایسا نہ دیکھا ترے عشق میں ہم نے کیا کیا نہ دیکھا کلی آنکھ جب کوئی پروانہ دیکھا
--	---

شب و روز اسے ورو در پے ہوں اس کے
کسی نے جسے یان نہ سمجھا نہ دیکھا

غزل ۱۸

خوشاودہ دل کہ ہو حسین ولین آرزو تیری یقین ہو اکیلی جان آکے اپنی گردن میں مری طرف سے صبا کیو میرے دوست سے شب فراق میں اسے روز و سل تا دم صبح جو ابرگر یہ کنان ہو تو برق خندہ زنان شب فراق میں اکدم نہیں قرار آتا	خوشاودہ ماغ جسے تازہ رکھے بو تیری سناہی جاہی قریب رگ گلو تیری کل چلی ہی بہت پیرہن سے بو تیری چراغ ہاتھ میں ہی اور جستجو تیری کسی میں خوہی ہماری کسی میں خو تیری خدا گواہ ہی شاہد ہی آرزو تیری
--	--

زمانہ میں کوئی تجھسا نہیں ہو سیف زبان
رہی ہو سحر کہ میں آتش آبرو تیری

غزل ۱۹

سرمرا کاٹ کے پچھتا سنے گا کیا گریبان نے گلا گھوٹا ہے آپ کہتے ہیں کہ جا جاتا ہوں تھام لون دل کو ذرا ہاتھوں سے کیے یاران عدم کیا گزری مردم چشم سے گرائے حجاب	جھوٹھی پھر کس کی قسم کھائیے گا ادھر اے دست جنون آئیے گا پرا کیسے بھی تو گمبہ رایے گا ابھی پسو سے نہ اٹھ جائیے گا کچھ لب گوشت نہ چاہیے گا آکھ کے پردے میں چھپائیے گا
---	--

ہم بھی آنکلیں کے مسجد میں وزیر
خشت حشم لیکے جو بنوائے گا

غزل ۲۰

مدت سے ہو دل طالب دیدار کسی کا سیناب ہوں میں دل ہو گرفتار کسی کا دیکھی جو مری نبض تو بولا یہ سیسا	دکھلائے خدا چاند سا رخسار کسی کا یار ب نہ حُسد یا ر سے ہو یا ر کسی کا اچھا نہیں ہونے کا یہ بیار کسی کا
---	--

<p>پھر جوشِ یمنِ غم کی طرح سے دلِ مدبش تخیلِ نگارِ نازِ بیکیت چاکر و مسرور دم</p>	<p>دیوانہ ہون میں عاشق سرشار کسی کا عاشق ہون نہیں ہون میں گنگا کسی کا</p>
<p>کیون قسم کے مانند ہنسر دل ہو جلا تے دیکھ آئے ہو کیا چہرہ گلزار کسی کا</p>	
<p>غزل ۲۱</p>	
<p>تیرے عشق میں ادبِ ماہِ قاسم مجھے کچھ بھی خیالِ خدا نہ رہا مرے حق میں تو جب سے کہ دیر ہو اکوئی اور مقامِ دعا نہ رہا تری فصلِ ہر آنکھوں میں آٹھن پہ ترا حسن و جمال ہی پیش نظر میں جہل بھی ہوا کبھی تجھے اگر تو خیال سے تیرے جدا نہ رہا مرے دلِ تیرے وہ لوزِ نہیں دلِ غمت کو میل سرور نہیں غمِ بھر سے جان پہ آن بھی کرو تلفت کہ وقتِ جفا نہ رہا نہ خیالِ وجود نہ فکرِ عدم نہ لالِ عتاب نہ بچ و دستم نہ پری سے عرض ہی نہ جو رکا غم مرے دل میں کچھ اُسکے سوا نہ رہا مجھے یا رہنے جب سے غم نہ کیا مرے دل کو لیا منہم عشقِ دیا کیا ایک نگاہِ کرم سے غمی کسی بات کا دل کو بھلا نہ رہا</p>	
<p>غزل ۲۲</p>	
<p>کسی نے رازِ حقی کو نہیں ہر آپ سے کھولا وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن وہی قطرہ وہی دریا وہی قلم وہی کوزہ وہی بیخِ ازستہ وہی ہشیا ر و دیوانہ</p>	<p>نہ یہ بولا نہ وہ بولا وہی بولا وہی بولا وہی ہو طور سینا اور وہی موسیٰ وہی شعلہ وہی ہو باد اور آتش وہی پانی وہی آٹھلا احد ہو اور وہی احمد وہی ہے مرضی ہولا</p>
<p>وہی جز ہو وہی گل ہو وہی خورشید اور زورہ</p>	

سمجھ میں رکھ ہی خاموش بن نادان اور بھولا

غزل ۲۳

کہان سے ہم کہان پکڑے ہوئے یگانہ آئے
دوب سے ہاتھ باندھے ہم ترے دربار میں آئے
تسلیم خم ہو جو مزاج یا رہیں آئے
قیامت ہو کہ دو آنسو چشم یا رہیں آئے
ہیان مجمع سنایاں بھی تلاش یا رہیں آئے
ہیں بھی یاد رکھنا ذکر جو دربار میں آئے

عدم سے جانب ہستی تلاش یا رہیں آئے
یقین ہو کچھ نہ کچھ رحمت مزاج یا رہیں آئے
اگر بخشے نہیں رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا
مری تربت پسب روئے نہ رویا پر وہ سنگین ل
نہ پوچھو اہل عشرہم سے دیوانوں کی میتابی
عدم کے جانے والو نرم جانان تک جو ہو پوچھو تم

قیامت ہو اگر بل ابرو خمدار میں آئے

نہ مانگو بسہ اتھموس بگاڑے منہ وہ بیٹھے ہیں

غزل ۲۴

جیسی اب ہر تری محفل کبھی ایسی تو نہ تھی
بیقراری تھکے اسی دل کبھی ایسی تو نہ تھی
کہ طبیعت مری مائل کبھی ایسی تو نہ تھی
تاب تجھ میں سب کا مل کبھی ایسی تو نہ تھی

بات کرنی مجھے مشکل کبھی ایسی تو نہ تھی
لے گیا چین کے کون آج ترا صبر و قرار
تیری آنکھوں نے خدا جانے کیا کیا جادو
عکس رخسار نے کس کے ہوئے تھے چمکا یا

کیا سبب تو جو بگڑتا ہے طعنے سے ہر بار
خوتری حور شامل کبھی ایسی تو نہ تھی چہ بے

غزل ۲۵

زخم کی صورت ہو فون آنکھوں سے جاری اندون
دم بھر اے پھرتی ہو باد و مہا رمی اندون
کیا ہی صورت ہو گئی ہو پیاری پیاری اندون
شکل پہچانی نہیں جاتی مہا رمی اندون

عشق کا خیر لگا ہو دل پہ کاری ان دنوں
باغ میں جاتی ہو اس گل کی سواری اندون
سجھولی بھولی شکل پر دل لوٹ جاتا ہر دم
عشق کے آزار نے لاغر کیا ہو اس قدر

کیا تیری تلوار پر ہر آبداری اندرون	قتل کرتا ہر عرق اکودہ ابرو جھلک کو
ٹھنڈی سانسین بہتے ہو ہر دم امانت کیلئے	جان جاتی ہے کو کس پر تمھاری اندرون
غزل ۲۶	
بیان شوق شہادت نے مری گردن جھکائی ہے بجائے روح غالب میں تری الفت سلائی ہے دل نادان نے میرے کیا تری تلوار کسلائی ہے ہمارے عشق میں اس نے بڑی آفت ٹھالائی ہے	سنا ہوا ان کو منظورِ نظر تیغ آزمائی ہے ارے او بیو فاجب سے طبیعت تجھ پر آئی ہے لو بہتا ہے آنکھوں سے خیال تیغ ابرو میں سرمرد جو آتے ہیں تو کہتے ہیں خدا بخشنے
کیا گورِ غریبان پر وہ جس دم غم غم	جان میں فل ہوا آٹھو تھماست سر پہ آئی ہو
غزل ۲۷	
تنگے جزا نے لگی ہم کو بدائی آپ کی دیکھئے دکھ جا بیگی نازک کلائی آپ کی دل تڑپ کر رہ گیا جب یاد آئی آپ کی جب کوئی بولا صدا کا نون میں آئی آپ کی	باغِ وحشت ہوئی بے اعتنائی آپ کی خود گھلا کا ٹون مجھے خنجرِ عنایت کیجئے آپ کی جانے بلا کیوں نکر کٹی فرقت کی رات آپ کی باتوں کا رہتا ہوں مجھے ہر دم خیال
جان دید و یا پس دیوار سر پہ چسپو	اُس کے کوٹھے تک نہو و سگی رسائی آپ کی
غزل ۲۸	
کاش جیسے کی عوض موت ہی آئی ہوتی تو نہوتا تو صنم کب یہ حسدائی ہوتی کبھی تلوار تو مجھ پر بھی لگائی ہوتی	مجھ کو وقت کی اسیری سے رہائی ہوتی گر نہو شمع تو معدوم ہیں پر دانے بھی غیر سے کرتے ہو ابرو کے اٹھائے ہر دم

خط کے آغاز پہ تو مجھے ہوا صاف تو کیا	لطفت تب تھا کہ صفائی میں صفائی ہوتی
دھوئی کیوں اشک کے طوفان سے لوح محفوظ سروشت اپنی ہی ناسخ نے مٹائی ہوتی	
غزل ۲۹	
میں اپنا چاک گریبان سیاسیا نیا مریض عشق ہوں کیا پوچھتے ہو حال مرا جو مال و زر تھا مرے پاس دیکھا تمکو نہیں جان میں کہ میں حسین شیریں لب	قرب مرگ ہوں و دوں جیا جیا نیا سلاج عشق طیبو کیا کیا نکلیا اب ایک پہلو میں دل چڑ دیا دیا نیا تھائے ہونٹوں کا بوسہ لیا لیا نیا
سوائے سخت جگر اور کیا غذا ہے نیا لو کا گھونٹ ہی کس پر میا نیا نہ پیا	
غزل ۳۰	
نکلنا سخت مشکل ہو نہ کیونکر کوئے قاتل سے ترے کوچے میں اسے قاتل نہ آتا میں نہ آتا میں نہوں عاشق تو معشوقوں کو پوچھے کون ڈیل تین ہٹا دو آن کو بالین سے نہیں تو خوف کھائی گئے اگلی دیکھیے کس دن وہ سو دین آ کے پسپوین	ترپنے ہوں جہان عاشق ہزاروں مرغ غیل سے ولیکن کیا کروں مجبور ہوں بیتابی دل سے جہان میں قدر گیل کی ہو فقط عشق عناد دل سے سنا سو دم نکلتا ہی بہت عاشق کا شکل سے رہا کرتی ہیں باتیں رات کو دود و دہر دل سے
تپ فرقت سے ایسا بڑھ گیا ہو صنعت اس نعمت کہان کروٹ بدلتا سانس بھی لیتا ہوں شکل سے	
غزل ۳۱	
خفا ہو کہیں مرے دوست لقا سنو تو سہی ابھی کرو نہ مجھے متغیر ناز سے گھائل	ہوئی ہی مجھ سے بھلا کیا خطا سنو تو سہی اگرچہ ہوں میں ہمہ تن فدا سنو تو سہی

ہمیشہ کرتے ہو جو روستم نے ایجاد بٹھانا غیر دن کو پاس اور مجھے رہنا دور ٹھکرے دو گھڑی ایسی جان جان خدا کیلئے	یکس سے لیکھا ہر ناز، ادا سنو تو سی یہی دے شیوہ مدد و دست سنو تو سی تمہارے عجب بہ بین جو کچھ ہوا سنو تو سی
---	---

نخاؤ دشت جنون کو ہنس کر کہا مانو
تھیں سے کتا ہوں شفق ذرا سنو تو سی

غزل ۳۲

عجب ایک جلوہ ترا چار سو ہر گلستان میں جا کے ہر گل کو دیکھا نہوگا کوئی مجھسا محو قصور نہیں ہر سوا تیرے کچھ مطلب چمن میں جو دیکھا تو چرچا ہر تیرا نہو وصل تو رات دن ہر برابر	نظر جس طرت کیجئے تو ہی تو ہے نہ تیری سی رنگت نہ تیری ہی پو ہے جسے دیکھتا ہوں بھٹنا ہوں تو ہے تمنا تری ہی تری آرزو ہے لب برگ گل پر تری گفتگو ہے سحر کی نہ کچھ شام کی آرزو ہے
---	--

نہیں چاک دامن کوئی مجھ سا گویا
نہ نجیب کی خواہش نہ منکر رفو ہر

غزل ۳۳

ری ایک ترچہ نگاہ نے مرے دل سے پردہ چھایا تری بانگی ادا پہ قد ہوں میں تری شرم دیا پٹائیوں مجھے اپنے دل پہ نظر نہ تھی کہیں تیرا صلیکے خبر نہ تھی تری شکل آنکھوں میں بس ہی نہ ہوا رہی نہ ہوس رہی	جو کرشمہ پیش نظر نہ تھا اسے ایک پل میں دکھایا یہ کرم کیا مرے حال پر مجھے اہل درد بنا دیا جبریں الست برکیم جو سنا نہ سنا وہ سنا دیا وہ جو نقش خواب و خیال تھا مرے دل سے تو نہ ٹھایا
--	---

تو ہی تو ہی میری نگاہ میں تو ہی صرین تو ہی ماہ میں
یہ اثر ہی تیری نگاہ میں جو غریزہ کر کے بٹھا دیا

غزل ۳۴

بکھین ہمارے دل کے بھی ارمان کبھی کبھی
خطا تو لکھا کرو مسہرنا بان کبھی کبھی
کچھ سوچ کر یہ کہنے لگے بان کبھی کبھی
ہنس دینا کبھی تو سلمان کبھی کبھی

آیا کروادھر بھی مری جان کبھی کبھی *
آنے سے یان کے آپ کو انکار ہے اگر
پوچھا شب وصال میں پھر آؤ گے کبھی
بہر و پیا بنا ہوں تمہارے میں عشق میں

فرقت سے تیرے دل کو ہمارے نہیں قرار
پوچھا کرو تو حال پریشان کبھی کبھی

غزل ۳۵

اے صنم پر ترے ملنے کی مجھے آس نہیں
یاس سے پر کسی حالت میں مجھے یاس نہیں
مختب کیا ہی خدا کا بھی ہیں یاس نہیں
ماجرایہ بھی کم از قصہ قرطاس نہیں

کبھی لچائے خدا اس سے مجھے یاس نہیں
آس کہتے ہیں جسے آس نہیں پاس نہیں
بارہا بیٹھ کے کعبہ میں بہائی ہر شہراب
خطا وہ لکھتا ہی مجھے لکھے نہیں دیتے رقیب

قابلِ قرب نہیں بے ادبوں کی صحبت
دور رہ ان سے ولا جن کو ترا پاس نہیں

غزل ۳۶

ایک شہر جانے جو تھر من تو تھر جل جانے
کیا عجب ہی جو مرے جسم سے تھر جل جانے
شمع کے جلتے ہی پروانہ نہ کیونکر جل جانے
کیا تعجب ہی جو یہ چرخ شکر جل جانے

آتشِ عشق وہ ہر جس میں سمندر جل جانے
تن بدن چھونک دیا ہر تب فرقت نے مرا
دوست کہتے ہیں اُسے ساتھ جو دے آنتیں
آم کے شعلہ سے میرے تری فرقت میں صنم

ہر وہ پر کالہ آتش قد موزون تیرا
دیکھتے آس سے جو تشبیہ صنوبر جل جانے

غزل ۳۷

دعائے انسان اور ہی ترکیب حیوان اور ہی
 ماہ تابان اور ہی رخسار جاتان اور ہی
 باغ بہستان اور ہی گنج شہیدان اور ہی
 چاہ کنتان اور ہی چادر زرخندان اور ہی
 ابر باران اور ہی چشم گریان اور ہی
 ناز فلکان اور ہی انداز انسان اور ہی
 یہ گریبان اور ہی تیرا گریبان اور ہی
 خار مرگان اور ہی خار نیستان اور ہی
 سر و بہستان اور ہی سر و خلمان اور ہی
 چشم جاتان اور ہی شمشیر حریان اور ہی
 سبستان اور ہی زلف پریشان اور ہی
 شاخ مرجان اور ہی وسیع حسیستان اور ہی
 قلم قرآن اور ہی رخسار حبان اور ہی

چشم جاتان اور ہی چشم غزلان اور ہی
 گر کتان ماس نے پٹھے اس سے جگر چاک چاک
 سیرقتل مست سمجھ گلگشت اسے نازک مزاج
 ایک پوسٹ دان گرا تھا یاں گرے دلتا خلق
 برق اس پر ہستی ہی روتا ہی اس پرک جان
 خاک جنت میں لے گا بعد مردن دل مرا
 اس میں ہی داغ فراق اس صبح اس میں آنکھ اب
 دل سے ہی کاوش لے لے تلویج ہے یہ کو خلش
 جانور اس پر ہی عاشق اس پر عاشق آدمی
 ہوتے ہیں خون اس کے دیکھے سے تو ہلکی ضرب سے
 گرچہ دونوں خاک پر غلطان ہیں لیکن فرق ہی
 ناتراشیدہ ہی وہ اور یہ ہی سانسے میں ٹھہلا
 باعث ایمان ہی وہ غارت گرایان ہی یہ

فرق ہی شاہ و گدا میں قول شاعر ہی
 شیر قالین اور ہی شیر نیستان اور ہی

غزل ۳۸

بس ترستے ہی چلے آنسوں بہانے کو ہم
 کیا ترے عاشق ہوئے تھے دروغم کھانے کو ہم
 بس ترستے ہی رہے ہیں آب اور دانے کو ہم
 اب تو پوچھیں گے اسی کافر کے بھانے کو ہم

دور سے آئے تھے ساقی سن کے بھانے کو ہم
 کیوں نہیں لیتا ہمارے تو خبر اسے بے خبر
 ہم کو بھینسا تھا قفس میں کیا گلہ صیا د سے
 طاق ابرو میں صنم کے کیا حسدائی رہ گئی

باغ میں لگتا نہیں صحرائے گہرانا ہر دل کیا ہوئی نصیر ہم سے تو بتا دے اور نظیر	اب کہاں لہجہ کے بیٹھیں ایسے دیوانے کو ہم تاکہ شادی مرگ سمجھیں ایسے مرجانے کو ہم
---	--

غزل ۳۰

کیا کہاں ابرو نے اک تیر نظر مارا کیا تجھے اور نہ تھا ہستی کے جھل میں سکار رات تنہائی میں آیا تھا تصور تیرا ہم نے پھینکی تھی کھلی اس کی طرف لالچی عشق بازی کی جو میں ہنسنے بچائی پھر غیر کیا چیز ہو محض سے تھا دونوں میں سچ ہو دہنا کے لیے کچھ نہ سکندر نے کیا	جبکے لگتے ہی جگر ہو گیا پارا پارا مرغ دل تو نے جو صیاد ہمارا مارا ذکر تیرا ہی کیسا آہ کا نار مارا اس نے شوخی سے بہن بھول ہزار مارا پانسا کرتے ہی گویا رنگ ہمارا مارا کیا بھلا کہ نہیں سکتا میں تمہارا مارا آپ کی روز گیا کس لیے دارا مارا
---	---

غزل ۳۱

نہیں تاب کر دیکھوں جمال صنم مجھے اپنی ہی خوش نظری کی قسم
مجھے حسن کی جلوہ گری کی قسم مجھے عشق کی پردہ دری کی قسم
ترے عاشق زار ہزار بیان تجھے دیکھنے آتی ہو خلقِ جہان
کئی دیکھا ہے مجھ سے بھی سوختہ جان تجھے میرے ہی دیدہ دری کی قسم
نہو قاصد یا تو چین بچین ابھی اپنا خیال رہا اور کہیں
ابھی ہوش کی اپنے خبر ہی نہیں مجھے عالم بے خبری کی قسم
شب وصل کی ہو گئی صبح حیاں کہ تڑپنے لگا دل سوختہ حیاں
مرے دیدہ تر ہوئے شعلہ فشان مجھے اس شفق سحر کی قسم
یہ کراتناؤ کی تو جگر کو کہ نہ شوق سخن ہو نہ ذوق سب
ترے شرے آتی ہو خون کی بو مجھے تیری ہی جگر کی قسم

غزل ۲۲

دل لگا کر تجھے پیارے ابو بچھتا تے ہیں ہم
 سچ بتا کبیا بھرا ہوا آب تو گھبراتے ہیں ہم
 اب کہ! ہیں تیرے در کے تیرے کھلاتے ہیں ہم
 چاہو بولو یا نہ بولو اب تو چلا تے ہیں ہم
 حضرت شاہ صفی تیرے ہی کھلاتے ہیں ہم

عشق میں پھنس کر ترے از بس کہ غم کھاتے ہیں ہم
 کیوں خوار تھا ہی پیارے کیا خطا ہم سے ہوئی
 چھوڑ کر دو دنوں جہان کو تل مجنون ہو گئے
 ساغر دل کوئے وحدت سے تم نے بھر دیا
 عرض خادم کی یہی ہوا اس کو مٹا ہی ضرور

غزل ۲۳

تھیں کو دل میں بسا چکے ہیں نشان اپنا مٹا چکے ہیں
 مزا محبت کا پا چکے ہیں تمہارے غم مے اٹھا چکے ہیں
 کہیں ہر لیلی کہیں ہر مجنون کہیں ہر عاشق کہیں ہر معشوق
 یہ غور کر کے ذرا تو دیکھو ہر ایک گھٹ میں سا چکے ہیں
 کہیں ہر پوست کہیں زلیخا کہیں شیرین کہیں ہر فریاد
 اسی طرح سے ہر ایک رنگ میں تماشا اپنا دکھا چکے ہیں
 کہیں رشد ہیں کہیں ہیں ارشاد کہیں ہیں مرشد کہیں ہیں ہادی
 یہ جتنی تعظیمن ہیں سب ہیں فرضی تپا تو اس کا بنا چکے ہیں
 کہیں ہیں خادم کہیں صفی ہیں کہیں ہیں مینا کہیں ہیں سازنگ
 اسی سبب سے ہیں سب سے ملتے صنم ہوا پنا سو پا چکے ہیں

غزل ۲۴

یہ تو خدا یا رو اسی میں اس کو بوجھا چاہیے
 کل شرمین ہر ہی بس اس کو سو بوجھا چاہیے
 ہی کیسے اور قبل اس کو دیکھا چاہیے

عشق یہ تو ہے اسے ہر شرمین بوجھا چاہیے
 ہم تو سمجھتے ہیں اسی کو ہر یہ سب احمد کا نور
 ہو گیا ثابت قلوب المؤمنین عرش خدا

ہر یہ ظاہر ہر یہ باطن اس کو سمجھا چاہیے حل ہوا مقصد مراد مطلب کو لو جھا چاہیے	کئے ہم کلہ الحق رمزین تو حید کے ہم تو خادم ہیں غنی کے عشق ہوا نپا مقام
--	---

غزل ۴۵

گد رتے ہیں ہم پر گمان کیسے کیسے ہن اچڑ کے پاتے نشان کیسے کیسے حرم دیرین ایک سان کیسے کیسے دکھائے ہن مجھ کو جہان کیسے کیسے صنئی جب ہوے مہربان کیسے کیسے	صنم کو کرین ہم نہان کیسے کیسے کبھی بڑے یوسف کی آتی ہو ہم میں صنم کو سمجھتے ہیں ہر ایک جگہ پر صفت اپنے مرشد کیا کیا کروں ہن غزل اب یہ خادم نے ایسی کہی ہو
--	--

غزل ۴۶

ز حالِ عاشق مشو تو فافل درائے نینان بنائے تیان
کہ تاب ہجران نذارم ایجان لیا نہ کھون لگاے چتیاں
چون شمع شوزان چون فوڑہ حیران ہمیشہ گریان لببتق آن سے
نہ رات نینا نہ آگ چنیا نہ آپ آوین نہ بھیجین پتیاں
شبان ہجران دراز چون زلف و روز و صلاش چو عمر کوتاہ
سکھی بیا کو جو میں نہ دیکھوں تو کیسے کا ٹون اندھیری رتیاں
یکایک از دل دو چشم جا دو بعد مسندیم بہ بردتسکین
کسے پڑی ہو جو جا سناوے ہمارے پو کو ہاری تیان
بحق روز وصال محشر کہ داد مارا فریب سرو
برہ من بیا کل تلپھ رہا ہوں یا آپ آؤ یا بھیجو تیان

غزل ۴۷

یہ داغ وہ ہو کہ دشمن کو بھی نصیب ہو	جدا کسی سے کسی کا غرض حبیب ہو
-------------------------------------	-------------------------------

یہی ہی دل میں تمنا ہمارے اے پیارے جدا جو ہم کو کرے اُس صنم کے کوچے سے علاج کیا کروں حکما تپ جدائی ہی تظیر اپنا تو مشوق خوبصورت ہی	رہوں میں پاس ترے اور کوئی قریب نہو اکی راہ میں ایسا کوئی رقیب نہو سواے وصل کے اس کا کوئی طیب نہو جو حسن اُس میں ہے ایسا کوئی عجیب نہو
--	--

غزل ۴۸

جلایا آپ ہم نے ضبط کر کے آہ سوزان کو ہمیشہ کج تنہائی میں ہم مونس سمجھتے ہیں ترے اندام و ردے و قدر و لذت و خط سے ہر خجالت جگہ کن کن کو دوئل میں تھے ہاتھوں سے اور قاتل ترے دندان و لب نے کرویا سقدر عالم میں لڑا کر آنکھ اُس سے ہم نے دشمن کر لیا اپنا نہو جب تو ہی اے ساتی بھلا پھر کیا کرے کوئی بنایا اچھو ظفر خالق نے کب انسان سے بہتر	جگر کو سینہ کو پہلو کو دل کو جسم کو جان کو الم کو یاس کو حسرت کو مٹیابی کو حرمان کو سمن کو ارغوان کو سرو کو سنبل کو ریحان کو کٹاری کو چھری کو بانک کو خنجر کو پیکان کو گہر کو لعل کو یاقوت کو ہیرے کو مرجان کو نگہ کو ناز کو انداز کو ابرو کو شرکان کو ہوا کو ابرو کو گل کو چمن کو صحن بستان کو ملک کو دیو کو جن کو پری کو حور و غلمان کو
---	--

غزل ۴۹

مرد و ساتی ہیں سب یکجا ابا ابا ابا ہو ہو ہو ہمارائی توڑا نے پھر لگے زنجیر بولنے نہو کیا تھا جن آنکھوں نے کھلی کاشک کا قطرا مرے گھر اس جان میں ساتی و مطرب اگر ہوتے کیا بیدار سے عاشق کو تو نے قتل اور ظالم	عجب عالم ہے مستی کا ابا ابا ابا ہو ہو ہو ہوا شور جنوں برپا ابا ابا ابا ہو ہو ہو روان ہو آنے اب دریا ابا ابا ابا ہو ہو ہو تو کیسی میکشی کرتا ابا ابا ابا ہو ہو ہو کوئی کرتا ہے کام ایسا ابا ابا ابا ہو ہو ہو
--	---

غزل ۵۰

جبری الفت ہیں مجھے جان کے خوابان کتنے	تشنہ خون ہیں مرے گبر و مسلمان کتنے
---------------------------------------	------------------------------------

<p>ایک ہر آنہ وہ اور ہن جیساں کتنے ایک امید بھی تجھ سے نہ برآئی میری نہیں ملتا ترے ناتے کا پتا اے لیلی جس نے دیکھی تری تصویر کہا صل علی اٹھ کے صحرائے چلا شہر کی جانب جب میں مصحفِ رخ میں کھینچی جاتی ہوں اس کی تصویر کوئی سمجھا نہ ترے شعر کا رتبہ حاصل</p>	<p>پھرتے ہن زلف پریشان کے پریشان کتنے رہ گئے دل میں مرے حسرت و ارباب کتنے چھان مارے تھے مجھ کو نے بیابان کتنے پڑھتے صلوٰۃ ہن آ آ کے سلمان کتنے لپٹے دامن سے مرے خار و غیلان کتنے ایک قرآن سے لکھے جاتے ہن قرآن کتنے یوں تو ہن کہنے کو دنیا ہن سخندان کتنے</p>
--	---

غزل ۵۱

<p>جسے عشق کا تیر کا ری گے نہوے آسے جگ میں ہرگز قرار نہ چھوڑے محبت دم مرگ تک ہر ہر دم مجھ اس عاشق پاک کو اگر تو ولی کے سخن کو سنے</p>	<p>اُسے زندگی جب میں بھاری گے جسے یار جانی سے یاری گے جسے عشق کی سمیت ساری گے پیارے حری بات پیاری گے رقیبوں کے دل میں کٹاری گے</p>
---	--

غزل ۵۲

<p>خبر تجھ عشق سن نہ جنوں رہا نہ پری رہی شہ بخودی نے عطا کیا مجھے اب لباسِ بے یاری چلی سمتِ غیب سے اک ہوا کہ چمن سرور کا جلیگیا نظرِ قافل یا رکا گلہ کس زبان سے بیان کروں وہ عجب گڑھی تھی کہ جس گڑھی لیا دریں تجھ عشق کا</p>	<p>نہ تو تو نہ تو میں رہا جو رہی سو بھری رہی نہ خود کی بخیہ گری رہی نہ جنوں کی پڑو رہی رہی مگر ایک شاخ نہال غم جسے دل کہیں ہو رہی رہی کہ شرابِ صدق آرزو غم دل میں تھی سو بھری رہی کہ کتابِ عقل کی طاق میں جو دھری تھی پہن چری رہی</p>
--	---

غزل ۵۳

<p>میں صیفِ ان چمن ہم سے چمن چھوٹے ہو</p>	<p>ہاے ای شامِ غریبان کہ وطن چھوٹے ہو</p>
---	---

غمر کو شوق سے دل دیکے میں ایسا بھاگا قید سے دامِ محبت کے تھارے ای جان اب تلک تیرے شہیدوں کے بن ہر سو سے شب بھران کی مصیبت کو لکھوں کیا قدرت	جیسے میاؤں کے ہاتھوں سے ہرن چھوٹے ہی کب تلک دیکھے آوارہ وطن چھوٹے ہی لاکھ فوارہ خون زیرِ کفن چھوٹے ہی تن سے ہو جان جدا جانتی تن چھوٹے ہی
--	---

غزل ۵۴

آنکھ کیوں تو نے بھلا ہم سے ملائی پیارے دوستی میرے تیرے بارِ بجا دے اللہ خانہ دل میں مرے بھر کے گی اب آتشِ عشق میں سوا تیرے کسی کو بھی نہ دیکھوں ہرگز دل سے دل آنکھوں سے آنکھوں کو ملا کر تجھے ہفت اقلیم کی شاہی نہیں خوش آتی ہی چمن و آرام نہیں عقل گئی ہوش گیا	بھگتی تھی سو پھر اب آگ لگائی پیارے گرچہ بدنامی زمانے میں اٹھائی پیارے شکل تو نے جو نہیں اپنی دکھائی پیارے سامنے اپنے ہو گر ساری خدائی پیارے کسکو خوش آتی ہو اب تیری جدائی پیارے خوشناہ ترے کپے کی گدا کی پیارے دل کو عاشق کے نظر سے لگائی پیارے
---	---

غزل ۵۵

کھلین کے شکوہوں کے جیکہ دفترِ ادھر ہمارے اُدھر تھا ہے
تو کیا کیا گزرے گی آہِ دل پر ادھر ہمارے اُدھر تھا ہے
لو و نہ مجھ سے اسی میرے دلبر یہ بات جانے دو ما تو کسنا
نہیں تو نہ کو رہو ننگے مگر گھر ادھر ہمارے اُدھر تھا ہے
ہمارے دل میں ہو داغِ حسرت تھا رہے نہ پر داغِ چپک
یہ دو دن کھین کے شلِ خستہ ادھر ہمارے اُدھر تھا ہے
تھیں اب اپنی قسم ہی پیارے ملو تو ایسا ملو کہ جس میں
غمِ جدائی نہ آئے دل پر ادھر ہمارے اُدھر تھا ہے

ملون میں کیونکر ہوا ہوں حیران اگرچہ دونوں طرف ہی خواہش
 پھرے ہیں جاسوس یاں تو گھر گھر ادھر ہمارے اُدھر تھا ہے
 ستم کا کیا تم جواب دو گے بھلا جو پوچھے گا تم سے خالق
 وہ ہو گا منصف بروز محشر ادھر ہمارے اُدھر تھا ہے
 شراب ہی یہ سمجھ کے مینا حشر اب کتہا ہے اس کو عالم
 کین نشہ میں کھلین نہ جو ہر ادھر ہمارے اُدھر تھا ہے

غزل ۵۶

زخم تازے ہوئے ہیں چھل چھل کے گل بنائے ہیں جسے اس گل کے دل لیا ہے ہمارا ہل، ہل کے پھول کھلا گئے ہیں کھل کھل کے رنج بیچنے ہیں تم سے مل مل کے	کس کو دکھلاؤں آبلے دل کے اس کی نیرنگی پر سدا ہوں مین زلف ناگن نے آپ کی صاحب ہوا تجھ بن یہ باغ کا احوال اس خطا اپنی کی کرین تو بہ
--	--

غزل ۵۷

پھر مرے دل غ جگر آتش کے پرکائے ہوئے ایک مدت سے یہ کالے ناگ ہیں پائے ہوئے شعلہ حوالہ تیرے کان کے بالے ہوئے آگے آگے جاے شعل آتشیں نالے ہوئے اب تو ناسخ بھی ہمارے چاہتے دالے ہوئے	پھر ہمارائی چمن میں زخم دل آئے ہوئے کس طرح چھوڑوں یکا یک تیری زلفوں کا خیال واہ کیا تاثیرِ خسار آتش ناک کی جب شب تاریک میں ہم کوے جاناں کو چلے وہ پری پیکر کہا کرتا ہوا کشفِ فخر سے
--	---

غزل ۵۸

لوگ ہر سو سے چلے آتے ہیں سمجھانے کو ناصحا آگ لگے اس ترے سمجھانے کو	اندون جوشِ جنون ہی ترے دیوانے کو منع کرتا ہی تجھے یار کے گھر جانے کو
---	---

<p>یہ غذا مٹی ہر جانان ترے دیوانے کو روز کہ جاتے ہو گھر پر مرے آجانے کو کوئی پتھر سے نہ مارے مرے دیوانے کو لاش عاشق کی لیے جاتے ہیں فنا کے کو توڑ ڈالوں گا ترے شیشہ دیوانے کو منظر جان ہر اب تن سے بھل جانے کو آہا ہر یک اجل اب اُسے لہجہ سنے کو منہ سے اک دم تو لگا دے مرے پیانے کو</p>	<p>خون دل پیئے کو اور نخت جگر کھانے کو پاس وعدے کا بھی اسی یار نہ آیا تجکو شہر میں اپنے پیللی نے سنا دی کر دی اس قدر ظلم کیسے مر گیا شہیدِ ایترا ساقب مجھ سے نہ کرنا کبھی پیمان شکنی خون دل ہو کے بہا اشکون سے میرے دریا کچھ بھی ہر عاشق بیدل کی تجھے اپنے خبر دیر سے بیٹھا تری تاک میں ساقی ناظر</p>
--	---

غزل ۵۹

<p>لیکن وہ ہم سے آنکھ چرائے چلے گئے دو ہاتھ نیچے کے لگائے چلے گئے ہم بھی کفن سے منہ کو چھپائے چلے گئے تربت پر صرف بھول چڑھائے چلے گئے لو آج پھر بغیر بلائے چلے گئے آنسو مثل ابر بھائے چلے گئے بیگانہ دار بزم میں آئے چلے گئے آنکھیں چرائے اپنے پرانے چلے گئے</p>	<p>ہم اپنا حال اُن کو دکھائے چلے گئے دم بھر مرے تڑپنے کی دیکھی نہ تم نے سیر کوٹھے پر وہ جو چھپ گئے تابوت دیکھ کر ابو اٹھائے ہاتھ مرے فاتحہ سے بھی آئے تھے اُس سے کہنے نہ آئینگے اب کبھی ہنستا رہا وہ برق کے مانند اور ہم برخاستہ دلون سے نہیں دل لگی ضرور اسی رند وقتِ بزم میں کسی نے دیا نہ ساتھ</p>
--	---

غزل ۶۰

کسی سے دل کو لگا چکے ہیں ہم اپنی ہستی مٹا چکے ہیں
سزا محبت کی پا چکے ہیں غضب کے صدمے اٹھا چکے ہیں
کوہِ حوروں سے جانیں باہر جو لیکے آئی ہیں جامِ کوثر

نہیں ہوں پیاسا کہ آبِ تجھ سے ابھی مجھ کو پلا چکے ہیں ♦
 کسی نے اُس کا پستانہ پایا گیا جو کوئی سوچہ نہ آیا
 کوئی کچھ اُس کی خبر نہ لایا ہزار قاصد تو جا چکے ہیں
 پہن کے اوّل لباس زرین کیا ہر سامان بہ ترنیں
 کہ کمرے کمرے میں جائے قالین ہم اپنی آنکھیں بچھا چکے ہیں
 فلک کو کب ہر یہ دست قدرت زمین کو کب ہر یہ تاب و طاقت
 ہمیں اٹھائیں گے بارالفت کہ ناز تیرے اٹھا چکے ہیں
 بس اب خرابی ہو ملک دل کی نہیں ہر شخون میں دیر کچھ بھی
 لگا کے دانتوں میں اپنے سسی وہ لب پہ لالی جا چکے ہیں
 یقین پر آتی ہو اب سواری ضرور لے گا خبر ہماری
 عبث ہو آنکھوں سے خون جاری دہان وہ ہندی لگا چکے ہیں
 جو میں بکیتا ہوں اُن سے دیکھو عبث دے داغ میرے دل کو
 تو وہ ہیں کہتے چراغ ہمتو خدا کے گھر میں جلا چکے ہیں
 نہیں جو بیجہ عشق بازی رسا ہر لقتدیر و سہمی کی
 جو لب سے کہتے ہیں لن ترانی وہ اُس کو صورت دکھا چکے ہیں

غزل ۲۱

کہنے میں نہیں ہیں وہ ہمارے کئی دن سے جلوے نہیں دیکھے جو تھا سے کئی دن سے عشاق سے ہر کوچہ معشوق میں میلا ہم جان گئے آنکھ ملاؤ نہ ملاؤ آخر مری آہوں نے اثر اپنا دکھایا	پھرتے ہیں نہیں غیر اُجھائے کئی دن سے اندھیرے تیرے دیکھ ہمارے کئی دن سے رستہ ہر نہیں بھیر کے مائے کئی دن سے بگڑے ہوئے تیرے تھکے کئی دن سے گھبرائے ہوئے پھرتے ہوئے کئی دن سے
--	--

<p>گیسو نہیں کیوں تنے سنوئے کئی دن سے کپڑے نہیں تنے جو اتارے کئی دن سے ان ناموں سے جاتے ہیں بیکاری کئی دن سے ہیں بندہ بے دام تھا ہے کئی دن سے اٹھکھیلیاں ہیں چال میں پارے کئی دن سے دم بند ہیں اس سانپ کے لئے کئی دن سے ہوتے نہیں باہم جواشاے کئی دن سے</p>	<p>کس کشتہ کا کل کا رکھا سوگ مری جان کس چاک گریبان کا کیا آپ نے ماتم دیوانہ بھی سودائی بھی فرماتے ہیں کھشر دل پھنس گیا ہے آپ کی زلفوں میں ہمارا پامال کرو گے کسی دارفستہ کو اپنے طور سے تری کا کل کے نہیں چلتے ہیں رستے پھر شوق سے کیا اس بت کا فرسے ہو بگڑی</p>
---	--

غزل ۲۲

<p>ترقی جس طرح ماتم کو ہوئے نوحہ خالی سے حد ملک عدم ملحق ہو ملک جاودانی سے ہوا بلی بھر و ساغر شراب ارغوانی سے بلائے آسمانی سے قضاے ناگہانی سے جان میں آگ کو بجھتے ہوئے دیکھا ہے پانی سے بقا کو فسل و ظلمات کے چشمہ کے پانی سے</p>	<p>بہم ورد و الم رقت میں ہیں میری کہانی سے وہن کے کشتوں کو زندہ کیا جان بخشی لب نے وہ منہ ہی آفتاب اور ابرہہ یہ چشم تر رند خدا حافظ ہی اسی تحریک زلف و جنبش ابرو جس کا سوز گریہ سے بڑھایا جبر الکیا یہ گیسوے تباہ ہند کا کشتہ ہی اسی یارو</p>
---	---

غزل ۲۳

<p>یار ب کوئی بشر نہ پڑے تمہا میں بلبل کا ہونا شہر طر اللہ زار میں باد صبا نے خاک اڑائی بہار میں یا نکل رہا ہے تختہ سوسن کسار میں روشن ہو اک چراغ تمہا میں</p>	<p>طاقت نہ صبر کی ہو نہ دل اختیار میں رواق چین کی سبرہ و گل سے کبھی نہ اگر تری تلاش میں مجھ زار کی طرح گاتی پیچنی یہ ڈو پیٹہ ہی اسی پری واحد پس فنا میں داغ دل عیان</p>
--	---

غزل ۶۴

تو عمر بھر نہ کبھی تجھ سے آرزو کرتے
تمام عمر کٹی تجھ سے آرزو کرتے
دعائیں وصل کی ہر گز ہم کبھو کرتے
کہ ہم دماغ دل و جان کو مشکبو کرتے
کہ مشحج حال دل زار ہو بھو کرتے
تو حشر تک تری منت نہ ای عدو کرتے

جو تجھ سے دیدہ دل اپنا رو برو کرتے
نہ آیا رحم ترے دل میں ادب کا فر
خیال پھر صنم اپنے دل میں گر ہوتا
صبا نہ لائی مگر پوئے گیسو حبا نان
شب وصال میں گردون نے یہ ندی صبر
جو رحم یار کو آتا ذرا بھی عشق پر

غزل ۶۵

صفائی لاکھ ہو لیکن کدورت آہی جاتی ہی
جب آنکھیں چار ہوتی ہیں تڑپا آہی جاتی ہی
مگر مجبور ہوں دل میں محبت آہی جاتی ہی
جوان و پیر دونوں کی طبیعت آہی جاتی ہی
نہیں کچھ واسطہ لیکن حرات آہی جاتی ہی
چرا لیتے ہیں آنکھیں آنکو غیرت آہی جاتی ہی
مربع عشق کے چہرے پہ زحمت آہی جاتی ہی
کدورت ہوتے ہوتے دل بے نظر آہی جاتی ہی
کسی ڈھب سے کہیں بخشش کی نوبت آہی جاتی ہی
اگر آنے کو ہوتی ہو تو شامت آہی جاتی ہی
ضرور آنکھوں میں کچھ اس دلی نکت آہی جاتی ہی

دلون میں کہنے سننے سے عداوت آہی جاتی ہی
دل رنجیدہ کہتا ہی نہ بولون یا رے لیکن
کہا سو بار لیلون اس سے بدلہ اس عداوت کا
نہیں موقوف سن پر دیکھ صورت سینوں کی
جب ان کو دیکھتے ہیں غیر سے ہم بولتے ہنستے
شب و صلیت کا جب میں چھڑتا ہوں تذکرہ کچھ بھی
سحر جب نام لیتے ہیں کسی رشک مسیحا کا
ہر اک ساعت کی حجت میں بچے گی دوستی کیونکر
برابر دوستی نہتے کہیں دیکھی نہ دنیا میں
کسی کی تاب و طاقت کیا جو بچ جائے محبت سے
چھپائے سے نہیں چھپتا ہی ریحان نشہ الفت

غزل ۶۶

شیشہ نے رو دیا لب ساغر نے آہ کی

ہچشم دگل پیار کے جس دم نگاہ کی

برش غضب کی ہر تری تیغ نگاہ کی الفت میں تیری ہائے ہمارا ہوا یہ حال ہم تم پہ جان دین بھین غیرون کا پاس ہو کہتے ہیں دیکھ دیکھو کے میرا وہ رنگ زرد	جس کے لگی نہ آنے کبھی آٹھ کے آہ کی لیکن نہ تو نے حیف کرم کی بچاؤ کی ہوتی ہو کیا یہی اجی صورت بناہ کی اس شکل پر حضور کو خواہش ہو چاہ کی
---	---

غزل ۴۷

نشان پاوے وہی جو بے نشان ہو مبتراوہ تو ہو کون و مکان سے کوئی جاگہ نہیں ہو اس سے خالی سوا اس کے نہیں کوئی جان ہن غنیست ہو ملاقات آج اس کی ٹھکانا اس کا میں کیونکر بستاون تراب استاد سے معلوم کر لو	بتا اس کا کسی سے کب بیان ہو مکان اس کا کہاں جو لا مکان ہو زمین ہو عرش ہو یا آسمان ہو تلاش اسکی کردیار و جهان ہو خدا معلوم پھر کب ہو کہاں ہو خدا جانے وہ ہر جانی کہاں ہو طریق معرفت گرت دروان ہو
---	---

غزل ۴۸

دل دے کے ہی شخص طلبگار تھا را کیا عام ہو لطف و کرم ایسا تھا را ہنگامہ محشر ہی کہ عشاق کا مجسم اس ترک کی الفت تھی اے موت کلینام یڑتی ہو جگر پر مرے تلوار یہ تلوار کسی تھین یاد آئی عیلم جگر انگار	کیا حسن ہو کیا گرم ہو بازار تھا را دم بھرتا ہو ہر کاغذ و پندار تھا را کیا نام خدا گرم ہو بازار تھا را دور و زبھی جینا ہوا دشوار تھا را یاد آتا ہو جب ابرو سے خدا تھا را مضطر نظر آتا ہو دل زار تھا را
---	--

غزل ۴۹

حیف اسکین نہیں کوئی دلائے والے	ہاں بہت سے ہیں مگر آگ لگانے والے
--------------------------------	----------------------------------

آتشیں ہجر کو، اے شمعِ مستبستانِ جلال
آپ کا دھیان رہا کرتا ہے ہر دمِ مجھ کو
نامہ شوق لکھا ہے اسے لیتے جانا
کوئی ہمد تو نہیں اور بہت ہیں ایجابان
نجاتِ برگشتہ ہوا حیف بہارا ایسا
پس اس کا مجھ کو قیامت میں بھلا خوف ہو کیا
ایک پر چہ بھی کبھی آپ نہیں لکھتے ہیں
ایسی باتوں سے تمھیں کیا بھلا حاصل ہوگا
مصحفِ رخ کی تلاوت میں کیا کرتا ہوں
خوابِ راحت سے جگا دیتے ہیں ناحق مجھ کو
اے خدا تیرا کرم چاہیے پھر کیا عنسہ ہو
شعری اپنے خرابی کا نکر حفظِ خیال

کون ہیں تیرے سوا اور بچانے والے
آپ کی یاد نہیں ہم ہیں بھلانے والے
اے مرے کوچہ دلدار کے جانے والے
قصہ غم کے مرے یاد دلانے والے
ہو گئے اپنے عدو لوگ زمانے والے
جیکہ مولا ہیں اعلیٰ جامِ پلانے والے
باوجودیکہ بہت لوگ ہیں آنے والے
دل صد چاک کے اسی میرے جلانے والے
کیا مجھے خاک پڑھائینگے پڑھانے والے
میرے دشمن ہیں یہ کھڑیاں بچانے والے
لاکھ دشمن ہوں اگر میرے زمانے والے
صبح سے ہیں ترے استاد بنانے والے

غزل ۷۰

حقیقتِ برج کی اودھو ذرا تم جا کے سمجھانا
خفا ہو ہو نکل جاتی ہر تن سے روحِ یانِ ہر دم
وہ بھولے صحبتیں اگلی خفا اب ہم سو ہو بیچھے
اک عالمِ بنخودی کا دل پہ ہو جاتا ہر وقت سے
لگا کر خط کو چھاتی سے وہ بولین گوپانِ دورو
لبوں پر جان آئی ہو تمھاری انتظار میں
یہی ہو عرضِ شاہِ دوا رکا سے اب مری حق

مناسب ہو دمِ آخر ذرا تشریف لے آنا
نہ خوش آتا ہے بیچ ہلکے نہ برنابن نہ برسانا
یہی ہو شرطِ الفت کی یہی ہو طرزِ یارانا
وہ یاد آتی ہو جب مجھ کو صدانبسی کی مستانا
لکھا ہے شایم نے اودھو یہ اپنے ہاتھ پڑانا
بوقتِ الوداع لازم تمھیں صورت دکھا جانا
نیکو اپنی خدمت سے مجھے محروم بیگانا

غزل ۷۱

<p>پڑھے گر صد ہزار انہوں نہوگا باغبان اپنا کہا گل سے کر لے اسی بیوفا جسے مکان اپنا لکھا تھا یوں کہ فصل گل میں چھٹے خانمان اپنا ولیکن طوق قمری کی طرح کر دے نشان اپنا کہ گل کے آسیرے پر یوں لٹا یا حسانان اپنا چمن میں کس بھر دے پر بنا یا حسانان اپنا اگر ہوتا چمن اپنا گل اپنا باغبان اپنا ڈوبیا ہاے آنکھوں نے تہائی ناسانان اپنا نکر برباد دنیا کو جو چھوٹے حسانان اپنا</p>	<p>کو بلبل سے لیجائے چمن سے آشیان اپنا اٹھا کر پھلی بلبل چمن سے آشیان اپنا ہوئی جب بلغ سے تحست کمارو روکے افسست ارے صیاد تو چاہے توجی وجان سے حاضر ہوں سیرا جلتا ہیجی اس بلبل بیکس کی عنبر بت پر نہ تو نے گل کیا اپنا نہ بلبل باغبان اپنا یہ حسرت رہی کس کس مزے سے زندگی کشتی الم کراس طرح روئی کہ رسوا ہو گئی بلبل یہی ہی قول سچا اب علی گو ہر پیارے کا</p>
---	--

غزل ۲۷

<p>شکل سیری دیکھ کر جو روحنا ہونے لگا بس تمھاری دوستی میں یہ نفع ہونے لگا ظلم نیکالم ترا الکی دفعا ہونے لگا اب نشا نہ کیا ترا ہم پر صفا ہونے لگا رحم کرنے کی جگہ الٹا خفا ہونے لگا</p>	<p>وہ صنم دلدار ہم سے بیوفا ہونے لگا غم جدائی سے تری اب دل کو بھی سودا ہوا کر رقیبوں سے محبت کیوں جلاتے ہو ہمیں تیرے مرگان کے چلا کر بیگنہ مارا ہمیں آرزو کیجھ بن نہ آئی آستانے پر بھلا</p>
--	---

غزل ۲۸

<p>اپنے ہی بیچ یار کا دیدار دیکھنا آئینہ دار طلعت دیدار دیکھنا ہر رنگ میں اسی کو نمودار دیکھنا انکار و ان نہ کیجھو زینسا دیکھنا سب راحتوں سے اسکو نمودار دیکھنا</p>	<p>اے دل کین بنجا یوز ہمار دیکھنا خوابان اس جان کا تماشا جو تو کرے نیزگیوں سے یار کے حیران ہو جو کہ نقد جان طلب کرے وہ شوخ و لڑبا ہرگز دوانہ کیجھو اس غم کی ایسی نیا ز</p>
---	--

غزل ۷۴

<p>تربت میں ہلائے نہ کوئی شانہ ہمارا جلداؤ کہ لبریز ہر یہیسا نہ ہمارا جب تک نہ سنایا رنے افسانہ ہمارا ہاں آپ کے قابل نہیں کاشانہ ہمارا جب قصد ہوا جانب مینخانہ ہمارا ہم شمع ہیں اور قدر ہی پرودہ ہمارا</p>	<p>چھوڑے سے سوا ہر دل دیوانہ ہمارا دم آنکھوں میں اسکا ہر ذرا شکل و کھادو الفت کے یہ معنی ہیں اُسے نیند نہ آئی بھولے سے بھی صاحب کبھی تعریف نہ لائے سایہ کے لیے ابرسیہ جہوم کے آیا صدقے ترے اکبار سرسبزیم یہ کہہ دے</p>
--	--

غزل ۷۵

<p>غرض پوشیدہ الفت کو نبایا وہی چاہا کہ جو کچھ تو نے چاہا ا ا ا ا ا ا ا ا ا ا ا ا ا ا ا ا و ا ا ا ا ا ا ا ا ا ا ا ا ا ا ا خطا بخشا کر مگرا آتا</p>	<p>نہ ہرگز در و دل سے میں کرا ہا محبت کے یہ معنی ہیں کہ میں نے فقیروں سے نہ پوچھو لذت عشق صرفت العمرنی لمو و لعب ظفر کو باز رکھ اعمال بد سے</p>
--	---

غزل ۷۶

<p>بحث کرنے کو جو آئینہ مقابل ہو گیا جو لگا پیکان مرے پہلو میں وہ دل ہو گیا وقت بسیم اللہ معلّم جس کا بسمل ہو گیا سور و نقصان ہوا جب ماہِ کامل ہو گیا بلفظ قرآن بھی دنیا میں یہ نازل ہو گیا کون کون اک رات کو بیان شمع مخفی ہو گیا</p>	<p>آج دعوے اسکی کیا فی کا پل ہو گیا ایک دل لیکر نئے قاتل نے بھکول لکھ لیا کیون ناب عالم ہو ہٹکا تختہ مشق ستم کچھ سبھی حال باکمالوں کو نہیں ہی جزو دل مصعب جسار جانان میں نہیں ہو ایک حال صبح ہوتے کچھ نظر آیا نہ غیر از آفتاب</p>
--	---

غزل ۷۷

سیکڑوں ہی کشتہ رفتار جانان ہو گئے آنکھ جن کی ٹپکٹی صورت پہ حیران ہو گئے تو نے ادنا وک فلک جس سمت دم بھر کی نگاہ استخوان ہم تیرہ نختون کے پسے کیسے کہ بس وہ گل خوبی نہ جب اس باغ عالم میں ملا لاکھ چاہا پر نہ دکھلائی دیاں کا جمال یاد وحشت میں جو اے آباد آئی زلف کی	پاتون رکھا جس جگہ گنج شہیدان ہو گئے سایہ کیسومین جو آئے پریشان ہو گئے پار دل کے سیکڑوں ہی تیر مرغان ہو گئے تو تیاے دیدہ گور عنبر بیان ہو گئے سانے آنکھوں کے سب گلشن بیابان ہو گئے وہ بصارت کی طرح آنکھوں سے نہان ہو گئے داغ جتنے تھے ہمارے مشک نشان ہو گئے
--	--

غزل ۷۸

ادا سے دیکھ کر آنکھیں چرنا ہمیشہ غیر کے گھر آپ حبانا یہی حسرت رہی دل میں مری جان ڈوکر آہ سے ہم دل جلوں کی رو اکب ہی بھلا اے شمع محفل نصیحت مان لے کھینچو گناہ کی گلیف	قیامت پر قیامت سکرانا بلانے سے بیان گا ہے نہ آنا کبھی تو نے کہا سیرا نہ مانا کسی کا خوب ہو دیاں ستانا مجھے پروا نہ سان ہر شب جلانا رضا بہترین دل کا گگانا
--	--

غزل ۷۹

کیون ملا عالم سے جا دل ہاں دل فسون دل جس نے عالم کو کیا ہر قتل میرے دیکھتے کسیری رو نے چھپایا دل مرا ملتا نہیں جانتا تھا میں کہ وہ ظالم نیٹ بیرحم ہے دیکھ کر ان ماہ رو یوں کو ہوا مجھ سے جدا کس کجا پوچھوں کہاں جوڑھوں نیشن ملتا نہیں	کھینچتا ہی کیا جفا دل ہاے دل افسوس دل اُس شکر سے ملا دل ہاے دل افسوس دل ڈھونڈتا ہوں کیا دل ہاے دل افسوس دل کیون ہوا تھا بلادل ہاے دل افسوس دل کس طرح سے دم گیا دل ہاے دل افسوس دل کیا ہوا تابان ملا دل ہاے دل افسوس دل
--	---

غزل ۸۰

وحشت دکھا رہی ہو بیا بان نئے نئے
پیدا ہوئے ہیں جان کے خواہاں نئے نئے
کافر نئے نئے ہیں مسلمان نئے نئے
لاؤں کہاں سے روز گریبان نئے نئے
دربان نئے نئے ہیں نگہبان نئے نئے

دکھلائے داغ دل نے گلستان نئے نئے
جو رُبستان سے مجھ کو اتنی بچاؤ
دیرو حرم میں کوئی ہنیں تیسری راہ پر
میں اتنا ہی جنون ترے ہاتھوں سے تنگ ہوں
کس طرح ہو گزر درجہ جان پر اے نیاثر

غزل ۸۱

اب میرے دل زار کی اویاز خبر لے
مرتا ہو کوئی جا پس دیوار خبر لے
یا تو ہی ترس کھاکے مرے یا خبر لے
مرتا ہو ترا طالب دیدار خبر لے
مرتا ہوں پڑا بر سر بازار خبر لے
بچتا ہو کہیں عشق کا بیچار خبر لے
بسل ہی بہت اب یہ دل زار خبر لے

مرتا ہوں ترے عشق میں سرشار خبر لے
ایو باد صبا تو ہی یہ اُس شوخ سے کہنا
اللہ بچا دے مجھے اس آتش غم سے
کس طرح بھلایا ہو مجھے پیارے بابا کبار
کوچے میں ترے آنے کی طاقت نہیں ہے
یہ حال مراد کچھ کہتے ہیں معالج
الفیت میں تری نازنین بدنام ہوا ہوں

غزل ۸۲

کس طرح جاتا ہو دل بیدل سے پوچھا چاہیے
اس کی لذت کو کسی بسمل سے پوچھا چاہیے
تیغ ابرو کی صفت گھائل سے پوچھا چاہیے
طرح مٹنے کی کسی داصل سے پوچھا چاہیے
کیا گزرتی ہوگی تابان دل سے پوچھا چاہیے

عشق کیا شجر کسی کا دل سے پوچھا چاہیے
کیا ٹرپے میں مڑا ہو قتل ہو پیالے کے ہاتھ
جس نے اس کا زخم کھایا ہو اسے معلوم ہو
اُن سے مٹنے کی کوئی تدبیر اب بنتی نہیں
آہ و نالہ کی حقیقت دیکھتا ہوں بھر میں

غزل ۸۳

دل کو پالا تھا بہت ہم نے خبر داری سے حسن صاحب کی شرافت پہ نظر کر بیٹھے ہم پہ باطن میں جفاغیروں پہ ظاہر میں جفا ناز و خط زلف واد آہشہ و مژدہ اور بارو سورہن آج لپٹ اپنے صنم سے بلبسار	ناز برداری سے ہشیاری سے غمخواری سے حان کے بوجھ کے یہ جان کے ہشیاری سے یہ تو امید تھی شرط و مفاداری سے سب کے سب دشمن قاتل ہیں مگر باری سے نیند آتی ہر شب جہسہ کی بیماری سے
--	---

غزل ۸۴

کیا بلا ہے میرے صاحب آشنائی آپ کی کس بھروسے پر رکھے تھے کوئی چشم و قفا برسر مجلس پھرتے کس لیے منہ جو صنم بات کرنا ہم سے اور انگلیں لڑانا غیر سے کیا عداوت ہو مری جان تم کو خوشی کو	مار ڈالے گی غرض ہم تو کئی آپ کی خلق میں مشہور ہے گی بے وفائی آپ کی ایسی کیا صادر ہوئی ہم سے بُرائی آپ کی دیکھ لی بس واہ مشفق پارسائی آپ کی اب تملک ہم نے تو کچھ مرضی نہ پائی آپ کی
--	--

غزل ۸۵

تمنا سیر گلشن کی مجھے صبا دہاتی ہے لو دامن سے گردھویا تو کیا لیکن قیامت تک جو دیکھا باغ میں جا کر نہ گل ہے اور نہ غنچہ ہے نہ تو ہو ہے جگر میں اور نہ آنسو آنکھ میں ہیری لقاب عنبرین ہنر سے اٹھا دو اپنے لیے پیارے	تکر قید نفس ظالم جہن منسرایہ باقی ہے ہمارا خون تری گردن پہ اوی جلا دہاتی ہے چن میں بلبلوں کی ہر طرف فریاد باقی ہے مگر خون محبت دل میں اوی صیاد باقی ہے کہ تیرے دید کی ہم کو مبارک یاد باقی ہے
---	---

غزل ۸۶

مرا جاتا ہوں ترے بھر کے مارے آرے آرہ گر سر پہ چلا میرے تو کیا میں لیکن مدتیں ہو چکیں پھرتے ہوئے اغیاروں میں	مرے جانی مرے دلبر مرے پیارے کسے نشوق میں تیرے کسے جاؤ گا آرے آرے ایک دن رات کو ہمان ہمارے آرے
---	---

یاد کر کے وہ ترا چاند سا کھڑا پر نور نور میتاب ہوا ز بسکہ بدائی سے تری	بیٹھا گنتا ہوں فلک پر کے ستارے آ رہے رشتک نور شید مرے ماہ کے پیارے آ رہے
---	---

غزل ۸۷

حسن ہر چندے صنم آخر نزاں ہو جائیگا دولت جو بن جو تو نے ایک پائی ہر صنم ایک بوسہ ہم نے مانگا رات بھر تم سے جی چاند سا کھڑا جو تیرا دیکھ لیگا او صنم تیر مرغان کے نہ مارو بانگی جیون سے مجھے زلف بچان کے تری ہن سیکڑوں مائے پڑے باغ میں ننگے نہ بیٹھو تم صنم مہتاب ہو آبداری کیا ہر تیرے گوہر دندان پر دیکھ کر چین چین زہرہ کلی بس روپوش ہو پان کی لالی ترے ہونٹوں پہ کرتی ہر ستم جب گلے ملنے کا تیرے حیاں آویگا مجھے سخت گوئی چھوڑوے میں تو ہوں عاشق بقیہ عشق صادق خوب نہا یوں کہیں مضا علی	آج ہنس لے بول لے آخر کو پھر پتیا ییگا یہ مسافر ہی سہرا کا پاس نہ رہ جائیگا جب کہا یہ ہی کہا ٹھہرو کوئی آجائیگا جان اُس کی جائیگی جو دام بھینچ جائیگا دل چھدا ہو دیکھ لے اندر جگر چھدا جائیگا تیغ ابرو سے بھلا کیونکر گلا کٹوائے گا چاندنی پڑ جائیگی میلا بدن ہو جائیگا دیکھ لیگا گر صنم ہیرا زہر کھا جائیگا مست اُدھر کو دیکھنا خوشید بھی چھپ جائیگا اس لب زلین سے لعلِ مین مشرما جائیگا اس دل مضطر کو بس تڑپا ییگا رُ لوائیگا گالیاں دینے میں کجک کیا مزا مل جائیگا ان بتوں میں ڈھونڈ لے تجھ کو خدال جائیگا
--	--

غزل ۸۸

نہ چھڑو ہین دل دکھائے ہوئے ہین سنبھالے سے پیارے سنبھلتا نہیں دل ندے اس قدر قربتہ تکلیف ہم کو دم فوج کس طرح تڑپوں بھلا میں	جُدائی کے صدمے اٹھائے ہوئے ہین کڑھی عشق کی چوٹ کھائے ہوئے ہین ترے گھر میں ہمان آئے ہوئے ہین وہ زانو سے سینہ دبا لے ہوئے ہین
--	--

ہزار شہیدان پست تل یہ بولا گلہ بخت سے ہر نہ شکوہ فلک سے یہ کیوں خوف تجھ کو ہر اک بات کا ہر	یہ سب گم ہوائے بسائے ہوئے ہیں دل غم زدہ کے ستائے ہوئے ہیں مدد کو عکسے تیری آنے ہوئے ہیں
--	---

غزل ۸۹

حیران ہوں ایک دل کو لگاؤں کمان کمان ایسی لگی ہو یا رکھنے کی اب نہیں ہر جانی ہو وہ اس کو بھلا پوچھتے ہو کیا دنیا و عاقبت کا مجھے خوف کچھ نہیں و آرش یہ زلف کس طرح زنجیر ہو گئی	اس ناؤان کو لیکے میں باؤں کمان کمان یہ آگ عشق کی میں بھجاؤں کمان کمان جو لامکان ہو اس کو بتاؤں کمان کمان بگڑی ہو ہر جگہ میں بناؤں کمان کمان اب جان و دل پھنسا چھڑاؤں کمان کمان
---	--

غزل ۹۰

نہ سمجھے تھے ہم یہ ستم کیجے گا حسینوں پہ لاکھوں ہی مرتے ہیں صاحب بہت یاد آئیں گی میری وقائیں نہ چھٹ جائیگی یا رپیروں کی جندی سپر کر دیا ہے سینہ سپا سے	بڑھا کر محبت کو کم کیجے گا نہ اس کا ذرا دین غم کیجے گا کسی اور پر جب ستم کیجے گا جو تکلیف آگد و قدم کیجے گا سو دکھیں کمان تک ستم کیجے گا
--	--

غزل ۹۱

نہیں عرصہ چلے جانا بس اتنی ویر دم لیسو تھامے ساتھیوں میں ہوں نچوڑ و قافلے والو چلے جانا چلے جانا نہ روکین گے نہ روکین گے لحڑ تک اپنی اسے یا روہن ہاتھوں ہاتھوں دل اینا بیتھا ہوں اسے سینو ایک بوسے پر	مکمل جانے دو دم تن سے جو روکین تجھ کو لیسو بڑھے جاؤ نہ یوں آگے ہے جاتے ہیں ہم لیسو ٹھڑی بھرتو ذرا ٹھہرو ابھی آئے ہو دم لیسو جنازہ دوش پر میرا جو تم دو دو قدم لیسو نہیں لینا ہو کر لیسو بہت قیمت ہو کم لیسو
---	---

کسی اور سے دل لگا لینا صاحب
نہ دل میں محبت کا غم ستھکے گا

غزل ۹۲

<p>مجھے لیل اسی جا رہا جان بیدار دجانی ہی پڑا بیکل نہیں ہوئی کسی کروٹ کسی پہلو تب دور سی سے کیسا آبلہ دل کا چمکتا ہی تڑپنا آہ بھرنا رات دن کھانا نہ پینا ہی مثل آسکے منو ہر دو سرا جبک میں نہیں دیکھا</p>	<p>ارے پھر کیا بھروسہ ہی یہ دو دن کی جوانی ہی بنا اُس جانی کے جینا و بال زندگانی ہی مرے سینہ میں روشن ہو رہا خورشید ثانی ہی اسے تکلیف مست سمجھو یہ فرقت کی نشانی ہی یقین ہی ہم کو اس میں صاف نور حق نہانی ہی</p>
---	--

غزل ۹۳

<p>دیکھ ہر رنگ میں ہر دروین جلو اُسکا خیر کو چاہیگا کب چاہتے والا اُسکا خافلو دیدہ دل وا ہو تو آجائے نظر بند آنکھوں کو کرے دل میں دکھائی دیگا دل زمانہ سناٹا یا رکو پہلو میں بٹھا بزم عالم میں ہی سب دم سے کیسے دنی دل مرادیدہ مرا سینہ پُر داغ مرا آج کل سے نہیں عشق انہی رکھتے ہیں نطق اپنی یہ تمنا ہی پس از مرگ مری</p>	<p>ہر تماشے میں ہی در پردہ تماشا اُسکا ہوگا بھولے سے طلبگار نہ اسکا اُسکا سیر میں سیر تماشے میں تماشا اُسکا طور پر جائے نہ مشتاق تجلی اُس کا بند کر آنکھ تو پھر دیکھ تماشا اُس کا چمن و حرم میں یہ رنگ ہی سارا اُسکا بلبل اُسکا ہی چمن اُسکا ہی دریا اُسکا ساتھ ہم سر کے یہاں لائے ہیں دُعا اُسکا قبر میں کام کرے شمع کا جلو اُس کا</p>
--	---

غزل ۹۴

<p>رہا غیرون سے بڑھا اب ہم سے کم ہو جائیگا گرم ہوگا جب جوانی میں ترا بازا رخص دلربائی کی چلیگا چال جب تو ناز سے یہ علاوت بخش ہی آید دم ہمیشہ ریا ر</p>	<p>آنا جانا کیا ہی وعدہ بھی مستم ہو جائیگا ایک بوسہ رنج کا لاکھوں کی رقم ہو جائیگا نقش تسخیر اے صنم نقش قدم ہو جائیگا کھل کے لب زخم جگر کا پھر بسم ہو جائیگا</p>
--	--

اپنا کھوٹا پن اگر تقدیر دکھلائیگی نطق | فلس ماہی ہا تھ میں اگر درم ہو جائیگا

غزل ۹۵

اب قتل گہ میں کوئی تڑپتا نہیں ہا | مگر ٹھنڈے ٹھنڈے چلیے تاشا نہیں ہا
محشر کا دن ہی وعدہ مند نہیں ہا | اب منہ دکھائیے کوئی جیسا نہیں ہا
کس وقت آئے صدمہ سے آنسو نہ بکھر میں | کب بھیس سے یہ جام چھلکتا نہیں ہا
پہلی بھگاہٹوں میں دل ہاتھ سے گیا | پھر دوسری نظریں کلیجہ نہیں ہا
نالے بہت کیے نہ اُسے کچھ خبر ہوئی | اب آہ پر بھی آہ بھروسا نہیں ہا
اس بات پر میں مڑتا ہوں رو کر کہینگے وہ | ہر جی ہمارا چاہنے والا نہیں ہا
سجد میں جھولتے ہیں کے لیے نالہ زاریاں | اے نطق تم کو خوفِ خدا کیا نہیں ہا

غزل ۹۶

اے ستمگار ستم مجھے عذر ستم کیا ہوگا | جب لب زخم جگر حشر کو گویا ہوگا
جاؤ لیجاؤ جہنم دل کا کچھ افسوس نہیں | جب ہمارا نہ ہو اکب وہ تمہارا ہوگا
تم بھی چاہو گے تو نبھ جائیگی الفت مجھ سے | ورنہ اک اپنے کیے شفق میں کیا ہوگا
کون جھیلیگا ستم کون سہیگا بیاد | ناز ہی جب نہ اٹھے تجھ سے دلا کیا ہوگا
موت دم دیکھتے تھے کہ چے میں لائی ہوگی | آپ سے کوئی بھی مرنے کو نہ آیا ہوگا
مار رکھیں مجھے غمزوں سے تو کچھ دھڑکن | نطق وہ جانتے ہیں نام قضا کا ہوگا

غزل ۹۷

مقدر سے نہ کوئی شکل وصل دلربا نکلی | بھروسا آہ پر تھا آہ وہ بھی نارسا نکلی
غضب ہر الفتِ خلل لب جان بخش نے مارا | ہمارے حق میں بس کی گانٹھ یہ جب شفا نکلی
شب وصلِ صنم ہر کان زرا بد بکھولے دیا ہوں | دبا دو گنگا گلا آواز گر منہ سے ذرا نکلی
بقا اُس کے لئے ہر جو قنا ہوا ذاتِ مطلق میں | حباب بھر جب ٹوٹا تو اُس سے یہ صدا نکلی

خزان نے لالہ و گل کو ملایا ہاے مٹی میں | اڑاتی خاک سر پر باغ سے باد صبا کلی

غزل ۹۸

لحد میں اُن کی ہوا سے وصال باقی ہے | زوالِ حسن نے تم کو تو بے طرح لوٹا
لیسا جو بوسہ کیسا کیسا گناہ کیوں ہو خفا | بھلائیگا غمِ مسرت یہ اسے وطن والو
ہماری خاک کے ذرے ہیں عرش کے نامے | برا ہونشہ نے کاجلِ ہون یا رے نطق
میں خواب میں ہوں مگر یہ خیال باقی ہے | وہ رنگِ روپ نہ وہ چاٹِ حال باقی ہے
ذرا سی بات کا اب تک سلا باقی ہے | کسی کسی کا جو کچھ کچھ خیال باقی ہے
پس فنا بھی وہی دیکھ بھال باقی ہے | حضورِ بوسہ ہوا القبال باقی ہے

غزل ۹۹

لگا نہ رہنے دے جھگڑے کو یا رتو باقی | ہمارے پھول اُٹھا کر وہ بولا غنچہ دہن
گلے لپٹ کے جو سویا وہ ایک شب گلو | فنا ہے سب کے لئے اس جہانِ فانی میں
جو قتل کرتا ہے صیاد میرے کولہے پر | کیا تھا آپ نے وعدہ کہ بوسہ کل دینگے
لو آج دل کے سبب اس کو بھی ڈوب بیٹھے | کنوئین میں قید ہوئے جب کہ حضرت یوسف

غزل ۱۰۰

ان گناہوں سے مری تو قیر آدمی رہی | کیا نداست اس گھڑی جلاؤ کو حاصل ہوئی
سنتے سنتے خلد میں تعبیر آدمی رہی | ٹوٹ کر جب ہاتھ میں شمشیر آدمی رہی
مُسکرا کر رہ گیا تبستر آدمی رہی | حالِ دل جس دم بیان اس شوخ سے چن گیا

کھینچے نقشہ جو بیٹھا اُس مُبت مدہوش کا
دست مانی کانی اٹھا تصویر آدمی رہ گئی +
وصل کا وعدہ نگذرا تھا کہ شب آخر ہوئی
آرزو جو دل میں تھی اسی سر آدمی رہ گئی

غزل ۱۰۱

ہونہ اگر بار خط بچون میں ہر بار خط
خط کی بھی کیا بات ہو دور کی سوغات ہو
آنکھوں کی تنویر ہو یا خطِ تقدیر ہو
خط میں نہ تو دیر کر چھو نہ اندھیر کر
باتھ نہ بڑھ کر لگا اس کے برابر لگا
تکجے نہ فاصد کو تنگ قدر وہاں ٹھنگ
اتنے لکھوں یا خط لینے نہ دینِ رخا
نصفتِ طاقت ہو کچھے اے یا خط
آپ کی تحریر ہو آنکھوں پاسے یا خط
میں تو الٹ پھیر کر پڑھتا ہوں سو بار خط
ہو جو گلے پر لگا قاتلِ خونخوار خط
فتے میں جا کر تنگ جاتے ہیں بیکار خط

غزل ۱۰۲

خال سے گل جاہر ہیں تمہارے عارض
سامنا چاند سے ہوتا تو گن لگ جاتا
آسمان سر پہ اٹھا لیتے کہ ہزار بے
اس میں کیا شک ہے پیسے کو تو قرآن آیا
کدے کدے کہیں لکھن تیرے ہونٹوں کی شمار
کبھی دن کو دیکھاتے ہیں یہ تارے عارض
کٹھے پر ڈھانپ لیے آپ نے بائے عارض
دیکھ پاتے جو خلیل آپ کے پیارے عارض
آپ کو عرش سے خالق نے اتارے عارض
چوم لے چوم لے اے قدر چارے عارض

غزل ۱۰۳

جو ہر عرش پر وہی فرش پر کوئی خاص اُس کا مکان نہیں
وہ بیان بھی ہے وہ وہاں بھی ہے وہ کہیں نہیں وہ کہاں نہیں
مجھے بوسہ دیتا ہو دے بھی دے نہیں صاف کدے تو ہاں نہیں
تیرے لب نہیں کہ وہ نہیں کہ وہ میں تیرے زبان نہیں
میں وہ سر و باغ و جود ہوں میں وہ گل ہوں شمعِ حیات کا

جسے فصل گل کی خوشی نہیں جسے فریخ بادِ خسروان نہیں
 مرا ایک دل تھا وہ سرد ہے کسے اب دماغ ہوا آہ کا
 کہ ہوا ہے کب سے چراغ گل میں وہ جل بھگا کہ دھواں نہیں
 جو اٹھے تو سینہ ابھار کر جو چلے تو ٹھوکرین مار کر
 نئے آپ ہی تو جوان کوئی کیا جان میں جوان نہیں
 ہو کہ ہو گیا مر اقبال یازمین پھٹ کے سما گیا
 نہ غبار اٹھا نہ جرس بجا کہیں نقش پا کا نشان نہیں
 جو سمجھ گیا وہ سمجھ گیا جو بہک گیا وہ بہک گیا
 کہ عجیب حال ہو گو گو وہ نہان نہیں وہ عیان نہیں
 حراقِ سیرا زحیم ہے ترا حرم دارِ نعیم ہے
 یہ فقط ہیں قصہ کہانیاں کوئی دوزخ اور جہان نہیں
 مرادم الجہتا ہے واعظونہ سنو بھکا لاکھ بکا کرو
 تمہیں جس قدر کہ جنون ہے مجھے اُس قدر حقائق نہیں
 کوئی خواب تھا کہ خیال تھا شبِ روز اسی سے وصال تھا
 تجھے کچھ خبر نہیں کیا ہوا وہ کہیں نہیں وہ مکان نہیں
 جو ہزار عذر بھی پیش ہوں وہ کسی طرح نہیں مانتا
 کہوا لحد ز تو عذر ملیں کہوا الامان تو امان نہیں
 وہ زبانِ خضر ہوں کہ وہاں میں جس کے سخن نہیں
 وہ وہاں زخمِ مال ہوں کہ وہاں میں جس کے زبان نہیں
 اٹھو قدر اپنے نہ جان دو ابھی جان ہے تو جان ہے
 کوئی کام ایسا بھی کرتا ہوا رہے میان نہیں ارہو میان نہیں

غزل ۱۰۴

خدا کو مانو ہنسی نہ جانو نہ میرے دلبر جفا کرو تم
 ہلیگا عرش خدا کا پایہ ذرا تو خوفِ خدا کرو تم
 زمانہ الٹا ہی کیا کرو تم بد احوال ہو ادا کرو تم
 وفا کریں ہم جفا کرو تم دعا کریں ہم دعا کرو تم
 ہمیں نے پہلے گلا کٹا یا ہمیں نے قاتل تمہیں بنایا
 ہمیں نے یہ رنگ سب جایا ہمارے حق میں دعا کرو تم
 ابھی کفن مروے پھاڑ ڈالیں ابھی مزاروں سے نرکالیں
 ابھی جو عیش کی چل کے چالیں ذرا قیامت بپا کرو تم
 بناو ہو گا اسی میں باہم رہے یہ دونوں طرف کا عالم
 کریں تکلف نہ تم سے کچھ ہم نہ ہم سے شرم دیا کرو تم
 چلو بہت ہو چکی رکاوٹ کمانکا پردہ اٹھاؤ گھونگھٹ
 لپٹ بھی جاؤ گلے سے جھٹ پٹ بہت نہ غم کیا کرو تم
 بہت نہ بہکے ہوے رہو تم بچنے سے ہواب جو تو پھر سو تم
 جو بوسہ لے لوں تو کیا کہو تم گلے لگا لوں تو کیا کرو تم
 بجا ہی بجا مرا گلا تھا تھا را اس میں قصور کیا تھا
 پیسری تقدیر میں لکھا کہ مجھ پر جو روجفا کرو تم
 بتاؤ اے قدر کیا کیا تھا یہی نتیجہ ہے عاشقی کا
 غریب و بیکس ذلیل و رسوا خراب و خستہ پھر کرو تم

غزل ۱۰۵

آج ہم نے لب جانان دیکھا | آج خضر چشمہ حیوان دیکھا

<p>دغم رحلت یاران دیکھا اپنے گھر آپ کو ہمان دیکھا جب سوے گور غریبان دیکھا صد نہ شام غریبان دیکھا روئے تو ابرو گریان دیکھا</p>	<p>ہلے گر مر گئے ہم خوب ہوا کی نگہ چشم فنا سے جس دم بادشاہی کی تمنا نہ رہی تجھ سے اوج وطن ہو کے جدا گر پڑی برق جو ہم تڑپے وزیر</p>
<p>غزل ۱۰۶</p>	
<p>پھر تو موقع پا کے مین نے بھی کہا اسی یار کب اشک تھمتے ہیں بھلا اسی یار بے دیدار کب بند رہتے ہیں کسی پر طالب دیدار کب سج کو یاروں کو دکھلاؤ گئے تم دیدار کب ڈٹ گیا ڈیوڑھی پہ اب اٹھتا ہوں میرا یار کب</p>	<p>ایک دن بولے کہ تم سے ہر مجھے اٹھا رکب یہ در پڑے بھی کہیں رکتے ہیں بے رو کے ہجے یار ہو یا حور ہو نزدیک ہو یا دور ہو خلق مین یا قبر مین یا حشر مین یا خلد مین آسمان طلباے پرہیز گزینین ملنے کا قدر</p>
<p>غزل ۱۰۷</p>	
<p>ایک بھی روز نہ مین دیوار مین مر گئے گر حشر دیدار مین گر پڑے ہم ایک ہی تلوار مین باندھ دوں سجھ تری زنا زین رہتا ہوں وہ آئینہ بازار مین</p>	<p>جاسیے کیا کوچہ دلدار مین کیا عجب ہو آئینہ سنگ مزار مین ایک ہی نظارے مین مارا ہین مجھ کو جو زار ہلے اسے برہین صاف ہیں اجاب کے دل قدر مین</p>
<p>غزل ۱۰۸</p>	
<p>چو بیٹوں نے کھائیں ہوئی کوہ کن کی پٹریاں سو گھر کر کاٹا ہو مین بلبل کے تن کی پٹریاں صورت زبول اٹھیں اہل سخن کی پٹریاں</p>	<p>عشق شیر مین گلین اس خستہ تن کی پٹریاں ہائے فیصل بباری اور یہ کج قفس کیا عجب تاثیر دکھائے اگر باد مراد</p>

بچ دے دے کر خدا کا فرکو بھی دیتا ہو عیش بعد مرنے کے ہوا اے قدر یہ بارگشاہ	جل کے گنگا و گمبتی ہیں برہمن کی مہمان ہو گئیں نابوت میں لاکھوں ہی من کی مہمان
--	--

غزل ۱۰۹

لیٹ گئے مرے سیدہ سے مرانی کی بہ رجم آیا اسے میرے حال پر ہرگز نہ تھکی کھائی نہ لی جھنے لن ترانی کی + چما بے پار کا تیزاب میں بچا تجسر میں کیا گون کہ دہن کو ضرور دیکھو بچکا	یہ سب اُنک تھی ٹپتی ہوئی جوانی کی اگرچہ بار بار تفسیر بھی زبانی کی کسی سے ہم کبھی بچھڑے نہ پہلوانی کی رکانہ حلق پہ کیا بات اسکے پانی کی صدا بھی غیب سے آئی تو لن ترانی کی
--	---

غزل ۱۱۰

شادی و حشیش سزاوار مبارک ہوئے صد وہی سال سلامت ہے باسن و امان وہ بھی دن آئے جو سہا بندھے سر پر اسکے بعد شادی کے خدا دے کوئی فرزند رشید خار کھائے یہین کنجت جو دشمن ہوں سرور	آج شہزادے کا ویدار مبارک ہوئے حسن کی گرمی بازار مبارک ہوئے سب خوشی سے کنین ہر بار مبارک ہوئے ہم کہیں آکے یہ ولد ار مبارک ہوئے دوستوں کو گل گلزار مبارک ہوئے
---	---

غزل ۱۱۱

اگر غفلت سے باز آیا جفا کی لگی ٹھوکر جو پائے دلربا کی صبا نے اسکے کوچے سے اڑا کے وہ سویتے بے حجابانہ رہے رات وصال یا ہے ووتا ہوا عشق انجی اس راہ ہے کوئی گیا ہر	تلافی کی ارے ظالم تو کیا کی مہینوں تک مری تربت ملا کی خدا جانے ہمارے خاک کیا کی ہنگامہ شوق کام اپنا کیسا کی مرض تھا کیا جوں جوں دوا کی کہہ دیتی ہو شوخی نقش پا کی
--	--

کہا میں کیا کروں مرضی حسد کی

کہا اس بت سے اب مرنے کو مومن

غزل ۱۱۲

دشت دل کا بھلا ہو کر وطن بھول گئے
فرا دشت سے بیابان میں بھول گئے
غسل و ہوش و خرد و حرفت بھول گئے
یا کہ وعدے وہ سب ہی عہد شکن بھول گئے
بت پرستوں کو اسے دیکھ بھجن بھول گئے
سعل و یا قوت بخشان بھول گئے
اُسکے آتے ہی مگر بچ و محن بھول گئے

ایسے گل کھائے بدن پر کہ چمن بھول گئے
دماغ دل دیکھ کے ہم سیر چمن بھول گئے
دیکھتے ہی رخ و لہار کا جلوہ نامح
یا دین تجھ کو جو تھے ہم سے کیے قول و قرار
جلوہ فرما جو ہوا ویرین وہ بت بخدا
دیکھ کر اُسکے لب لعل کی لالی دل سے
گو بہت درد جدائی کے سہے تھے ہنسنے

غزل ۱۱۳

کیا غیرت گلزار ہی صحرا سے مدینہ
مرجاؤ بھگا کہ کہ کے بنی ہا سے مدینہ
ہم دور نہ کچھ دور ہے ای و ای مدینہ
موسیٰ کو دکھائی گئے تماشے مدینہ
کیا غیرت فردوس ہی صحرا سے مدینہ
سوجان سے ہونین بلبل شیدائے مدینہ
ہاتھ آئے اگر دامن صحرا سے مدینہ
لیجاؤں نہ دیا سے تنہا سے مدینہ

بلبل سے فزون تر ہی تنہا سے مدینہ
دیکھا دے مدینہ مجھے مولا سے مدینہ
احاطت کرے لطف جو سولے مدینہ
سمو تحلی ہی ہر اک کو چہ و بازار
آہوے حرم ہی نظر حور سے خوش چشم
نے خواہش فردوس نہ پردہ ای و ام ہی
کیا گلشن ایجاد ہی دیکھوں دوسے خلد
ای لطف یہ خواہش یہ تنہا یہ ہوس ہی

غزل ۱۱۴

دل تڑپتا ہی حبیب کبریا کے واسطے
اچھڑا رہا ہے وصف و ثنا کی واسطے

اے فلک لعل مدینہ کو خدا کے واسطے
لائے یہ بندہ کمان سے حق تعالیٰ کی زبان

بارغ میں جا کر پڑ عجب سوج احمد پرورد بارگاہ احمد مسل ہو وہ دارالشفاع سُن لیا ہی جیسے تم کو رحمتہ للعالمین میم احمد کے نکرنا راز کو افشا کسین	کھل گئے غیون کے منہ وصل علی کے واسطے آئینگے عیشے جہان اپنی دوا کے واسطے کس قدر بیباک ہیں حاصی خطا کے واسطے بند کراہی لطف منہ اپنا خدا کے واسطے
---	---

غزل ۱۱۵

بھر دسا ہو مجھے بخشش کا حضرت کی شفاعت ہوا ہو جب سے دل مائل گل رخسار حضرت پر حصول مقصد کو نین عشق ذات عالی ہے جگر جو اُس کی یاد و مصحف عارضین سیپارہ بنی کے بھر کا غم حیش و عشرت سے زیادہ ہو درینہ کی گدائی بادشاہی سے زیادہ ہے	نہ تو بہ پر نہ تقویٰ پر نہ محنت پر نہ طاعت پر شریف رکھتا ہی ہر داغ جگر گلہا سے جنت پر محبت کو محبت کیوں نہ آئے اس محبت پر نزول آیت رحمت ہی جسکی پاک صورت پر ہزاروں میل یان قرآن میں اک ساعت کی وقت پر چلواہی لطف یا نے خاک ڈالو اُس ریاست پر
---	---

غزل ۱۱۶

کوئی اُس کو ادھر لایا تو ہوتا تو قاصد کچھ اُس سے کہہ سکا ہلے دل زنجی کے پھر ٹانگے گئے ٹوٹ وہ رشک جو ریاں کس طرح آتا تراپ اس بن نہیں دل کو تھے چین	ہمارا حال دکھنایا تو ہوتا مرا پیغام ہو بچایا تو ہوتا یہ سنکر یا غم بھرا یا تو ہوتا قصور اپنا میں بخشایا تو ہوتا کسی صورت سے بہلایا تو ہوتا
---	--

غزل ۱۱۷

دل نادان مجھے بہکا رہا ہی کیا شاید کسی نے یاد مجھ کو جو آتا ہو تو جلد آؤ سیجا	فسون عشق مجھ سے سکھلا رہا ہی کہ یہ دل اس طرح مجھ سے رہا ہی لیون پر دم ہمارے آ رہا ہی
---	--

<p>وہ زلفین شام سے بٹھا رہا ہے ارے قاتل تو کیا دھمکا رہا ہے</p>	<p>بلا دیکھیں یکس کے سر پہ آئے مین تیری تیغ کا دم بھر رہا ہوں</p>
<p>غزل ۱۱۸</p>	
<p>تیرا بیاباں بل نیم جان ہے عجب بیدار و پارو یا خباں ہے خدا جانے وہ ہر جانی کمان ہے طین کیونکر حد و سارا جان ہے شہید ناز کی تربت کسان ہے</p>	<p>خبر لے اے سچا تو کسان ہے کبھی سنا نہیں سنہ یا بلبل نہیں ملتا ہمیں اُس کا ٹھکانا اگرچہ غلبت الفت ہی از حد لیے پھرتی ہے بلبل چوچ میں گل</p>
<p>غزل ۱۱۹</p>	
<p>وہل کی شب ہو چکی رخصت فرموانے لگا تم باقی جب کہا و تمہا سحر ہونے لگا بوسے شک عنبرین سے درمچر ہونے لگا جانب ملک صدم دم کا سفر ہونے لگا اب جدائی سے محبت کا اثر ہونے لگا</p>	<p>اقتاب روز محشر جلوہ گر ہونے لگا شام سے مرو ہو گا رشک میسائے لگا بار صندل سے عرق آیا جبین یار پر ایک دم ہوں میحباب دم آخر تو آ پاس جتنا تھا شہید کی کچھ تھا دل لگا</p>
<p>غزل ۱۲۰</p>	
<p>وہ دیوانہ سب کو بنائے ہوئے ہیں وہ نظر و بین میری سمائے ہوئے ہیں وہ اپنے سے بچاں پرانے ہوئے ہیں کرین کیا کہ تیرے ستائے ہوئے ہیں کہ تیرے گم کے ٹھکانے ہوئے ہیں</p>	<p>وہ محفل میں تشریف لائے ہوئے ہیں ناتواں ہوا شتاق ویدار جن کا دل دوین گئے دونوں ہمراہ جن کے بجز دیکھ دل کو نہیں چین میرے نہیں زخم دل ہو گئے اپنے پر اچھے</p>
<p>غزل ۱۲۱</p>	

<p>مرا آئینہ ہوئی جسمانی مین منتخب ہو جو بیوہ فانی مین خوشنمائی ہو کج ادا کی مین خوش ہو مجنون پر ہنہ پائی مین تیرگی چھائی رو شنائی مین ہو عجب سلطنت گدا کی مین لگ گیا داغ پار سائی مین</p>	<p>کیا ملا تیری آشنائی مین راہ و رسم وفا وہ کیا جانے کج خرامی روش ہی خوبون کی خار و خس چومتے ہیں اُسکے قدیم بے طرح مرنچہ عکس زلفت پرا شاہ ہوتے ہیں پائے بوس گدا ناحق اُس بت کی دوستی مین تراب</p>
--	---

غزل ۱۲۲

<p>رہے لاکھون برس آباد ساقی تیرا میخانہ ادا جس کی ہو بانگنی تر چھی چتون چال مستانہ وہ بے پروا میں سودائی وہ سنگین دل میں دیوانہ مری صورت فقیرانہ ترا دربار شاہانہ یہ وحشی مر گیا بس ہو چکا آبا و ویرانہ کوئی سنتا نہیں اب لیلی و مجنون کا افسانہ کہ شاخین جھومتی ہیں نالہ بلبل مستانہ کرے گردن در و دل سے ہاسے وہی مستانہ</p>	<p>بہار آئی ہے بھر دے بادۂ گلگون سے پیانہ اُسی رشک پری پر جان دیتا ہوں میں دیوانہ بھی کیونکر ساہا اُس پری پیکر کے یارانہ مجھے امان کیونکر تری محفل میں جانانہ غزال دشت بولے دیکھ کر مجنون کی میست کو بنارے اور تمھارے عشق کا چہرہ شہزادین گزر یارب گلستان میں ہوا ہے کس شرابی کا ظفر وہ زبا ہر پیر و کی ہو حش سے بہتر ہے</p>
---	--

غزل ۱۲۳

<p>کیئے تھے قول اور اقرار کیا جان کہ پہلے اُٹھاتے کون مصیبت جانتے یہ ہم اگر پہلے وہی جھگڑا کھینچا ہو جوتا آٹھون پسر پہلے کبھی چاہا نہیں ہم نے کسی کو عمر بھر پہلے</p>	<p>جدائی آپ کو منظور تھی ہم سے اگر پہلے بڑے ہی بیروت ہیں یہ سب معشوق دنیا کے وہی غصہ کی باتیں ہیں وہی قضیہ لڑائی ہے مری جان تم ہی سے پہلے پہل دل کو لگایا ہم</p>
---	--

<p>سفر کرنے سے صاحب کے مرا ہو گا سفر پہلے تھاری بیوفائی کی اگر ہوتی خبر پہلے</p>	<p>لیا کر نام جانے کا تو میری جان جا نیگی گنوائے جان کیوں اپنی لگائے کیلے دل کو</p>
<p>غزل ۱۲۳</p>	
<p>کسی کا بس نہیں چلتا ہے جب تقدیر پھرتی ہے پلٹتی ہوگی جب قسمت نہیں تدبیر پھرتی ہے مری آنکھوں میں ای ظالم تری تصویر پھرتی ہے تری صورت کو ایجان ڈھونڈھتی تویر پھرتی ہے مرے حلقوم و گردن پر تری شمشیر پھرتی ہے</p>	<p>بگاہ قہر جم پر آج بے نصیر پھرتی ہے نہیں تیرا تصور اس میں یہ سب جو کیل قسمت کا نہایت ہے خیال ای جان تھاری بیفاریکا ترا وہ چاند سا کھڑا مری آنکھوں میں چھایا ہے ٹڑپتا ہے رفیع الدین ترے ای جان تصویر میں</p>
<p>غزل ۱۲۵</p>	
<p>ہم خاک نشینوں کا ستا نا نہیں اچھا عاشق کو صنم اپنے رُلا نا نہیں اچھا اس وقت مرے پاس سے جا نہیں اچھا یہ لوگ برسے ہیں یہ زما نا نہیں اچھا بلبل یہ ترا شور محپا نا نہیں اچھا</p>	<p>ای رشک پری دل کا جلا نا نہیں اچھا خشبِ نونی کرتے ہیں یہ دوتا ہوں حریف دکھلا کے مجھے ماہ تھا چاند سا چہرہ اغیار کی صحبت سے حذر چاہیے ظالم موتس کی گلستان میں ابھی آنکھ لگی ہے</p>
<p>غزل ۱۲۶</p>	
<p>یہ پھر تا ہی مجھ کو جا بجا دل تو کیوں ہوتا بلا میں بہت لدا دل کہ جس نے ہنستے ہنستے لیا دل سہارک ہو تھیں صاحب مراد دل جو ہوتا میرے پہلو میں مراد دل</p>	<p>تلاشِ یار میں ہی رہنا دل ہوتا زلف پر گریہ فدا دل اسی کے جرمین روتا ہوں دن رات نجائی قیامت تک محبت نوتا واسطی یہ سوز غم میں</p>
<p>غزل ۱۲۷</p>	

کوئی کب یاد کرتا ہو کسی کی نہ آئین گے تو کیا مرنے نہ دینگے شبِ فرقت میں مر مر کر کبھی جان یہ سب ہی پیارے قسمت کی حسرتی چلو سب ل کے اُن کو دیکھ آئین	محبت چارون ہو جیتے جی کی سحبیت اور ہر اک دو گھڑی کی نئے سرے خدا نے زندگی کی نکلنے پانی کچھ حسرت نہ جی کی بڑی حالت ہو اس دم واپسی کی
---	---

غزل ۱۲۸

گلہ کیون ہجر میں اُس کا نہ کرتا زمین میں نا تھا ملکوں میں پھرتا جو ہو تین قابل ویدار آنکھیں اٹھاتا بارِ الفت کون سر پر نہوتا واسطی گر عشق نہ پاں	مثل سچ ہو کر مرنے کیا نہ کرتا نہ ملتے تم تو میں کیسا کیا نہ کرتا کبھی عاشق سے وہ پروا نہ کرتا اگر گھب کو جفا پسند نہ کرتا تو دل سینہ میں یوں دھڑکا نہ کرتا
--	--

غزل ۱۲۹

پڑے ہو کیون قدر منہ پیٹے ذرا بتاؤ تو حال دل کا نہ منہ سے بولو نہ سر سے کیلو کئے گا کیونکر ملال دل کا نہ تیغ ابرو کا ہم کو ڈر ہے نہ تیر مرثگان کا کچھ خطر ہے ہمیشہ سینہ بہان سپر ہے تو حوصلہ کچھ نکال دل کا میں اُن سے گستاخ ہو گا جسم تو پہلے مانگوں گا لب کا بوسہ وہ مجھے بے شرم ہو گئے جسم تو پہلے چوکا سوال دل کا وہ زلف پیچان سے اڑ چلا تھا تڑپ تڑپ کر پھر ٹک کر یہ دام چارون طرف سے لپٹا کہ بھنس گیا بال بال دل کا ہر دل کو تیرا خیال ہر دم تجھے بھی آتی ہو یا دہش کی
--

ہو اُس کو ہر وقت یاد تیری تجھے بھی کچھ ہو خیال دل کا
 تمہاری زلفیں لٹک رہی ہیں جوان میں ہوتا تو گر نہ ٹرتا
 تم اپنا جوڑا تو کھول ڈالو اسی میں ہو احتیال دل کا
 میرے ہیں وہ ہم سے خیر بہر ہم اتنے اے قدر میں مگر
 ہیں جہاں میں نہ قحط و لبر انھیں نہ دنیا میں کال دل کا

غزل ۱۳۰

جو گزری ہو مرے جانی نہ پوچھو
 ہوا جاتا ہو دل پانی نہ پوچھو
 عزیزوں کی نگہبانی نہ پوچھو
 دل نادان کی نادانی نہ پوچھو
 کوئی حال پریشانی نہ پوچھو

شب ہجران کی طولانی نہ پوچھو
 حقیقت کیا بتاؤں چشمِ غم کی
 نکلنے ہی نہیں پاتے ہیں مگر سے
 بچا یا لاکھ پر پھنس ہی گیا دل
 بربت کعبہ مست از حزن میں سے

غزل ۱۳۱

کر کر کے متین انھیں گھرے کے آئینے
 اس ابرو سے خاک میں ہم کو ملائینے
 سن لینا تم کہ عرشِ معلیٰ بلائینے
 کیا کیا نہ پھر رقیب یہ سب بند کی کھائینے
 پھر کس طرح فراق کے صدمہ اٹھائینے
 اچھا کریں گے تجھ کو اگر وہ حلائے
 کیونکر نہ اُس کو دیکھ کے ہم خار کھائینے
 تعبیر یہ ہو ہم کو کنوین وہ جھکائینے
 اب بل کے اور سے نیا نقشہ جاکھائینے

روٹے ہیں ہم سے آج انھیں ہم منائینے
 شکر خدا جنازے پہ میرے وہ آئینے
 نالے ہمارے یو ہیں اگر سر اٹھائینے
 جس دن ہمارے منہ سے وہ منہ کو ملائینے
 ہم سے خدا نخواستہ وہ گرجد اچھے
 اسی دل ہوں میں بھی تنگ ترے ہاتھ سے بہت
 پہلو میں ہو رقیب کے وہ گلبدن اگر
 دیکھا ہو ہم نے چاہ ذوقِ رات خواب میں
 گرا آئینہ اُن کی پھر گئی اپنا بھی دل پھیرا

<p>زلفون کی طرح پیچ میں لائیں گے ہم کو بھی یہ خوف ہو کہ ہوئے نہ عالم سیاہ آج اُس گلابِ دین کے پھولوں کا زیور پہنے سے دن رات جب رقیبوں میں صحبت ہو آپ کی اخگر کھینچیں تو شوقِ ہر دل کے جلاسنے کا</p>	<p>یوہن بگڑ بگڑ کے اگر وہ بٹائیں گے زیر نقاب اپنا وہ چہرہ چھپائیں گے یکھل بیاہ کوئی نیا گل کھلائیں گے کاہیکو آپ ہسم کو بھلا پھر بٹائیں گے کاہیکو میرے حال پر وہ رحم کھائیں گے</p>
---	---

غزل ۱۳۲

<p>و یا ربہ خدا نے کسکویں جیوں کو سے جانا لگو جو آیا بامِ پردہ گل تو گردن پر ہوئی حیرت مری اس تو گرفتاری سے ہر اک کو شکایت ہو لا کر خاک میں سب کو ترے کوچے میں آ بیٹھے لیا تیری ادا نے لوٹ ہر شہر و ولایت کو نچھوڑا قتل سے تو نے کسی نہرب کو احوال سمجھتے کم ہیں سب میں ہم اپنی چشم گریان سے شبِ صبرِ صنم میں یاد کر کس کسکو روتا ہوں ترے رخسار و قد کے کب برابر ہم سمجھتے ہیں مرے اس دردِ دل نے کر دیا شرمندہ حکمت سے</p>	<p>جنان کو جنت المادی کو کعبہ کو گلستان کو قمر کو شستری کو زہرو کو مریخ و کیوان کو رسن کو طوق کو زنجیر کو زندان کو دربان کو جیا کو آبرو کو دین کو دنیا کو ایمان کو حلب کو روم کو رسی کو ختن کو چین کنگان کو یہودی کو نصاریٰ کو برہمن کو مسلمان کو سمندر کو چین کو نیل کو چین کو عمان کو جین کو رنج کو عارض کو دہن کو اوزنِ خندان کو صنو پر کو سن کو سرو کو لالہ کو ریحان کو ارسطو کو فلاطون کو لقمان اور لقمان کو</p>
--	---

غزل ۱۳۳

<p>صنما بر بکریم یاں ترے ہیں ہر ایک یہ قبلا ہو جس جالِ حبیب ہو تجھے کچھ دلا تو کلیم و ش وہ جو محوِ دشتِ نظارہ ہیں ہی آہ بھر گے کین ہیں یہ جو کہتے کعبہ میں ہیں فقط سوغلط ہی محض اسی نمط</p>	<p>کہ اگر است برکم تو ابھی کے تو کین سب سے ندوہن ترانی اور مریٰ سن انی ہی بکسری چلا کہ تری تجلی نور نے ہیں مثل طور و یا حبلا جدہرا نکھڑا ٹھا کے نظر گردنِ قطاؤی مجھ کو وہ بھلا</p>
---	--

تجھ انشا اور تو کیا کہوں و جان میں کوئی بھی فرق ہے
جو خدا کے نور سے پر نہ ہو کہ محال دہر میں ہو خلا

غزل ۱۳۴

دل تڑپتا ہے صبح و شام پڑا
گو نہ لیوے تو نام عاشق کا
جان سے ہو گا یہ بدن حنائی
مت ابل بندگی نسین نہیں
یار ایسا نہ پاؤں بگاڑ دوی
یا الہی یہ کس سے کام پڑا
اب تو منہ میں یہ سب کے نام پڑا
جسم رہ جائے گا تمام پڑا
کب کھلے آگے یہ غلام پڑا
دیکھ لیتا اگر اس کو کام پڑا

غزل ۱۳۵

دل گرفتار کیا کس نے کیا یار کیا
ہم جو رہتے تھے مدد گوشتہ تہائی میں
آپ کثرت میں گیا گوشتہ وحدت سے کل
کنے لے آگ میں ڈالا تھا خلیل اللہ کو
کون منصور تھا وہ جس نے انا الحق بولا
اب مجھے پیار کیا کس نے کیا یار کیا
سر بازار کیا کس نے کیا یار کیا
عشق اٹھا رکھا کس نے کیا یار کیا
نار گلزار کیا کس نے کیا یار کیا
بر سر دار کیا کس نے کیا یار کیا

غزل ۱۳۶

قد ترا سرور دان تھا مجھے معلوم تھا
وہو پین غم کی عیبت جی کو جلا یا فوس
خاک تیرے قدم پاک کی اویا رہ جبین
شب بھرت کے اندھیرے سے بتلا گیا تھا
یار نے ابرو سے مرگان سے مجھے صید کیا
سب جگہ ڈھونڈ رہا تھا اس کو نہ پایا بگرن
میں نے بھی تھا کائنات کا جو نام و نشان
گلشنِ دل میں عیان تھا مجھے معلوم تھا
پیو کے سایہ میں امان تھا مجھے معلوم تھا
سرمد و نذر جان تھا مجھے معلوم تھا
مخ ترا نور نشان تھا مجھے معلوم تھا
اُس کے تیر و کمان تھا مجھے معلوم تھا
دل کے گوشہ میں کان تھا مجھے معلوم تھا
وہ تو بے نام و نشان تھا مجھے معلوم تھا

دل بیدل نے کہا تھا سو ہواج تسراج کیا بلا سیف زبان تھانجے معلوم تھا

غزل ۱۳۷

عشق کا سا کبھی آزار نہ دیکھا نہ سنا
تجھے جس بزم میں زہار نہ دیکھا نہ سنا
ہمدون میں نے کبھی روکلام دہن
عشق کی راہ میں نقش قدم و شور و جرس
چشم دار ہتی ہیں اور گوش بہ آواز قدم
اس سے بچتا کوئی پیار نہ دیکھا نہ سنا
ناچ اور راگ و بان یار نہ دیکھا نہ سنا
اسکے جڑ مصحف خسار نہ دیکھا نہ سنا
گاہ چنے دم و فستار نہ دیکھا نہ سنا
عاشقوں کو کبھی بیکار نہ دیکھا نہ سنا

غزل ۱۳۸

آکے سجاوہ نشین چہیں ہوا میرے بعد
کیا عجب ہو خواجے مرقدِ یسلی سے صدا
تیز رکھو میر ہر خنار کو اسے دشتِ جنون
وہ ہوا خواہ چہن ہون کہ چہن میں ہر صبح
منہ پر رکھو دامن گل رو وینگے مرفان چہن
اس لیے کرتا ہوں میں چاک کفن کو اپنے
جیتے جی قدر بشر کی نہیں ہوتی پیارے
لاشیں مچھ کشتہ مکمل کی کوئی لٹکا دو
جا کے کہد یونے کوئی خان کی زبانی اتنی
میرے مجھون ترا کیا حال ہوا میرے بعد
شاید کجاوے کوئی آبلہ پا میرے بعد
پہلے میں جاتا ہوں اور باد صبا میرے بعد
ہر روش خاک اڑائیں صبا میرے بعد
کون کھولے گا مرے بند قبا میرے بعد
یاد آدلی تجھے میری دف میرے بعد
تا ندوے کوئی مجھوس بلا میرے بعد
اب نہیں آتے ہو پھر آگے گیا میرے بعد

غزل ۱۳۹

جیتے جی جاؤں میں کیونکر کوے جانان چھوڑ کر
کاوش غم دور ہو میرے دل ویران سے کیا
وصل جانان کس کی قسمت میں ہمیشہ ہر دلا
مجلس نالان گمان جاے گلستان چھوڑ کر
خار آگے ہیں کہیں مٹا کا امان چھوڑ کر
جاتی بھاک روز آخر جسم کو جان چھوڑ کر

<p>کب وہ انسان ہو جو مانگے جو انسان چھوڑ کر چل بسے ہن جسم کیا کیا قصروں یوان چھوڑ کر سیر کو آئے تھے آدم باغ رضوان چھوڑ کر بھاگتے ہن جس طرح سے شیر میدان چھوڑ کر مسجدوں میں بیٹھے اپنی پی دکان چھوڑ کر</p>	<p>ہو آئی صل جنت میں بھی مجھ کو یا رکا ۛ سرشکنتی پھرتی ہن ارواح سنگ خشت سے زاہد اکیونکر کروں میں ترک یہ دینا ہو وہ کو سے قاتل کو چلے وحشت میں یوں صحرایم مر گیا کیا ناخ میکش جو سارے سے فروش</p>
---	--

غزل ۱۴۰

وہ جو زندگی میں نصیب تھا وہی بعد مرگ رہا قلق
یہ قلق ہو کیسا کہ ہر ستم گئی جان پر نہ گیا مستحق
کسی کے خرام کی یاد میں نہ خاک بھی یہ رہا قلق
کہ زمین کو زلزلہ آئے ہر جوتلا دے مجھ کو ذرا قلق
برہم ہو حالت جان کی غرض اب تو جان پر آہنی ۛ
یہ غلاب مرگ ہو یا طیش خدا کا قہر ہو یا قلق
یہ کمان کی جی کو بلا لگی مری ہاے کیونکہ ہو زندگی
کوئی کیا جیسے جو ہوا ایک ساشب و روز صبح و مساق قلق
نہیں چاہ میری اگر انھیں نہیں راہ دل میں تو کیلے
مجھے روتے دیکھ کے رو دیے مرا حال سنکے ہوا قلق
غم بھر لے رکے ہاتھ سے شب و روز ہون میں عذاب میں
ہو ہمیشہ طیک تنی طیش ہو مداہم ایک نیب قلق
کہا جان بلب ہوں جو آئے تو میری زندگی ہو تو یہ کہا
ترے جینے کی مجھے کیا خوشی ترے مرنے کا مجھے کیا قلق

غزل ۱۴۱

<p>اسی خدا کی کسی بندے کو تو آزار نہو سانس لینے میں کوئی شخص گنہگار نہو مجھے ڈر ہے کہ خفا مجھ سے وہ دلدار نہو جا کے دیکھو تو کوئی تازہ گرفتار نہو تو وہ پھر تاج قیامت بھی بیدار نہو</p>	<p>کوئی اس دام محبت میں گرفتار نہو سیر تو ایک طرف لاکھ غنیمت کہ بیان نالہ مرغ چمن نے اسے بچو اب کیسا آج ہر دم اسی لائق نفس آتے ہیں بخت بیدار اگر خواب میں مجھ کو یا دے</p>
<p>غزل ۱۴۲</p>	
<p>یہ زندگی میری کہیں دشوار نہو جاے جب تک کہ جنازے پہ مرا یا رہو جاے ایسا تو فتنہ پی کہیں سرشار نہو جاے ایسا کہ کہیں تو سر بازار نہو جاے الغفت میں کسی بت کی گرفتار نہو جاے</p>	<p>ڈرتا ہوں خدا مجھے وہ دلدار نہو جاے و فنا یو ہرگز نہ میری لاش کو یار و ساتی تو اسی جان کے مست کجیو مدہوش ڈرتا ہوں تری شوخ شرارت سے پری رو اسی موج مجھے خوف نہیں کیا دل و حتی</p>
<p>غزل ۱۴۳</p>	
<p>راہ بھولا ہے یہ دل خضر بیابان مدھے پا برہنہ ہے مرا خار بنیساں مدھے نیم نسل نہ رہوں نچر مرگن مدھے خون کرنے کو مرے خاک شہیدان مدھے ہاتھ کہنے میں نہیں چاک گریبان مدھے</p>	<p>عشق ہی دام بلا زلف پریشان مدھے ہجر میں یار کے پھرنا ہی مجھے کوہ و دشت تیغ ابرو نے تری مجھ کو کیسا ہی گھائل سرخ چہرے پہ جو کھل پان وہ آیا قاتل جوش دیوانگی ہی مجھ پہ سراپا فانی</p>
<p>غزل ۱۴۴</p>	
<p>لے لے تو سانپ تجھے اور اسے من سانپ کا بگھے سمن عارض کو اور کاکل کو سنبل کی مٹا بگھے ہا عارض کو اور کاکل کو ہم کالی بلا بگھے</p>	<p>بتا دین ہم تھا سے عارض و کاکل کو کیا بگھے یہ کیا تشبیہ بیہودہ ہے کیوں موزی سے نسبت دین نہا تا ت زمین سے اس کو کیا نسبت معاذ اللہ</p>

<p>اسے برق اور اسے سادہ کی ہم کالی گھٹانے اسے ظلمات اس کو چشمہ آبِ لبثا یہ بیضا اسے اور اس کو موسیٰ کا عصا اسے قندیل کعباس کو کعبہ کی ردا اسے وقت نماز صبح اور اس کو عشا سوید اس کو بکھے اور اسے نور خدا</p>	<p>غلط ہر ہو گئی تشبیہ بھی ایک طائر سے گھٹا اور برق کیا ہو کین گھٹا اگر اس کو نسبت دین جو کیے یہ فقط مقصود تھی حضور سکندر کی جو اس تشبیہ سے بھی داغ ان دونوں پہ آنا جو تشبیہ پسند خاطر والا نہ ہو پھر حقیر لان ساری تشبیہوں کو رد کر کے یہ کہتا ہو</p>
--	--

غزل ۱۲۵

یہی کہتی تھی لیلیٰ پر وہ نشین نہیں کھاتی ادب سے خدا کی قسم
غمِ تیس سوا مجھ کچھ نہیں غم اُسی کشتہ ناز و ادا کی قسم
رکا پایا جو لیلیٰ نے مجھ کوں کا جی کہا کیوں ہو خفا سے سروسہی
کہ زمین نے کسی سنگ بات بھی کی مجھے میری ہی شرم و حیا کی قسم
مرے گریہ سے جلے ہر صبر و سکون مے شکون سے ٹپکے ہر قطرہ خون
ارے حین نہیں مجھے پیارے کھون مجھے اس تری ہر و وفا کی قسم
شبِ ہجرین شکون کا خون بہائے دیکھو کے رنگ شفق کا اڑا
نہیں اس بنِ مبالغہ ایک ذرا مجھے تیرے ہی رنگِ حنا کی قسم
ترے کشتہ غم کا ہر حال تیر ہی کہتو جو جانا ہو تیرا دم
مجھے قاصد و جِ نیمِ حشرِ ہجر کی سیر کی قسم
کبھی کہتا تھا قیس غزلوں سے جا کو ناتہ ادھر سے کدھر کو گیا
کبھی کہتا تھا تو ہی بتا دے صبا تجھے لیلیٰ کی زلف و وٹا کی قسم
کبھی ساغر و صل زمین نے پایا کبھی چاک جگر کو زمین نے سیا
غم و رنج و تعب کو عزیز کیا مجھے عشق کے جو ر و جفا کی قسم

نہ تو پانی ہوس کبھی پھولوں کی بونہ تو بیٹھا ہوں من کبھی بر لب جو
نہ تو بے کلی دل کی گئی ہے کچھ مجھے پیار سے کی اپنے وفا کی قسم

غزل ۱۳۶

<p>مزا وصال صنم کا اٹھائیگا پھر کیا کیسی زلف کی جانب جو کھینچ رہا ہوں دل الٹی غیر ہو کیوں جوش پر عیدیدہ تر بتوں کے کوچہ سے بہر خدا نکل ایو دل ازل سے یان خط قسمت کی جا لٹش قوم وہ دم حسینوں کا بھرتا ہے چوکی مری زیست دکھایا زیست میں جس نے نہ سنا امانت کو</p>	<p>ڈرا جو مجھ سے وہ دل لگا بھیجا پھر کیا بلاتے تازہ مرے سر پہ لاسے گا پھر کیا کیسے عشق کا طوفان اٹھائے گا پھر کیا ہیجان جو بیٹھا ہے صدمہ اٹھائیگا پھر کیا مٹے ہوئے کو متدر مٹائے گا پھر کیا جو خود مرے گا کسی کو جلائیگا پھر کیا پس وصال وہ تربت پر آئیگا پھر کیا</p>
---	---

غزل ۱۳۷

یہی دل کو تعلق رہا زیر زمین نہ موے پہ بھی رنج و الم سے چھٹے
جھین چھوڑتے تھے اگر دم نہ کبھی تاحشر غضب ہے وہ ہم سے چھٹے
مگر بے بیچ ہزار طرح کے بشر یہ نہ دل خم زلف صنم سے چھٹے
چھٹ جلائے جو ایسی بلا سے کوئی تو خدا ہی کے فضل و کرم سے چھٹے
ہو کیوں نہ ہیں مرنے کی خوشی کہ لحد میں فراق کے غم سے چھٹے
آفت سے چھٹے ایذا سے چھٹے ہر وقت کے رنج و الم سے چھٹے
صیاد کے جب پھندے میں پھنسے مرنے کا بہانا ہم نے کیا
ہم یہ پکڑ کئے کی ہو جگہ ہم دام میں اگر دم سے چھٹے
صحبت میں تن و جان کی اے دل دینا کے مزے سب جا مل تھے
کیا تفرقہ ڈالا اجل نے ہم دم سے چھٹا ہم دم سے چھٹے

ہر طرح امانت مثل ہر کوئی نہیں شکل رہائی کی ++
ہستی کے وہ دام میں آ کے پھنسے جو لوگ کیرتید عدم سے چھٹے

غزل ۱۴۸

زلف میں پھنسکے نہ مرغ دل مضطر چھوٹے
جان مضطر کو بن اس سرو کے کیونکر ہو قرار
آبرو اپنی گئی داغِ حسینوں کو لگا
مرغ دل خیر مرگان سے رہا ہو کیونکر
غرق ہو بحرِ فکر میں امانت دن رات
کس طرح بال کے بچندے سے کبوتر چھوٹے
ہو بڑا قہر جو قمری سے صنوبر چھوٹے
عشق بازی میں جو پوچھو تو برابر چھوٹے
کس طرح باز کے پگل سے کبوتر چھوٹے
طبع سے گوہرِ مضمون کوئی کیونکر چھوٹے

غزل ۱۴۹

شبِ فرقت میں نالوں نے جہان سررا پٹھایا ہی
حسابِ آب و دانہ حشر میں ہو گا تو کدو ن گنا
شفق چھوٹی ہو تو کدو شام کو شہرِ بدخشان میں
مری قربت چھوٹا ناچار غنی میں کیوں ہو تکبر
نہیں بیوجہ ہم حکیمان آتی نہیں فرقت میں
زمین کو زلزلہ ہو آسمان چسک میں آیا ہی
پیازِ عمر بھر خونِ جگر غم میں نے کھایا ہی
لب زلین پیسی دل کے آنے پان کھایا ہی
یکس نے چادرِ مہتاب میں دھبہ لگایا ہی
کسی محبوب کو تو احوالِ منتِ یاد کیا ہی

غزل ۱۵۰

دل مرا سیرِ عمر میں نہ استاد کہی
زندہ جب تک ہیں ہم تو جانِ جہاں کز لو
ستمِ ایجادِ تجھے ہم نے نسبتِ یادِ جانی
ہو کا حقِ خیال میں بیل کا چنسا نامعلوم
بلہو کس کو دکھائی ہو عجب روج پر وار
ہیں تینا منتِ بختِ بدِ مشرعو حیا کی باتیں
لیکھا باغ میں بھولے سے نہ جلاو کہی
یونہی سیگانہ تھارشی کوئی پیدا در کہی
اس طرح دل سے ستم ہوتے تھے ایجادِ کہی
آئینِ موت کے چندرے میں جو حیا در کہی
ہم بھی اس بلغم میں تھے قید سے آزاد کہی
کبھی کتابِ امانتِ بختِ اشتاد کہی

غزل ۱۵۱

دل نادان تجھے آزار ہوا خواب ہوا
ایک کافر کی محبت نے بھلا یا سب کو
یہ سزا جو دل نادان کی غمانا کستا
بار منت کا میرے کون اٹھاتا سر پر
ناصحا تجھے تجھے کوئی سروکار نہیں
رد ز کے جھگڑے سے ہنسنے بھی فراغت پائی
خون مشکا نہیں لپٹیں ہر کچھ میرے خلیل

دام کیسومین گرفتار ہوا خوب ہوا
بدلے کیسج کے زنا رہا خوب ہوا
زرگین چشم کا بیہوش ہوا خوب ہوا
وہ نہ اپنا کبھی غمخوار ہوا خوب ہوا
میں جو رسوا سیر باراز ہوا خوب ہوا
اس کوٹنے سے بھی انکار ہوا خوب ہوا
رہنا جیسے رہ کر رہا خوب ہوا

غزل ۱۵۲

ترا جس بیچوں رہے رہے رہے رہے
یہ چاروں کی جوانی بہت غنیمت ہی
جو قتل و نظر ہو تو پچیس روز خیر
یہی ہو شک فشان تو صبر ہے کیسا
تجھی کو باتوں کی واپسی نشست رویت

یہ زبہا ریگیشن رہے رہے نہ ہے
ترا یہ رنگیت روغن رہے رہے نہ ہے
جھکی ہوئی مری گزن ہے رہے نہ ہے
ہجوم سیل سے خرم ہے رہے نہ ہے
کیسا کیا کوئی دشمن ہے رہے نہ ہے

غزل ۱۵۳

بیخ روشن تر قرآن ہے اللہ اللہ
شیخ کو کعبہ بھلا یا ہر برہمن کو دیر
صل دلبر میں بھی آرام نہوے حاصل
ترجی جیل سے وہ بھرو دیکھتے ہیں آج دلا
عشق نے اس کے قضا جہنم میں نہیں کی تاثیر
جی خلیل ایسی کہاں تیرو سخن میں لذت

ای صنف تیرا یہ ایساں ہے اللہ اللہ
وہ تری زلف پریشان ہے اللہ اللہ
عاشقی کی یہی چپ ان ہے اللہ اللہ
قتل کا کس کے یہ سامان ہے اللہ اللہ
جنے دیکھا وہ پریشان ہے اللہ اللہ
شاہ خادم کا یہ فیضان ہے اللہ اللہ

غزل ۱۵۳

گئی یک یک جو ہوا بلیٹ نہیں دکنو میری قرار ہے
یہ رعایا ہند تباہ ہوئی گو کیسی سیر بلا ہوئی
کیسی نے ظلم بھی ہو سنا دیا پچانسی لکھن کو سگناہ
نہ تھا شہر دہلی یہ تھا چمن کو کس طرح کا تھا یان چمن
بیان تنگ حال جو سب کا ہے یہ کرشمہ قدرت رب کا
شب و روز چو نہیں جو تلے کو خار غم کو وہ کیا سے
یہ بھی شہر خلد سے کم نہ تھا اسی جا کسی کو الم نہ تھا
بھی جا وہ ماتم سخت ہے کہ کسی گردش بخت ہو
کیا ہو غم ظفر تجھے حشر کا جو خدا نے پوچھا تو بر ملا

کروں اس تم کا میں کیا بیان مرا غم سے سینہ فگار ہے
جسے دیکھا جا کم وقت نے کہا یہ بھی قابل مار ہے
وے کلمہ گو یوں کی سمجھ بھی دل میں اُنکے غبار ہے
جو خطاب تھا وہ مٹا دیا فقط اب تو اُجڑا دیار ہے
جو بہار تھی سہ خزان ہوئی جو خزان تھی اب وہ بہار ہے
لی طوق و بٹری جو قید میں کہا گل کے برے یہ ہار ہے
چلی غم کی باد صبا یہ کیا نہ وہ رنگ ہے نہ بہار ہے
نہ وہ تلج ہے نہ وہ تخت ہے نہ وہ شاہ ہے نہ دیار ہے
ہیں جو وسیلہ رسول کا وہ ہمارا حامی کا رہے

غزل ۱۵۵

فرقت میں ہم کیا کیے نالے تمام رات
یا و اگیب کسی کا یہ کسٹ اغضب تھا
زلفین ہٹیں نہ چہرہ مہر سے ایک دم
ہوتی ہو کس طرح بسر اوقات کیا کہیں
کس وقت آنے کیجئے مطلب کی گفتگو
ہم چھڑنے سے باز نہ آئیں گے اصغر

تجھتے رہے کلیجے میں بھالے تمام رات
کب بخت آج اور ستلے تمام رات
اس چاند میں پڑے رہے ہالے تمام رات
زاری تمام روز ہی نالے تمام رات
رہتے ہیں گرد چاہنے والے تمام رات
جو تیرے دل میں آئے سنالے تمام رات

غزل ۱۵۶

دیکھتے ہیں واللہ اسی کو دل کے ہم کاشانے میں
ڈھونڈتے ہیں دن رات جسے سب مسجد اور تہخانے میں
دھوکھا ہم نہیں کھانے کے تو لاکھ چھپا دے اپنے تئیں

تیری ہی ہر یہ جلوہ گری سبستی اور ویرانے میں
 فرق نہیں اس میں کچھ سببی مگر جھوٹ کہوں تو کا فر ہوں
 دیکھ رہا رہوں شکل کسی کی اپنے اور بیگانے میں
 عشق و محبت جیسا یار و شمع سے ہر پردا نے کو
 عاشق ہو تو ایسا ہو کچھ خوف نہیں جل جانے میں
 رہنا خلیل آگاہ تھے ہم عشق و محبت کیا شے ہے
 یہ چھین لیا دل آہ کسی نے دھوکے سے یارانے میں

غزل ۱۵۷

میں نے تم کو دل دیا تم نے مجھے رسوا کیا کشتہ ناز تیاں روز ازل سے ہوں مجھے آنکھ عاشق کی کہیں پھرتی ہو اسے وعدہ خلاف ولبرون میں بیوفا میری وصال کی دھوم ہو کیا بچل ہوں اب علاج بیکاری کیا کروں	میں نے تم سے کیا کیا اور تم نے مجھ سے کیا کیا جان مکونے کے لئے اللہ نے پیدا کیا دیکھ لے میں مرتے مرتے سوے درد کیا کیا بالہوس سے کیوں کہا تھا راز جو افشا کیا دھردیا ہا تھا اُسے دلبر تو بھی دل دھڑکا کیا
--	--

غزل ۱۵۸

عدم میں رہتے تو شاد رہتے اُسے بھی منکر قسم نہ ہوتا
 جو ہم نہ ہوتے تو دل نہ ہوتا جو دل نہ ہوتا تو عزم نہ ہوتا
 وصال کو ہم ترس رہے تھے جواب ہوا تو مزا نہ پایا
 عود کے مرنے کی جب خوشی تھی کہ اُس کو سنج و الم نہ ہوتا
 مگر رقیبوں نے سراٹھایا کہ یہ نہ ہوتا تو ہمیں بددلت
 نظر سے ظاہر حیا نہوتی خیال سے گردن میں خشم نہ ہوتا
 وہاں ترقی جال کو ہو بیان محبت ہے روزافزون

شریک زبیا تھا بواوس بھی جو بیوفائی میں کم نہ ہوتا
ہو اسلمان میں اور ڈور سے نہ درس واعظ کوئیں کے مومن
نبی تھی دوزخ بلا سے بیتی عذاب ہجر صنم نہ ہوتا

غزل ۱۵۹

<p>کھا گیا جی صنم نہان افسوس میرے مرنے سے بھی وہ خوش نہوا کل دل غن جنون کھلے بھی نہ تھے موت بھی ہو گئی ہر پردہ نشین تھا عجب کوئی آدمی مومن</p>	<p>کل گئی غم کے مارے جان فسوس جی گیا یوں ہی رایگان افسوس انہی بارغ میں حسد ان افسوس راز رہتا نہیں نہان افسوس مر گیا کیا ہی نوجوان افسوس</p>
--	---

غزل ۱۶۰

<p>سرمہ گین آنکھ سے تم نامہ لگاتے کیوں ہو گرم جولان مرے مرن پہ تم آتے کیوں ہو جیسے منظور وفا ہو جفا بھی اچھے توڑنا جان کا ہو جانے گا دشوار آخر کل گیا عشق صنم طرز سخن سے مومن</p>	<p>خاک میں نام کو دشمن کے ملاتے کیوں ہو اپنے دل سوختہ کی خاک اڑاتے کیوں ہو مجھے کچھ کام نہیں ہو تو ستاتے کیوں ہو چارہ ساز و میری امید بندھاتے کیوں ہو اب چھپاتے ہو عبث بات پناے کیوں ہو</p>
---	---

غزل ۱۶۱

وہ جو ہم سے تم سے قرار تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہی بیخ و عدہ نباہ کا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہ جو لطف مجھ پہ تھا پیشتر وہ کرم کہ تھا مرے حال پر
مجھے سب ہی یاد ذرا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہ نئے گلے وہ شکایتیں وہ مزے مزے کی حکایتیں

وہ ہر ایک بات پہ روٹھنا تھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 کبھی بیٹھے سب میں جو رو برو تو اشارتوں میں ہی گفتگو
 وہ بیان شوق کا برملا تھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 ہوئے اتفاق سے گر ہم تو دو فاجتائے کو دم بدم
 گلہ ملاست اقربا تھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 کبھی ہم میں تم میں بھی چاہ تھی کبھی ہم سے تم سے بھی راہ تھی
 کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا تھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 وہ بگڑنا وصل کی رات کا وہ نہ ماننا کسی بات کا
 وہ نہیں نہیں کی ہر آن ادا تھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 جسے آپ گنتے تھے آشنا جسے آپ کتے تھے با دنا
 میں وہی ہوں مومن بتلا تھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

غزل ۱۶۲

خوشی تو مجھے کیونکر قضا کے آنے کی چلی ہر جان نہیں تو کوئی بھکا لوراہ خیال زلف میں خود رفتگی نے قہر کیا کروں میں وعدہ خلائی کا شکوہ کہ کس سے مجھے یہ ڈر ہے کہ مومن کہیں نہ آتا ہو	خبر ہر لاش پہ اس بیوہ کے آنے کی تم اپنے پاس تک اس بتلا کے آنے کی امید تھی مجھے کیا کیا بلا کے آنے کی اجل بھی رہ گئی ظالم سنا کے آنے کی میری تسلی کو روز جزا کے آنے کی
--	---

غزل ۱۶۳

دفن جب خاک میں ہم سوختہ سامان ہو گئے ناوک انداز جدھر دیدہ جانان ہو گئے صبر یا رب مری وحشت کا پڑ بھکا کہ نہیں	فلس ماہی کے گل طمع شبتان ہوں گے نیم بسمل کئی ہو گئے کئی بے جان ہوں گے چارہ فرا بھی کبھی قیدی زندان ہوں گے
--	---

داغ دل نکلیں گے تربت سے مری جون لال پھر بہا رآئی وہی دشت نوردی ہوگی عمر ساری تو کٹی عشق بستان میں ہوسن	یہ وہ انگر نہیں جو خاک میں نہان ہو گئے پھر وہی پانوں وہی خار مغیلان ہو گئے آخری وقت میں کیا خاک مسلمان ہو گئے
--	---

غزل ۱۶۴

کشتہ حسرت دیدار ہن یا رب کس کے کس پر یروے شکر سے ملا دل افسوس لذت مرگ سے پیران میں دعا ہے کہ خدا کیون نہ ہم شمع کے مانند جلیں دور خطرے یا مومن سے بھی ہن مدعی طسج روان	نخل تابوت میں جو پھول لگے زکس کے کس پہ دیوانہ ہوا ہوش گئے ہیں کس کے یہ مزا چو نہ نصیبوں میں کسی بجیس کے جب عدو باعث گرمی ہوں تری مجلس کے واہ انکار تران اذغسے یا بس کے
--	--

غزل ۱۶۵

یعقوب سان جو آنکھوں میں عالم سیاہ ہے ہم ایسے خاکساروں کی کب بھک چاہ ہے دعویٰ عبت عبت ہے مسیحائی کا تجھے ہو جائیگے گناہ مرے عفو حشر میں کیون مجھے مینصور بگڑتے ہوا حضور اس جا جو تنے ذبح کیا مجھ کو بے قصور گیسو کو رخ پہ دیکھ کے کتنی ہر ساری خلق آنکھیں دکھ کے طائر دل کر لیے شکار قاتل نہیں ضرورت شمشیر آبدار کیونکہ نہ آہ آہ کرے چنگر حزن	کس یوسف غزیری کی اس دل کو چاہ ہے جاروب کش گلی کا تری بادشاہ ہے ابو مرلیض عشق کی حالت تباہ ہے مجھ پر بھی جو یہ لطف و کرم کی نگاہ ہے بوسہ کا مانگنا نہیں کوئی گناہ ہے یہ قتلگاہ میرے لیے عید گاہ ہے یہ گنج حسن ہے تو وہ مار سیاہ ہے کیا صید گاہ یار کی تیر نگاہ ہے کافی ہمارے واسطے تیغ : نگاہ ہے تجھ سے فراق یا حسد کی پناہ ہے
---	--

غزل ۱۶۶

<p>بہا رانی چین میں رنگ بدلا باغ عالم کا خیال تھا ست جاناں میں تپلا ہوں تبس غم کا نہیں بھولا مجھے شرم کے اسکا وصل میں کہنا مزاج اُس کا نہ کیونکر نالہ بلبس سے برہم ہو اسیر دام الفت پھر ہوئے تم آج کل عاشق</p>	<p>چلی پھر انہی دشت کی ہوا بھر دل غول چکا گمان سر و گامستان پر ہر جھکو خسل ماتم کا آتا رہے قبر میں ہم کو جو کھولے بند محرم کا نزاکت سے ڈوپٹہ بار ہو جس گل کو شبنم کا پڑا چند لکھے میں حلقہ گیسو سے پُر خم کا</p>
--	--

غزل ۱۶۷

<p>کب مرے دل کو خیال رخ جاناں نہ ہوا کو نہ ساول ہو نہیں جس میں محبت تیری دشمنی کس نے نہ کی مجھ سے تری الفت میں کیون ہٹا جاتا ہو قاتل مجھے بیل کر کے بو شہ لب مجھے اُس نے کبھی عاشق نہ دیا</p>	<p>جلوہ گر کب مرے گھر میں نہ تا بان نہ ہوا کون کا فر تری الفت میں مسلمان نہ ہوا ای پری کون مری جان کا خواہاں نہ ہوا لطف گیا خون سے جو دہن ترا قشان نہ ہوا شکر کرتا ہوں کہ شہر مندہ احسان نہ ہوا</p>
---	---

غزل ۱۶۸

<p>دل پر وہ تشنیوں سے لگانا نہیں اچھا رخ چاند ساز لفون میں چھپانا نہیں اچھا پر دے کو اٹھا کر مجھے صورت بھی دکھا دو گو آگ لگے دل میں مگر ضبط ہے لازم سوئے ہیں شب بیل کے جاگے ہوئے عاشق</p>	<p>کوچے میں پری رویوں کے جانا نہیں اچھا ای جان یہ اندھیر مچا نا نہیں اچھا حسالی فقط آواز سنا نا نہیں اچھا اے شمع یہ افسکون کا بہا نا نہیں اچھا اے مرغ سحر شور مچا نا نہیں اچھا</p>
---	--

غزل ۱۶۹

<p>کیا پوچھتے ہو تم کہ محبت میں کیا دیا تیری صدا نے چین نہ اے دلربا دیا رویا کبھی جو یا دین اُس بجر حسن کے</p>	<p>دی جان اُس پری کو جدا دل جدا دیا سوئے ہوؤں کو خواب اجل سے جگا دیا آنکھوں سے میں نے اشک کا دریا بہا دیا</p>
--	---

بیگانہ کی خبر نہ لگاؤ نوح کا پوشش ہے سمجھانے کچھ کہ قہر ہو چاہ ذوق کا عشق پھولے نہیں سہاتے جو کل رات سے جو تم	سب کو تھا کئے عشق میں دل سے بھلا دیا والستہ میں نے دل کو کوئین میں گرا دیا عاشق بناؤ تو تمہیں اُس گل نے کیا دیا
---	---

غزل ۱۷۰

کسی کی زلف میں گر بھول کر بھی دل اٹکا مقام امن و امان جانیو نہ منزل عشق سوائے جسم محبت قصور ہی نہ گناہ ہوے تھے وہ ابھی راضی خدا خدا کر کے ہٹے نہ مسرکہ عشق سے قدم عاشق	تو مرتے مرتے بچا پھر اٹھایا وہ جسم کا گڑھی گڑھی ہو یہاں خوف دم بدم کا مجھے سبب نہیں کھلتا تری رکاوٹ کا جھجھک کے ہٹ گئے کیا رجو سنا کھٹکا اڑے رہو کہ اسی میں ہی نام جیوٹ کا
--	--

غزل ۱۷۱

بہار آئی خیال آیا مجھے پھر خوش حالوں کا قلق سے دم پر بیان اُٹھا ہوا آشفہ حالوں کا ترا مجنوں اُسی جانب تڑپتا ہو گا اسی پسلی کہاں اترے کہاں سکن کیا مطلق نہیں کھلتا گلان ہو گوش گل ناحق چن میں غل مجاتی ہے جگر کے داغ سے ہر دم دھواں پھیرا اٹھتا ہے	لی پھر آگ سینے میں جوا پھر خوش نالوں کا اُدھر پھنڈا پڑا ہوا پانوں میں نفون کے بالوں کا غیل زنجیر کا جس دشت میں ہو شور نالوں کا پتیاں کس سے پوچھیں ہم عدم کے جانو لوں کا نہیں پان سننے والا کوئی بلبل تیرے نالوں کا ہماری جان لگا عشق گھونگر والے بالوں کا
--	--

غزل ۱۷۲

مجھے کرتے ہیں مرغانِ خوش الحان کیا کیا عشق گل میں کوئی بلبل جو فغان کرتی ہے درو فرقت میں کسی نے نہ خبر بھی پوچھی سہنش دل غجنونِ ثنوت میں کیونکر کم ہو	وہ دین لانا ہے بلبل کو گلستان کیا کیا ڈھونڈتا ہے مجھے میرا دل نادان کیا کیا مثل بیسار کر ہا دل نادان کیا کیا آگ بھڑکاتے ہیں یا غول یہاں کیا کیا
--	--

<p>خاک میں ملگئے اے چرخ ترے ہاتھوں نے بعد مردن بھی نہ بھولوں کا وہ دیوانہ ہوں پھر دکھا کے کہیں اللہ مجھے اے عاشق</p>	<p>دل انگین میں بھرے تھے مرے ارمان کیا کیا۔ یا د آئیگا مجھے خانہ زندان کیس کیسا یا د آتا ہے مزارِ شہ ذیشان کیا کیا</p>
--	--

غزل ۱۷۳

<p>موت اُس کی ہی جو شخص ہی بیارِ محبت مارا مجھے قاتل نے تو ہر سو یہ ہوا غسل وحشت ہو کہ سودا ہو وفا ترک ہو گی مشتوقوں کو کیا کام بھلا مرد و فنا سے یارِ نہ خزان آئے کبھی باغِ جان میں ریخِ زرد و چون زارِ ہی ترشیم ہر لبِ خشک ہمت نہ کبھی ہا ریو عاشق یہ رہے یاد</p>	<p>عیسیٰ سے بھی جاتا نہیں آزارِ محبت تو قتل ہوا آج گنہگارِ محبت ہوں خادمِ دیرینہ سرکارِ محبت نادانِ ہی جو ان سے ہو طلبگارِ محبت سہ سبز ہمیشہ رہے گلزارِ محبت کیونکر نہ کہیں سب مجھے بیارِ محبت ہو مرد و ہی جس سے اُنٹے بارِ محبت</p>
---	--

غزل ۱۷۴

<p>روا نہیں یہ جفا تین خدا سے ڈرِ صیاد سناؤں گر تجھے دردِ دل و جگرِ صیاد بیانِ میں کس سے کروں حال کون سنتا اسیرِ کج نفس ہوں میں اب تو مدت سے ہمت بُرا ہے ستا کسی کا اے ظالم سناؤں کس کو پسینہ گاسن کے دل کس کا چھٹا ہے جب سے چن کچھ نہ پوچھ حالِ مرا چمن میں رہنے دے بلب کے آشیلے کو اسیرِ دامِ بلا کر کے مجھ کو اے عاشق</p>	<p>عبث نہ باندھ مرے قتل پر کمرِ صیاد یقین ہے شام سے ڈرو لے سا کمرِ صیاد کسے دکھاؤں میں بیتابی جگرِ صیاد کبھی مرا بھی گلستانِ میں تھا گزرِ صیاد نہ فریج کرنے مجھے لٹہ در گزرِ صیاد مرے تو نالوں کا جاتا رہا اثرِ صیاد کہ رنج ہو زرد و دہن خشک حشمِ صیاد اُجاڑا نا نہیں اچھا کسی کا گھرِ صیاد ہواری آج خوشی دل میں کس قدرِ صیاد</p>
--	---

غزل ۱۷۵

جاؤ تم میری جان خدا حافظ جان نثار وں کا کوئے قاتل میں دل بچ گیا نہ اب کسی صورت نہیں معلوم اب ہمیں صیاد رہ گئے ہم تو دشتِ غریب میں آج وہ شوخ کہہ گیا عاشق	صبح غم ہے عیاں خدا حافظ آج ہوا امتحان خدا حافظ اشکِ خون ہیں روان خدا حافظ لے کے جا گئے کہاں خدا حافظ جاؤ اے ہمدرد خدا حافظ تو ہوا بے نیسان خدا حافظ
---	--

غزل ۱۷۶

زلفوں میں جا پھنسا ہوئی ثابتِ خطائے دل فرقت میں یار کی ہر یہ ہر دم دعاے دل پیارے یہ دے بتا کہ وہ جا دو ہر کون سا مشہور ہر جان میں کہ دل کو ہر دل سے راہ بغزون بننے اسیر رہے در بدر پھرے بالکل وقار نہ ہو محبت نہ دلبری دیکھو بھگت کے رکھو قدم کوئے یار میں اکدن وصال یار نہ عاشق ہوا نصیب	چھوٹے نہ دام سے ہی اب ہر منزلے دل خالق کرے کسی کا کسی پر نہ آئے دل قالب میں آپ لاتے ہیں جس پر لے دل پھر کیوں تھا راول نہوا آشنا لے دل اُس کی سزا ہی ہم جو تھے لگائے دل پھر کس امید پر کوئی تھے لگائے دل یاں اور کچھ نظر نہیں آتا سواے دل کیونکر نہ صد مہ شبِ فرقت اٹھائے دل
--	--

غزل ۱۷۷

کسے دیکھیں ہیں زمانے میں یہ پیاری آنکھیں جس پہ کی ایک نظر جان سے مارا اُس کو دیکھیے کب نظر آتا ہو وہ نورِ شید جال نامہ برد کیجئے آتا ہو کب اُس گلِ رو کا	چشمِ نرگس سے بھی بہتر ہیں تمھاری آنکھیں کیون نہ کیے تری آنکھوں کو شکاری آنکھیں راہِ تکتی ہیں کئی دن سے ہمارے آنکھیں نگرانِ صورتِ نرگس ہیں ہمارے آنکھیں
---	---

قابل دید کمان دیکھیں کسے اسی عاشق
اب نہ وہ ہم ہی بہتے اور نہ ہمارے آنکھیں

غزل ۱۷۸

رخ دکھاؤ ہمیں ترساؤ نہیں
جان بلب دیکھکے آہیں نہ کرو
آتش دل ابھی سہی سہی
کچھ نہیں تم کو محبت میری
تم زبان سے مجھے جو چاہو کہو
میں ہوں یا تم یہاں اور ہر کون
کیون دکھاتے ہو مراد خم جگر
تھا مست درمیں جو ہونا وہ ہوا
اچھے ہو جاؤ گے جلدی عاشق

عارض حسن پہ اتر آؤ نہیں
تم کلچہ سیر اسد گاہ نہیں
اس دلی آگ کو بجڑ کاؤ نہیں
جانتا ہوں میں قسم کھاؤ نہیں
گالیوں غیبر سے دلو آؤ نہیں
آؤ آغوش میں شریاؤ نہیں
جس میں نجیب ہو یہ وہ گاہ نہیں
دل کو کھویا ہے تو چھپتاؤ نہیں
مرض عشق سے گھبراؤ نہیں

غزل ۱۷۹

بھلا ہوتا اے ساتی رہے آباد میخانہ
کون کیا تجھ سے اے زاہد مر شربِ زردانہ
میرا بھی قصہ ہے صحرا نور دہی کا مبارک ہو
سوال پوسے لب پر نکلیو مکر مخد پھرائیں وہ
پسند آئے نہ کیوں عاشق مزاج کو یہ لے عاشق

مے گلرنگ سے بھروسے فقیر دکھا بھی پیانہ
کبھی جاتا ہوں کعبہ کو کبھی میں سوئے تجھانہ
کوئی کہے یہ مجھوں سے کہہ اور آتا ہی دیوانہ
مری عادت فقیرانہ مزاج اٹھا میرانہ
کلام اپنا ہی زردانہ غزل اپنی ہی مستانہ

غزل ۱۸۰

کروں تعریف کیا زلف رسا کی
سب کھالا ہوش جب اُس سنگدل نے
جہا تک جی میں آئے ظلم سب مجھے

یہ جواڑنی ہوئی ناگن بلرکی
مجھی سپر عشق کی پہلے جفا کی
نہو گھا میں کبھی صاحب سے شاکی

گئے سب چھوڑ کر دل سو زنجیر کو یہی جاری ہے فرقت میں زبان پر مرا جانا ہو کب تک دیکھوں عاشق	فقط آتش ترست پر جہلا کی کوئی صورت دکھا دے دلربا کی ہر نیت روضہ خیر الوار کی
--	---

غزل ۱۸۱

تڑپ رہا ہوں میں جسکی فرقت میں اس کو مطلق خبر نہیں ہے
یہ کیسے نالے ہیں میرے یارب کہ جن میں کچھ بھی اثر نہیں ہے
نقاب رخ سے اٹھا دو صاحب جمال اپنا دکھا دو صاحب
نہ خوف کو دل میں جا دو صاحب یہاں کوئی بد نظر نہیں ہے
کروں زبان سے اسے بیان کیا ارادہ جو کچھ تھا مرغ دل کا
یہ اڑ کے تم تک وہیں پہنچتا مگر ہے مجبور پر نہیں ہے
لکھوں میں کیا اُن کو حال فرقت ہے مجھ کو دردِ جگرِ بشریت
بڑی تو اس میں یہ اب ہے دقت کہ کوئی یاں نامہ پر نہیں ہے
میں کس سے پوچھوں چشم گریانِ رو عدم کے پتے کو اس آن
سوائے اندوہ و یاس و حرمان کوئی مرا ہم سفر نہیں ہے
بھرا ہوا شون سے کوئے قاتل تڑپ ہے میں ہزاروں سبیل
عجب تماشا ہے دیکھ اسی دل کسی کے تن پر بھی نہیں ہے

غزل ۱۸۲

نہیں روکے سے رگتی ہے طبیعت آہی جاتی ہے
اڑاؤں و جھپان کو نہ کر دہشت میں گویاں کی
کنارے ہیں بزمِ خار گو میں نہ تو ان لیکن
حیفِ نون سے نہیں خالی ارے صاحبِ دنیا ہے
حسین جب سامنے آتے ہیں الفت آہی جاتی ہے
بہارِ گل میں زورِ زونِ طبیعت آہی جاتی ہے
مجھے اس گل سے کچھ بوسے محبت آہی جاتی ہے
نظرِ بان اک نہ انکسپ صورت آہی جاتی ہے

خیال قاسم موزوں ہو جبے و لکوائی عاشق
نئی ہر روز اک مجھ پر قیامت آجی جاتی ہو

غزل ۱۸۳

نہیں آنکھوں میں بھری ہو کہاں رات بھر ہے
تاوک میں راستی ہو کجی ہو کہاں میں
ہر دم جنائے نہ محبت شب وصال
ہر دم گلے سے اپنے لگاؤں نہ کیوں نہیں
بھاگو ہزار کھینچ ہی لائیں گی ایک دن
کس کے نصیب تھے جگائے گدھر ہے
ٹیلر ہی اگر بھوین ہوں تو سیدھی نظر ہے
جب یہ نگاہ آپ کی آنکھوں پر ہے
یہ ہاتھ ہیں وہی جو ترے سینہ پر ہے
منظر کی آہ وہ نہیں جو بے اثر ہے

غزل ۱۸۴

باہر نہیں ہوں حکم سے اسی جان آپ کے
زلفوں کی آڑ میں یہ بوسے تو بول اٹھے
اشدرے ناز دیکھی جو پر چھائیں زلف کی
صورت دکھا کے فرج کیا جان پڑ گئی
منظر بفل میں رہتی ہیں پر بیان تمام رات
دل سے تیار جان سے قربان آپ کے
نکلے اندھیری رات میں ارمان آپ کے
ناگن سمجھ کے اُڑ گئے اوسان آپ کے
جندے کے سر پہ آنکھوں چہان آپ کے
رہتا ہوں روز گھر میں پرستان آپ کے

غزل ۱۸۵

صنم دل لے لے کے تڑپا یا نہ کیجے
پڑیگا صبرِ دل تجھ پر مری جان
نہ جانوں کیا خطا صادر ہوئی ہو
ہزاروں مرغ جان ہوں میں پہل
اسیرِ دام الفت کر کے اسے جان
نظر جسکی پڑے گی ہو گا گھائل
میں عاشق ہوں تیرا دل سے یہ بیان
کسی عاشق کو ترسایا نہ کیجے
وگرنہ مجھ کو کلیا یا نہ کیجے
جو کتنا ہو بیان آیا نہ کیجے
چمن میں سیر کو جایا نہ کیجے
دل مضطر کو تڑپا یا نہ کیجے
خدا نہ باختم پیر آیا نہ کیجے
مجھے بقتل ترسایا نہ کیجے

<p>کہا مانو وگر نہ ہو گے بد نام حسینون پر بہت اس دل کو اپنے نظر لگ جائیگی تم کو مری جان جو مانگے کوئی تم سے ایک بوسہ حفیظ اللہ دل دیکرتوں سے</p>	<p>بہت اُس کو چے مین جایا نہ کیجے خدا کے واسطے لایا نہ کیجے مکان سے در پہ یوں آیا نہ کیجے اُسے اللہ ترسا یا نہ کیجے کبھی پیچھے سے پھپٹا یا نہ کیجے</p>
--	--

غزل ۱۸۶

<p>نوشی سے کاٹ لے دلدار گردن جو عاشق ہن نہیں مرنے سے ڈرتے تم اپنی زلفت کی پھانسی بناؤ اسیر دام الفت کی مری جان مرے معشوق کے دوہی پتے ہیں حفیظ اللہ اگر ہو عشق صادق</p>	<p>کہ حاضر و بروہی یا ر گردن کٹاتے ہیں سربازا ر گردن جھکاتا ہوں ابھی سو بار گردن نہیں چھٹنے کی ہو زہنا ر گردن کمر بستہ سراجی دار گردن تو سر کا نا نہ تم زہنا ر گردن</p>
--	---

غزل ۱۸۷

<p>کسی کے عشق میں بیتاب دل ہو نہیں ہو ایک دم یان چین پیارے اٹھائے پھر کے صدمے یہ کب تک پھنسا ہو دام الفت میں کسی کے گلستان محبت میں پریشان وہی سمجھے گار مر عشق جانان</p>	<p>مثال ماہی بے آب دل ہے نہ جانیں کب سے یہ بیجا بل ہے مری جان اب بہت بیتا بل ہے اسی باعث سے یہ بیتا بل ہے جدائی نے کیا ہر جا بل ہے حفیظ اللہ جو اربا بل ہے</p>
---	--

غزل ۱۸۸

<p>کسی پر آگیا شاید مراد دل</p>	<p>کہ نہ دہ سار ہوتا ہی سدا دل</p>
---------------------------------	------------------------------------

<p>اسیر دام الفت ہو گیا دل میں خود حیرت میں ہوں بیٹھے بجائے چلے کس طرح اس پر زور اپنا کروں کیا ہاے سوئے کوئے جانان ملا کر آنکھ وہ ہم سے پریر و تیاں ہی بحر سے تیرے مری جان اگر تو مانتا کتنا ہمارا کسی گھٹام کی فرقت میں لب پر جان کے خوب رویوں پر ہمارا نہیں ہوتا اثر کچھ اس پہ جانان سلام اس وقت کرتا میں تجھے مگر حفیظ اللہ خان سائیلی سے کبتک</p>	<p>بچا یا تھا بہت پر جا پھنسا دل کہ کس نے چھل لیا سیرا بجلا دل جو ہو مشہور یہ الم یوفا دل لیے جاتا ہی دیکھو گلچنخدا دل نہ جانیں کس طرح سے لگیا دل مثال مرغ بسمل یاں مراد دل تو کیوں ملتی تھی جھکوا ب سزا دل ہیں نالے ہر طرزی مثل عناد دل ہمیشہ سے رہا دل سے فدا دل عجب ہو سخت تھپ سے تزا دل کسی پریر آتا نہ صفا دل کر بچا عزم سوئے کر بلا دل</p>
---	--

غزل ۱۸۹

<p>اسیر زلف جاتاں دل ہوا ہی نہیں معشوق کی فرقت سے بڑھ کر شب تار لحد کا خون کیا ہو سنبھالوں کس طرح دل کو میں اپنے تری فرقت میں نالوں نے ہلائے دل نادان نے کی غلطی ہمارے نہیں موقوف کچھ مجھ پر مری جان پریشان رہتے ہو ہر وقت پیارے</p>	<p>حفیظ اللہ خان حافظ خدا ہے ہمارے واسطے کوئی بلا ہے کہ دلخ دل چار پر ضیا ہے وہ قابو میں نہیں میرے رہا ہے اٹھایا آسمان سر پر لیا ہے چو تم سے بیوٹا پڑ گیا ہے حصینوں پر ہر اک ہوتا خدا ہے دوبال دل مرا شاید پڑا ہے</p>
--	---

کہ دم قدر اس کی میرے پیارے	کہ دل سے تپہ دل میرا فدا ہے
حفیظ اللہ خان تجھ کو مبارک	کہ آیا آج تیرا دل ربا ہے

غزل ۱۹۰

نہیں آسان کسی سے دل لگانا بہت مشکل ہے اور دل عشق مازی ملین ہم کس طرح اُس ماہِ رو سے خطا پاؤ گے بیشک ایک دن تم تھارے ہجر میں نوبت یہ پہونچی خدا کے واسطے اگر مری جان منع کرتا ہوں دل کو وان بجا تو بھرد سا کیا ہو اُس کی زندگی کا کسی کے ایک بوسہ مانگنے پر مرجان عاشق صادق سے اپنے حفیظ اللہ خان اُس ماہِ رو سے	کہ لخت دل سدا پڑتا ہے کھانا ہزاروں بچ پڑتے ہیں اٹھانا کہ ہے دشمن ہمارا سب مانا نہیں لازم وہاں ہر روز جانا کہ ہنستا ہے ہمیں سارا زانا لگا جا ہاتھ سے اپنے ٹھکانا نہیں حرکت کر لے سکتا یہ دوانا چھٹا ہو جب کب سے آب و دانا نہیں لازم تمہیں کرنا ہبانا نہیں لازم تمہیں منہ کا چھپانا مبارک ہو تمہیں دل کا لگانا
---	--

غزل ۱۹۱

بے طرح حال ہے پیارے ترے دیوانے کا ہو گیا ہوں مرضِ عشق سے لاغریا دل کو دے چکے تمہیں پہلے ارادہ کر لے دل میں رو رو گئے کہا کرتی تھی لیلیٰ اپنے مرضِ بے دل کی طرح دل ہو تڑپتا میرا کششِ دل نے اثر آج دکھایا شاید	جلد اب کہ نہیں وقت ہی شرمانے کا ہو یقین سب کو مری روح نکھانے کا خونِ دل پینے کا اور لختِ جگر کھانے کا حال کیا جانے ہوا ہر مری دیوانے کا سن لیا حال ہو جب سے کہ بے جلے کا ور نہ کیا کام تھا تشریف اور لانے کا
--	---

اس طرح یار سے بھلا کے قرنِ آپ اپنے ستح رویوں سے نہیں دل کا لگانا اچھا	ماجر اکون سنیگا ترے دیوانے کا حفظ کیا حال ہوا دیکھ لے پردے کا
--	--

غزل ۱۹۲

دلِ نادان جو تو بدنام ہوا خوب ہوا بارہا میں نے کہا تو نے نہ مانا کہنا برمٹا تو تو محبت میں ولیکن احوال لختِ دل کھانا پڑا خونِ جگر کو پسینا عشق میں اس بت کا فرکے چھنسا کر دلو بچ و عشم کھانا ترا کام ہوا خوب ہوا اب زمانے میں تو بدنام ہوا خوب ہوا راضی تھیں وہ گلفِ نام ہوا خوب ہوا دل لگانے کا یہ انجھام ہوا خوب ہوا حفظ تو تارکِ اسلام ہوا خوب ہوا
--

غزل ۱۹۳

ہنس کے دل چھین لیا تو نے ہمارا جب غیر حالت ہو مری کجِ نفس میں صیاد حال کیا اپنا کون تیری محبت میں منم مضطرب حال سراپہ پریشانِ خاطر ہائے کس دردِ مصیبت سے تجھے پالا تھا ایک دل سیکڑوں دلدلِ حقیقت اللہ خان	چین چڑھتا شوقِ مضطر کو کہاں اب ہے چھٹ گیا کو چہ دلدار ہمارا جب کسی قابلِ زربِ چوٹ گیا میں ہے نام کیا کیا ہوئے مشورہ میرے ہے دشمن جان ہوا میرا دل نادان ہے دل نذر کس کو کروں کون ہیڑ کر ہے
--	--

غزل ۱۹۴

نفسِ بلبل کا سوئے گلستان لانے سے کیا حاصل نفس کی آمد و رفتِ ہر جنبشِ نبض میں باقی دردِ نذرانِ تلک آنے کی بھی طاقت نہیں تن میں ترا بیمارِ وقتِ تزع یہ رو رو کے کہتا ہے مرا بخ تماشہ چرخِ رنگینِ خوبان ہے	وہ اگلے چھپے پھر یاد دلو انے سے کیا حاصل ترے بیمار کو آئینہ دکھلانے سے کیا حاصل ہمارے پاؤں کی بغیر کٹوانے سے کیا حاصل جہاں سے اٹھ گئے جسمِ توہم آئیے کیا حاصل مجھے بہر تماشہ باغ میں جانے سے کیا حاصل
---	---

غزل ۱۹۵

اگر ہوں خاک بھی تو خاک پائے یار ہوں میں
فنون عشق میں کیا ہے روزگار ہوں میں
خدا کے فضل و کرم کا امیدوار ہوں میں
کہ اس جن میں گل آخر ہوا ہوں میں
جفا شعار ہیں وہ اور وفا شعار ہوں میں
یہ جانتا مجھے غافل کہ ہوشیا ہوں میں

نہ گرد کعبہ نہ تنجائے کا غبار ہوں میں
نہ کو اکھن سے ہر نسبت تجھے نہ مجھوں سے
سجھا لطف جو کرتے تھے یہ بتان نہ کریں
شگفتہ رہنے دے اکدم تو جھکو بادخسزان
بتوں کے ظلم سے ہرگز نہ منہ کو موڑوں گا
کٹے ہی یاد آلی میں عمر رفت مری

غزل ۱۹۶

کسی کی کچھ نہیں چلتی ہے جب تقدیر پھرتی ہے
جو نظروں کے تلے ہر ایک کی تصویر پھرتی ہے
بگولے کی طرح سے ڈھونڈھتی زنجیر پھرتی ہے
ہماری آنکھ کب قاتل نہ شمشیر پھرتی ہے
کہ مدت سے ہماری خاک دانگیر پھرتی ہے
زبان پر اپنے ابتک لذت تقریر پھرتی ہے
زلیخا ہر گلی کو چہ میں بے توقیر پھرتی ہے
خدا جانے کہاں یہ آہ بے تاثیر پھرتی ہے
طبیعت جس سے اپنی ادبت پر پیر پھرتی ہے
نعل میں اپنے مجنون کی لیے تصویر پھرتی ہے

نگاہ یار ہم سے آج بے تصویر پھرتی ہے
مرقع ہے میری آنکھوں میں کیا یاران رفتہ کا
ترا دیوانہ جب سے اٹھ گیا صحراے وحشت سے
تری تلوار کا منہ ہے پھر جلنے تو پھر جائے
کبھی تو کھینچ لائیں گی اسے گور غریبان تک
بیان کس منہ سے جو دے یار کی شیریں بیانی کا
مقام عشق میں شاہ و گدا کا ایک رتبہ ہے
درباب اثر تک ایک دن جاتے نہیں دیکھا
خدا شاہد ہو اسکا پھر نہیں ملتی نہیں ملتی
ہم اس لیلیٰ کو دیوانے ہیں ای غافل جو صحران

غزل ۱۹۷

دانستہ کس بلا میں گرفتار ہم ہوئے
ہرگز نہ آشنا لے گل و خار ہم ہوئے

پابند گیسوئے سیہ یار ہم ہوئے
بیگانہ وار اس چنستان میں کی بر

آتے ہی اس گلی میں ہوا در دول فزون چھوٹے تمام عسر نہ زنجیر زلفت سے اسکی روش میں تیغ کے چلنے کے ٹھنک تھے پوچھیکا کون مجرم الفت کو حشر میں فرار و قیس و عاشق و غافل علی الخصوص	دار الشفا میں اور بھی بیمار ہم ہوے دام بلا میں ایسے گرفتار ہم ہوے پہلے قدم میں کششہ رفتار ہم ہوے اچھا ہوا جو تیرے گنہگار ہم ہوے کامل یہ فن عشق میں دوچار ہم ہوے
---	---

غزل ۱۹۸

چھٹے رفیق مگر رہ گیا نشان باقی فلک کی تفرقہ سازی سے چھٹ گئے نسبت جو ظلم چاہیے عاشق پر کیجیے صاحب نہ مدحت لب زلین یار چھوڑوں گا بتاؤ کس سے پتہ پوچھوں اپنے یوسف کا	ہر داغ فرقت یاران رستگان باقی یہ جیتیں ہیں نہ یاران رستگان باقی ستم نہ کوئی رہے مجھ پر سربان باقی مرے دہن میں ہو جب تک مری زبان باقی نہ کا روان ہو نہ اب گرد کا روان باقی
---	---

غزل ۱۹۹

گنہ کا ہو جو جھوٹا سہیہ بھاری آئی تو بہ آئی تو بہ زنا و مکروہ فریب کاری غرور و کج خلقی و دعا شکاری نہ کی غریبوں کی پاسداری نہ کی تیری کئی ٹکساری خطائیں ہیں اس قدر ہماری زبان ہوئی بیان لہی دام غفلت رہی یہ طاری کہ کی نہ یاد جناب باری ترا تو ہر فیض عام جاری ہو رکھتا فرحت امید آئی	ہر اپنے فعلوں سے شرساری آئی تو بہ آئی تو بہ کئی نہیں سبب میں عرساری آئی تو بہ آئی تو بہ سنی مفلس کی آہ و زاری آئی تو بہ آئی تو بہ مستلم ہوا کھتے کھتے عاری آئی تو بہ آئی تو بہ تجلی سے ہو چشم رستگاری آئی تو بہ آئی تو بہ ترے کرم کی ہو استغاری آئی تو بہ آئی تو بہ
--	--

غزل ۲۰۰

نور تو سوچا غافل کہ کیا دم کا ٹھکانا ہو مسافر تو ہو اور دنیا سہا ہو بھول مست غافل	کل جب یہ گیا تن سے تو سب اپنا بھانا ہو سفر ملک عدم آخر تجھے درپیش آنا ہو
--	---

لگاتا ہے عبت دولت پہ اپنے دل کو تو منعم نہ بجائی بہت ہر کوئی نہ کوئی آشنا اپنا لگارہ یا دین اس کی اگر اپنی شفا چاہے	نجا دے سنگ کچھ ہرگز بیان سب چھوڑ جانا ہے نجوئی غور کر دیکھا تو مطلب کا زمانا ہے عبت دینا کے دھندہ دین ہو اگل کیوں دوانا ہے
---	--

غزل ۲۰۱

خار حسرت قبر تک دل میں کھلتا جائیگا سر مرچ کاٹ کر تشہیر فرما دینگے آپ جان جائیگی جو عشق عارض کھڑنگ میں میں دکھتے ہوں کہ میری آتش پروردگار چکے افشان بام پر بہر خدامت جائیو مر گیا ہوں میں کیسی حسرت دیدار میں اگر ظفر قائم رہی جب تلک قلم ہم بند	مرغ بسمل کی طرح لاشہ بچھڑکتا جائیگا نہون ان آنکھوں سے قد و نیر ٹپکتا جائیگا تختہ تابوت مثل گل ہسکتا جائیگا اک زمانہ دیدہ حسرت سے تکتا جائیگا اگر صنم جو دیکھ لیا گا سسٹکتا جائیگا قبر تک لاشہ بھی میسر لہ لکتا جائیگا اختر اقبال اس گل کا جسے کتا جائیگا
--	--

غزل ۲۰۲

یا مجھے فہر شاہانہ بنایا ہوتا خاکساری کیلئے گرچہ بنایا تھا مجھے اس خرد نے مجھے سرگشتہ و بدنام کیا نشہ عشق کا اگر طوف دیا تھا مجھ کو اگر پری حور لقاؤں پر قدم سے اپنے روزِ مجرورہ دنیا میں خرابی ہے طغیانی	یا مرا تاج گدایا نہ بنایا ہوتا کاش خاک درجائے نہ بنایا ہوتا کیوں خرد مسند بنایا نہ بنایا ہوتا عمر کا تنگ نہ پیا نہ بسایا ہوتا رشک جنت مرا کا شائے نہ بنایا ہوتا ایسی بستی سے تو ویرانہ بنایا ہوتا
--	--

غزل ۲۰۳

اواسے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا رہا شباب میں باقی جو دلولہ دل کا	بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا تو خاک کھلیگا پسری میں جو صلہ دل کا
--	---

<p>پڑا ہر اس سے اب اگر مقابلہ دل کا ملا ہر گیسوے جانان سے سلسلہ دل کا خدا برے سے نہ ڈالے معاملہ دل کا سنا ہلٹ گیا رستے میں قافلہ دل کا گیا شباب کے ہمراہ ولولہ دل کا ہزار حیف کہ نکلا نہ حوصلہ دل کا بتوں سے حشر میں ہو گا مقابلہ دل کا</p>	<p>جان میں جو کہ ہو مشہور قاتل عالم وہ زندہ ہوں کہ مجھے ہتکڑی سے معیت ہو وہ ظلم کرتے ہیں مجھ پر تو لوگ کہتے ہیں پھر اچو کو چہ کا کل سے کوئی پوچھینگے ہزار فصل گل آئے جنوں وہ جوش کمان بہار آتے ہی کنج نفس نصیب ہوا خدا کے سامنے ہر اپنا حق قلیق افسات</p>
---	---

غزل ۱۰۴

<p>لائق پاؤں جانان کیا خاتھی میں نہ تھا لوٹ جب گلشن میں تھی باد صبا تھی میں نہ تھا یہ سراپا شوخی و زرد حسن تھی میں نہ تھا یہ دل بیتاب کی ساری خطا تھی میں نہ تھا یا ر تھا سبزہ تھا بدلی تھی ہوا تھی میں نہ تھا کیا انھیں دو لون کے حصہ تھی میں نہ تھا ہنس کے بولا وہ صنم شانِ خدا تھی میں نہ تھا خانہ بلخ یا رہین خلق خدا تھی میں نہ تھا</p>	<p>یا ر تھا گلزار تھا مری فضا تھی میں نہ تھا محفل و لدا رہیں غیروں کی جا تھی میں نہ تھا ہاتھ کیوں باندھے مرے چھلا اگر چوری گیا بیخودی میں لیلیا بوسہ خطا کیجے معاف ہاے ساقی یہ ہو سامان اور عاشق دان نہ ہو میں سسکتا رہ گیا اور مر گئے فریاد و ویس میں نے پوچھا کیا ہوا وہ آپ کا حسن شباب اے ظفر یہ دل پہ میرے داغ کیسا رہ گیا</p>
--	--

غزل ۱۰۵

<p>دل قبلا سے الفت زلفت دوتا ہوا دل ہر تھاری چال سے ایسا پسا ہوا ہر قطرہ آنسو و نکا در بے بہا ہوا مرقد پہ میرے آگے وہ سر پر کھڑا ہوا</p>	<p>بیٹھے بٹھائے مفت میں سودا ہوا کعبہ کا ہی خیال نہ خواہن ہر دیر کی رویا شب فراق میں نسیان کی طرح میں افسوس زندگی میں نہ آیا کہیں نظر</p>
--	---

یوسف کا ہم شبیہ مگر آشنا ہوا

انجم حسین بندش اشعار کی سبب

غزل ۲۰۶

آنکھ بھر کے پھر نہ دیکھا سنبستان کی طرف
دل لیے جاتا ہی تھک کو کو سے جاناں کی طرف
پھر نہ آنکلا کوئی اس دشت ویران کی طرف
عمر بھر دیکھے نہ پھر وہ ماہوتا بان کی طرف
دھیان پھر جانے لگا کوہ ویا بان کی طرف
دھیان شاید آگیا کچھ دین دایمان کی طرف

ہو گیا دل جب سے اہل زلف پیمان کی طرف
قصہ بھی جانے کا کرتا ہوں کسی جانب اگر
بعد مجنون ہو گیا خالی بیا بان یک قلم
دیکھ لے کر کوئی میرے پار کے رخ کی چمک
پھر ہوا جوش جنون دل شرمین لگتا نہیں
یک قلم عالم جو تم نے ترک دنیا کو کیا

غزل ۲۰۷

ہمارے اُستاد ششی شنکر پرشاد صاحب صبح بلگرامی ہیڈ ماسٹر کرسی سکول

نہ ہو شوق کندہ قبر کا نہ لحد کے اونچے مکان کا
ترے بارگاہ میں اسے خدا نہیں دے خل کچھ بھی گمان کا
مری بات باندھ کر وہ میں تو ہو خطروں میں تری جان کا
کہ تو افلاک بھی توڑ دے وہ ہو تیرا بچی کمان کا
ارے نامہ برا سے یاد رکھ یہ نشان ہوا کو مکان کا
اجی ہاتھ پائی نہ کیجیے کہیں بالٹوٹے نہ کان کا
ہو ہلال ایک تر شفق نہیں رنگ لب ہو پان کا
کہیں جل کے خاک سیاہ ہو یہ کچھ اسارے جہان کا
اگر صبح کیا ہی جو ان تھا مجھے غم ہو ایسے جوان کا

نہ تو آرزو مجھے نام کی نہ تو حوصلہ ہو نشان کا
تجھے دیکھ لے جو کہیں دورا ہو یہ آدمی کی مجال کیا
تو کہاں ہو اسے دل شیفہ نہوا بروں فی رقیۃ
نہ قد خیمہ پہ جائے یہ بلا کی آہ ہو الحذر
نہ بڑھیکا آگے کو تو دورانہ اٹھیکا آگے قدم ترا
شب وصل میں ہیں ایسے ہی وہ ہزاروں باتے تلواریں
مہ چار وہ تار ہو نہیں چہرہ زلفوں میں آگیا
کہیں جل کے دھونی رمائے مرے عاشقی کے اڑائے
مرے مرنے کی جو خبر سنی تو یہ آئے کتے جنازی پر

غزل ۲۰۸

<p>دل کی گھٹک تو عیان ہونے دو راز پوشیدہ عیان ہونے دو اب کی مجھ کو خفتان ہونے دو خیر سے آن کو جان ہونے دو صبح کو آج اذ ان ہونے دو وصل تو اسی مری جان ہونے دو ہر جو ماہ رمضان ہونے دو</p>	<p>مری آہوں کا دھوان ہونے دو ہونے دو شور و فغان ہونے دو واعظ و جبہ و دستار کی خیر جو صلیے نکلیں گے انشا اللہ ہم سوزن کا گلا گھوٹیں گے سب ان جنباتی ہر حسد کو مانو صبح کو منگوادو شراب</p>
غزل ۲۰۹	
<p>آسمان و اسن باد نے سر شام ہی سے بچا دیا وہ جو تیرا شوق زار تھا خاک اسکو دبا دیا کسین جاوے مکانِ دل مری لاش پر سے ہٹا دیا دل ہتھیار نہا و میانِ بہن چکی لے کے جگا دیا کسی بات کو جو کبھی کہا اُسے چٹکیوں پہ اڑ دیا</p>	<p>پس مرگ میرے مزار پر جو دیا کسی نے جلا دیا مجھے دفن کرنا تو جس گھڑی تو یہ اُس سے کتنا کا دیر سی دم غسل سے مرے پیشتر اُسے ہمدیون نے یہ پتھر مری آنکھ چپکی تھی ایک پل مے دلنے چاہا کہ اٹھکے چل میں نے دل دیا میں نے جان دی مگر آؤ تو نے نہ قدر کی</p>
غزل ۲۱۰	
<p>دل میں پایا جسے دسکے لیے جبران ہے جب میں جانوں کہ مرے بعد مراد عیان ہے کسکو نو پسین ترا اسد مری نگہ بان ہے کشتہ ابرو سے خمار کی پہچان ہے دلکے دل ہی میں مریجان سب ملن ہے وہ زمانہ نہ رہا اور نہ وہ انسان ہے تندرستی ہے ایمان رہے جان ہے</p>	<p>عمر سب مفت میں کھو یا کیے نادان ہے یون تو نہ دیکھے کی ہوتی ہے محبت سب کو ہمتو جاتے ہیں صنم ملاک عدم دیکھیں گے بعد مرنے کے مری قبر پر پتھر رکھنا نزع کے وقت ملاقات نہو نے پائی اب کسی گل میں نہیں بوسے محبت باقی حق تعالیٰ سے دعا ہے یہ علی کو ہر کی</p>

غزل ۲۱۱

مری آنکھوں میں وہی اب تلک بخدا ایسکا خاہی
غم چہ تیرے نے او صنم کیا کیسا زار و نزار ہی
نہ پھر نیلے عشق سے تیرے ہم مراد دل تو تجھ پہ تیار ہی
چاہو سر کو تن سے کر قلم بخدا نہیں مجھے عار ہی
کوئی مانے یا کہ نہ مانے مان مراد دل تو اُن پہ تیار ہی

مجھے جام الفت یار نے چو بلا دیا کئی بار ہی
جو صبا کرے تو اوھر گزرتو یہ اُس سے کہنا مری خیر
مری چلن جائے دیار ہی مگر اتنا کہتے ہیں اوصنم
ترے ہجر میں جو سے تم نہیں ہسکا شکوہ کر نیلے ہم
مجھے خوں حشر خلیل کیا کہ ہر شاہ خادم پیشوا

غزل ۲۱۲

بگڑا ہی وہ ایسا کہ بنائے نہیں نبستا
پاس اپنے بلاؤں تو بلائے نہیں نبستا
یاد اس کی بھلاؤں تو بھلائے نہیں نبستا
آئینہ دکھاؤں تو دکھائے نہیں نبستا
جی اُس سے چھڑاؤں تو چھڑائے نہیں نبستا
گر خط میں لکھاؤں تو لکھائے نہیں نبستا
دل تجھ سے اٹھاؤں تو اٹھائے نہیں نبستا

غم دل کا چھپاؤں تو چھپائے نہیں نبستا
پاس اس کے میں جاؤں تو گھٹن ہی اگر اُس کو
دن رات گزرتے ہیں تصور میں اُسی کے
وہ شرم سے منہ سامنے کرتا نہیں میرے
کتا ہی جو اک آن بچھوڑوں گا میں تجھ کو
قاصد یہ پیام اُس سے تو کہد عجیب چپکے
بیکل کوئی کہتا ہی تراب اپنے کو ایسا

غزل ۲۱۳

لیے جانا ہی دل میسر لہ لہ کا برہمن والا
دکھاتا اس کا قامت ہی حجاب عالم بالا
بزن نازک سراپا ناز کیا سانچے میں جو ڈھالا
نہیں اس سانپ کا فسوں غصہ تنگ ہر کالا
جہان بے ہون جادو گر وہی ہر ملک بنگالا
تراب اُس سے نگر باری مجھے کل قتل کر ڈالا

گلے میں ڈال کے ملاپن کے کان میں بالا
خرام ناز آفت ہی وہ بالا پن قیامت ہی
پری چہرہ بت طناز خوش ہلو بے خوش انداز
ہوا جو زلفت پر مفتون وہ سودائی ہی اور مجنون
نہ چھو یار واسکا گر کمان رہتا ہی وہ دلبر
دو چشم سرگین پاری غصہ یک کئی ہی خوشخواری

غزل ۲۱۴	<p>ہوا مردہ ٹپک کے سر جو ہن تیرا قدم چھوٹا کسی سے یون بھی کرتا ہو کوئی قول فہم چھوٹا نصیب اسکا کو پھوٹا کہ جس سے وہ صنم چھوٹا نہو گا یون کسی کا کرنے کوئی بیت المم لوٹا یہ دل ڈوتا نہیں ہاتھوں سے اسکے جام جم لوٹا</p>	<p>ترے فرقت زدہ کا ہاے کس حسرت دم ڈوتا انوکھانا قہیم اپنی نہ غیروں سے ملو گھا پھر ملا آخر قیدیوں سے ہونا خوش حسینوں سے کیا جس طرح سے غارت مراد دل اسے چوتے نے نکرنا تھا اسے یار و تراب ایسے کی دلشکینی</p>
غزل ۲۱۵	<p>نہیں اب کچھ امید اس سے کہ بالکل آسرا ڈوتا نہیں جڑ سے سے ٹٹا ہو جہاں شیشہ ذرا ڈوتا نزا کت اس میں ہوا تھی نظر سے جب گرا ڈوتا جنون میں ہاتھ سے لڑا کون کے لمبے ستر اڑوتا محبت میں ہوا فانی ترا چون دچرا ڈوتا</p>	<p>نہایت بیوفامیلا صنم سے دل مرا ڈوتا لگا وٹ سے پھر اس کی ٹیکن دلکی نہ جاو گی ہمارے شیشہ دل کو سنبھل کے ہاتھ میں لچو بہت پری میں دانائی کا تھا جھکو گھنڈا او دل ترا اب اسکو غنیمت جان جو رہا ہوا جا جگ میں</p>
غزل ۲۱۶	<p>صبر کر چندے گذر جانے دے ایام بہار پھول جاتے تھے خوشی سے ٹٹکے جو نام بہار دور کر صیا و دام اپنا با ایام بہار جس طرح گل جو دم آغاز و انجام بہار جو گئے صبح خزان دیکھے گئے شام بہار</p>	<p>چھپریت بلبل کو اے صیاد ہنگام بہار گل کھلے ہیں کیوں نہ مٹے رخ چمن کو سیکلی کیوں مزے میں بلبل و گل کے خلل ڈالے ہو تو لڑا کپن سے تا جوانی یون رہا اس کا جمال کس طرح وہ رنگ و بو پر گل کے مائل ہو ترا ب</p>
غزل ۲۱۷	<p>ادھر ہم سر نہج کائے ناتوان بیمار بیٹھے ہیں کہ جی دینے پہ ہم بھی مستعد تیار بیٹھے ہیں</p>	<p>ادھر وہ ظالم و سرکش لیے تلوار بیٹھے ہیں کہ پھر اسے میرے قتل پر باندھی ہو بسم اللہ</p>

کہ چارون سمت اُسکے طالب دیدار بیٹھے ہیں چمن میں اس لیے پوشیدہ ہم چون خار بیٹھے ہیں کہ کتنے یان برہمن توڑ کے زنا رہ بیٹھے ہیں	کہ ہر ہر وہ وہ متوجہ کہہ کر اکھیں ملاوے وہ سننا ہر ہم نے اسے بلبل بیان آنگاں وہ گل تراپ اُس بت سے کہ دنیا سمجھے یان قدم رکھے
--	--

غزل ۲۱۸

ہوے ہم کامران خون میں نہا کے گئے ٹھوکر سے غیروں کو جلا کے سرشکون نے دیا داغِ جدائی عبث کرتے ہو تکلیف اے میجا بڑھا ہوا عشق خط سے عشق گیسو شبِ وصل کٹی جاتی ہو یا رب گئے تختِ جگر بھی اشک کے ساتھ یہی عشق خطِ اخضر اگر ہو نہ سمجھے تھے کہ سشل شمعِ محفل میں وہ افسردہ دل تھا بعدِ مردن لبوں کی یاد میں ہم کو غمش آیا محبتِ مسخ لائی بعدِ مردن الہجی زلفِ ہر شانہ سے کیا کیا نہ زندہ کر سکے عاشقِ کامردہ کہا فتل نے اگر قبر پر بعد	بہت بچھتا ہے وہ قاتل میں آ کے ملا یا خاک میں ہم کو جلا کے رکھا تھا اُن کو آنکھوں سے لگا کے دوا کے ہیں نہ قابلِ ہم دعا کے ہوئے ظلمت کے باودیِ خضر آ کے مگر اُٹھتے نہیں پروے حیا کے کسے رکھیں گے چھاتی سے لگا کے کسی دن سو رہیں زہر کھا کے کر نیلے خاک وہ ہم کو جلا کے نہ لایا شمع کوئی بھی جلا کے مے ہم چشمہ حیوان پہ جا کے وہ روئے تربت عاشق پہ آ کے بگاڑا تم نے اپنے سر چڑھا کے سیما بھی چلے شانہ ہلا کے اُٹھو سوئے بہت آزام پا کے
---	---

غزل ۲۱۹

مست ہر کون کس سے کہوں ماجرا سے دل	بہتر یہ ہو کسی سے نہ کوئی لگائے دل
-----------------------------------	------------------------------------

کیونکر رہیں جو اس جو قابو سے جائے دل باتیں وہ دلفریب ادائیں وہ دلربا بیسر و بیروت و نا آشنا ہو تم شیریں کا یہ کلام ہر ہر وقت ہر گھڑی	اے کاش موت آئے کسی پر نہ آئے دل ایسے پری جہاں پہ کیونکر نہ آئے دل تمہے خدا کرے نہ کوئی بھی لگا لے دل جس کو خدا حشر اب کرے وہ لگا لے دل
---	---

غزل ۲۲۰

نشان ہو دل میں اپنے ناوک خراگان جہان کا نہ پوچھو ہمد مود کٹنا شب تاریک پیران کا جنون کی شکست جسے عبت ہر تھکاو زندان میں بجائے محل ہر زخم دل بجائے آپشہم تر مجھے گریہ کی فرصت ہے تو اس وحشت دکھا دو دین خرابی میں ڈر گیا تو پریشان دل ترا ہو گا جنازہ جلد ہو نچا دو مرا اس بت کے کوچے میں	دراوا ہو سکے کیا چارہ گر سے زخم نہان کا دم شمشیر تھا گردن پہ ہر دم خیم گریبان کا چھڑا دے قید سے ہو تو رستہ میں بیابان کا شال تیار بارش تاریک اک گریبان کا جو عالم ہی بیابان کا وہی نقشہ ہو زندان کا ارے ناصح نہ سن قصہ مرے حال پریشان کا کہیں جھونکا نہ لگ جائے نسیم بارغ رضوان کا
--	--

غزل ۲۲۱

کوئی بشر مجھے ایسا نظر نہیں آتا رفیق دان کوئی جاتا ہر دم کلمہ کے اگر مریض درد محبت کا دل نہ توڑا اپنے مسح ہر چہلا نامرا نہیں منظور ہوا ہر حال حیا کا یہ پھر میں تیرے	کہ تیرے کوچے سے تھامے جگر نہیں آتا تو پھر وہ بھول کے رستہ او طر نہیں آتا نہیں تو منہ سے نہ کہ تو اگر نہیں آتا مرے جنازے پہ وہ جان کر نہیں آتا کہ اب تو دم بھی ہو دو دو پہر نہیں آتا
--	---

غزل ۲۲۲

لبوں پہ جان ہر بیان دان سوال جانے کا بھری ہیں آن کے سینے میں حسرتیں ایسی	کہاں ہر دم میں دم اس صدمہ کے اٹھانے کا کہ اب ٹھکانا نہیں دم کے بھی سامنے کا
---	--

بغیر جان لیے آزار غم نہیں جاتا شکاف سینہ مرا چاک دل جگر ٹکڑے رقیب سوزش دل کے مزے کو کیا جانے خدا ہی ہو کہ رہے تو بکعبہ جانے تک	خدا کسی کو نہ دے روگ دل لگانے کا اور اُسبہ بھی ہو خیال اُسکو آزمانے کا کہ حوصلہ نہیں رکھتا جگر جلانے کا قدم قدم ہو تصور شراب خانے کا
---	---

غزل ۲۲۳

تشہ کا مون نے شہادت پہ ترے دل کھولا الامان کی درو دیوار سے آتی ہے صدا سینہ کو بی سے تنگ لگے تھے یا تک احباب داد بیداد کی چاہی تو کیا اور ستم ہاں رہے ہاں محبت کہ صفائی کے لیے	آبِ تیشیر سے روزہ دم بسل کھولا کس نے زخمِ جگر عاشقِ بیدل کھولا کہ نہ چھاتی سے مرا ہاتھ تر رگل کھولا خوب انصاف پہ دل حور شامل کھولا خط مرا غیر کے آگے سیرِ محفل کھولا
---	--

غزل ۲۲۴

سنا ہو آپ ذکر عاشقِ ناشاد کرتے ہیں عروسِ گل کی حسد ہی آن ہو کیا صحنِ گلشن میں اُتر آتی ہیں پران صاف اُنکے شیشہ دل میں نہیں معشوق و عاشق اپنے اپنے شغل سے قافل کتر کر نوچ کر پر توڑ کر یا باندھ کر فرحت	جہاں اللہ مجھ بھولے ہوئے کو یاد کرتے ہیں کہ مرغانِ چین شورِ مبارکِ باد کرتے ہیں نہیں معلوم کیا جادو یہ آدمِ زاد کرتے ہیں وہ صحنِ بلخ کو ہم دشت کو آباد کرتے ہیں وہ مرغانِ چین کو قید سے آزاد کرتے ہیں
--	---

غزل ۲۲۵

قصہ ہجرتان ہوش میں آکون تو کمون ۛ ۛ دیکھے دل دام جو پوچھے تو کہا یوسف نے زرِ خسار کے بوسے کی ہو یون کیسا قیمت سلسیلِ دہنِ پاک کی پوچھو نہ صفت	تھام لون ضبط کروں دل کو سنبھالون تو کمون اے زلیخا اے بازار دکھا لون تو کمون چاشنی دیکھ لون کس دیکھ لون تا لون تو کمون ہاتھ نہ دھو لون دھو کر لون نہا لون تو کمون
--	---

سیرہ بوسے غیب کا مزا لون تو کمون اپنے سر بیٹھے بٹھائے جو بلا لون تو کمون فرحت اختیار کو جب بزم سے ٹالون تو کمون	تلخ ہر ترشش ہر شیرین ہر کہ پھیکا ہر کہ تیز سرگشت غم کیسو سے وہ برہم ہونگے رازول کی نہ کیسو پوئیں خبر کا لون کان
---	---

غزل ۲۲۶

جو کمین ہر نقش بر آب ہر جو مکان ہر شکل جباب ہر جو وہ ن ہر شکلی گل چین تو پسینا عطر گلاب ہر یہ بین سب بین کے مباحثے نہ عذاب ہر نہ خواب ہر نہ وہ دل رہا نہ وہ جی رہا نہ وہ عمری نہ شباب ہر ہر روان عدم کو یہ کاروان جسے دیکھو یا بکباب ہر اسے پتے ہیں اسے کھاتے ہیں یہ شراب ہر وہ کباب ہر رہے بیٹھے کھڑے چھپائے وہ جو کہا تو بولے جباب ہر مگر اللہ اللہ یہ ضبط ہر کہ نہ جس کی حد نہ حساب ہر	یہ زمانہ عالم خواب ہر پے تشہ مثل شراب ہر رگ برگ گل ہر رگ بدن رخ صاف غیرت یا سمن نہ پھرے عدم کو جو چل بسے ہر سزا ہر کی خبر کسے نہ وہ وقت عیش و نوشی رہا نہ وہ لطف با وہ کشی رہا ہر بین غیر روان روان بشارت کے پیچھے ہیں سب مان جو چشم تر سے بہاتے ہیں جگر اپنا غم سے جلاتے ہیں کبھی آئے آئے نہ آئے وہ اگر آئے بھی تو لجا آئے وہ تھیں طرہ شتری خطا ہر کہ جو یوں فاون سے رہا ہر
--	---

غزل ۲۲۷

کہ جوش فصل گل ہر اور عالم ہر جوانی کا ہمیں کیا لطف حاصل ہوگا اپنی زندگی کا کسی ساحت نہ بھولا شوق ہوگا شرف جوانی کا اگر تیرے عاشق کے یہ رنگ زعفرانی کا کہ میں کشتہ ہوں قاتل کے لباس مخموری کا فرو ہوتا نہیں نشہ شراب ارغوانی کا رہو گناہ شریک ممنون تری اس مہربانی کا دگر نہ خضر سان کیا لطف غیر حیا و وفا کا	پلا ساقی مجھے ساغر شراب ارغوانی کا نہیں دم بھر کو بھی تشریف لاتے ہو میان صفا تھاری بیت ابرو ہو گئی ہر یاد جسدن سے ہنس کر تے ہیں خوبان جہان جو دیکھ کر تجھ کو نہ کیونکر سے پانک زرد ہو جاوے مرا لاشہ تری مخمور آنکھوں نے کیا سرست کیا تجھ کو ذرا اے ماہ وقت نزع تو صورت دکھا جانا میر ہوئے وہ معشوق اگر اخگر تو راحت ہر
---	---

تلخ ہر ترشش ہر شیرین ہر کہ پھیکا ہر کہ تیز سرگذشت غم گیسو سے وہ برہم ہوئے راز و دل کی نہ کسی کو پہنچا کہ ان کا	میوہ بوسے غنیمت کا مزہ لہو تو کون اپنے سر پیٹھے بٹھائے جو بلا لہو تو کون فرحت اغیار کو جب بزم سے ٹالو تو کون
--	--

غزل ۲۲۶

یہ زمانہ عالم خواب ہر پے تشہ مثل شراب ہر رگِ برگ گل ہر رگِ بدن رخ صاف غیرت یا سمن نہ پھرے عدم کو چہل بے ہر سزا جزا کی خبر کے نہ وہ وقت عیش و نوشی رہا نہ وہ لطف بادہ کشی رہا ہر بہرہ عمر روان روان بشکر گئے پیچھے ہیں سب ان کہ جو شیر تر سے بہاتے ہیں جگر اپنا غم سے جلاتے ہیں کبھی آئے نہ آئے وہ اگر آئے بھی تو لجا ئے وہ تھیں جگر دشتی خط ہر کہ جو یوں فاون سے ربط ہر	جو کین ہر نقش بر آب ہر جو مکان ہر شکل جاب ہر جو وہ تن ہر رشک گل جن تو پسینا عطر گلاب ہر یہ ہیں سب ہیں کے مباحثے نہ عذاب ہر نہ تواب ہر نہ وہ دل رہا نہ وہ جی رہا نہ وہ عمر ہر نہ شباب ہر ہر روان عدم کو یہ کا روان جسے دیکھا پہ جاب ہر اسے پیتے ہیں اسے کھاتے ہیں یہ شراب ہر وہ کباب ہر رہے پیٹھے منہ کو چھپائے وہ جو کہا تو بولے جاب ہر مگر اللہ اللہ یہ ضبط ہر کہ جس کی حد نہ حساب ہر
--	---

غزل ۲۲۷

پلا ساقی مجھے ساغر شراب ارغوانی کا نہیں دم بھر کو بھی تشریف لاتے ہو میان صفا تھاری بیتا برو ہو گئی ہی یاد جسدن سے ہنساکرتے ہیں خوبانِ جان جو دیکھ کر تجھ کو نہ کیونکر سر سے پائاک زور ہو جاوے مرالا شہ تری مجھ کو را نگہوں نے کیا سرست کیا تجھ کو ذرا اے ماہ وقت نزع تو صورت دکھا جانا میسر ہوئے وہ معشوق اگر اٹھ کر تو راحت ہر	کہ جوشِ فصل گل ہر اور عالم ہر جوانی کا ہمیں کیا لطف حاصل ہو گا اپنی زندگی کا کسی ساحت نہ بھولا شوق ہو کو شرفِ خوانی کا آخر ہر تیرے عاشق کے یہ رنگ زعفرانی کا کہ میں کشتہ ہوں قاتل کے لباسِ حفلی کا فرو ہوتا نہیں نشہ شراب ارغوانی کا رہو گماشتہ کب ممنوع تری اس مہربانی کا وگر نہ خضر سان کیا لطف نہ عجزِ جاوہانی کا
--	---

ظفر جسے اُس پری نے اپنا جال دکھلایا حیرت انگیز
وہ نقش دیوار ہو گیا ہر نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے

غزل ۲۳۰

کسی پر وہ نشین کا ہر شوق لقا کوئی طرح اب ایسی بتا دے مجھے
کہ اٹھا کے وہ پردہ شرم و حیا ذرا اپنا جال دکھا دے مجھے
ترے دیکھنے کے تو میں سیکڑوں ڈھب نہیں دیکھتا میں تو یہی ہر سبب
کہ تجلی حسن کی برق غضب کین ایسا نہ کہ جلا دے مجھے
مجھے قتل کیا تو یہ اُس نے کہا کہ تو بیخ و عذاب سے چھوٹ گیا
ترے ساتھ یہ میں نے سلوک کیا مرے کشتہ ناز و عا دے مجھے
مہر ہی اتنی بھی طاقت و تاب نہیں کہ زمین سے اب اٹھے یہ خاک نشین
ترے کوچے کی سمت بلا سے کہیں مرا اگر یہ شوق بہا دے مجھے
کسی زخم تو کھائے پر آج ملک ملی لذت عشق نہ مجھ کو فلک
مرے زخم جگر پہ چھڑک کے نکم مرا عشق و وفا کا چکھا دے مجھے
لگے بات کا سیری ٹھکانا کہاں کہ جب ایک سخن میں وہ سحر بیان
کبھی عرش برین پہ بناوے مکان کبھی فرش زمین پہ گراوے مجھے
ہو دام علائق جسم اگر کروں گلشن قدس کی سیل
کوئی ایسا ہو کامل پاک نظر کہ بوقید سے اس کی چھڑا دے مجھے

غزل ۲۳۱

جسکو دلدار سمجھتے تھے سو دلہن نکلا	چارہ گر ہم جسے سمجھے وہ فسون گر نکلا
سرمہ چشم بہر شوخ کو سمجھا میں کیسی	جس سے تیغ نگہ ناز کا جو ہر نکلا
خاک جو شوق شہادت دین ہوا ہر تل	سبزہ تربت سے مرئی صورت خیر نکلا

<p>خونکے یہ دل غنیمتِ مہرین ہیں گویا قاتل حسرتِ قدیم تر سے سینہ گلزار سے آج</p>	<p>تیار دامن ہی مرے قتل کا محضر نکلا صورتِ آہ رسا سرودِ صنوبر نکلا</p>
<p>غزل ۲۳۲</p>	
<p>جہان میں ہم نے اگر کیا نہ پایا برائی اپنے دل سے دور کر کے کنشت و کبت و دشت و چمن میں خبر لے کون یا رانِ عدم کی رہی مالاں سدا بلبلِ چمن میں چھپا یا ہم نے یہ سوزِ نہان کو بہت دیکھے اگرچہ مصر و بازار یہ دنیا واقعی ماتم کدہ ہے</p>	<p>نشانِ لیکن محبت کا نہ پایا بیانِ ہم نے کسے اچھا نہ پایا کہاں یا رب ترا جلوِ آہ نہ پایا کسی زندہ نے وہ رستا نہ پایا مزا کچھ گل کی صحبت کا نہ پایا کسی نے راز غمِ اپنا نہ پایا کوئی یوسفِ مگر تجھ سا نہ پایا نشانِ یانِ عیش و راحت کا نہ پایا</p>
<p>غزل ۲۳۳</p>	
<p>کیا تڑپنا دیکھ کر میرا وہ گہرا جا بیٹگا کیا میں تڑپوںِ خجیرِ برانِ قاتل کے تلے یہ تو کرتے ہیں تم پھرنے کو چے میں کوئی بسکہ شوقِ دیدہ پھٹ جا بیٹگا سنگِ مزار عاشقِ کاکل کا دشت سے ٹھنڈا ہو محال اے قہر اس کرتہ تو غفلتِ مہرین اُسکے ہاتھ کو</p>	<p>سا نے قاتل کے خود مجھے نہ تڑپا جا بیٹگا دیکھ کر مجھ کو تڑپتا وہ تو گہرا جائے گا کیا دلِ شیدا کو اپنے خاکِ بہلا جا بیٹگا وہ بہت کافر مری تربت پہ گرا جا بیٹگا لاکھ گودیوں نے زنجیرِ دن سے جکڑا جا بیٹگا وہ سرِ اپنا زانِ باتون سے غمرا جا بیٹگا</p>
<p>غزل ۲۳۴</p>	
<p>اشک سے میرے خباہت کو جانِ بہکیا دشمنِ گردن ڈوبا میری سوجِ اشک نے</p>	<p>لے ترا کھل الجوا ہر چشمِ گریانِ بہکیا غرق ہوئے میں عطارِ دہو تو کیو انِ بہکیا</p>

کس قدر دینا میں دریا سے فنا ہے موج زن بلغ حنبت میں جو رویا ہوں فراق یار سے ای قدر اسماں تخت ہے خدا کو ناپسند	دیکھ اسی غافل کمان تخت سلیمان بگیا فل ہزار باب جنان کا یہ کہ رضوان بگیا دیکھ کیونکر لشکر فرعون دہا مان بگیا
--	---

غزل ۲۳۵

کھوپا ایسا غم دلدار میں ڈھونڈھانہ ملا زخم جو ہیں دل صد چاک میں میرے اے گل تیغہ ابرو سے قاتل میں جو ہے برائی یوسف اپنا نہیں معلوم کمان نہاں ہے حسن کو خط نے ترے رنگ بنا یا میرا	دل مرا اس جسد زار میں ڈھونڈھانہ ملا غچہ ایسا کوئی گلزار میں ڈھونڈھانہ ملا کاٹ ایسا کسی تلوار میں ڈھونڈھانہ ملا جس قدر کوچہ و بازار میں ڈھونڈھانہ ملا اب وہ آئینہ جو زنگار میں ڈھونڈھانہ ملا
--	---

غزل ۲۳۶

سب یاد میں آیا تھا دلدار بھکر واقعہ نہیں کوئی مری بیماری دل سے دکھلاتا ہے ہر روز نئے رنگ کا انداز سنبھل گئے عالم ہستی میں صد افسوس واقعہ ہے مرے پورے زمان سے جو وہ کافر تجھیل کسی کام میں اچھی نہیں ہرگز	مارا ہے مجھے تو نے گنگا بھکر بالین پہ طیب آتے ہیں بیمار بھکر عاشق مجھے اپنا وہ تنگ بھکر ہم آتے دم سے تھے جو سزا بھکر کرتا ہے قسیم مرے اشعار بھکر دنیا میں خدا کیجیے ہر کار بھکر
---	--

غزل ۲۳۷

لیکھ اغیار کو آتا ہے اور سوسو بار ہر کمان گل کا نشان نعل خزان میں جہاز سیر کو جاتا جو گلشن میں وہ رشک گلزار دل لگا لیا کہاد و ہراب ہی ٹکنا و شوار	داغ غم دیتا ہے وہ رشک قمر سو بار جا کے لیتی ہے گلستان کی خسرو سو بار جھکتی تسلیم کو ہر شاخ خسرو سو بار جایا کرتا تھا میں ہر روز جدھر سو سو بار
--	---

روز زندان میں لیتا ہوں خبر سو سو بار

کب سے رشوق ہر تیرا مجھے اے فضل بہار

غزل ۲۳۸

میں دو خوش رشید منور ترے جاناں عارض
گل میں گویا ترے امی رشک گلستان میں
پہنچتے ہیں ترے یا قوت رقم خان عارض
شمنے کو گھٹ پین چھپائے ہیں مرجان عارض
لالہ گل کے ہیں گویا دو خیابان عارض

ایسے رکھتے تھے نہ بدشن نہ کنعان عارض
سبزہ خطا ہے جو ریحان تو ہو کاکل سنبل
دیکھ کر اسی بت کا فریہ خطا نو آغاز
غیر کو بوسہ دو اور ہاے ستم یوں مجھے
چمن حسن ہو وہ غیرت شمشاد وند

غزل ۲۳۹

ہر روز و شب جوں پہ مرے ہلے ہلے دل
یار بگر کسی کا کسی پر نہ آئے دل
کافر ہو پھر کسی سے جو بندہ لگا لے دل
درد و تباہ شوخ ہے یارب بلا سے دل
ہر خضر اشتیاق میرا رہنمائے دل

والا ہو کس بلا میں مجھے واسے واسے دل
جی جئے جان جئے اجل آئے موت آئے
اُس بت کے غم میں باب کی سلامت اگر رہا
مجھ کو بلا سے جان یہ دل بہت سارا ہے
کیونکہ غم کو سے تباہ مجھ کو ہو قدا

غزل ۲۴۰

ترے ہر کی تاب نہیں ہے صنم مجھے نالہ و آدرسا کی قسم
مجھے غامت بچ و عنای کی قسم مجھے شیوہ درد و بکا کی قسم
یہ جو آپ کے لب پہ ہر داغ ہوا نہیں مجھ پہ کچھ اسکا ہے راز نہ کھلا
لو بتاؤ صنم مجھے ہر خدا تمھیں خالقِ ارض و سما کی قسم
میں نے بوسہ جو تے کیا ہے طلب مرجان یہ سکوت کا کیا ہے سبب
مجھے دیکھے خیر جواب ہی اب تمھیں پردہِ شرع و حیا کی قسم
صنم آتشِ غم سے کیا اب ہوں میں کئی روز سے بخور و خواب ہوں میں

مری لیجے خبر کہ خراب ہوں میں تھیں شافع روز جزا کی قسم
 ترے دید کے شوق میں رشک قمر میں نے لی ہو عدم کی جو راہ سفر
 مرے کیجے جنازہ پہ تو بھی گزر تجھے کشتہ ناز و ادا کی قسم
 نہوکل کی خطا یہ خطا و پری کرو رات کو پھر یہاں جلوہ گری
 میں نہ چھپو گنگا آب تھیں آج ذری مجھے پاس دلحاظ و وفا کی قسم

غزل ۲۲۱

اٹھا کر لیچلو میرا بھی بستر کوے جانان میں
 حجب کیا ہو مرضی غم جو رہتے ہیں وہاں نا صح
 شمیم زلف مشکین ہو نہ پوچھ اے ہجوم نادان
 گذر باد صبا کا بھی وہاں دھمت سے ہوتا ہو
 تیشب ظلمت ہو اور آنسو ہیں میرے چشمہ جوان
 شفا پاتا ہو ہر بیمار و مضطر کوے جانان میں
 مسحا کا گزر رہتا ہو اکثر کوے جانان میں
 کہ آتی ہو کہاں سے بوسے عنبر کوے جانان میں
 خبا ر خا کساران پہونچے کیونکر کوے جانان میں
 بنا ہوں ای فدا میں بھی سکندر کے جانان میں

غزل ۲۲۲

بہت مشکل ہو اب شفتا مجھ کو
 دو دنگا اے چرخ گالیان تجھ کو
 چرخ فریاد اک مبت سفاک
 لیکیا دل اور اس کے بدلے میں
 مال و دولت سے کیا غرض یارب
 ناتوان ہوں و یار جانان میں
 مرض عشق ہو و فدا مجھ کو
 اُنسے تو نے کیا جبر مجھ کو
 فوج کر کے جلا گیا مجھ کو
 دیکھ غم وہ دہلر با مجھ کو
 اُس کے کوپے کا کر گدا مجھ کو
 جلد آزار لیجیل اے صبا مجھ کو

غزل ۲۲۳

کیا بُرا عشق کا آزار لگا ہو مجھ کو
 کام کچر آب و نورش سے نہ رہا ہو مجھ کو
 کچھ موثر نہ دوا اور نہ دوا ہو مجھ کو
 ناشتہ غول جگر کا جو سدا ہو مجھ کو

مونس جان خیزین پنج و عنا ہر مجھ کو تلخ کامی مین جو شکر کا مزا ہر مجھ کو بارے کچھ دردِ پنم سے شفا ہر مجھ کو سہر درِ مشکل دارین کھلا ہر مجھ کو	مشغلہ جبرین جواہ و بکا ہر مجھ کو کس سے بوسہ لب شیرین کا ملا ہر مجھ کو آج جو شربت دیدار ملا ہے مجھ کو نظرِ افضال خدا پر چو قدا ہے مجھ کو
---	--

غزل ۲۲۳

تو جو لیلیٰ ہو تو مجنون بھی بنا دے مجھ کو آتشِ ہجرتِ بان کاش جلا دے مجھ کو بیوفائی سے نہ اسے شوخ و خفاں مجھ کو بھیجتا خط بھی ہو وہ شوخ تو سداے مجھ کو بت میکش کھی اک جامِ پلا دے مجھ کو غزلین دو چار تو آج اپنی سنا دے مجھ کو	اے پری حسن دل افروز دکھا دے مجھ کو تابِ دوری نہیں صلا مرے دل کو یا رب عمر کاٹی ہو ترے پنج و محبت میں مدام سادہ رویوں کی نہ سادی ہو کوئی ناز سے بات بوسہ زلف جو لے لون میں سیستہ میں ایک مدت سے قدا ہوں ترا مشتاقِ کلام
--	---

غزل ۲۲۵

ہو گیا میں فوجِ اوقا تل تری تلووار سے کام رکھتا ہوں تہوں کے سایہ دیوار سے مر گیا ہوں میں کسی کے جلوہ دیدار سے مجھ کو ہوتا ہو جنون پیدا گل و گلزار سے ہو عبث پر ہیز کرنا صحبتِ دلدار سے	زخم کھایا ہو جگر پر ابرو سے خمدار سے سایہ طوبی کی خواہش ہو نہ عروں سے غرض قبر پر کوندا کر گئی میری بجلی رات دن بھرمیں اس سرو قاست کے نہ تو کلیف میر پاک ہو نیت جو تیری اے قدا کچھ غم نہیں
--	---

غزل ۲۲۶

جہان کو ہم سرا سر جلوہ دلدار کتے ہیں جہان تو جلوہ گر ہو دے اُسے گلزار کتے ہیں سجن جو جی کو لیجا دے اُسے گلزار کتے ہیں	جسے تم غیر سمجھے ہو اُسے ہم یار کتے ہیں نہو جس گل میں تیری بو اُسے ہم خار کتے ہیں اداجس چال میں نکلے اُسے رفتار کتے ہیں
---	---

سند منصور ہی سے یہ ملی راہِ محبت میں نگاہ مست تیری کس قدر خونریز عالم ہر نہیں ہر اپنا شیوہ شاعری کا فرد پر پہنچے	برہ آئے جس کا ستر اسے سہ دار کتے ہیں عبث آنکھوں کو تیری نگریں بیمار کتے ہیں کیا نذر نیاز اُنکے جو یہ اشعار کتے ہیں
--	--

غزل ۲۴۷

پری ہر شکل گوری سا نولی معلوم ہوتی ہر نہو ہوا اُنکے پستان کا بہار آئی ہو جو بن ہر شب فرقت فلک پر مین پتائے یا لہ اُٹھا سے طبیعت کا عجب ہر ڈھنگ ہو معشوق کیسا ہی نخا اٹکا ویدہ دل سے محبت میں جو پڑھتا ہوں کسا صیا و نے انداز دیکھا جب کہ بلبل کا نہیں بیوجہ لب پر خون کی لالی لگائی ہے لطافت ہند میں ہر مبتلا اگر خیر لیجے	جوانی جس کسی کی ہو جہلی معلوم ہوتی ہو پہچکتی سن سے گل کی کلی معلوم ہوتی ہو یہ شمع کُنہ گروں جلی معلوم ہوتی ہو بڑی بھی ہر او اُس کی بھلی معلوم ہوتی ہو عبارت بھی خفی لکھی جہلی معلوم ہوتی ہو گلون میں رہ کے ناز وں کی ملی معلوم ہوتی ہو کسی پتہ قاتل کی چلی معلوم ہوتی ہو رہائی اس سے مشکل یا علی معلوم ہوتی ہو
---	---

غزل ۲۴۸

نہ چھوڑو ہمیں دل دکھائے ہو سے ہیں جو اشک آنکھ میں ڈوب ڈوبائے ہو سے ہیں بتوں نے جلایا ہمیں شمع صورت نہو سے اس قدر قہر تکلیف ہم کو شہیدوں کے لاشوں پہ بولا یہ قاتل گلہ نجات کا کچھ نہ شکوہ فلک سے حیا و صل میں بھی نہیں جاتی آن کی جو آجائے مشکل تو گھبرا نہ رنگین	جدائی کے صدمے اٹھائے ہو سے ہیں جگر پر کڑھی چوٹ کھائے ہو سے ہیں خدا سے بس اب لو لگائے ہو سے ہیں ترے طہر میں دھان آئے ہو سے ہیں یہ سب خون میں کیوں نہا کی ہو سے ہیں دل غم زدہ کے ستارے ہو سے ہیں ڈو پٹے سے منہ کو چھپائے ہو سے ہیں علی نہ پر رند ادا کئے ہو سے ہیں
---	---

غزل ۲۴۹

چاشنی گرم فرقت نے چکھائی آپ کی
جان لیگی ایک دن یہ کج ادائی آپ کی
دیتے ہیں در پرکھڑے عاشق وہائی آپ کی
چاند سی صورت جو نظروں میں سمائی آپ کی
وہ طبیعت ہمے پھراک دن نہ پائی آپ کی
واہ وا صاحب حس کیا رنگ لائی آپ کی
نقد دل تو دے چکے ہیں رونمائی آپ کی
بمیت داری بڑھ گئی جب یاد آئی آپ کی
سخت مشکل اب ہر عالم سے صفائی آپ کی

سم ہوئی حق میں ہمارے آشنائی آپ کی
بے سبب اچھی نہیں جاتاں رکھائی آپ کی
حال پر ہی چاہیے ہر اے شہِ خوبان ضرور
آنکھ بھر کر بھی کبھی ہم نے نہ دیکھا حور کو
ہو گئی اغیار کی جب سے رسائی بزم میں
جُبِ ملی مندی ہوے دو چار خون عشاق کے
بعد مدت کے قدم رنجہ کیا کیا نذر دین
شب تڑپتے لوٹتے سر دھنتے گزری ہر گھج
پھر گئے غیروں کی خاطر آپ اپنے قل سے

غزل ۲۵۰

شرم دینا خوب عجبیٰ ہے نہ دھیان اسد کا
سچ جو پوچھو یہ پتا ہے اُسکے گھر کی راہ کا
گنبد گردون نے سیکھا ہے چسبن رو باہ کا
شور ہے چاروں طرف گلشن میں بسم اللہ کا
سچ تو یوں ہے ہو یقین کسکے تئیں افواہ کا
روے دلبر ماہ ہے بالاماء کا
تجہ بین عالم کربا کا مجھ میں نقشہ کاہ کا
آج تک کھلتا نہیں احوال اسکی بچاہ کا
کیا اثر جاتا رہا اندھیری آہ کا
واہ کیا آسان ہے کرنا کسی سے چاہ کا

جب سے میں بندہ ہوا ہوں اُس بت دجواہ کا
کوئی چپ ہے کھینچتا ہے کوئی لغسہ آہ کا
حیلہ سازی کر کے مارے کیسے شیر نر
کس گل خوبی کے آنے کی خبر ہے اے صبا
یار کو دکھایا ہے اور یوسف کو سنتے ہیں فقط
دونوں عارض ہیں شامے ککشان وہ مانگ ہے
عشق تیرا کیوں نہ کھینچے تیری جانب کو گج
غرق بحر عشق میں لاکھوں ہوے ہیں آشنا
روز ترساتا ہے وہ قاتل مجھے ہر بات میں
آرامش کے لیے کہتا ہے یہ ہے وہ شوق

گرد و بخانے کے پھرنے سے ملا کیا فائدہ | کیجئے چکر طواف اور جوش بیت اللہ کا

غزل ۲۵۱

<p>حضرت عشق نے کیا کیا نہ کیا سا سنا نرگس شہلا نہ کیا گشتہ ناز کو زندا نہ کیا تو نے دل کا مرے سودا نہ کیا مین نے پرایک کا شکوا نہ کیا فتنہ کب چال سے برپا نہ کیا بجدا دل نے کچھ اچھا نہ کیا اپنا ثانی کوئی پیدا نہ کیا کام اس آہ نے اتنا نہ کیا جوش نے اپنا پرانا نہ کیا</p>	<p>کس کو وحشی کسے رسوا نہ کیا چشم ہر شارے اُس کی تو نے خاک دعوے تھا سب جانی کا نقد اک بوسے پہ پٹی اُس کی خرید تنتے کین مچھپے جفا بین لاکھوں بجلی کب پہننے سے تیرے نہ گری ہو گیا مائل رخسارِ حسنم کیون نہ مکتا اُسے کہتے جسے کھینچ لاتی اُسے میرے گھر تک دل کے لیتے مین کیا تم نے سوچ</p>
--	--

غزل ۲۵۲

<p>تھارا تھارا ہمارا بھارا تمنا ہماری تقاضا تھارا کھنچے کس سے ہو کیا ہو نقشا تھارا شیرازِ پدہ قبضہ تھارا مبارک رہے تم کو پیارا تھارا فضیحت ہماری تماشا تھارا غضبِ ہر مریجان غصہ تھارا تھارا تھارا تھارا تھارا</p>	<p>مکلف نہیں ہم سے زیبا تھارا لیا دل تو لوجان بھی کیوں ہے پھر یہ تصویرِ چہرہ اتر کیوں گیا ہی نہ تیرا ہر دستِ قدرت مین اپنے چلے ہمتو حسرت ہی لیس کر قیدو زقیدوں سے لڑنے کا قصہ نہ پوچھو مین اپنے ہی جذبے کا قائل تھا لیکن مجھے اور سے کیا مین عاشق ہوں پایے</p>
---	--

خفا ہوتے کیوں ہو رکیگانہ پیاسے	نہ جذبہ بہسار نہ جلو اتھارا
نسیم اس چمن گل ترکی صورت	پچھے کپڑے رکھتے ہیں پردا اتھارا

غزل ۲۵۳

عجب کچھ لطفت سے صدمے دل نادان اٹھاتا ہے	سزا اپنے کیے کی آپ یہ جس وقت پاتا ہے
کبھی تو غن روتا ہے یہ دل گہ مسکراتا ہے	کبھی صحرا میں جا کر خاک یہ سر پر اڑاتا ہے
سمجھنا تو نہ اسے نادان کہ یہ باتیں بناتا ہے	بہار آنے دے پھر دل دیکھنا کیا رنگ لاتا ہے
مرے نالوں سے نالان ہو ملک فریاد کرتے ہیں	کہ اے کجخت کیوں عرش برین ہر دم ہلاتا ہے
ہو ناہست پایا دل تو میدان محبت میں	کہ تجھ کو بعد مدت آج قاتل آزماتا ہے
کلام تلخ کرنے سے تجھے کیا فائدہ ظالم	مثال آبلہ خود دل ہو کیوں اُسکو دکھاتا ہے
اگر پوچھے وہ میرا حال تو قاصد یہ کہہ دینا	جگر میں درد ہو اور ضعف سے دل سنساتا ہے
نہیں ممکن ہو بے محنت کسی کو اپنا کر رکھنا	بہت مشکل سے دل پیاسے کیسکا ہاتھ آتا ہے
اگر کہتا ہوں اُس سے دیکھ مر جاؤ گنا کچھ کھا کر	تو کہتا ہو بلا سے کس کو مرنے پر ڈراتا ہے

غزل ۳۵۴

دل مرا تیرے سر کا نشانہ ہو گیا	اقت جان میرے حق میں دل لگانہ ہو گیا
ہو گیا لاغر جو اک لیلیٰ ادا کے عشق میں	مثل مجنون حال میرا بھی فسانہ ہو گیا
خاکساری نے دکھایا بعد مردن یہ عروج	آسمان تربت پہ میری شامیانہ ہو گیا
خواب غفلت سے ذرا دیکھو تو کب چنکے ہیں ہم	قافلہ ملک عدم کو جب روانہ ہو گیا
فصل گل ہیں بھی رہائی کی نہ کچھ صورت چوئی	قید میں صیاد مجھ کو اک زمانہ ہو گیا
بعد مردن کون آتا ہے خبر کو اے ترسا	ختم بس کنج لحد تک دوستانہ ہو گیا

غزل ۲۵۵

ہماری آہ کی تاثیر دیکھو	ہماری وہ عرش کی زنجیر دیکھو
-------------------------	-----------------------------

جدھر وہ ہو اسی جانب کو اپنا دیا داغِ جگر ہر جس نے ہم کو نہیں دامن میں اس کے سرخِ جناب اُداسی چھا رہی ہے بے کسی ہے جو خط جاتا ہو پڑھ سکتا نہیں وہ پھر آیا یار میرے در سے حبا کر گلے میں طوقِ دُہرے پا بہ زنجیر وہ بن بن کے بگڑ جاتے ہیں سلطان	لکچا جاتا ہو دل تا شیر دیکھو یہی ہو وہ بہت بے پیر دیکھو ہمارا خون ہے دہنِ گیر دیکھو مزارِ عاشقِ دلگیر دیکھو مری تقدیر کی تحریر دیکھو مری اُلٹی ہوئی نعتِ بید دیکھو اسیرِ عشق کی تو قیصر دیکھو مری بگڑی ہوئی تقدیر دیکھو
---	--

غزل ۳۵۶

وہ میرے پہلو سے گھر سدا رہے ادھر کی دنیا ادھر ہوئی ہو
قیامت آئی ہو یا الٹی یہ آج کیسی حسرت ہوئی ہو
مرصعِ الفت کی روح تن سے روانہ کھلے پر ہوئی ہو
تمام آفاق میں ہو چر چا تھیں کچھ اس کی خبر ہوئی ہو
تجھے ہو معلوم خاکِ زاہد کہ عاشقی میں ہو کیسی لذت
یہ پوچھ مجھ سے کہ عمر میری اسی میں سدا ہی بسر ہوئی ہو
خدا نے ایسا جالِ روشنی کیا ہو اس مہر کو عنایت
جو روئے تابان سے زلفِ اٹھی تو شام کو بھی سحر ہوئی ہو
کبھی جو در تک میں لُٹے پہونچا تو جھک کر دربان نے دی تیسکین
بلا میں گئے وہ ظہورِ حق کو درسا سا ٹھہر جس پر ہوئی ہو
نصیب دیکھو کہ ایک دن بھی مزاجِ آنکھ نہ ہم سے بدلا
اگرچہ دوبار سے نہ آیا وہ ادھر کی دنیا ادھر ہوئی ہو

گذر گئی جب شب جوانی تو کیا رہا لطفِ شعر خوانی
زبان کر بند اپنی صفدِ خوشی شمعِ سحر ہوئی ہر

غزل ۲۵۷

مرا بچپن یہ سدا چلبلا دل
بہت تازون کا پالا تھا مراد دل
ارے ظالم نہ مٹی میں ملا دل
اگر ہوتا مرے بس میں مراد دل
گیا دل ہاتھ سے میرے گیا دل
ہیں آفت رسیدہ اک ملا دل
ارے او بیروت بیوف دل
چل کر سو جگہ رہ رہ گیا دل
بس اب تو اک صغم کو دے دیا دل

لیے پھر تا ہر مجھ کو جا بجا دل
ملا یا خاک میں کیوں اس کو تو نے
ہزاروں حسرتوں کا خون ہو گا
اٹھاتا کیوں بتوں کے نازِ جیا
اودا تاز جانان کی دھانی
ملا روز ازل عالم کو سب کچھ
ہمارا بھی کبھی تو آشنا تھا
گلی سے اُنکے گھر تک آتے آتے
خوشی ہو غم ہو کچھ ہو ہم نے صغدر

غزل ۲۵۸

وہ لاکھ ہم پر حفا کر نیگے ہم مسکے دے وفا کر نیگے
سرور میں ہم بہک رہے ہیں نہ ہاتھ خم سے جدا کر نیگے
جو یہ نہو کا تو رند مشرب ہی کا چہر چا کیا کر نیگے
گلی میں اس بہت کی بیٹھ کر ہم ہمیشہ یا خدا کر نیگے
ہیان بچی حامی ہے برابر وہاں بھی جنت عطا کر نیگے

ہزار صدے سہا کر نیگے کبھی نہ آہ و بکا کر نیگے
چن میں بلبل چمک رہے ہیں شگوفہ گل ہما کر نیگے
جو جمع ہوتے ہیں نابل نہ رہتی مجھ کو حسرت کتنے ہیں سب
بہت سی کی ہنسنے سیر عالم بس اب ارادہ ہو یہ صغم
اسے ہو کیا خونِ روزِ محشر کہ جسکے صفدِ رُعلی ہو دیا

غزل ۲۵۹

باتوں میں اس پر ہی نے گنوائی تمام رات
پہلو میں دل نے دھوم مچائی تمام رات

کوئی کھڑی نہ وصل کی آئی تمام رات
اٹھ کر جو آپ پہلو سے میرے چلے گئے

سیر کی نہ ان کے منہ سے دُلائی تمام رات کالون پہ دھر کے سولے کلائی تمام رات جھکڑے تمام دن میں لڑائی تمام رات نیند ایسی سو گئی کہ نہ آئی تمام رات	پیر وں پڑے بلایں لین اور منتیں بھی کین خوف اُکو تھا کہ نیند میں بوسہ نہ لین کہیں پالا پڑا ہے مجھ کو عجب بد مزاج سے مونس پھر آج پیر کی شب کا ٹنی پڑی
--	--

غزل ۲۶۰

دو دن کی زندگی میں بتاؤ میں کیا کروں آجائے موت اگر تو میں شکر خدا کروں مجھ کو قسم خدا کی نہ تجھ کو جدا کروں تقدیر میں لکھا نہیں تدبیر کیس کروں اب قصد ہے کہ سیریا بان کیس کروں	عشق بتاں کروں کہ میں یا خدا کروں تجربہ میں اسے مسج بھلا جی کے کیا کروں لمبائے آسمان و زمین تپتی ہے جسم کی لاکھ جستجو ہوا جس پر نصیب گالش میں جا کے اور بھی وحشت ہوئی نصیب
--	---

غزل ۲۶۱

مرے داغ جگر پھر صورت لالہ لیتے ہیں ارے آجا ابھی دم تن میں باقی ہو سکتے ہیں ابھی کم عمر ہیں ہر بات پر مجھ سے جھپکتے ہیں تو اُس کی تنہ کو ہم آہ کس حسرت سے نکلتے ہیں کدھل شیشہ میرے پاؤں کے چھائے جھپکتے ہیں	پھر آئی فصل گل پھر زخم دل رہ رہ کے پکتے ہیں کوئی جا کر کہو یہ آخری پیغام اُس بتاتے ہیں نہ بوسہ لینے دیتے ہیں نہ لگتے ہیں گلے میرے وہ غیر دن کو ادا سے قتل جب سفاک کرتا ہے رتسا کی ہر تلاش یا زمین یہ وحشت پہنائی
--	--

غزل ۲۶۲

قصا کا سامنا رکھا ہوا ہر دل لگائے میں رہیں آبا و بیل اپنے اپنے آشیانے میں نہیں ہر دخل بندوں کو خدا کے کارخانے میں خطر ہو دُوب جانے کا بھی دریا کے مناسے میں	قیاس ہے کسی کو پیار کرنا اس زمانے میں یہی عالم رہے بس موسم گل کا زمانہ میں بنائے دیر و کجہ کا سبب کیا جانیے کیا ہے قدم رکھ دیکھ کر بھر محبت میں ذرا دل
--	---

صبا جی چاہتا ہو بس گریبان چاک کرنے کو | کبھی راحت نہیں پائی فلک کے شامیاؤں میں

غزل ۲۶۳

تری صورتِ بے کافرِ خدا نے وہ بنائی ہے | جنون کا جوش ہوا اور گلبدنِ تجھے جدالی ہے
ہو اے زلفِ عنبرِ فام پھر سر میں سمائی ہے | کسی دن پان کھانے میں نہی اُنکو جو آئی ہے
ہوا منظور کھپسہ تاراج کرنا کشورِ دل کا | ترے کوچے سے جیتے جی نہ اُٹھو گناہ جاؤ گنا
ہماری قبر پر زور دے کہ فرماتے ہیں حسرت سے | اُنکھ کر وہ سوال بوسہ کا کل پہ یون بوسے
وہ عیسیٰ دم جو آجاتا تو جی اُٹھتا یہ پھر مردہ | کوئی کہتا ہے جنون اور کوئی کہتا ہے دیوانہ
نہ کر سدا اس داغِ جنون کو راگِ گانِ آخِ کر

غزل ۲۶۴

بدر کو رشک سے ہلا کیا | چہرہ سے عاشقِ جمال کیا
عشق کیسے نے میرے آہ نہ گئے | باغِ عالم میں ہوں وہ برگِ حنا
کس ادا سے وہ بوسے جاؤ بھی | عکس پڑتا نہیں ہے آئینہ میں
سرِ نرِ انودہ ہیں خفیف میں ہوں | کس نے شب کا بیان کیا

<p>اپنا ہی مرغ و دل حلال کیا صورت سبزہ پائمال کیا بجہ ہی میں مرا وصال کیا بوسہ مانگتا تو رد سوال کیا چار بوسوں پر انفصال کیا دل میں گرا در کچھ خیال کیا</p>	<p>شب وصل اُنکے خوف سے ہم نے باغ عالم میں سبز رنگوں نے صدقے ہو جاؤں ایسی فرقت کے ایک دن راہ میں ملے تنہا ق الغرض طول جب ہوا قصہ بوسے پٹو جھی کو تم اسے حسد</p>
<p>تلودن کو اشتیاق ہو پھر نوکِ خار کا دیکھو تو حوصلہ ذرا مشتِ غبار کا آنکھوں میں گھر بنا ہو ترے انتظار کا ہو عشق جب سے ابرو دے خمدار یا رکا مارا ہوا ہوں افنی گیسوے یار کا + افسوس ہو گذر گیا موسمِ ہسار کا کچھ تم کو ڈر رہا نہیں روزِ شمار کا</p>	<p>سودا ہوا ہو پھر مژدہ چشم یار کا اُڑ کر چھو اہو عارض پر نور یار کا + اک پل کی نہیں ہو ترے شوقِ دیدن رکھتا ہوں زیر تیغِ گلا شوقِ فوجِ مین نشہ نہ اُس کے زہر کا اُتر بچتا بجشہ مجھ کو کیا قفس سے نہ صیاد نے رہا یوسف تبوں کے عشق میں بھولے خدا کی</p>
<p>اکھا کر گوشین جب کو چہ بے پیر میں آئے ہوس میں زر کی ہم ذخیرا ہشِ اکسیر میں آئے بہت کر دیاں ناٹھا کر خاۂ زنجیر میں آئے تعب کیا اگر جان سپہ کر تصویر میں آئے گر اجو پاس تیرے خواہشِ اکسیر میں آئے حلب کو چھو کر ہم خطہ کشمیر میں آئے</p>	<p>یہ سمجھ جیتے جی ہم خلد کی تعمیر میں آئے عدم سے شوقِ وصل کس سیم تن کا دہر میں لایا تھاری زلف کے سونے میں آوارہ پھرے بیرون لبِ معجز بیان سے اپنے گرتے لفظِ قہر کدو غنی وہ ہو گئے رنگِ طلائی دیکھ کر تیرا چھٹی عارض کی الفت یار نے جب سرو مری کی</p>

<p>دکھادہ دن بھی یارب جو کہیں سب دیکھ کر جھکو</p>	<p>کہ لو یوسف رواق حضرت شبیر میں آئے</p>
<p>غزل ۲۶۷</p>	<p>غزل ۲۶۷</p>
<p>اک طرف عشق میں یارب دل نادان ہو جائے میں تو کیا ہوں کہ بہن بھی کبھی دھوکے سے کیسا کیسی اور اکسیر کمان تیری نگاہ بر ملا زلفت کو چہرے پہ جو ڈالے وہ شوخ عرض یہ ہر شہہ خادم سے خلیل احمد کی</p>	<p>یا تو آباد ہو یا کاش یہ ویران ہو جائے تیری صورت کو جو دیکھے تو سلمان ہو جائے گر پڑے مور پہ واسد سیلماں ہو جائے کوئی کافر بنے اور کوئی مسلمان ہو جائے رنج سب دور ہوں اور عیش کا سامان ہو جائے</p>
<p>غزل ۲۶۸</p>	<p>غزل ۲۶۸</p>
<p>جیون میں نام لے لے کے تمہارا یا رسول اللہ یہی ہو آرزو دل میں پڑھوں تجھ نام کی تسبیح نہیں ہو دوسرا کوئی قیامت میں شفیق میرا درینہ میں جو پہونچا دے خدا جھکو تو بہتر ہو ترے کو چے مہلاک کو جو پلکوں سے بہا رہا ہم اندھیری گود میں رکھ کر اکیلا چھوڑ سب جاوین</p>	<p>مجھے یہ نام لگتا ہو سپار یا رسول اللہ کروں سب کام دنیا سے کنارا یا رسول اللہ مجھے اُسدن تمہارا ہی سہارا یا رسول اللہ کہ دیکھوں جل کے میں روضہ تمہارا یا رسول اللہ تو حاصل ہو بھی مطلب جا را یا رسول اللہ بے برکت تمہاری سے اندھیرا یا رسول اللہ</p>
<p>غزل ۲۶۹</p>	<p>غزل ۲۶۹</p>
<p>دلِ عشاق ہر ہر گام پر پاؤں سے ملتے ہیں ہزاروں عاشق شیدا کفِ انوس ملتے ہیں الہی دیکھتے کس دن مرے ارمان نکلتے ہیں غوص میں فاتحہ کے قبر کو ٹھکرا کے چلتے ہیں ہماری آہِ آتش بارے خسگر نکلتے ہیں نہیں بیوجہ اپنی آنکھ سے آنسو نکلتے ہیں</p>	<p>حصینان جہان جب سیر کو گھر سے نکلتے ہیں جتا ملتا ہو تو ہاتھوں میں او ظالم خدا سے ڈر سو گویا غیب میں ایک دن آیا وہ قاتل عجب قسمت ہماری ہو کہ بعد از مرگ بھی یہ بت نہیں معلوم کیسے شعلہ رو کے سوزِ فرقت میں کسی محبوب کے جوشِ محبت کا تقاضا ہو</p>

تن نازک میں فوراً نیل پڑ جاتے ہیں بھولوں سے ارے اویو فنا کچھ بھی سمجھے پروا نہیں اسکی شفیع عاصیان اپنا شفیع روزِ محشر ہی	جو آہستہ بھی فرشِ گل پہ وہ کر دھڑکتے ہیں جدائی میں تری عاشقِ شالِ شمع جلتے ہیں نثار احمد کی گیارہ گزِ عدو حسرت سے جلتے ہیں
--	--

غزلیات تمام شدہ

اشعار متفرق

لگھا لگھا عقیدت سے جو مطلعِ نعمت احمد کا جس نے دیکھی ہو ترے رخسارِ روشن کی بہار لا آیا نصیب کھینچ کے بیداد کی طرف آبِ شمشیر سے مخدوم نہ رکھ اے قاتل دل لے کے ہمارا کہیں برباد کر دو گے نرگس نے آنکھ پھیر لی بلبلِ جدا پھری نادک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں طاقت نہ صبر کی ہو نہ دل اختیار میں بہم درو و الم رقت میں ہیں میری کمائی سے وہن کے کشتوں کو زندہ کیا جان بخشی لب نے جگر کا سوز گریہ سے بڑھایا ماجر کیا ہے شکایت کے عوض ہم شکر کرتے ہیں منعم تیرے ہونچے بردن سینہ سلاک کر جگر میں آگ اسے بجیسے گرامات یہ حسان کر نہیں گزرے جو سارے وہ سامانِ مصیبت یاد ہیں	سردیوان مرے طغرا بنا قمرِ یونٹ کا کب خوش آتی ہوئے اے دوست گلشن کی بہار دن بھر پھرا پھرا آیا تو جلاو کی طرف سوکھے جاتے ہیں لب زخم مرے تر ہو کر لودل بھین ہم دیتے ہیں کیا یاد کر دو گے چلیے بس اس چمن سے کہ بیان کی ہوا پھری تڑپے ہو مرغِ قبلہ نا اشیانے میں یار ب کوئی بشر نہ پڑے انتشار میں ترقی جس طرح ماتم کو ہووے نوحہ خوانی سے حد ملک عدم ملحق ہو ملکِ جادو دانی سے جان میں آگ کو بجھتے ہووے دیکھا ہو پانی سے مزا دینے لگے کچھ سنے سنے اب ستم تیرے اے اشک ویدہ دوڑ لگی بال و پر میں آگ چھپ جائیں منہ دکھا کے وہ زخم جگر نہیں ہم ابھی کچھ قفس سے مرغِ آزاد ہیں
---	---

نالہ فراز عرش سے آگے بھل نہ جائے
 کہ نالہ منہ سے نکلا زمرہ بند نکرا دل کا
 وہ مجھے دیکھا کرے دیکھا کر دینیں سوے دوست
 بے تامل منہ سے نکلا ہاے لطف کو سوت
 تماشا ہی یہ گل بھولانیا دیوار آہن پر
 طوق نے کی بندگی چومے قدم زنجیر نے
 مقام گلشن ایجاد دم بھر کا بسیرا ہی
 دوستی کرنا بہت آسان ہی
 لاکھ گھونگھٹ کو کرے کوئی حصار عارض
 کوئی دم میں جائیگا لاشہ ادھر سے دیکھنا
 کھائے وہی کباب کہ جو دل جلا نہو
 خدا جانے اب کی مجھے کیا ہوا ہی
 ہمیں دشمن سمجھ کر یاد کرنا
 گھر ہو عاشق کا بیان جلتا ہے بے روغن چراغ
 کند آسا چڑھیں تارنگہ پرنا تو ان ہو کر
 نہ رکا قید بھی ہو کر ترا دیوانہ عشق
 وہ شبنم ہون پہنچ سکتا نہیں پھولوں کے دہن تک
 آپ سا کرو یا کافر نے پریشان مجھ کو
 پوچھا ہو اُس غریب نے سرکار کا مزاج
 کہاں تھے رات اس پیاری ادا سے
 اُنھیں ہو خوف رسوائی ہمیں غیر فکری موشہ ہی

بیتابی فراق سے عالم بدل نہ جائے
 عجب عالم ہو اُس گل پیرہن کی یاد میں دلکا
 آئینہ بنکر رہوں بہر وقت پیش روئے دوست
 سیرِ جنت خوب جب رضوان مجھے دکھلا چکا
 جا ہے قطرہ خون جب گرشمشیرِ شمن پر
 عزت دیوانگی بخشی مجھے تقدیر نے
 نفس بردوش صیاد جفا طینت کا پھیرا ہی
 غور سے سمجھ تو مشکل ہو نہا ہ
 نگہ عاشق مشتاق پہنچ جاتی ہی
 مر گیا عاشق تھکرا ہو گیا قصہ تمام
 خون جگر پیانہ جس نے وہ مریے
 نئے ڈھب کا کچھ چوش و سودا ہوا ہی
 کسی صورت تو دل کو شاد کرنا
 دل حین رہتا ہے دنیا سے دلخ سے روشن چراغ
 لب بام آ کے گر بیٹھو تماشا تم کو دکھلائیں
 روح پر داز ہوئی کام نہ آئی زنجیر
 حجابِ سیاہ براف ہو گزر کیونکر ہو گلشن تک
 زلف نے تیری کیا بے سرو سامان جھکو
 قاصد تو کیوں پا کے مرے یار کا مزاج
 پریشان زلف آنکھیں شمع منہ زرد
 لیکن کیونکر اگر چہ غلبہ الفت کی شدت ہو

اس زلف سیہ قام کو چھڑا نہیں کرتے
 نہ نامہ ہر نہ قاصد ہر نہ پیغام زبانی ہے
 آپ کے نامہ کو آنکھوں سے لگا یا ہم نے
 بہت روزوں کے چھپے آج آیا آپ کا نامہ
 آنکھیں نہ لڑا یا کروں سر بار کسی سے
 تھا رسی زلف نہ ٹھہری کوئی بلا ٹھہری
 قاصد اجورہ دیتا ہوں میں جھک جوں تلک
 آیا جواسہ تیرا بہت انتظار میں
 کچھ ایسا ناتوان اب دل ہوا ہے
 اسے دل تو عبث نالہ و فریاد کرے ہی
 خال مشکین بھی ہو اور زلف سیہ قام بھی ہو
 ستارے جب تلک چاہے زمانہ آسمان ہو کر
 چلا ہو اور دل راحت طلب کیا شادمان ہو کر
 ہم ہیں اور سایہ ترے کو چھ کی دیواروں کا
 تنگ جب تک کہ زخموں پر نہ چڑکے کوئی کیا جانے
 اے بلبلان شعلہ دم اک نالہ اور بھی +
 لب بند ہوں تو روزن سینہ کو کیا کروں
 نہ آیا خط کوئی پرزہ ہی آنا کاش جانان کا
 کعبہ میں رہیں یا کہ رہیں دیر میں جا کر
 چراغ جلتا ہو لیکن یہ شام جلتا ہو
 قاصد شتاب جا کے خبر لا تو یار کی

نادان دست سانپ سے کھیلنا نہیں کرتے
 یکا یک دل کا لگ جانا یہ آفت ناگمانی ہو
 مرض ہجر کا تو نذیبنا یا ہم نے
 لغافہ تیرے آنکھوں سے لگا یا آپ کا نامہ
 اس بات میں چل جائیگی تلوار کسی سے
 ہماری جان گئی اُس کی اک ادا ٹھہری
 پہونچا دے میرے نامہ کو اُس مہربان تلک
 ٹھہری نہ جان زار خوشی سے کنار میں
 کراٹھٹا بیٹھنا شکل ہوا ہے
 وہ بھول گیا جس کو کہ تو یاد کرے ہے
 مرغ دل کیوں نہ بھنسنے دانہ بھی ہو دام بھی ہو
 ستار اپنا چمکیگا کبھی تو کا مران ہو کر
 زمین کو سے جان بچ دیگی آسمان ہو کر
 کام جنت میں ہو کیا ہم سے گنہگاروں کا
 کہ لذت عشق میں کیسا ہو مجھ کا مزا کیا ہو
 گم کردہ راہ باغ ہوں یاد آشیان نہیں
 تھمتا تو مجھ سے نالہ آتش فشان نہیں
 اُسے نسخہ بگھتے ہم دو اسے درد ہجران کا
 ہر جا تھیں ایجان جان یاد کریں گے
 یہ دل ہمارا ہی ہر دم مداح جلتا ہو
 طاقت نہیں رہی ہو مجھے انتظار کی

ہو کے دہترش رو مجھے گالی ہزار دے
 باغبان کے ڈر کے مارے باغ میں جاتے نہیں
 باغبان نے بند جب سے باغ کا رستہ کیا
 ویا مرز وہ مجھے دل نے کہ غش سے ہوش میں آؤ
 جو آب نامہ کیا آیاتن بجان میں جان آئی
 شکوائہ ظلم کا نہ شکایت جفا کی ہے
 پھینک دیئے ابھی ہم چیر کے پہلوا پنا
 موت میرم ہو کلام سخت غیرت دار کو
 ہستی سے عدم تک نفس چند کی ہو راہ
 عبث آرائشیں ہن غافلہ جسم قضا آئی
 حال ابن نوع جو دیکھا تو یہ ثابت ہوا
 غافلہ ایسی کڑی ہو منزل ملک عدم
 نہیں درودل منہ پہ لانے کے قابل
 قتل عاشق کسی معشوق سے کچھ دور نہ تھا
 مردوں کو جلاتی ہو ترسی ناز کی آواز
 دل دے کے اوپری تجھے دلبر بنا دیا
 واجب القتل ہیں خنجر کے سزاوار ہیں ہم
 تیرے کوچے میں تڑپنے کا سبب آج کھلا
 بیٹھے تھے مطمئن کہ لے آئے ہیں وان دل
 بند ہو گا نہ مرے پر بھی کھلا رہنے دو
 گفت کا نشہ جب کوئی مر جائے تو جائے

یہ نشہ وہ نہیں جسے ترشی اتا روے
 جو نیا گل ہو اُسے ہم دیکھنے پاتے نہیں
 ہم نے گل کھا کھا کے اپنا ہاتھ گلدستہ کیا
 پیام خط ابھی آیا ہو قاصد کے قدم لے لو
 گیا یان سے کبوتر و انیسے آیا مرغ جان بکر
 اُن کو ستم کی خو ہمیں عادت وفا کی ہے
 تجھ پہ قابو نہیں دل پر تو ہو قابو اپنا
 اندمال زخم شمشیر زبان ہوتا نہیں
 دینا سے گزرنا سفر ایسا ہو کمان کا
 بنے گا نخل ماتم قد فنا ہو گی یہ رعنائی
 صحبت برے بگڑ جاتے ہیں یوں اشرف صان
 رہیوں کے پاؤں کا حسین نشان ملتا نہیں
 یہ قصہ ہو اُن کے سنانے کے قابل
 پر ترسے عدم سے آگے کبھی دستور نہ تھا
 اعجاز کا اعجاز ہو آواز کی آواز
 ایسے ستم سے کہ ستمگر بنا دیا
 ہاں میان سچ ہو کہ ایسے ہی گنگار ہیں ہم
 تھا اسی خاک پہ آخر ہمیں بسمل ہونا
 اس کی نہ تھی خبر کہ دیں پھر وہ ہو رہا
 یہ وہ دیدہ ہو جو حسرت کش دیدار رہا
 یہ درد سراپا ہو کہ سر جاکے تو جاکے

صراطِ عشق پر از بسکہ ہر تابت قدم میرا
دل یہ جس کے لیے پہلو میں طپان رہتا ہے
آرزو دل کی ہو تم جان کا ارمان ہو تم
آئے چارہ گرو قید سے رکتے ہیں کمان ہم
آس دم جو تو نے کی طلب بوسہ نہیں
صحبتِ آلودگان میں پاک دامن پاک ہیں
دزدیدہ نظریا تو چرائے گئی دل کو
جاننا حفظِ دل میں مجھے عاشق لیکن
ہاں نہ بگڑو کہ جانتے ہیں ہم
وہاں دیکھا تازہ پانی خضرِ قاتل میں ہے
سطحِ سینہ پر ترے اوستہ و خیز یہ کیا
یا ر اغیار ہو گئے اللہ
مرکلِ عشق میں کوئی بھی گرفتار نہ ہو
ہمیشہ آگ نکلتی ہے اپنے سینے سے
کیسی ہنسی کمان کی خوشی کیسا اختلاط
ہمارے گل کوست پوچھو بڑی اسکی کہانی ہے
قیمت تو دیکھیے کہ کمان ٹوٹی ہو کس نہ
تھے تابعِ فرمان پر یزاد و سزاروں
آج ہے کہ روزِ بد میں کسی کا کوئی نہیں
ترقی موجِ دریا میں لاکھوں ہی ڈوبے
ہم ہیں مشتاقِ سخن اور اُس میں گویائی نہیں

دھم دھم شیرِ قاتل یہ بھی جسمِ باتا ہے دم میرا
یوں سننا ہے کہ اُسے بھی خفقان رہتا ہے
بلکہ پہلو میں ہو دل دل میں مری جان ہو تم
کیا جانیں سکتے ہیں تصویرِ دہان ہم
جی چاہتا ہے لے لون تری قید سے پر نہیں
خاک سے دُعا نہ آئے چادرِ مہتاب میں
یا آنکھ لگاؤٹ سے لگائے گئی دل کو
اپنی کیا بات بھی کہو دے جو تجاہل نہ کرے
اک ادا حسن کی عتاب بھی ہے
اُسکا زخموں کو مزارِ زخموں کی لذت و لہجہ ہے
اُبھرا اُبھرا نظر آتا ہے کچھ اٹھا اٹھا
کیسا زمانے کا انقلاب ہوا
دوست تو دوست ہو دشمن کو یہ آزار نہ ہو
الٹی موت دے گزرتے ہیں ایسے جینے سے
ہم کو نہ چھیڑو تم کہ وہ اب ہم نہیں رہے
نشانی اُس کی چھلا ہے یہ پچھلے کی نشانی ہے
دو تین ہاتھ جبکہ سب بامِ رہ گیا
کہلاتے تھے ایمانِ سلیمان بھی ہم بھی
تیرے بھی بھاگتے ہیں خزانِ مینِ بحر سے دور
مگر جسم نہ ڈوبے سنبھلتے ہے ہیں
اس لیے تصویرِ جانان ہم نے کھجوا لی نہیں

ایک سے جب دو ہوئے تب لطف یکنائی نہیں
 کوچ کی اپنے اب طیساری ہو
 اس دردِ دل سے موت ہو یا دل کو تاب ہو
 سچ بتاؤ کہ وہی ان کس کا ہو
 سچ کس شعلہ رو کا کھاتے ہو
 کون سے ماحر و پہ مرتے ہو
 ہمارے بیتابیوں سے دل کو نہ مین دل سمجھا
 نہیں جنت نہ سہی خیر جہنم ہی سہی
 گزر افلک کے پار گیا لامکان تلک
 مر مگر گئی بلبل جو کیا یا د چمن کو
 ستاتا ہو کڑھاتا ہو جلاتا ہے مولاتا ہے
 کیسے نالوں سے اٹھا لوں مین زمانہ سر پہ
 آنکھیں تو قتل کریں ہو ٹم جلاتین کیا خوب
 تنہیں غم زاہدان محکم کو خورشیدِ محشر کا
 ہوا حبیب دل شکستہ پھر صفائی غیر ممکن ہو
 قامت سوزن سے کیوں ہو رشتہ سوزن دراز
 کیا ترا اسے غیرت لیلی مین سودائی نہیں
 چیلانِ نفاس کے مین اندرون کچھ نکست گل مین
 امیدوار کیوں نہوں مین تجھ کریم سے
 جان تک تیری محبت مین گتو اٹیٹھ مین
 کیا بھروسہ اسکا ہو جب یا رہو دس مین کا

اسیلے تصویرِ جانان ہم نے کچھ اتنی نہیں
 تیرا حسا فضا جنابِ باری ہو
 قسمت مین جو لکھا ہو اتنی شتاب ہو
 دل مین غم میری جان کس کا ہو
 شمع کی طرح کچھلے جاتے ہو
 سچ کہو کس کو سب کر کرتے ہو
 کبھی پارہ کبھی بجلی کبھی بسل سمجھا
 اتنا تھوڑا ہو مجھے تو کسی قابل سمجھا
 او تیرا آہ بے ادبی یہ کہان تلک
 غربت مین خدا یاد دلائے نہ وطن کو
 خبر ہو تا نہیں عاشق سے وہ نامہ بلن بھون
 فائدہ کیا ارے صاحب کوئی سنتا بھی ہو
 تم تو قاتل بھی ہو اے یار سچا بھی ہو
 سلامت ہو اگر سایہ ہمارے وامن ترکا
 گرہ پڑ جاتی ہو جو قف دھاگا تو کر جوڑا
 بدنا ہوتا ہو قدر سے ہو جو پیرا ہن دراز
 موج بوسے زلف کی بٹری جو پستائی نہیں
 کہ آمد شد ہو اس کی کوچہ منتقا بلبل مین
 نو مید کون ہو ترے فضلِ عیم سے
 ہاتھ جینے سے ہر دست اٹھا بیٹھے مین
 ماہ رمضان جی طرح نکلے ہو پورے مین کا

فرقت میں تری جان تلفت کی نہیں باقی
دل دے دیا ہو اک بے کافر کے ہاتھ میں
نہ تم پر میں نہ دل پہلو میں رو میں آہ کس کسکو
وینا میں آڑو ہونڈیجھے تو کیا نہیں ملتا
آجکے پانوں کے کیا تو نے ہمارے توڑے
کئے ہیں خوب سے نظر سے بلغ ہستی کے
بائنٹ لے کوئی کسی کا درد یہ ممکن نہیں
نہ سمجھئے بعد فنا کو چہ جانان ہم سے
ایسے رسوا ہوئے ملنے سے پر نیراد و نکے
گنگارون کے تن سے جس طرح سے دم نکلتا ہو
اُس کو جانا تھا تو کیوں موت نہ آئی اللہ
ساحل دکھائی دیتا ہو مجھکو نہ تھا ہر
جہان میں حرمہ عشرت سے وہ چنہ ہو سو غم کا
آہ دریا یہ کروں نالہ کروں صحرائیں
حال کیا کیسے بھلا اُس بلبیل ناشاد کا
کیں بہت آہیں مگر اُن کو خبر ملتی نہیں
بھلا وہ کیا ہو مرے حال زار سے واقف
اجازت وصل کی شب ذی بوجھ کینہ پرورد نے
چمن سینچا یہاں تک باغبان نے خونِ لب سے
جٹائے دیتے ہیں حق کو گواہ کرتے ہیں
پیمبر میں نہیں عاشق ہوں جاتی

اے جان جان جان جان تو ہوں دی نہیں جاتی
اب حق میں دیکھیے مرے اللہ کیا کرے
مقام شکر ہو دیکھیں فلک کیا کیا دکھاتا ہو
پر چاہئے والا نہیں ملتا نہیں ملتا
خار و سحر اے جنون عرش کے مارے توڑے
جہان کو بس مرے پرورد کا دیکھ چکے
بار غم دنیا میں اٹھواتے نہیں مزدور سے
یار بآباد نہور و فضلہ رنخواں ہم سے
متوحش نظر آتے ہیں سب انسان ہم سے
نکلنا یوں ہو اشکل ہمارا کوئے جانان سے
ایسی رسوائی کا جینا جہن درکار نہ تھا
وریاے عشق میں مری کشتی بتا ہر
اگر ہر عید کا ایک دن تو عشرہ ہر محرم کا
مچھلیاں دشت میں پیدا ہو ہرن دریا میں
آنکھ کے کھلتے ہی دیکھا جس نے مگر صیاد کا
نام بھی ہنسنے ڈیو یا نالہ و فسر یاد کا
نہیں ہو جو ستم روزگار سے واقف
تو زاہد ذبح کر ڈالا تری اللہ اکبر نے
کہ آخر رنگ ہو کر پھوٹ نکلا چہرہ گل سے
ہٹاتے سے فلک کے ہم آہ کرتے ہیں
ہے موسیٰ ہی سے یہ سن ترانی

ہاں سچ ہی کہ بگڑی ہوئی عادت نہیں جاتی
نشانِ سو فاد کا معلوم ہوتا ہے نہ پیکان کا
رکھا تھا ایک دل سو جگلیا کیا خاک دکھلاؤں
فعل بد تو خود کرین لعنت کرین شیطان پر
خضر کو بھی ہو مسافت ایک دن دو رات میں
کشتی عمر یہ اب دیکھیے کس گھاٹ لگے
تم وقت مرگ پاس سے اٹھنا نہیں ذرا
کہہ دو ملک الموت خبر دار نہ آوے
عجب ہم بے گنا ہوں کو نہ کر بد نام اسرارِ اعظا
مرتے مرتے بھی نہ دکھلایا مجھے دیدارِ حیف
فراق کو کوئی ہیگا جو دے سزائے فراق
بجائے روحِ قالب میں تری الفت مائی ہو
نہیں کچھ قدر سایہ کی طربھا گو قد میں انسان سے
دل بے درد کی بلا جانے
میں ہی جانوں ہوں یا حشر اجلانے
رہ گیا نشی قدرت بس جگہ کو چھوڑ کر
لو بندگی کہ چھوٹ گئے بندگی سے ہم
چھوٹا تھا دل نفس سے سو پھر دام میں پھنسا
ڑانہ اُس بُت خانہ خراب سے آنکھیں
کسی پہ حفظِ ترا دل یہ آئیگا پھر کیا
وے تھیں کچھ خبر نہیں ہر کینہ جانوں کا حال کیا ہے

اے جان لو کہین کی تری مست نہیں جاتی
لگا ہوتی دل پر آہ کس کافر کی مڑگان کا
میں کس کس شعلہ بد کو سیدھا چاک دکھلاؤں
کیا سنسی آتی ہو جھکو حضرت انسان پر
مانگ اس کافر کی کالی رات تھی ظلمات میں
نہ تو دریا نہ سمندر نہ ترا پاٹ لگے
دیکھو تو لے ہی جان ملک الموت کس طرح
جب تک مری بالین پہ وہ دلدار نہ آوے
لگے سنگِ خجلت شیشہ ناموس پر تیرے
زندگی آخر ہوئی آیا نہ وہ دلدار حیف
میں داد پاؤں کہاں کیا کروں کہوں کس سے
ارے اویو قاجب سے طبیعت تجھ پہ آئی ہو
جو اعلیٰ ہو سوا اعلیٰ ہو جو ادنیٰ ہو سوا ادنیٰ ہو
دردِ دوری کا مبتلا جانے
جو گذرتی ہو جان پر میسری
میں وہ ہوں مگنا م جب دفتر میں نام آیا مرا
اے حفظِ دل میں ہو نہ ٹپکنے کسی سے ہم
جو دکھلا تو زلف سیہ فام میں پھنسا
خود کو پیٹے بٹھائے خراب اے تو من
ابھی سے ڈرتا ہوا تنہا پری جالوں سے
تھاری زرقت میں طے پیائے چلین کیا کیا نہ لپٹے

تر گئے اور نہ دیدار ہوا ہا سے نصیب
 حاصل مل کے ہاتھوں سے جو دریا میں بہا ہے
 تمھارے ہاتھ جو منہ می سے آج لالہ سے
 یاد آتی ہے جو صورت کسی متوالی کی
 شکل ناگاہ جو دیکھی بت بنگالی کی
 حسرت سے رہ گئے ہم ہم دم ملک نہ پونچے
 یہ کس کی زلف کی ناگن نے اس دل مار ڈالا ہے
 زلف کو گھٹ سے کل کھڑے پہل کھائی ہے
 ساری جگت پہ یار و مین ڈولتا پھل ہوں
 جب رات کو وہ ماہ لب بام پر آیا +
 اچھا کیا ہے تھے جو باندھا ہے ہر سے بیر
 کیا ہمیں سیر حرن سے کام پر اسے مہربان
 آپ ہم ڈوبے ہوئے ہیں اپنے غم کے رنگ میں
 دن گذرا قریا میں اور رات زاری میں کٹی +
 بس اب آپ تشریف لے جائے
 طبیعت کو ہو گا تعلق چند روز
 جدا کسی سے کسی کا کبھی حبیب نہو
 کبھی صدمہ بگولے کا کبھی صرصر کی زحمت ہو
 کوہن کوہ مین اور قیس مرا صحرایین
 یاد دل کا دور ہو یاد دل کو تاب ہو
 سبق صبر و ستم یاد ہوئے جاتے ہیں

سیکڑوں عاشق بمانا ز حنیفہ اللہ خان
 غضب کرتے ہو صاحب آگ پانی میں لگاتے ہو
 کوئی پسے نہ پسے ہم تو پا کمال ہو سے
 ہوں مسلمان پہ بول اٹھتا ہوں جو کالی کی
 دل سے میا خستہ کلی مرے جو کالی کی
 دم ہم ملک نہ پونچا ہم دم ملک نہ پونچے
 کہ کو سون تک سری تربت پہ پھیلا کوڑیالا ہے
 ناگنی دسے کو بانہی سے نکل آئی ہے
 ساقین پر وہ ریلی پسہ چاہ پر نہ آئی
 خورشید اسے دیکھ کے نیچے آتر آیا
 جیتے رہے تو سمجھنے اور مر گئے تو خیر
 خارا نکھوں میں نظر آتا ہے تجو بن بوستان
 کس سے طیلین بچاگ لکے ساتھ گائین ہولیان
 عمر کئے کو کٹی پر کیا ہی خواری میں کٹی
 گذرنا جو ہو گی گذر جائے گی
 ٹھہرتے ٹھہرتے ٹھہر جائے گی
 یہ درد وہ ہے کہ دشمن کو بھی نصیب نہو
 ہماری خاک یوں اڑتی پھرے لے ابدت ہو
 سر چلنے کو رہا کوئی نہ ہر اپنا
 قسمت میں جو لکھا ہو اسی شتاب ہو
 ہم بھی اور آپ بھی استاد ہو سے جاتے ہیں

کیا پوچھتے ہو ہمدم مجھ جسم ناتوان کی
دل دلا سے سے ہو کر تابقرا ری پیش تر
آگے کیا کہوں احوال جی تو سننا ہو
یہ آدمی ہو کہ برسوں جمال رہتا ہو
داغ فرقت زیت بھر سوزِ جنم بعد مرگ
اسقدر مجھ سے قوی میری نقاہت ہوئی
ابر رحمت سے تو محروم رہی کشت مری
بنقص بیمار کی اپنے چوسما دیکھی
بے ربانی نے ہین قیدِ قفس سے دی بچا
نغمہ بلبیل سے ہوتا تھا جنھیں دوران سر
کو چھ قاتل تلک اسے دل رسائی کیجیے
ناتوانی سے جنون میرا یہ حال زار ہو
ایک دم بھی زیت بھر بار میں دشوار ہو
نہ کیا فوج گیا چھوڑ کے بس و ستار
ایذا تین اٹھائے ہوئے دکھ پائے ہوئے ہیں
اسے جان دم نزع جو آنا ہو تو آؤ
قیدِ قفس میں آج چمن یاد کر کے آہ
میں نے تنکو دل دیا تم نے مجھے رسوا کیا
اب جو بچتا میں تو بچتا نے سے کیا ہوتا ہو
تا فلک آہ سحر بار یہ فرقت کی گئی
دعدے پر تم نہ آئے تو کچھ ہم نہ مر گئے

رگ رگ میں نیش غم ہی کیسے کہاں کسانکی
خانہ ماتم میں ہو رُسنے سے زاری پیشتر
زبان کرتی ہو لکنت اور کلیجہ شمع کو آگیا ہو
وگر نہ ماہ کو اک شب کمال رہتا ہو
ان بتوں کو کس توقع پر خدایا چاہیے
بار اپنے جسم پر اپنی ہی رنگت ہو گئی
کوئی بجلی ہی فلک تو نے گرائی ہوتی
آج کیا آپ نے جاتی ہوئی دنیا دیکھی
کب ہا ہو تے جو ہم جیاد کے گھر بولتے
زارغ دیکھے یگر دن اُنکی لحد پر بولتے
کاسے سر ہاتھ میں لیکر گدا ئی کیجیے
توڑنا تا نفس کا بھی بہت دشوار ہو
آمد و رفت نفس گویا چھری کی دھار ہو
دہن زخم بچا را کیے قاتل قاتل
ہم دل سے بتک آئے ہیں اکتائے ہوئے ہیں
یون بعد ہمارے اگر آئے تو ہمیں کیسا
کیسا پھر ملک کے مرغ گرفتار رہ گیا
میں نے تم سے کیا کیا اور تم نے مجھے کیا کیا
وہی ہوتا ہو جو قسمت کا لکھا ہوتا ہو
غل پڑا عالم بالا میں کہ پھونکا پھونکا
کننے کو بات رہ گئی اور دن گذر گئے

ہر عرش آستانہ دو لتراے دل
راحت گئی اگر تو کیا زنج نے گذر
گو ہر اشک سے لبزد ہو سارا دامن
نظر دن سے دور رہنے کا پیارے گلہ نہیں
سہل تر دل سے بھلا دُن سائے عالم کو چین
مر مر گئی بلبس جو کیا یاد چین کو
بعد از فنا زمین سے نہ اٹھا مرا غبار
آہ گھنچون تو بہانے ابھی تھپہ آنسو
کون جتنا ہے اے صنم مر کے
ہوا ہو عشق تازہ ابتدا ہے آہ ہوتی ہو
زرد ویا زور دیا مال دیا گنج دیے
صحرائے ہن پیدا بڑھکر غبار دل نے
سینے پیرے زخم ہن کیا بے نشان لگے
صدائے نالہ دل آرہی ہو نکست کل سے
دیکھ پھٹا نیگا اوبت مرے ترسانے سے
آنند مین دیکھ کر وہ زلف سلجھانے لگے
عجب طرح کا یہ منہ حصول کیونکر ہو کار اپنا
کسی بکس کو اسے بیدار گر مارا تو کیا مارا
روح نے پھر کے کہا جب تن بجان چھوڑا
زلف کا عاشق ہو کوئی کوئی کو سے یار کا
مربان مجھ پہ ہوا ہی مہ انور سیرا

اللہ رتبہ حرم کبریا سے : دل
خالی رہی وزیر نہ مہمانسراے دل
آجکل دامن دولت ہی ہمارا دامن
دل سے قریب ایسے ہو کچھ فاصلہ نہیں
یاد تیری بھول جاؤں یہ بہت دشوار ہے
غربت مین خدا یا د دلائے نہ وطن کو
ایسا کوئی کسی کی نظر سے گرا نہ ہو
نکل آئینے شہر سنگ سے نیکر آنسو
آؤ تو دیکھ لین نظمنہ بھم کے
مبارک طفل دل کی آج بسم اللہ ہوتی ہو
اے فلک کو کسی راحت کے عوض بچنے
پھینکا ہو دور ہم کو اس دشت متصل نے
جرا آج ہاتھ ملتا ہے بچا ہا کہاں لگے
چلی آتی ہو شاید کوچہ منقار بلبل سے
اٹھ کے کعبہ کو چلا جاؤنگا تجھانے سے
ہند کے کالے حلب مین جا کے لہرانے لگے
نہ جانے پاتے ہیں اس تلکسم نہ زندگی کا طرینا
جو آپ ہی مر رہا ہوا سکو گر مارا تو کیا مارا
جسکو جی جان سے چھوڑا اسے بس ہان چھوڑا
دل نہیں قابو مین ہر اک کافر و دیندار کا
آج تقدیر سے چمکا ہے مقدس سیرا

کشتہ تیغ ناز بہن ہسم لوگ
منزل مقصود تک پہنچینگے کیونکر ہم ضعیف
تشنگی سے عاشقوں کا کام ہوتا ہوتا
مقدور ہیں اگر ہوتا برآنا مطلب دل کا
نہیں آسان ٹپتے دیکھ سکتا ہے بسل کا
عزیز اس سے نہ کیجے گروہ مانگے جان شیریں بھی
قتل عشاق پہ گر باندھی نہیں تھنے کسر
حال دل جس سے چھپاتا تھا میں اپنا قافل
گنتی برگشتہ ہر وقت دیر حفیظ اللہ خان
تہ سے کیا راز چھپاتا ہے حفیظ اللہ خان
یاد آئے ہیں یکس کے پھل سے رخسار حنظل
شرط الفت ہو ہی حفظ کہ تو نے مجھ کو
وحشتِ دل سے جو گھبراتے ہیں ہم
خدا بھی دوست رکھتا ہو نہایت اپنے شیدا کو
اے صنم دیکھی جو تیری خود نمائی آنکھ سے
آمارت جس کو ہو برسوں نہیں جاتی ہو لو لگی
سرمردے چشم میں گر صید فکن تو نکلے
چمن میں جب ہوا سے صبح شاخ گل چلتی تھی
خیال آجائے رونے کا جو میری چشم گریان کو
حسن کے باد شہر نے کوچ کیا
دل کو اسے عشق سوے زلف سیہ قام نہ بھیج

واہ کیا سرفراز ہیں ہسم لوگ
پانوں اٹھ سکتے نہیں ادھر ہوا راوہ دور کا
تیجے پر اپنے کس دن آب تو رکھو ایسکا
نہ رہتا مری جانب کو اٹھکر ہاتھ قاتل کا
یہی باعث ہو جو منہ پھر گیا شمشیر قاتل کا
جواب تلخ سے دل توڑ لیے ہرگز نہ سائل کا
ہر طرف کو ہے یہ پھر گنج شہیدان کیسا
وہی مونس وہی ہدم وہی ہم راز ہوا
دل دیا جس کو وہی ورپے آزار ہوا
تیرے چہرے سے ہیں آثارِ محبت پیدا
رونے روتے ہو گئی جو چشم دریا بارِ صبح
بھول کر بھی نہ کبھی یاد کیا میرے بعد
کو سون صوا کو چلے جانے ہیں ہم
جلے تیر تھلی سے نہ آئی آج سوے کو
گر گیا سارا تما شائے خدائی آنکھ سے
جہان پھوڑا نکلتا ہو نہیں مٹا نشانِ برون
ہر طرف تیر نگہ ہونے کو آہو نکلے
تو بے گل مکتی تھی ہر اک بلبل چمکتی تھی
برنگ ابر کر دے سبز کو سون تک نیابان کو
دیکھیے خط تمہا رے آیا ہے
رہز نون میں تو مسافر کو سیر شام نہ بھیج

دل کی جگر کی سینہ کی پہلو کی جان کی
 دل کے بار بار بھی کوئی طالبِ جان ہو
 نہ رکھا ہو دینا کا نہ رکھا دین و ایمان کا
 آہ کیوں کہینے کے اسے حفظِ بھرتے آنسو
 ہو رقم کس قلم شوق سے اسے غیبِ دہن
 دوڑیں دن سے ہوا تھر تھیں حسن سے ہیں
 کیا لکھوں جیسی گذرتی ہو مرے دل پہ نظیر
 دہرہ دلوار پر حسرت سے نظر کرتے ہیں
 سبے تاب ہوں میں دل پر طلبگار کسی کا
 اگر غیب سے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا
 تقدیر گل پونے غضب ہیں گلشنِ ایجاد کے
 لاکھ پورے میں چھپ کے تم بیٹھو
 بسویرنے کے ہوا اسے قہر یہ باگ سناہ
 کیا پوچھتے ہو قصہ شور و فغانِ دل
 تو روزِ زماں کے وضع پہ رنگِ جہان نہیں
 کیا جان تھا میرا ہی نہیں بھی تو بہت اور
 ہم آنکھوں میں لکھا ہو ذرا شکل دکھا دو
 افسوس ہو بیٹھنا آ کے لبِ بامِ بہت
 تیری دوزی سے اسے پیالے یہ دل پر درد اور غم
 ہم بھی تھے لفظ دردِ جہانِ خراب میں
 جتنا کہ کسی کا دل پر بہت اضطراب میں

آتشِ مجاہدینِ اشک یہ کس کس مکان کی
 ہم خوب سمجھتے ہیں کہ جی ہی تو ہسان ہو
 الٹی ہو برادر و لونِ جہان میں عشقِ حسان کا
 کیا تجھے عالمِ عسرت میں وطن یا د آیا
 اشتیاقِ قیس کہ بیدار تو دار و دل میں
 نہ مجھے باغِ خوش آتا ہو نہ گلشنِ چمن
 دل میں داند و من و انم و داند دل میں
 رخصت ہے اہل وطن ہمتو سفر کرتے ہیں
 یارب نہ جدا یاد سے ہو یاد کسی کا
 بسرِ سلیم غم ہو جو مزاجِ یار میں آئے
 ہلے کیا کیا صورتیں ہیں صدقے آدم زاد کے
 دیکھ ہی لیتے دیکھنے والے
 ہو گئیں تابوت میں لاکھوں ہی سن کی ڈیان
 بیٹھو تو کچھ سنا میں تمہیں داستانِ دل
 وہ کون سا چمن ہو کہ جبینِ خزان میں
 وہ چہ کوئی شیفہ اف آف نہیں کرتا
 جلد آؤ کہ بسرِ بزر ہو پیمانہ ہمارا
 خود تری ذات کوئی تجھے بدنام بہت
 کہ روزِ عید بھی گویا ہمیں ملہ محرم ہے
 بدلی کبھی نہ شکلِ فدا انقلاب میں
 وہ کہ و میں بدل ہے ہیں آج خواب میں

نامہ اعمال محشر میں جو مانگیگا خدا
اسے صدمہ کیا پوچھتا ہے حال اس رنجور کا
سیر ہو خاک شہرہ ہو نگار کا
مرے نالوں سے چپ ہیں مرغ خوش الحان ماننے میں
کہتے تھے آئے کو خاطر سے ہماری پرسوں
ہوتا نہ اگر دل تو محبت بھی نہ ہوتی
فوسا ہو کا نے نے جس کو ظالم تو وہ فسوں کے اثر سے کھیلے

جاؤ بھگا تقدیر کا لکھا دکھانے کے لیے
دل نہ اُسکا نے کہیں اللہ بے مقدر کا
بیچ کہا ہی باڑھ کاٹے نام ہو تلوار کا
صد اطمینان کی سنتا کون ہو نقار خانے میں
ہوے برسوں نہوئی پروہ تمھاری پرسوں
ہوتی نہ محبت تو کچھ آفت بھی نہ ہوتی
دہان و گیسو کا تیرے مارا نہ تمھارے بولے نہ سر سے کھیلے

اگر پوچھے کوئی مجھے کہ کیوں لاغر ہو یہ کہ دون
دل کہاں سیر و تماشا پہ مرا لگتا ہی
کتنے منہل ہو گئے کتنے تو انگر ہو گئے
نہ موت ہر مین آئی نہ مجھ کو خواب آیا
پیام مرگ بیان آگیا مگر وہاں سے
اگلی کج ہو کیا و گرنہ تھا یہ حال
آفتاب بہشت بلغ خلد ہو شکوے دوست

محبت سے محبت سے محبت سے محبت سے
جی کے لگانے سے جینا بھی برا لگتا ہی
خاک میں جب تلگئے دونوں برابر ہو گئے
یہ کس عذاب میں ہوں میں یہ کیا عذاب آیا
جو اب نامہ کامیرے نہ با صواب آیا
ادھر گیا مرا خط اور ادھر جواب آیا
رشتہ صہیح برین ہی اک زمین کو سے دوست

فارسی تعلیم

غزل ۱

دل بیروز وستم صاحبِ دلان خدا را
کشتی شکستگانیم اسی بادِ شرطہ بر خیز
آسائش دو گیتی تفسیر این دو خست
در کوئے نیکنامی مارا گزرند اوند
آئینہ سکند و جامِ جم است بگر
ہنگام تنگدستی و رعیش کوش مستی
ترکانِ پارسی کو بخشندگان عمر اند
حافظِ نجد پو شیر این خرقة می آوود

درد اکہ را نہ پنهان خواہد شد آشکارا
باشد کہ باز نسیم آن یارِ آشنہ را
باد و ستانِ تلطف بادِ شمنان مہ را
گر تو نئے پسندی تغیر کن قنار را
تا بر تو عرصہ دار و احوال ملک دارا
کین کیمیاے ہستی قارون کند گدرا
ساقی بشارتے وہ پیرانِ پارسیار
ای شیخ پاکداسن معذور دار مارا

غزل ۲

نیچ فیض و کرم معدنِ لطفِ یزدان
ای صنم مہرِ خدایتو بخیز سببِ انجمن
ساقیا لطف و کرم کن تو برائے خالق
چند سوز و فراق تو دلِ خستہ من
آہ چون ماہی بے آب طیان می ماند

یک نظر سوی غریبان بگن ہم ای جان
ہلکہ تسکین شود خاطر این خستہ دلان
منتظر ساغر وصل اند ہمہ تشنہ لبان
رحم فرماے تو بر حال من ہمدان
در فراق تو شب در درِ حفیظ اللہ خان

غزل ۳

خطِ سبز و لبِ لعل و رخِ زیبا داری
شیدہ و شکل و شمائلِ حرکات و سکنات

حسنِ یوسف دم عیسیٰ یدِ بیضا داری
انچہ خوبانِ چمہ دارند تو تنہا داری

<p>تا تبسم کنی عفتل نگوید سرگز سنبیل و یاسمن و نشترن و سرور سہی دل و دین بچہ ہر ہوش و خرد صبر قرار</p>	<p>کہ تو در آبِ خضر لولہ لالا داری از سیر زلفت و عذار و قد بالا داری دیگر از خسرو بیدل چہ تمنا داری</p>
غزل ۴	
<p>نہا شد در شکستِ شیشہ دستی مہمبائی را شعارِ خولیت کردی تا چو شبنم بیوفائی را کسے چون سن ندارد پاسِ رسمِ آشنائی را بلے ناکس نمیداند طریقِ آشنائی را ز مرہم بہ نیسازد کسے داغِ جدائی را</p>	<p>نصیحت بہ نسا زد و ردِ لہم زخمِ جدائی را بخاکِ خونِ نشانندی زہنجو گل مارا در گلشن حیاتِ خویش را چون شمعِ صرفِ دیگران گہم بہر صورتِ بردیت چہرہ همچون عکسِ میگردد امید از دستِ مردم چارہ دل برنجی آید</p>
غزل ۵	
<p>ہر رگِ من تا رگشتہ حاجتِ زنا نیست واغماے سینہ من کترا نگذر نیست دردِ مندِ عشقِ را دار و یکبہر نیست با خدا کار است مارا ناخدا در کار نیست آرے آرے میکنم با خلق و عالم کار نیست</p>	<p>کافر عشقم مسلمانے مراد رکاز نیست ماغریبان را تماشاے چین رکاز نیست از سربالین من بر خیز ای نادانِ طلیب ناخدا در کشتی من گر نباشی گوہرِ مباح خلقِ میگوید کہ خسرو بُت پرستی میکند</p>
غزل ۶	
<p>ہر روزہ آہ و نالہ کنیم از بے تو عمرے گذشت تا شدہ ام آشنائے تو باش ہمیشہ شیفۃ دل در پوائے تو اے دلبر کہ کہ شود بقتلایے تو تو بادشاہِ حسن و حسنو گدائے تو</p>	<p>ہر شبِ مخم قنادہ بگرد سرائے تو جانانِ باین شکستہ دلے بیوفامشو روزے کہ نہ دفعہ شود استخوانِ من یکدم شب وصالِ میسر نہ شد مرا بر حالِ زارِ ناظرے کن ز راہِ لطف</p>

غزل ۷

من آن پروانه عشقم که در آتش وطن دارم منم بلبل صفت از عشق تا گفت و شنود دارد به محشر گر بپرسند چه آرد وی همین گویم نه بندایی که در هجرت مرا حبس است و آنانی اگر در فلک عشق نذارم راه اے محفی	چو فانوس آتش دل را زیر پیرهن دارم نهان و زیر پیرهن حرف گلستان سخن دارم شہید خجسته عشقم گواه خود کفن دارم ز افغان و اغما بر داغ مرغان چمن دارم بجہ اللہ کہ باری گوشہ بیت الحزن دارم
---	--

غزل ۸

مارا بہ غمزدہ گشت و قضا را بہانہ ساخت رفتم بہ مسجد پے نظارہ رخس دست بدوش غیر نہاد از سر کرم اقرار وصل کرو نیامد ہزار حیف رفتم بچھلے پے دیدارِ حسن او خون قہقشیل بگینے را بیاے خویش	خود سوئے ماندید و حیا را بہانہ ساخت دست برو کشید و دعا را بہانہ ساخت مارا چو دید لغزش پا را بہانہ ساخت در روز وصل پایہ خار بہانہ ساخت دورم نشاند و تنگی جا را بہانہ ساخت مالید آن نگار و خارا بہانہ ساخت
---	---

غزل ۹

روستہ فدک اے صنم اطمینی لقب کس نیست در جان کہ حسدت عجب نامند ہر کس نیافت جرئہ از جام وصل تو تا زلفت تو شب است خفت قہابِ حسن رفتن بہر طریق ادب نیست در زہمت دل باد منزل غم و سرخاک تقدیمت مطلوب جیامی از طلبم گفتہ کہ چیست	آشوب ترک و شور عجم قتنہ عرب اے در کمال حسن عجب تر زہر عجب زین زہر گاہ تشنہ جگر رفت و خشک لب واللیل و الضحی است بر آرد و روز و شب اما شقیم دست نیسا بہذا ادب کاین موجب شرف بود آن مایہ طرب مطلوب ادبم کہ دہد جان زین طلب
---	---

غزل ۱۰

اے ماہِ عالم سوزِ من از من چرا رنجیدہ یک شب ترا همان کخم تا جان و دل قریانِ کخم اے جانِ من جانانِ من بر من نگر سلطانِ من من عاشقِ زارِ تو ام از جان و فادارِ تو ام رنجیدہ رنجیدہ از من گنا ہے دیدہ بنگر عشقت چون شدم سرگشته و مجنون شدم من عاشقِ دیوانہ ام افرد جهان افسانہ ام گر من بہ میرم در غمت خوغم فدا بر گردنت ای سرو خوش بالاے من وے دلیرِ رعنائے من من سعری دل خواہ تو ابرو وے همچون ماہ تو	وے شمعِ شب افروزِ من از من چہ رانجیدہ جاے تو در چشمانِ کخم از من چہ رانجیدہ یک شب بیا همانِ من از من چہ رانجیدہ تا زنده ام یا تو ام از من چہ رانجیدہ آتشِ گندمِ بخشیدہ از من چہ رانجیدہ چون لاله دلِ خونِ شدم از من چہ رانجیدہ تو شمع و من پروانہ ام از من چہ رانجیدہ فرو بگیرم دامنِ تو از من چہ رانجیدہ لعلِ لبِ تو حلواے من از من چہ رانجیدہ من یا زنی کو خواہ تو از من چہ رانجیدہ
---	--

غزل ۱۱

اے بیالا چون صنوبرِ وی رخت چونِ مہ وہ آفتابِ عاشقان و ماہِ تپاب و لُبدان در میانِ رُوح اندر کشید رخ و ط تو پ آمدِ نگارِ من مرا از عشق تو لن بلب لب نبھاوہ باشد تا سحر اے نگار اگر تو مارا نیک شی میسان کنی شاعران بسیار گفته شعر اے پُر نَمک	زلف داری ہیچو عنبر لب چو شِش و ک و ر قیدِ آزاد گانی اے صنم بار و رخ در و مندم ستمندم تن گرفتہ ت و پ دار وے در دم تو داری در میانِ ل و ب م دی در پیش آید بستہ باشد دور نقتل خواہم از لبانت ب و و و س وہ کس نگفتہ شعر ہیچو س و و و و و و
--	--

غزل ۱۲

پہستانِ بگل گلِ خداری کردہ ام پیدا	سراپولِ کشی نگین نگاری کردہ ام پیدا
------------------------------------	-------------------------------------

تی غارتگر دین سحرکاری کردہ ام پیدا عجائب و لرزائی طرّفہ یاری کردہ ام پیدا سردیوان حسنی خوش شعاری کردہ ام پیدا بداعستان دل رنگین بہاری کردہ ام پیدا باین ہر چار آتش کار و باری کردہ ام پیدا رہش از دیدہ خونبار باری کردہ ام پیدا نبرد و ناتوانی حال زاری کردہ ام پیدا	قیامت قیامت بالابلای آفت جانی تکارے کافرے زائد فریبے عشوہ پردازی جوانے نکتہ دانی طبع موزونے سخن بنی بیاجامان تماشاکن چراغ آن تن سوزان جگر آتش تن آتش سینہ آتش دیدہ با آتش گزار کاروان بخت دل از سینہ می جستم سروسامانم از عجز و شیا تو بخور و خوابست
--	--

غزل ۱۳

کہ نشناسم ز مدہوشی سراز پاؤں سرپارا چہ در بندی خودے یا قہم جملہ بلا بارا کہ مشکل می نماید حل او ہر پیر و بر تارا و گر پسند بر من وعدہ امر و ز فر دارا گر نیزی نیست گر نیاید پسند آن شاو زیارا اگر بنید مرا صد پارہ گرد و سینہ خارا بدہ یکذرہ باری بدرگاہ خودم مارا	لایا ایہا الساقی بنوشان چام می مارا سراپا بچو دم گردان ز قید ہستی حرمان بلاے بند ہستی سخت عقد مشکے دارد بیا و جلوہ گر شو بردلم اسے راحت جانم سرریز دل بملک تن میا دارم و لیکن بہ شبہای فراق تو دور روزان مجوری شیا زوانکسار و عجز من از حسد گذر کردہ
--	--

غزل ۱۴

علی مرتضیٰ اشک کشائی شیرین دانی امام دو جہانی قبلہ دینی و ایمانی خدا گوئی خدا بینی خدا دانی خدا شانی سرور جان خاصانی نشا و روح پاکانی کہ از حب تو بلاے علی داری تو سامانی	ترہے عز و جلال بو تر لبے فخر انسانی ولی حق وصی مصطفیٰ و ریای فیضانی امیر کشور فقرے شہر اقلیم عرفانی انیس محفل انسی جلیس مجلس قدسی شیا ز اندر قیامت بی سروسامان نخواہی شد
---	--

غزل ۱۵

<p>مست گشتم از دو چشم ساقی پیانہ نوش نیست اندر اختیارم ضبطِ حالت چون کنم ز ہدوت قوسی در فلکندم زیر پابے آن صنم خدمت پیر معان بر خود گرفتہ فوض عین وے بزم من شیخ دین و سجدہ خوان مسجد نشین بر درجین اندیشستم بعد عجبند و تیار</p>	<p>الفراق ای تنگے ناموس الوداع اچھی عقل پیش حے بر آید از در و تخم میخروش و میخروش نہیم عشق است در ندی مشہیم جوش و جوش کمترین از بندگانش بندہ ام خلقتہ بگوش ہستم اکنون بت پرست و کافر و زنا روش گشتہ ام از ہر یک دو جامے طاعت و شوش</p>
--	--

غزل ۱۶

<p>اے گل عذار بے گل روی تو تابہ کئے شب ریختم بیا و قدت سر دنا من باشد ز بلخ کُشن تو گلچین بقیع دین دیشب خیال زلف تو میداشتہم کہ بود دور از دیار و یارم و بے یار و بیکس گریہ چہ راہ سر و زول خشہ توید</p>	<p>وز موی تست نافتہ تا تا زار زار نالم چو عتدلیب بگلزار زار زار صد جوے خون زردیدہ خو فبار بار بار دارم بہ سینہ اے گل بخار غار غار ہر موی بہر تن من بیمار مار مار تا چند باشی آہ باغیب ریار ریار افق و آہ باہت مکار کار کار</p>
--	--

غزل ۱۷

<p>جانان ز اشتیاق تو جان آدم بلب تا جان بود بہ تن ندہم دانستہ دست کہ در خیال عارض و گہ در خیال لطف رختے و آمد از پے تو صد ہزار دول کاین سحر سامریست و یا بختہ یکلم</p>	<p>دریاب ساسنے کہ گشت است از کپے طلب وصل تو در زمانہ ہوا نیست تخت انکہ تر خیال تو در وز من چو شب حیرت قزو نوہ بر من ازین نقش بوجہ صدیا پیش میرود و صدیش از عقب</p>
--	--

<p>تفسیر کرده تو همه مصر تا حلب از حزن راست آنچه توئی بازگو سبب گر بار بد بصوت کشد نغمه طرب</p>	<p>بند و کشیده تیغ بملک فرنگ دروم لے کج خیال همچو سر زلف خود دام شور سبزه زهره برقص آورد و چرخ</p>
غزل ۱۸	
<p>قبله حاجات عالم یا رخ نیکو است این خنده صبح قیامت یا فروغ رویت این یا کند عنبرین یا بچش جادو است این یا تنال باغ جان یا قیامت لجوت این مشک تاناراست این یا کاکل خوشبوت این</p>	<p>طاق محراب و عاست یا خم ابرو است این پر تو نور تجلی یا شعاع اقدس است حلقه فتراک چشمش دام چین و لاریب یا قیامت یا بلا یا فتنه یا آشوب شهر تخته خواب پریشان رشته عمر سچ</p>
غزل ۱۹	
<p>که نگردد دل آبله یا حسالی می کند خاک براس همه کس جانی خالی بهر کس جا نکند صورت دیبا خالی شد میان من و پیراهن من جانی خالی گشت تا جام میرازم شده میلا خالی</p>	<p>هست از خلد مگر دامن صحرا خالی عزت شاه و گدازیر زمین کیسانست چشم تعظیم ازین نجبران توان داشت شیع فانوس نیمه لیک بر سامانی از غم آباد جهان نیست بهم عیش دام</p>
غزل ۲۰	
<p>ز سوز عاشقان پروانه داری تو صد با عاشق دیوانه داری چرا خالی لب پیانه داری عجب تیر و کمان ترکانه داری اگر بسته در میخانه داری</p>	<p>فلک از سوزش پروانه داری نبوده عاشق لبی بحبیب نیست لبالب جام خواهم ساتی از محو دلیم قربان این مرگان دایره طریق بخودی سد و دگر دو</p>

شراب آوازہ عشقت فزون باد | کہ ہاے وہوے خوش مستانہ داری

غزل ۲۱

یہ بین در وقت قن حسرت دیدنی نگار من
نگہ از دیدن او چون پر پروانی سوزد
فلک را کرد از فطر حرارت کورہ آتش
اگر ہستی نجست سم سم را دنی آید
بغیر از روئے حسرت کحل دیگر در نظر ناید
سبا داپاے تو در نعرش آید گر قدم نہی
کہ از نقش قدم پیداست چشم انتظار من
مگر دار دچرخ از داغ دل شبہای تار من
معاذ اللہ فقہ گر بر زمین مشیت غبار من
بیابے و رسیدای کاش این مشیت غبار من
بہ بیند گر کسے آئینہ لوح مزار من
صفا ہا صورت آئینہ می دار و غبار من

غزل ۲۲

وہ کہ جان و دل من گشت پریشان بے تو
وعدہ وصل نکر دے بمن خستہ وفا
واقف از درد دل غمزدہ و جان حزین
و اے صد و احو کہ در دل مارا از مہر
در دمن نیست بجز نام تو تا جان دامن
زود باز آئے کہ ہر یک شدہ حیران بے تو
جان من چند کشد محنت ہجران بے تو
چکنم نیست کسے اوشہ خوبان بے تو
نکند چرخ فلک ذرہ درمان بے تو
مونس جان حزین دیدہ گریان بے تو

غزل ۲۳

از درد بقیارم فریاد رس آئی
بے یار و ناتوانم برب رسیدہ جانم
بہر درد را دوائے ہر بچ را شفا کے
سلطان بے وزیری خلاق بے نظری
در دیر را و اکن زحمت ز تن جدا کن
مسکین در دمندم سوزندہ چون ہندم
کس نیست جز تو یارم فریاد رس آئی
جز تو و گر نذارم فریاد رس آئی
از تو کنم گداے فریاد رس آئی
ز راق و شگیری فریاد رس آئی
ایمان بمن عطا کن فریاد رس آئی
دل جز تو در نہ بندم فریاد رس آئی

شہما بسے طہیم غمناک کشیم بہتم شکستہ خاطر در بند گیت قاصر	اکنون بجان رسیدم فریاد رسائی ہستی تو جملہ ناعہ فریاد رسائی
---	---

غزل ۲۴

میر جا سید مکی مدنی السہری من بیدل بجال تو عجب جیسے انہم چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر فلجے نیست بذات تو بنی آدم را ماہر نشہ لباقیم و توئی آب حیات شبہ حراج عروج تو را فلاح گذشت ذات پاک تو کہ در ملک عرب کردہ طوط نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز دہام نسبت خود بہ سگت کروم و بس شفعلم عاصیا نیم زمانیکی اعمال سپرس بہ در رفیق تو استادہ بصدر معجز و نیاز سیدی انت جیبی و طبیب قلبی	دل جان با وفادایت چہ عجب خوش بقی الہ اسد چہ حال است برین بو العجبی اسے قریب غنی بعتی ہستی طبعی بہتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسب رحم فرما کہ ز حد سیکزد و تشنہ بسی بقاییکہ رسیدی ز رسیدی ہیج بنی زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی زان شدہ شہرہ آفاق بشیہ بن ربی زانکہ نسبت بسگت کوے تو شدہ بایلی سوے ماہرے شفاعت کمن از بہ سببی رومی و زنگی و ہندی مینی و حبلی آمدہ پیش تو قدسی پے در مان طلبی
--	---

غزل ۲۵

توئی کہ قبلاً اسیان و کعبہ جانے توئی بخصیب خدا یا رسول صل اللہ بگرد بیت تو ہر روز چرخ میگرد خدا ز نور ظہور تو خلق پیدا کرد کیسکہ رو سے ترا دید و جہ حق برادید بجواب ہم ز جالت کیسکہ یافت نصیب	چگونہ کنس و ہند برور تو پیشانی تراست شاہی کونین و شان سلطانی کنہ بمصرع لولا کہ منقبت خوانی تو آفتاب جہانتاب و نور رحانی کہ خود حدیث شریف تو ہستی حقانی ز چشم او شدہ زائل حجاب ظلمانی
--	---

<p>ملاحظت تو دل یوسف صبح رب بود خدا بوضعت جالت به صفحه عارض ز آفرینش آدم تو بود و مقصود و گرنه مشت گلی بود طغیت آدم تو بود و بخدا خداے نوح بی کنون سفینه است نگاهدار ز غرق نشسته است بر فردوس منتظر ضلوع تراب لغیت کونین از تو میخوابد</p>	<p>توئی سیمیر من رشک ماه کنعانی نوشت سوره یوسف بخط یحییانی ترا ملائکه کردند سجده میبدانی ز تست عزت آدم تو فخر انسانی و گرنه کشتی او گشته بود طوفانی که بحر جرم در آمد بحسد طغیانی که در جناب تو جایش بود بددبانی ز آفت دو جهان نیز ایمن و آسانی</p>
---	--

غزل ۲۶

<p>اسے چہ ارمیا ہے تو رشک فشان آری تو از پری چایک تری و ز برگ گل نازکتری آقا قمار دیدہ ام ہنسرتبان و زیدہ ام عالم ہمہ لغیا ہے تو خلق خدا شیداے تو ہرگز نیاید خدا نظر منقشہ ز رویت خود چہ من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان خسر و غریب است و گدا افتادہ ز شہر شما</p>	<p>ہر چند و صفت یکم در حسن زلف نریا تری و ز ہر چہ گویم بہتری جھٹکا عجائب و بھری بسیار بولان دیدہ ام لیکن تو چیز و دیگری دے رنگس رعنا ہی تو آوردہ دہم کافری من این ندانم تو ملک مست ز نیلا امیری تا کس لگوید بعد ازین من دیگر م تو دیگری باشد کہ از بہر خدا سوے غریبان بگری</p>
---	--

غزل ۲۷

<p>ماہ نو پیش رخت آئینہ دار و روستے تو از سر بالین من جانم مشو یک دم جدا جو در غلمان را حمال دعویٰ حق نیست فرقت تو مثل مجنون کردہ حال زار من</p>	<p>تو پس گردون رشک دار و از کمال ببرد تو تا دلم خوش میکند زلف معتبر لب تو منقل گرد و اگر خورشید میندروستے تو زین شدہ جانم فقط در شوق جست و جو تو</p>
---	---

دو گلستان زمان سروسی غیر از تو نیست خواستم بر چند دربان تعلق را کتم مگاہ پر سیدی نہ احوال دل خانہ خراب در شب وصلت کہ حمد نو عروسی تو بود گر گنی جو روح با یا کئی بر من عتاب و بدم از کردگار خود مین خواهم دعا	از بیان دهم فزون وصف میان موسے تو لیک بروم جذبہ دل میکشد خود سے تو چون کتم شکوہ بتو ترسم ز جین ابرو سے تو یا فتم لذت عجب در شور ہائے دھو سے تو خوش ناید عاشقان را بر چہ اشد غم سے تو مانہ بگزارد فلک آسائش پہلو سے تو
--	--

غزل ۲۸

چہ تدبیر ای مسلمانان کہ من خود را نمیدانم ہو الا اول ہوا آخر ہو الظاہر ہو الباطن نہ چون عاشقان عشق نہ چون زاهدان زہد مکانم لا مکان باشد نشانم بے نشان باشد نہ شرقی ام نہ غربی ام نہ بری ام نہ بگری ام نہ از خاکم نہ از بادم از آسم نہ از آتشش الا یا شمس تبریزی چرا هستی درین عالم	نہ ترساؤ ہیو دیم نہ کبرم نے مسلمانم بھریا ہو دیا سن ہوو گر چہ بے نمیدانم نہ چون کافران کافر نہ دانشمند نادانم نہ تن باشد نہ جان باشد نباشد جان نام نہ از ملک عراقی ام نہ از خاک خراسانم نہ از آدم نہ از حوانہ از فردوس نہ از آسم بھریستے و مدہوشی نہ باشد هیچ سامانم
--	--

غزل ۲۹

دلش گرم زبان بودی چہ بودی مکانم لا مکان بودی چہ بودی بگردانستہ آن تانہ نینے لب لب تو آب زندگانے سگ کو سے ترا بیچارہ خسرو	توان نا توان بودی چہ بودی نشانم بے نشان بودی چہ بودی دل من ساریان بودی چہ بودی بکام عاشقان بودی چہ بودی کیے از سہر ران بودی چہ بودی
--	---

غزل ۳۰

اے سرور بہر دوسرا دی رحمتہ للعالمین اے رہبر جن و بشر اے صاحب شفق القمر اے شاہ اقلیم سخا اے شمع ملک ہدای افلاکیان خاک بہت شاہان گدای و رگت کردی سفر تازین جہان ہای و شکر امتان دائم ترا خوانم بدل جانم بیا و نشنعل اے پیشوا اے انبیا اے شافع روز جزا	اے صاحب تاج و لو محبوب عالم آفرین اے منبع علم و ہنرا، مہبط روح الامین اے جامع اعجاز باہی شایع جبل التین از بندگان مہر و مت ہر یک ز نور مستین نوری نہ دار و این مکان در لامکان گشتی مکین مہر تو ام در آب و گل شوق جالت و نشین بنا جمال دلربا بخشیم آرزو دار و دین
---	--

غزل ۳۱

نہ من بیہودہ گرد کو چہ و باز ارمیگردم خدا یا رحم کن بر من پریشان وارمیگردم شراب شوق مے نوشم بگرد یا ارمیگردم خطایم را عفو فرما گناہم را محو گردان گمے خندم گمے گریم گمے افتم گمے خیرم ہزاران غوطہ باخوڑم و برین دریا سے بنی پایان بیاساقی عنایت کن تو مولانا سے رومی را	مذاق عاشقی دارم بے دیدار میگردم خطاکارم گنہگارم بحال زار میگردم سخن مستانہ میگویم و لے ہشیار میگردم مریض تا تو انہم یکس و ناچار میگردم سیحار در دلم پیدا و من بیار میگردم برائے گوہر معنی بدریا قہر میگردم غلام شمس تبریزم قلند رواء میگردم
---	---

غزل ۳۲

بس ششدرم در حال خود حیران ہنم با مجتبی از بہر صدق صادق و از بہر عدل عادل ہم بہر پیر پیر من کان پیر پیران جہان است آوردہ ام پیش شفیق نام بزرگان از لقین امد سلیمی بردرت در پوزہ خواہان چون گدا	بہر خود ہم آل خود فرایدرس یا مصطفی وز بہر ذی النورین خود و از سوسے جلد مر قضا جملہ از و شد مقتدری او ہست از تو مقتدرے از نام شان ہمل لنا و اشفع لنا یا مصطفی یعطے لنا من وصلک اسی مالک ملک ہدے
---	--

غزل ۳۳

شدم بر صورتی عاشق کہ بر مہ میکند غوغا اگر برویش نمی بینم دو چشم چشمہ گردد خیالے را کہ میدارم غم را بھرتے باشد نگار من بعد خوبی روز آتش نکتے وار یلا از بہر جانانی نظامی شربتے باید چہ صورت صورت دلبر چہ دلبر دلبریا چہ چشمہ چشمہ لولو چہ لولو لولو لالا چہ بھم بھم بھم محم چہ محم محم ولما چہ نکمت نکمت عنبر چہ عنبر عنبر سارا چہ شربت شربت قابل چہ قابل قابل کاشا

غزل ۳۴

سند شوکت شاہانہ مبارک باشد گل گلزار ز بختی پوش و لب سلفین چشمہ نیلیم خوش کویر گل آتش چہ طالع الی گنجہ جامے و عط و کلاب نہجت این زمانہ غزل کو بتلاش آدھے خاوی جشن وین خانہ مبارک باشد سیرا چید کہ خانانہ مبارک باشد خوشنا بھو پری خانہ مبارک باشد روقی بزم اسیرانہ مبارک باشد طلب ہست مردانہ مبارک باشد

غزل ۳۵

اے دل من صید دام زلف تو زلف تو بلا ہے سرور و مقام بند شد در زلف تو دلما تمام او تشریف فلاستے بندہ را لائق رخسار گر گریگ تو نیست رم کنند از دام مرغان چہ عجب صبح اقبال است طالع ہر نفس دام دلما گشت نام زلف تو بس بلند آمد مقام زلف تو دام بند آمد تمام زلف تو زلف تو اے من غلام زلف تو جو نقاب شکفام زلف تو جانب آدام رام زلف تو بندہ جامی راز شام زلف تو
--

غزل ۳۶

<p>برگزیده ذوالجلال پاک بنی ہمتا توئی نوحشیم انبیا چشم و چراغ ما توئی پانہادہ برسہ ریگندہ خضر توئی عاجزان را رہنما و پیشواے ما توئی مصطفیٰ و محبت و سید اعلیٰ توئی</p>	<p>یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی نازنین دلربا محبوب رب العالمین در شب مطح بودی جبریل ندر رکاب یا رسول اللہ تو دانی شانے علوانہ شمس تبریزی چہ دانہ لغت تو پیغمبر</p>
غزل ۳۷	
<p>بلبل مکہ و بلجا و سیل مینے کترین بندہ در گاہ او یس قہر نے سر و بلغ ملکوتی و گل یاسمنے زانکہ تو بلبل آن باغ دفای چنے</p>	<p>یا رسول عربی شاہ سوار مدنے در حریم حرم خاص تو جبریل غلام تو کہ در باغ رسالت قدت سر و زرت رخ بران وضہ کن خاک رش شو جامی</p>
غزل ۳۸	
<p>گرفتارم گرفتارم گرفت پرستارم پرستارم پرستار خندیدارم خندیدارم خندیدار شکر بارم شکر بارم شکر بار دنا دارم دنا دارم دنا دار</p>	<p>ہدام آن پری خورشید رخسار چو منہن در طریق عشق لیے زلیخا وار بہر عشق یوسف لبش می گفت با ما در بسم بریدے سعدیا از من تو الفت</p>
غزل ۳۹	
<p>قدرت کردگارے میںم مرغ دل را شکارے میںم دل خود بیعتدارے میںم در کفن جسم زارے میںم</p>	<p>جلوہ حسن یا رہے میںم چہ بلا بود ناوک نگہش در عشاق تو صورت لبس کردہ ام در غمش گر بہان چاک</p>

حشیم تو گر جیآہوے جین است گلشن و ہر را بقائے نیست صدہ مرگ ہم کم است از و خود بخود پیش یار اسے عاشق	زلف شک ستارے میں گہ خندان گہ ہمارے میں انچہ درانتظارے میں رازِ دل آشکارے میں
---	---

غزل ۴۰

مرجا احمد بے میسم محمد بے گشت نورشید فلک شہرہ جان بخشی تو ہجرتو مرگ صال تو حیات است حیات گر بگویم کہ ایا زسے و خدا محمود است یا حبیبی ار نے گفت خدا مثل کلیم برو اسے خضر دلم تشہ دیدار کسے است	عین ربے بحقیقت و مجازا عربی آمدہ عیسی مریم پے در مان طلبی جسم را جانے و جانانے و روح قلبی بسر عشق کہ امین ہم بنو دے ادبی حق پسند این چہ حال است این بلجہی نخو رم آب بقا جان دہم از تشنہ لبی
---	--

غزل ۴۱

اے سران ہر دو عالم را تو در عالم سہری پانہادی بر فراز عرش مرین ہیز بست آبروے دین و ایمانی تو اے در تیمم پیش از لوح و قلم نور تو شد جلوہ طراز یا رسول شد چہ گویم وصف ذات پاک تو چون بنا شتم یا محمد صلاز تو سن بہ ہوار	ختم شد بر ذات پاکت منصب پیغمبری نیست از خاکی نزا دان با کوس امیری از تو ز نیست یافت و کونین تاج و تہری جلہ موجودات عالم را تو خود سر و قری ہر چہ پیگویم از ان صدہ مرتبہ بالاتری کار ساز عاجزان و در غصہ گاہ محشری
--	--

غزل ۴۲

ہر کجا باشم اسیر دام آغوش تو ام میکنی یاد منی یاد تو امی ہنوز	بسکتہ نزدیک ام از دل فراموش تو ام مصرعہ دلچسپ از خاطر فراموش تو ام
--	---

در تہ از کم حرفی لعل لب تو می طہم	من کباب آتش بسیار خاموش توام
گل بجیب ہر میرزہ شکستہ ہمایاہ	آنقدرکز خوشترین فتم در آغوش توام
طوق قمری جلوہ چشم پری با من کند	اینقدر دیوانہ سرو قبا پوش توام
انجمن ناری	
اے شہ فخر بصر صل علی مجتبی	ہست ذات تو حلاصہ زحمہ جملہ بنی
ہمہ را در دہمین است ز شرفی غزلی	مرحبا سید کی مدنے اعرابی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لبتی	
یا فتم آئینہ وصف رخ تو طالع	دل افغنی نور جبین تو زہے صل علی
سورہ شمس بتوصیف رخت گفت خدا	نسبتی نیست بذات تو طہ بن آدم را
بر تر از آدم و عالم توجہ عالی نبی	
عرش پر نور شد از ذات تو اے نور قدم	حور و غلمان سر خود را بکنند پیش تو خم
گفت یوسف کہ چہ سن تو زہے مشتاقم	من بیدل بچال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بولعجبی	
روے تو مطلع نور رشید عنایات تمام	شاد گشتند ز تو لید تو ہر خاص و عام
یافتہ گلشن کونین خوشا تر ہست تام	نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام
زان شدہ شہرہ آفاق بہ شیرین طہی	
ہست در بان در پاک تو روح الا عظم	مخند دانند گدائے تو شاہان نعم
عذر ما را بپذیر اے تو چشم عالم	نسبت خود لب گت کروم و بس منتفعم
ز انکہ نسبت بہ سگ کوی تو شد بڑا دبی	
فخر کونین توئے آمدہ اے مایہ نور	ذکر تو ہست بہ تو ریت نہ تنہا مسطور

نیز وصف تو خدا کرد و انجیل بزبور	دات پاک تو کہ در ملک عرب کردہ نملور
ز ان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی	
وصف ذات توحید گویم شہ والاوجات	بالعاب و ہنت قند رسد ہم نہ نبات
عرض داریم ز تو بعد ہزاران صلوات	ماہمہ تشنہ لبانیم و تو کے آب حیات
لطف فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبے	
التماس است ز تو مالک روز محشر	چون شود شعله نشان روز جزا حدت نور
از تو آسید ہمین است تقسیم کوثر	چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر
اگر تشریف لعلی ہاشمی و طلبی	
بہ دے عرصہ کونین چو سپ تو نوشت	آدم و نوح زدہ بر سر فراق تو دست
رتبہ تو ز حد مرتبہ بالا تر رفت	شب سراج عروج تو ز افلاک گذشت
بمقامے کہ رسیدے نہ رسد ہیج بنی	
یک نظر سوے من انداز ستہ بندہ لوازا	حکم فرما بہ آئیدم بزبان اعجاز
ماہمہ بے سرو سامان و تو مارا ہمہ یاز	بدر فیض تو استادہ بصدع جزو نیاز
زنگی و روحی و ہندے یمنی و طلبی	
ایستاد است خلیل حمد پیش تو نبی	نظر مہر بروکن شہ عالی نبی
ز آتش ہجر تو بگذشت ز حد تشنہ لبی	سیدے انت حبیبی و طیب قلبی
آمدہ پیش تو قدسی پے درمان طلبی	
مجنس و دیگر	
اے بتلاے عشق تو جن و بشر و پری	روشن ز ملکس حسن تو آئینہ پیغمبری
نور رخت را مشترے ہم نہرہ دہم مشتری	ہے چہرہ زیبائے شکر تہان آذری
ہر چند و صفات یکیم در سن زان زیب تری	

نے حور دار دے پری با تو مجال ہمیری	از لہران ہم دلبری خستہ است بر تو دلبری
تو فخر مر خاور سے تو رشک ماہ انوری	تو از پری چاکبتری و از برگ گل نازکتری
وازیہر چہ کو ہم بہتری حقا بجانب دلبری	
من نبیل شوریدہ ام کز برگ گل رنجیدہ ام	ہر چار سونا لیدہ ام در جستجو کوشیدہ ام
ہر غنچہ را بوییدہ ام از ہر چین گل چیدہ ام	آفاقا گردیدہ ام در بہستان و زبیدہ ام
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیز دیگر	
اے نوریزدان سرسبز از طلعت تو جلوه گر	اے خلعت وحدت بیزاج حقیقت کی بھر
مشعل بکف گردہ اگر خورشید تابان در بدر	ہرگز نیاید در نظر صورت زرویت خوبتر
شعے ندانم یا قمر فرزند آدم یا بری	
حق گو یرت کای عین حق جان بودی و با جان شدی	از نور من پیدا شدی و از ذات من پیمان شدی
من جو ہر معنی شدم تو صورت انسان شدی	من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نکوید بعد ازین من دیگر کم تو دیگری	
خورشید نقش پاے تو گردون چمن پیراے تو	در ہر سرے سوداے تو در ہر دے غوغاے تو
ای عرش اعظم جاے تو ای عاشقت مولے تو	عالم ہمہ نعمتاے تو خلق خدا شیداے تو
این ترگس رخناے تو آور در رسم کافری	
در بارگاہ مصطفیٰ میکرو این ہائے ندا	اے شائع روز جزا دے خواجہ ہر دوسرا
سرتا یا اے سہ لقا ہچون شہید بے نوا	خسر و غریب است فلک افتادہ در شر شما
باشد کہ از ہر خدا سوے غریبان بگری	
اشعار متفرق فارسی	
آرزو دارم کہ خاک آن قدم	تو تیاے چشم سازم و مہدم

تہ نہ عشق از دہد از حینہ و
 ز کس بکتب غم شق لا غمی کز م
 اگر شود لطف و کرم در تمان سن
 ز جوس گر تیکم آنت گکلون
 دو گو نہ ریخ و خدا بست جان مجنون
 چه غم دیوار است را کہ باشد چون شیتبان
 گناہ گر چه بنود اختیار ما حافظ
 گرد و رم از تو نقش توام و نظر پس است
 بے تو جان قطره ایست بر لب شوق
 گنج قارون کہ فرو میرود از قعر منور
 دور از تو سرا سیمہ تر از دو و چراغ
 آتش مزاج من بگذار این عتاب را
 بہر کہ او نیک مے کند یا بد
 تا طبع نازکت نہ پذیرد ملاست
 ما ز یاران چشم یارے داشتیم
 روزم بہ غم و شب بہ الم می گذرد
 دادست دست حق کہ بہرست وری مے
 گفتگوے نا ملائم نیست رسم عاتلان
 ما بیا و تو سلامت بخمال تو خوشیم
 گناہ من ارنامہ سے در شمار
 نہ انم آن گل خندان چہ رنگ بودارد

بسا کین دولت از لقا نرسند
 تنم بکا خند مسط کشیدہ ہیما نم
 جلوہ طاعت و بہ عصیان سن
 شدہ مژگان سن فوارہ خون
 بلا سے محبت یابی و فرقت یابی
 چہ بال از موج بحر آنرا کہ دارد لوح کشتبان
 تو در طریق ادب کوش و گناہ سن است
 دل پیش تست دولت سن نقد پس است
 در تو دیر آمدے حکیم دایک
 خواندہ باشی کہم از غیرت درویش است
 بے بزم تو خون سچکد از چشم یا غم
 چین بر چین ندید کسے آفتاب را
 نیک و بد ہر چہ می کند یا بد
 آن بہ کہ نامہ را بدعا مختصر کنم
 خود غلط بود انچہ مانیدہ شستم
 عمر ہمہ با محنت و غم می گذرد
 دارد و گرد نہ بہتر ازین پشتار دست
 از برای زہم گفتن شد زبان بی آفتوان
 غیر نادیدن تو ہیچ پریشانی نیست
 ترانام کے بودی آمرزگار
 کہ مرغ ہر چہ گفتگوے او دارد

رسید مژدہ از انجا و فرج گشت دید ازین توید رخم شد شگفتہ و شاداب هر ایک چشم خوابے نیست بر بستر تنهایی آب چون در روغن افندنا لہ خیر و ارج درین سرے کن خوسے کن بخوشی سخنی تا زنده ایم لطف خود از من مکن دریغ	چنانکہ قطرہ باران بہ کاه ختک رسید چنانکہ باغ ز تنہم چنانکہ گل ز نسیم بہ ہر آواز پائے چشم بکشایم کہ می آئی صحبت ما جنس باشد شمرہ آزار ما کہ بہتر از سخن خوب یادگارے نیست بعد از وفات کس بہ کس حسان نمیکند
---	---

اشعار در ذکر نامہ و پیام

بپایان آمد این دفتر حکایت بچیان باقی نامہ پہل است نوشتن بہ تو لیکن ترسم نامہ شوق ترا من مختصر خواہم نوشت لختہ ہائے دل بود پیچیدہ و مکتوب بن نوسیم نامہ و از بسک خون میگیم از ہجرت و رکنا نامہ اغیار یاد م کردہ سے نوسیم نامہ و مشتاق دیدار تو ام قاصد رسید و نامہ رسید و خبر رسید چہ می بینی مجال دل غمدیدہ احسن شد شرح شوق مینوشتم دیدہ خونبار گفت راہ و رسمست دوستان را قلم گرفتہ و گفتم سلام بنو لیم شکایت شب ہجران و فرقت دوری بر دیگران نوشت بے نامہ وفا	بصد دفتر نشاید گفت حسب الحال مشتاقی کہ تو آن نامہ بخوانے کہ در و نام من است بمستتر از مستتر از بیشتر خواہم نوشت از شکست نامہ خواہی یافت مضمون را تو گوئی کاغذ مکتوب من رنگ خدا دارد تا بدانم بعد ازین قدر فراشکاریت بستہ ام ز کس صفت بزنامہ چشم خویش را در حیرتم کہ جان بکدائے کنم نشا و لم شد خون خوش آب از دیدہ بیرون شد جلے سرخ ہاش بگذاری کہ من خواہم شربت کہ بیاد آورند یا ران را شکایت شب ہجران تمام بنو لیم ز حد گذشت ندانم کد ام بنو لیم بر جاشیہ سلام ہم از من دریغ داشت
--	--

از براسے نامہ ماقاصدے درہ نیست کاروان اتک ما منزل بمنزل میرود	
اشعار در شوق و تمنا	
بیایا لذائے تو ایام بیاورد دوست بیا که نیست مرا بیت ازین تکیه بانی هان غنچه زخمشه چو طفل بے شیر است ازان زمان که تورفتی نگاه بیاورد	ز حد گذشت جدائی میان ما دور است بیا که بے تو بجان آدم زنده سالی بیا که بے فل رویت بهار دلگیر است نگه نمیرود از ضعف تا در دیده
اشعار فراقیہ	
که شیندار است و که دید هست که پیش آید خدا کو ماه ساز و عمر ایام جدائی را سپرده ام تو خود را بمن چه کار مرا که مرغ داشتم در آشیان سینه بسن شد من اگر گشته شوم بهتر ازین روزی نیست	انچه من دیدم من سیکتم از جور فراق ز حیران دیده ام حالیکه کافرا اجل بنید غریب کوسے تو ام با وطن چکار مرا ندانم دل چه شد لیکن ز خون دیده دستم احوال روبرو فراق آمد و بسوزنی نیست
اشعار در ذکر وداع	
شام فراق نیست که صبح قیامت است کز سنگ گریخته و وقت وداع یاران دوست میداند که استقبال بچران شکل است دله وداع تو آسان نمی توان کردن آه این چه سخن بود که این بار شنیدم و چنان رفت و من چنین فرستم و مدینه وصل میوه طاقمت انتظار کو سعد جهان نستان و بدو یرنم گذاشتم	امشب وداع یا زهر گرم علامت است بگذارتا بگریم چون ابر در بهاران درود اعش گریه رقم احتیاج غم نیست توان بهجر تو آسان وداع جان کردن شب حرف وداع از لب دلدار شنیدم رقم از پوست و قوت رقتن یار یار وداع میکند تاب وداع یار تو روز سے وداع بر سر کویت ز خون دل

اشعار در انتظار

<p>طاعت نماز را بی روی یار بود نوش آن حیات که در انتظار میگزد تنها بیا تو نیست که تنها شستم بیا که گوش بر آواز و چشم بر راهم خانه تست دل ای خانه بر انداز بیا خوشم که روز و شب من بفریاد گذشت بهران ندیده که بدانی عذاب چیست وزد و ورے نشین و نظاره میکنی خالد بار و ز قیامت شب بهران باسد کسی که از تو شود دور این چنین سوزد ورنه جان دادن ما این همه دشوار بود که رسوا کرد و ناحق در عرب عشق فلان مارا صدر و زان بیک شب بهران نمی رسد شرمند ام که بے تو چرا زنده مانده ام کز خیال اهل درد بهمن بنده مانده ام دهد خود را تسلی تا بکجه چشم بر آه من که جانم میسر و دتا بر سرم صیاد می آید</p>	<p>عمری گذشت تا که در انتظار بود اگر چه وعده خوابان و فانی دارد بیا و وعده ای گل خوابان شستم نشسته بر سر راه است گریه و آه انتظار طلب و وعده تکلیف چسرا شبم بگریه و روزم در انتظار گذشت زاهد مگو عذاب عذاب قیامت است من افکنی تو بر تن من آتش فراق شب بهران تو از روز قیامت کم نیست زمان زمان دلم از آه آتشین سوزد مرگ را تلخ با حسرت دیدار تو کرد شب بیل بقوم خویش گفت از درد محرومی گویند روز حشر بیا یا من نمی رسد دور از حریم وصل تو شرمند مانده ام بیدر و من به محنت حیران کش مرا ز روییت تا بکجه نو میدگر دو نگاه من بدام انتظار و من آن صید گرفتارم</p>
---	--

اشعار متعلق به قدوم مسافرا

<p>دلم هم می پیدای سینه شست می آید اے درد و اے بر تو که درمان من رسید</p>	<p>بگو شتم مرده وصل از دور و دیواری آید قاصد رساند مرده که جانان من رسید</p>
---	--

بجیسر سویم چہ آئی امی سرم پامال تو بازم زیار و عدہ دیدار میسر رسد امروز عجب مضطربم بے سببی نیست	باش تا جانم بدون آید با استقبال تو دل در طپیدن است مگر یار میسر رسد گریار سر وقت من آید عجب نیست
---	--

اشعار و عدہ و عہد و پیمان

اے صبر پا پیدار کہ پیمان شکست یار قریب وعدہ امروز فردا کار نکشاید صبح امید و شب وصل در ایام تو نیست اے عہد شکن با تو اگر کار نبودے دل بہ مهرش چہ نغم تکیہ بہمدش چہ کنم	کارم ز دست رفت دنیا بدست یار کہ من امروز فردا را نمیدانم نمی دانم دیدہ ام دفتر پیمان بتان حرف بگرفت کار دل ما این ہمہ دشوار نبودے کہ بیک صحبت اغیار دیگر گون گردد
--	---

اشعار مناسب بزرگان از خردان

سشنیدہ ام کہ ز من یاد می کنی گاہے شد آرزوے تو از حد اسید واران را غریب کوے تو ام با وطن چہ کار مرا ذوق الطاف تو اے کاش نمی یافتہ لم سازم قدم زدیدہ و آیم بسوے تو	خوش آن گد کہ گئے یاد او کند شاہی چو اشتیاق مہ عید روزہ داران را سپردہ ام بتو خود را بمن چہ کار مرا یاد ہر لطف تو اکنون سبب صدمہ است تا ہر قدم بدیدہ کشم خاک کوے تو
--	--

اشعار جواب فصل گنج

من پسند کسان نمی کنم گوش ناصحی بیوہ میگوید کہ دل بردار ازو نمیدانم ز منع گریہ نقی چیست ناصح را	این را بہ کے دگر بگو تیرہ من بہ فرمان دلہم یاد دل بفرمان منست دل از من دیدہ از من آستین از من کنار از من
--	--

اشعار و تشکر یہ

بلند مرتبہ زان خاک آستان شدہ ام	غبار کوے تو ام گہ بر آسمان شدہ ام
---------------------------------	-----------------------------------

<p>احسان دوست در حق من بی نہایت است</p>	<p>من بے زبان کدام کیے را بیان کنم</p>
<p>اشعار اظہار بیگناہی ہے خود</p>	<p></p>
<p>دگر مرا بہ چه تقصیر متهم کر دے نمیدانم گناہم چیست کز من سرگزانی آری آنکہ از چشم تو انگند مرا بے تقصیر</p>	<p>چه کردہ ام کہ بمن التفات کم کر دے سرت گردم قصورے در وفای خود نمی بینم چشم دارم بہ ہمین درد گرفتار شود</p>
<p>اشعار بیوفائی خود پرویان</p>	<p></p>
<p>ہر جفاے کہ کنے راحت جانست دلی تو شرط یارے در ہم وفاداری نمی دانے یار بے پروا و فریاد دل من بے اثر گر یار ز احوال من آگاہ نہ بود بصد کرشمہ و نازم شکار خود کر دے دستے شد کہ رہ مر و وفا مسدود است چوے بینم کسے از کوے او دلش آدمی آمد روا مدار جوانے بمیر و از غم تو</p>	<p>رسم انصاف مباد از جہان برخیزد ہمین دل میتوانے برو و دلاری نمی دانی ہم ز دل فریاد ہا دارم ہم از فریاد رس در دمن سود از دہ جانکاہ نہ بود کنون کنارہ گرفتے چو کار خود کر دے نہ کسے میرود آنجا نہ کسے آمد فریے کز وے اول خودہ بودم یا دمی آید تو ہم جوانے و از خود امید ہا دارے</p>
<p>اشعار شکایت</p>	<p></p>
<p>شرط عشق است کہ از دوست شکایت نکنند ہزار شک کہ مارا سر شکایت نیست نبشین و مے کہ شکوہ ز درد نہان کنم با درد و حجب شکوہ ز جہان نہ کنم از شکوہ بس کنم کہ دل یار نازک است</p>	<p>لیکن از شوق حکایت بزبان مے آید و گر نہ قصہ جور ترا نہایت نیست جو رے کہ کردہ تو بخاطر نشان کنم گیرم جان کہ وعدہ نمود و وفا نکرد خوے کرشمہ نازک و بسیار نازک است</p>
<p>اشعار در اظہار دوستی غامضانہ</p>	<p></p>

نزدیک شد که عشق نمان بر ملا شود زمانه دشمن و ما بیدلیم و نجات سیاه با خلق آشنا نشود و قبلای تو میخواهم از خدا بد عاصد هزار جان	چشم نیاز و ناز بهم آشنا شود تو رحم گر نکنی کار مشکل افتاد است بیگانه باشد از همه کس آشنای تو قاصد هزار بار بیدم بر اے تو
---	---

اشعار شوقیه و شکایت آمیز

بیایا که بدایه نهایتی دارد تا بکجه از بزم وصلت دور میداری مرا نمی آئی نمی خوانی نمی جویی نمی پرسی	طلبیدن دل بے صبر قایتی دارد تا بکجه آواره و مجور میدارے مرا چرا از آشنایان این قدر کس بخیر باشد
---	---

اشعار طعن آمیز به معشوق

تو وفا با دیگران کن که من خسته دل با غیر من نشیند و دشنام میدهد خریدار تو بسیار اند بهر امتحان باری	زنده از بهر همین ام که جفاے تو کشتم مارا هنوز بوسه به پیغام میدهد طلب کن نقد جان تا قیمت یاران شود پیدا
---	---

اشعار رشک

ناله جو روئے غتاب و نه کن میکشد مرا رشک آن تازه گرفتار تو ام میسوزد	باغیچه لطف میکنی این میکشد مرا کز تو حیران شود و تکیه بدیوار کند
--	---

اشعار حالات حسن

خوشحال آنکه دید ترا و سپرد جان آنچنان بیگانه ام از مردان در عشق تو رسم کجا است این تو بگو در کدام شهر روز محشر چو پرسند که خون تو که ریخت نه درد میدود از دل نه تاب می آید	اگر نشد که هجر کدام است و وصل چیست کاشناے من جهان نا آشنای من بود دل میریزد و چشم به بالاسم کنستند آه حسرت کسم و سوسے تو نظاره کنم نه صبح می شود و امشب نه خواب می آید
--	--

نگہ تا کے گریزان دارم از تو اگر از عشق بودم که چسان می باشد	گرفت ارم چه پنهان دارم از تو بخیبر کرد چنانم که خبر دار شدم
اشعار در وصف جمال	
نمیدانم کسے در عشق او غیر از خدا عالم بیچ میدانه چاهے سرو قامت سیکنی	عجب حال بدی دارم درین سودا خوشا عالم سیکشی وزنده می سازی قیامت می کنی
بدل زد یا بسزد یا بسازد	چه داند کس محبت بر کعب ز د
اشعار ذکر آه و ناله	
میل اشکم رفته رفته در گلو زنجیر شد گریه های خانگی دل را تسلی بخش نیست	طفل دامنگیر ما آخر گریبان گیر شد در بیابان میتوان فریاد خاطر خواه کرد
تنگ آمدم اے ناله دلخواه کجائی	فریادی ام از دست تو اسی آه کجائی
اشعار حسرت و محرومی	
خبر من بر ساینده مرغان چمن مدتی شد که ز خاک قدش محروم	که ہم آواز شما در قفسی افتاد است در میان من داد و بوسه به پیغام افتاد
مار از خاک کویت پیراهن است بر تن تعالیم هر کرا بنیم بدل در دوغی دارد	آنهم ز اشک حسرت صد چاک تا بدانم ز دست غم منال ایدل که غم هم عالمی دارد
اشعار آه و درد	
من هر چه دیده ام ز دل و دیده دیده ام چه شور بود که عشقت بمن کرامت کرد	گاهے ز دل بود گلہ گاہے ز دیده ام که نار سیده قیامت دلم قیامت کرد
دل را نوید آمدن او نمیدهم روز مارا ساخت چون شب تیره آناه از فراق	ترسم بجال خود بگزارد و اگر مرا بکشد چند سوزیم از فراق آه از فراق آه از فراق
آئی نرم گردان از کرم دلہای خوبان را	و گرنہ عشق را ناپید کن یا عشق بازان را

دلہا ہم مجروح قنادند بہ یک سو	این کو چہ آتشوخ ستمکار نباشد
اشعار مکتب ادیب	
ماہِ سن در مکتبِ سن بر سرِ رتق ماؤ مجنون ہم سبق بودیم در دیوان عشق نمیدانم کہ دادے تند و تعلیم بیداد ز قید مکتبِ اندوہ آزادم بحکمِ داد	او معلم یگان آن سرور آزاد کن او بھار رفت مادر کو چہ ہار سو اشدم تو ہرگز این قدر بد خو بودی کیست تہاد ز خوشحالے دلم طفل معلم مرده را ماند
اشعار متفرقہ	
صائب دو چیز می شکند قدر شعر را صائب با خلعت سائل بر نیم در کرد گر چہ مرغ نیم بسمل ماندہ ام در قید تو ایجان تو اگر جان طلبی جان تو بخشم نہ پرستے ز گلفی پیام از خارے جگر ز زخم تو معمور دل بہ غم شاد است برو بکار خود لے واعظ این جہیز است دل من لفظ و یاد تو محسنے گرد و رم از تو نقش تو ام در نظر بس است شب تاریک و بیم موج و گرداب چنین جائل اشتیا قیکہ بدیدار تو دار و دل من سواد ویدہ حل کردم نوشتم نامہ سوئی تو این شکایت نامہ نامہ ربانی ہر جہیز است حال من دیدست قاصد حیلج نامہ است	تحسین ناشناس و سکوت سخن شناس بے زری کرد من انچہ بقارون زر کرد یا بکش یا داندہ یا از نفس آزاد کن از جان چہ عز نیاست بگو آن تو بخشم درین چمن کچہ دل خوش کند گر قمارے بہمین جور تو اقلیم درد آبا د است مراقبہ دل از کف ترا چہ افتاد است معنے از لفظ کے مجہا باشد دل پیش تست دولت من تقدیر بس است کجا داند حال ما بسکاران ساحل ہا دل من داند من و ہم و داند دل من کہ تا ہنگام خواندن چشم من افتد بر مے تو انچہ دیم از جدائی با جد خواہم نوشت گر نویسم زندہ ام بر خویش تہمت میکنم

موتے شد کہ رہِ مهر و وفا مسدود است دل بتو دادم و افسوس نمی دانستم اگر دانستم از روز ازل داغ جدائی را یا تو شب و روز قرین دلم هست از حلقہٴ بندگیت بیرون نشوم	نہ کد امے رود آنجا نہ کسے مے آمد کہ لیس از بیرون دل شوخ چنین خواہی شد بدل روشن نمیکردم چراغ آشنائی را لطف و کرمست گوشہ نشین دلم هست نالقش حیات در نگین دلم است
---	--

مستزاد اردو

مستزاد اول

حالِ دل کس سے کون کوئی بھی غمِ از نہیں غمِ فرقت کے سوا
اور اگر پوچھے کوئی قابلِ اظہار نہیں چپکا رہنا ہی بھلا
زلزلے کے پیچ سے چھٹ سکتا نہیں کوئی دل اور یہ پیچ بہ بیچ
کوئی سوال ہے کہ جو اس میں گرفتار نہیں ہو عجب دامنِ بلا
سیکڑوں ہن جگر افکار ہزاروں دلریش ترے ہاتھوں لیکن
پاس تیرے کوئی خنجر کوئی تلوار نہیں ہاں مگر ناز و ادا
کیا تری چشمِ سیہ مست کی کیفیت ہو کہ جہاں ہو بدست
جس کو اب دیکھو وہ بدست ہو ہشیار نہیں اہو بت ہوشِ مریبا
مرٹے خاکِ دریا رہِ عشاقِ غفلت کہ جو ہونا ہو سو ہو
اٹھ کے اب جائیں کمانِ طاقتِ رفتار نہیں مثلِ نقشِ کف پا

مستزاد دوم

حیف صد حیف مجھے عشق کا آزار ہوا مفتِ بیمار ہوا
وہ میسج نہ معالجِ مرا زہنسا رہا ایسا بیزار ہوا
پڑتے ہی آنکھ بیان اپنا ہوا کام تمام آیا آفت کا پیام

ہر سر نیزہ مرگان صنم پار ہوا میں دل افکار ہوا
 آپ کے آنے کی دالند نہایت تھی خوشی بس تمنا تھی ہی
 ہر دین کلبہ غم مطلع الوار ہوا خوش دل زار ہوا
 یار بے سرو وفا ہی نہ تھا دل کو یقین تادم باز پسین
 رحم کا اُس کے نہ میں آہ سزاوار ہوا وہ نہ غنچار ہوا
 کوئی مقصد نہ برآیا مرا اسی واسے نصیب بھر کجا وصل حبیب
 میل دشمن یہ عبث چسب شمعگار ہوا غم کا بنار ہوا
 طاہر اس شوخ کو پر مہیز تو تھا حد سے فزون کیون نہ اب شکر کروں
 وصل پر بارے رضا مند وہ دلدار ہوا مجھ سے اقرار ہوا

مستزاد سوم

جا پھنسا طائر دل اپنا بصد شوق پری تیری کا گل میں صنم
 ہائے آزار کسی ڈھب کا سے دے نہ ذری لطف کروا کر کم
 ہجر کے جو رکی اب تاب نہین ہو مجھ میں چ یہ کتا ہوں جی
 دلبری اب تو ذرا بہر خدا کر تو مری جان من کر نہ ستم
 تیری مری کی دھڑی پان کی سرخی نے پری قتل کر ڈالا مجھے
 دیکھ تو خنجر مرگان نے کیا کیا ہی پری رہا ہوتھوں پہ یہ دم
 جان من تیری ہی الفت میں بہ بر باد ہوا سو گل کسے کروں
 مثل سیاب کے بیاب ہوں فرقت میں تری او صنم میری قسم
 دین ددل دونوں دے دولت ایمان بھی ہی اس ہالیوں نے تجھے
 دلبری تسبیح بھی تو نے نہ ذرا ہائے کری یہ ہو سینہ پہ الم

مستزاد چہارم

اس عشق نے یا رونجھے دینا سے اٹھایا دیوانہ بنا کے
 زلفون میں پرری رو کے گرفت رکرایا پھر شانہ بنا کے
 پھر شوق کے شیشے میں شراب عقل کی اپنے بھر بھر کے پلائی
 پھر میرا تماشا یہ سب عالم کو دکھایا مستانہ بنا کے
 بیدل کیا دلبر نے عبث لیکے مراد کس مکر و ہنسر سے
 پھر لنگا کان کی بالی میں جھلایا دُردانہ بنا کے
 نزدیک رقیبوں کے صنم رات کو بیٹھا مجلس کیا روشن
 پھر انہی شمع رو کے اوپر ہم کو جلایا پروانہ بنا کے
 غیروں کو بلا کر دھلکا پامن بٹھانے محبت کے گویا دوست
 ہم تو دوست یگانہ کو الگت دور بٹھایا بیگانہ بنا کے
 اکبر کی ہی طعن و توبخ حق سے شب و روز کو کرنا تھا لٹ
 دینا میں گزر رکھنا ہو تو ترکھ لے خدا یا سروانہ بنا کے

مستزاد چہم

میں ہوں عاشق مجھے غم کھانے سے انکار نہیں کہ ہو غم سیری غذا
 تو ہو معشوق تجھے غم سے خبر کو کار نہیں کھائے غم تیری بلا
 دل و دین تیرے حوالے کیے کرتے ہی طلب اور جو کچھ کہا سب
 پھر جو بنیاد رہی تو جھکے بتا اُس کا سبب میری تقصیر ہو کیا
 بھیجے خط سیکڑوں لکھ کر تھیں ہشیاری سے بڑی دشواری سے
 تھے بھیجا نہ جواب ایک بھی عیاری سے یہ تو قسمت کا لکھا
 طلب دوسرے کیوں اتنا بُرا باتے ہو میں پہچانتے ہو
 دیکھو ہم ہیں وہی جا نیا نہ ہیں جانتے ہو کرتے ہیں جان خدا

ہر حیات ابدی گر ہو شہادت حاصل ترے ہاتھوں قاتل
 تیرے آب و دم شمشیر کو تیرا بھل سمجھے ہے آبِ لب
 کیا کون تیرے مین انداز واداکا عالم ہو ستم ہائے ستم
 دیکھ کر ہوش رہین کیا کیکل جاے ہر دم ایسا ہوش رُبا
 نہ تو تقریر سے ہو کام نہ تحریر سے ہو اور نہ تدبیر سے ہو
 ہمتو کہتے ہیں ظفر جو کہ ہو تقدیر سے ہو ہر ہی بات بحب

مستزاد ہفتم

زلزلت پر پہنچ مین دل ایسا کرتا ہوا چٹنٹا دشوار ہوا
 بیٹھے بٹھلائے نیا عشق کا آزار ہوا مصیبت میں ہوا
 ہر دم وہم نفس و مونس و ہمارا و رفیق نہ رہا کوئی ضیق
 در و در قصبے کے سوا کوئی نہ غوار ہوا غم فقط یا رہا
 خاک صحرا کی ترے بھر مین چھانی ایسی حیثیت تک نہ رہی
 پار تلو دن سے مرے دشت کا ہر خار ہوا کیسا ناچار ہوا
 مجھے چپ چپ کے تم اے یا بیویوں جا کے ہوا سکا باعث تو کو
 کہن ہر مرے سوا کس سے نیا پیار ہوا کون دلدار ہوا
 بار بار تجھے کہا ہاے نہ مانا کتنا عزم طرا اب سہنا
 آخرش دام محبت کا گر قمار ہوا خوب اے یار ہوا
 یار کی سنگدلی کی نہ خبر تھی اصلاً ہوا عالم بھدا
 وائے تقدیر کہ وہ یار شہکار ہوا تن پہ سہارا ہوا

مستزاد ہشتم

دیکھ سکتا ہر کوئی کب تجھے اے رشک قمر کیسے تاب نظر

نہ رہے حضرت موسیٰ کی طرح غش میں خبر چہرہ دکھلاؤ اگر
 عاشق زار کو ہو درد دل و درد جگر ہے بہت حال بستہ
 چشمِ رحمت بکشا سوسے من اندازِ نظر اے شہ جن و بشر
 اے صبا ہو جو ترا کو چہ جانان میں گزر کیو بادیدہ تر
 رونے عاشق کی تپ غم سے ہر حالت اتر کچھ نہیں تجھ کو خبر
 ہو گئی عمر بسر عہد جوانی گزرا کچھ بھی دق نہ رہا
 غافل و جاگو اٹھو صبح ہوئی باندھو کمر بج گیا کوس سحر
 کیون یہ سنسان شب ہجیر کیا مر گئے سب نہیں کھلتا یہ سبب
 بولے ہر کوئی مٹو نہ نہ کوئی مرغ سحر اور نہ بچتا ہے گھر
 دل میں ہو یاد تری سر میں ہو سودا تیرا لہجہ ہر جگہ ہے خدا
 تیرا ہنسی دیکھتا ہر آنکھ کو منظور نظر گوش مشتاق خبر
 آکے لاشے پہ مرے پیارے نہ منہ کو ڈھانکو غم نہ بچا نہ کرو
 آنکھ میں غم کی رہتا ہی کیا نہ نورِ نظر شوق سے دیکھو ادھر
 خوب سمجھا ہوں کہ ہر سب میں تجلی تیری کھل گئی آنکھ مری
 عرش سے فرشِ تلک چاہے نظر جائے جہر تو ہی آتا ہو نظر
 نہ پیچے جو ترا دل تو یہ ہر بات عجیب کیا کون والے نصیب
 سوزِ فرقت میں کہوں تالا پُر درد اگر کوئے پھر میں اثر
 کون ہے جس کو ترا عشق کہ اے یا زمین آسمان ہو کہ زمین
 جستجو میں تری پھرتے ہیں ادھر اور ادھر رات دن شمس و قمر
 یہ مراد دل یہ مرا وصلہ میرا یہ جگر کر دیا سینہ سپر
 ایک دم رشک تہان سے نہ کرین قطع نظر ہوگا ہر قطرہ گھر

مستزاد نم

اسی طیبہ مرے جینے کے کچھ آثار نہیں نکر دے کر دو دو
 اُس میسج کو دکھا دو تو کچھ آزار نہیں ابھی ہو جائے شفا
 بیوفا تجسا جان میں کوئی زہنا نہیں کیجیے کس سے گلا
 سچ تو یہ ہو کہ ہمیں عشق سزاوار نہیں تیری تقصیر ہو کیا
 فصل گل کی نہ چمن میں مجھے دے خوشخبری یاں ہے بے بان ہی
 لایق سیر چمن اب یہ دل افکار نہیں کیوں رُلائی ہو صبا
 کتنا چاہا کہ ترے عشق میں مرجائیں ہم پر نکلتا نہیں دم
 اسی صنم تو ہی مری شکل سے بیزار نہیں ہوا جل بھی تو خفا
 شمعِ مریخ کا تری پیارے کوئی پروا نہ نہیں اور اگر ہیں تو ہمیں
 دھام کا کل کا ترے کوئی گرفتار نہیں چچ یہ ہم پہ پڑا
 فوج کرنا ہو اگر مجھ کو تو اسی عربہ جو خیر حاضر ہو گلو
 کوئی ارمان مجھے جو حسرت دیدار نہیں مریخ سے پردہ تو اٹھا
 قاصد اُس سے تو یہ کہہ دیجو اسی ماہِ حبیب ہوں ہلاکی کے قرین
 ترے آنے کی توقع مجھے اسی یار نہیں جھوٹی قسمیں تو نہ کھا
 کبھی اقرار کیا اور کبھی انکار کیا ہے یہ انداز ترا
 تو مرے حال سے فسوس خبر دار نہیں ہے یہ قسمت کا لکھا
 دیکھ پچھتاؤنگا مونس تو نہ کھو مفت میں جان ترک کر عشق تباں
 فائدہ اس میں سوار نہج کے زہنا نہیں رکھ نظر سوے خدا

مستزاد وہم

ہم کو دن رات بجز عشقِ صنم کا نہیں کبریا کی ہے قسم

کون دل ہو غم فرقت سے جوتا چار نہیں ہو عجب طرح کا غم
 یا دین تیری مسیحا ہو کیوں پر مری جان کیا کروں حال بیان
 ہاتھ اٹھاؤ نکاتے عشق سے نہا نہیں کہ چہ ہوں لاکھ ستم
 ہدم دہم سخن و سونس و ہمارا نہیں اور نہ دوساز کوئی
 جو غم دور وترے کوئی بھی غمخوار نہیں ہاں مگر دیدہ غم
 زندگی خاک ہو بے تیرے مجھے ماہ نقا اسکا عالم ہو خدا
 پاس فہوس مرے تجھ ساطحدا نہیں ہو فزون کیوں نہ الم
 دل تو ہم دے چکے اب جان بھی لے اسی دلبر ہو گرا امید نظر
 ہکو دنیا میں سوا تیرے سر و کار نہیں چاہے بے جسکی قسم
 کیوں ہراساں نہ ہو عالم کہ جو حیرت کا مقام ہے یہ مشہور کلام
 چھوٹا دام محبت کا گرفتار نہیں جب تک دم میں ہو دم

محسبات آردو

محس اول

لے کاوے رکھتے ہیں ہم دھیان ادھر دیکھ	بھالی ہو بہت ہو کتری آن ادھر دیکھ
ہم چاہتے والے ہیں ترے جان ادھر دیکھ	ہولی ہو صنم ہنسکے تو اک ان ادھر دیکھ
ای رنگ بھرے تو گل خندان ادھر دیکھ	
ہم دیکھتے تیرا یہ جال اس گڑھی ای جان	آئے ہیں ہی کے خیال اس گڑھی ای جان
تو دل میں نہ رکھ ہے ملال اس گڑھی ای جان	کھڑے پترے دیکھ گال اس گڑھی ای جان
ہولی بھی ہی کتنی ہو ای جان ادھر دیکھ	
ہولی کی طرف ہو جو ہر اک جا میں نمودار	سنتے ہیں کہیں راک کہیں مری سے ہیں سرشار

ہر دل میں ہمیں تو تری نظروں سے سرو کا	پچکاری ہمارے تو لگایا نہ لگا یار
ہلکو تو فقط ہر سی ارمان ادھر دیکھ	
ہر دھوم سے ہولی کی کہیں شور کہیں غل	ہوتا نہیں کچھ رنگ چھڑکنے میں تامل
ڈن بجتے ہیں سب ہنستے ہیں اور دھوم ہو لگل	ہولی کی خوشی میں تو نہ کر ہم سے تغافل
ایجان ہمارا بھی کہا مان ادھر دیکھ	
ہر دید کی ہر آن طلب دل کو ہمارے	جیتے ہیں فقط تیری نگاہوں کے بہارے
ہن بیان جو کھڑے آن کے اس شوق کے لمبے	ہم ایک نگہ کے ترے مشتاق ہیں پیارے
لگ پیار کی نظروں سے مری جان ادھر دیکھ	
ہر چار طرف ہولی کی دھومیں ہیں ابا ہا	دیکھو جدھر آتا ہے نظر زور تماشا
ہر آن جھکتا ہے عجب عیش کا چرچا	ہولی کو نظر سیراب تو کھڑا دیکھے ہر بیان کیا
عجب یہ آیا ارے نادان ادھر دیکھ	
محکم دُوم	
مزاج نازک صیاد سے مجھے تھی پاس	کہ جی نہ لگتا تھا رہتا تھا رات دن میں داس
جو پوچھے تو کیا انتہا کا سیرا پاس	قفس کو شام سے لٹکا کے فرش خواب کے پاس
سنا کیا مری تا صبح داستان صیاد	
میں وہ ہوں رونق گلزار ہر مرے دم سے	اڑا کے نغمہ سرائی میں ہوش بلبیل کے
ابھی نہیں ہر شہکار میری قدر نہ تھی	کر گیا یاد مرے زمزمون کو بعد مرے
ہوں چند روز تو گر میں سیماں صیاد	
عزیز رکھتے ہیں میخوار سا غزل کو	بغیر گل نہیں آرام و چین بلبیل کو
صد آفرین ہر مرے صبر اور تجر بل کو	کہ جھانکتا نہیں جاک قفس سے بھی گل کو

اگر تانہ مری جانب سے بدگمان صیاد	
مرا خیال ترے دل میں کب گذرتا ہے غرض کہ میری ہلاکت پہ تو بھی مرتا ہے	کبھی نہ مانو نگاہ میں تو خدا سے ڈرتا ہے پروں کو کھول دے ظالم جو بند کرتا ہے
افس کو لیکے میں آ جاؤ نگاہ کمان صیاد	
اُدھر جو تاک میں الجھانے کی ترے سنبل بچنسا ہی لینے کی ہو فکر جا بجا بالکل	اُدھر جو دام بچپائے ہوئے محبت گل نکالو نہ قدم آشیان سے اوٹلبل
لگائے بیٹھے ہیں پھندے جہان تھاق صیاد	
اگرچہ سیری بھی کی اُس نے خانہ بربادی پر اسے تو ظلم پہ جلاوٹے مکر باندھی	مگر کبھی نہ کسی روز میں ہوا شاکی آہن میں رکھا نہ پھیل کا نام تک باقی
خجلیکے یوچین جو چلے بے نشان صیاد	
اس کے دام میں آتا میں زینہارا اور رند کبھی قریب نہ جاتا میں زینہارا اور رند	یہ کشمکش نہ اٹھاتا میں زینہارا اور رند فریب دانہ نہ کھاتا میں زینہارا اور رند
نکرتا دام اگر خاک میں بہان صیاد	
انجمن سوم	
گشتی جو خالق نے تجھے سہروردی کی سوی صورت سے تیری جو حیاں خان خدا کی بھری	پہنچوں کی دی تجھے اللہ نے پیہری اوی چہرہ زیبائے تو رخسار جان آوری
ہر چند وصف میکم در حسن زان زیبا تری	
ہن ختم تیری ذات پر اوصاف امت پروری پائی ہو کس مخلوق نے یہ برتری پروری	اللہ کے محبوب سے کس کو مجال ہنسی تو از پر سی چاکت تری و زبر گل نازک تری
وز ہر چہ گویم بہتری حقا عجائب دلبری	
میں نے مصور سے کہا ہے مثل ہی یہ نازنین	تصویر اسکی کچھ سکے تجھ سے یہ ممکن نہیں

یہ بات سچ کہتا ہوں میں ہوں وہے نہ گرجھکو یقین	صورت گرتا شہین رو صورت یام بین
یا صورتے کش این چنین یا ترک کن صورت گری	
ہر سارے عالم میں کوئی تجھساہین دکھلائے تو	دعوے ہو جسکو حسن کا محفل میں تیری آئے تو
احوال تیری مح کا جبریل سے سن جائے تو	عالم ہمہ یغیاے تو خلق خدا شیداے تو
این ترکس رعناے تو آوردہ رسم کافری	
جبریل سے معراج میں کہنے لگا یوں وہ صنم	تہنے تو دیکھا ہے جہان بتلاؤ تو کیسے ہیں ہم
روح الامین کہنے لگا اے مہ جبین تیری قسم	آفا تھا گردیدہ ام ہر سرتبان و زبیدہ ام
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزی دیگری	
ہمسر ترا ہرگز نہیں حور و ملک جن و بشر	ملکھڑے سے تیرے ہی عیان شانِ خدائی سرسبز
لیکر چراغ مہر اگر ڈھونڈھے فلک بھی در بدر	ہرگز نیاید در نظر صورت زرویت خوبتر
شمس و انام یا قمر یا زہرہ و یا مشتری	
ہم بکیسون کا چارہ گر کوئی نہیں تیرے سوا	ای بادشاہ ہل الی اے خواجہ ہر دوسرا
مثل شہید بے ذرا ہے آستانہ پر پڑا	خسرو غریب است و گدا افتادہ و در شہر شما
باشد کہ از ہر خدا سوسے غریبان بنگری	
مخمس چہارم	
غشہ سے ظاہر سرسبز ہی جلوہ حور و پری	غمرے میں تیرے موبو پنہان فن جاو گری
جتنی کہ خوبی چاہیے ہی تیری صورت میں بھری	ای چہرہ زیبائے تو رشکِ بتان آذری
ہر چند و صفت میگویم در حسن زان بالاتری	
نقاشِ قدرت نے تجھے جس دم بنایا سرسبز	جتنے کہ نگلے نقش تھے بے روپ سب آئے نظر
سارا مرقع و طہر کا ہر چند دیکھا غور کر	ہرگز نیاید در نظر نقشے زرویت خوبتر
شمسے نہ انام یا قمر یا زہرہ و یا مشتری	

مشق خرام ناز سے تو جلوہ کرتا ہر جان چاہیں کہ اٹھیں خاک سے سوہم میں یہ طاقت کہاں	جون سایہ رہتے ہیں ٹپے عشاق بے تاب تو ان اسی راحت و آرام جان باقد چون سرور وان
زائسوم و دامن کشان کا رام جان ہر پری	
رہتی تھی عاشق سے تجھے پہلے تو اک بیگانگی پراں تھامے عشق میں دیکھا تو یہ صورت ہوئی	مانند نر و سایہ کے کچھ اور آمیزش نہ تھی من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگر ی	
دور پر جو اپنے دیکھ کر مجھ کو وہ شوخ بچیا معروف میں نے رو دیا اور رو کے می قطع پڑھا	ہو کر غضب کہنے لگا تو کون ہر آنکھ یان سے جا خسرو غریب است و گدا افتادہ در شہر شاما
باشد کما ز بہر خدا سو سے غریبان بگری	
مختص ہیم	
ہوں تو عاشق مگر اطلاق یہ ہو بے ادبی یا بنتی یک نگہ لطف بہ آئے و ابی	میں غلام اور وہ صاحب ہر میں امت وہ بنی مرحب سید کی مدنی امسب
دل و جان با وفایت چہ عجب خوش لقی	
منظر نور خدا شکل ہی محسوس منم کیا ہی عالم ہو کہ تصویر کا سا ہی عالم	محو تیرے ملک و عور ویری و آدم من بیدل بحال تو عجب جیہ عالم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوجہی	
دشت عالم میں سرا سیمہ گزاری اوقات ردا کی خضر کرامت کہ نہیں پاسے ثبات	آج تک منزل مقصود نہ پائی حیات ماہرہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات
لطف فرما کہ ز حد سیگزر و تشنہ بے	
خود کہا بن و بچین تو ظاہر میں کس سر سے لے پاؤں تلک نور خدا نام حسدا	جو ہر پاک کی خوبی ہے فرشتوں سے ہوا نسبتے نیست بذات تو نیل آدم را

برتر از آدم و عالم تو چہ عالی بنی	
صاحب خانہ سے ہوتا ہے مکان کا اکرام آب ہر چشمہ کرے کوثر و تسنیم کا کام	دہی جنت ہے جہان مین ہو جہان تیرا مقام نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام
زان شدہ شہرہ آفاق بشیرین ربی	
ہوئی انجیل کمان ناسخ تو ریت و زبور ہر رعایت تری ہر بات کی کتنی منظور	تیری خاطر سے خدا نے یہ نکالا دستور ذات پاک تو درین ملک عرب کردہ ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی	
کر سکے پایہ عالی کا ترے کون ادراک گرچہ کافی تھی فضیلت کو حدیثِ لولاک	تیرے درجے کو نہ عیوق ہی پہونچے نہ سماک شب معراج حرمج تو گذشت از اجلاک
بتقائے کہ رسیدی نرسد ہیج نبی	
جوش مین شوق کے کچھ یاد رہی مدح نہ ذم خود ستائی ہو ز بس رسم فصیحان عجم	یہ نہ سمجھے کہ یہ کیا سکتے ہیں اور کیا ہیں ہم نسبت خود و بسکت کردم و بس تنفعلم
زانکہ نسبت بسک کوئی پوشد ہی ادبی	
مہوسن زار کی صحت کا نہ تھا کچھ اسلوب پر تر الطف ہے اعجاز میسے سے بھی خوب	بند و اور نہ پر ہر مرض حرص و ذنوب یا طبیب الفقرا انت شفا ر قلوب
زان سبب آمدہ قدسی پے درمان طلبی	
پنجم ششم	
کہا تو نے حال اس سے مرے درد کا کہا سچ فراق کچھ نہ کہا تو نے یا کہا	اور میرے انتظار کا کیا ماحسا کہا خاصہ صنم نے خطا کو میرے دیکھ کیا کہا
حرف عتاب یا سخن دلکشاک	
آتا ہے ہول اب تو مرے دل مین ہو ہو	صبر و قرار ہونے ہیں خاطر سے ایک ہو

جس طرح کی باتیں ہوئیں تیرے روبرو	تجھ کو قسم ہے کیجیو نہ پوشیدہ مجھ سے تو
کیوں وہی جو اس نے مجھے بر ملا کہا	
میں تو کمال ہجر میں ہوں اُسکے بیقرار	دن رات اُسکے آنے کا رکھتا ہوں انتظار
جلدی سنا مجھے جو ہوا تجھ پہ آشکار	قاصد نے جب تو سکے کہا کیا کہوں میں یار
پہلے تو مجھ کو اس نے بہت ناسزا کہا	
میرے تو ہوش سنتے ہی اس بات کے اڑے	گھبرا کے جلدی میں نے قدم راہ میں رکھے
آیا ہوں پرشتاب خبر کرنے کو تجھے	میرے تو کچھ خطا نہیں تو ہی سمجھ اسے
بیجا کہا یہ اس نے مجھے یا بیجا کہا	
تجھ تو اس نگار کی خوب تھی سب عیان	کیون نامہ لکھ کے تو نے کیا درود بیان
اب آنکر کر گیا وہ کیا خرابیاں	کہتا تھا میں تجھے کہ نہ بھیج شکوہ خط میان
لیکن نظیر تو نے نہ مانا مرا کہا	
محسن ہفتم	
میان تو ہم سے نہ رکھ کچھ غبار ہو لی میں	کہ روٹھ ملے ہیں آپس میں یار ہو لی میں
مچی ہو رنگ کی کیسی بہار ہو لی میں	ہوا ہی زور چین آشکار ہو لی میں
عجب یہ ہند کی دیکھی بہار ہو لی میں	
اب اس مینے میں پہنچی ہریان تلک چال	فلک کا جامہ پہن شرخی شفق سے لال
بنائے چاند سورج کے آسمان پر تھا ل	فرشتے کھیلے ہیں ہو لی بنا عبیر و گلال
پھر آدمی کا بھلا کیا تھا ر ہو لی میں	
گلون نے پہنے ہیں کیا کیا ہی جوئے رنگ برنگ	کہ جیسے کپڑے یہ عشق ہیں پینستے تنگ
ہو اسے پتوں کے بجتے ہیں تال اور مردنگ	تمام باغ میں پھیلین ہیں ہو لی گل کے سنگ
عجب طرح کی مچی ہو بہار ہو لی میں	

ہبار ہولی کی ہم نے تو برج میں دیکھی کوئی تو ڈوبا ہو واسن سے لیکے تاچولی	کسین نو دیگی اس لطف کی سیان ہولی کوئی تو مرلی بجاتا ہو کہ کنھیا بھی
ہو دھوم دھام یہ بے اختیار ہولی میں	
جو کچھ کماتی ہو اہلا بہت سپا پاری گلال دیکھ کے پھر چھاتی کھول دی ساری	چلی ہو اپنے پیا پاس لے کے پچکاری پیا کی چھاتی سے لگتی ہو چاہ کی ماری
نہ تاب دل کو رہی فی قرار ہولی میں	
جو کوئی سیانی ہو ان میں تو کوئی ہو ناگند کوئی دلاتی ہو ساتھ کو یار کی سوگند	وہ شور بونھین سب تک سی پٹ یکچند کہ اتو جامہ وانگیا کے ٹوٹے ہیں سب بند
پھر آ کے کھیلنے ہو کر دو چار ہولی میں	
محسن ہشتم	
کب لالہ دگل کر سکین عارض سے تیرے ہری محبوب تجھے سیکھ لین ناز و ادا و دلیری	قبو سے جل سر دسی رقرار سے کبک دری اے چہرہ زیبائے تو رشک بتان آفری
ہر چند صفت بیگم و حسن زمان نہ پاتری	
ہو شور تیرے حسن کا لیکر زمین سے چرخ تک دیکھے ہو جو تیرے تین کنایہ ہی ہر یک بیک	دن رات صورت کو تری شمس قرعے ہیں تاک ہا نقش می بند و پاک کس انورہ ستاین فلک
جوری نہ انم یا ملک فرزند آدم یا پری	
تیرا رخ رعنا صنم بھر کر نظر دیکھے ہو جو دلوانے تیرے عشق میں ویسے نہیں کچھ ایکدو	کھوے ہو وہ ایمان کو بانہم ہو وہ زنا کو عالم ہمہ یغاسے تو خلق خدا شدا سے تو
این زرکس رعنا سے تو آورہ رسم کافری	
ہو خلق و خوبی میں بھر اس طور سے وہ نازنین کرا اس بیان کے راست کا آتا نہیں تجھ کو یقین	ہزار و مانی دیکھے تو ہوتے وہ حیرت قرین صورت گزریاے چین رو صورت آن یارین

یا صورتے کش یا بچپن یا ترک کن سو تباری	
میں خلق میں ہر سوعیان یگین ادا زیبا صنم کی غور تو سچ ہو ہی مجھ کو محبت کی قسم	گلگون قربانازک بدن صد زب و ذیت بزم آفاقا گرد بدہ ام ہر تباہ و زبیدہ ام
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چہرے دیکری	
آیا نظر جس روز سے تجھ سا شکر لب سہل تھا اپنے وطن کو چھوڑ کر مثل نظیر مبتلا	ابرو کمان جادو نظر شیرین سخنو رعنوزا خمسو غریب است و گدا افتادہ و رشر شما
باشد کہ از بہر خدا سوے غریبان بکری	
چشمیں	
آہ یہ کس شعلہ رو سے طبع اب مایوس ہو اور تپ غم کی تپش اس چہرے پر محسوس ہو	چشمہ آہنا جگر اس آگ کا مانوس ہو کس کی نیرنگی یہ برقی شعلہ فالوس ہو
ہو سحر اس سے اٹھا سو جلوہ طاؤس ہو	
یزم میں تیر ہی صنم جسم بچشم تر گئے دیکھ تیرے حسن میں کیا کیا ہوا اے گھر گئے	مر گئے پھر جی بٹکے تڑپا کیے ڈکھ بھر گئے صبر اور تسکین یہاں سے کوچ کب کے کر گئے
اب دواع تناب ہو اور رخصت ناموس ہو	
میں نے جانا پھیلنے یہ گلستان کی طرف نزدہ صحرائیگئے فی باغ وستان کی طرف	یا کتنا آہ یا تو کوئے جانان کی طرف لیگئے اکبار تو گو بر غریبان کی طرف
جس جگہ جان تناسو طبع مایوس ہو	
میں جو ان پہونچا تو اس جاؤ دھیر دیکھے خاک کے استنہ میں عبرت پکڑ کر ہاتھ میرا خوف سے	کوئی بے سایہ لیکن سایہ کسی پر کیا کوئے مزدین دو تین دکھلا کر لگی کہنے مجھے
یہ سکندر ہو یہ دارا اور یہ کیکاؤس ہو	
یہ وہ ہیں جنکو کہ ہفت اقلیم دیتی تھی خراج	یہ وہ ہیں جنکو کہ ہفت افلاک سے آتا تھا کاج

یہ ہن جن کافرشتون کو نہ ملتا تھا مزاج	پوچھو تو ان سے کہ مال و شہرت دینا سے آج
کچھ بھی انکے پاس غیر از حسرت و فہم نہیں ہے	
کرو یا ہو عشق کے غم نے تو بے طاقت نہ تھے	اس مرض کی بی طرح لپٹی ہو اب آفت نہ تھے
بس یہ کہتا ہے نظر سیراب کثرت حکمت تھے	گر نہ بخشے شافع محشر شفا قدرت نہ تھے
عارضہ سے تھے تو حیران جا لیلئوس ہے	
مجلس ہنس	
سرور اتو وہ نبی جسکے نہیں بعد نبی	دیکھ کر شان تیری عرش کی بھی شان دہی
انبیاء تھے کہیں وقت شفاعت طلبی	مرحب سید کی مدنی العزلی
دل و جان با فدایت چہ عجب خوش لقبی	
ہو ترے جلوہ سے سجود ملا تک آدم	ہو ترے نور سے پر نور حدوث اور قدم
دیکھ کر حسن کے شیدا ترے دونوں عالم	من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین لعلی	
تجھ کو گر خالق کو نہیں نہ پیدا کرتا	پھر تو یہ ارض و سما ہوتے نہ پیدا اصلا
گرچہ اولاد میں آدم کی ہوا تو پیدا	نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را
برتراز عالم و آدم تو چہ عالی نسب	
ابراہمان و کرم سے ترے سیراب انام	ثمر خلق سے ہو تیرے جہان شیرین کام
ایجو ترو تازگی افزا ہے ریاض اسلام	نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام
زبان شہہ شرہ آفاق بشیرین طبی	
موسیٰ و عیسیٰ و داؤد جہان تھے مامور	وہن نازل ہوئی تو ریت و اخیل و زبور
انکی ہر خاص زبان میں کہ ہو قوم سے دور	ذات پاک تو درین ملک عرب کردہ ظہور
زبان سبب آمدہ قرآن بزبان عزلی	

جب گیا سوئے فلک کہے زمین کے طوشت کر چکا گلشن نہ چرخ کا جب تو گلشت +	دیکھے سیباغ و بہشت ایک سے لیکر بہشت شب حراج عروج تو ز افلاک گذشت
بقائے کر سیدی ز سیرج بنی	
وہ فرشتہ کہ جو ہو حامل عرش اعظم اور ادب سے یہ کہے کھا کے ترے در کی قسم	آکے در پر ترے آنکھوں کو کہ فرشتہ قدم نسبت خود بسکست کہ دم و بس منفعلم
ز انکاء نسبت بسک کوے تو شد بادی	
سوز عصیان سے جگر سوختہ جب خلوات کہیں سر شپہ احسان ہو شہا تیری ذات	آئین صحرای قیامت میں طلبگار نبات ماہرہ تشنہ لبانیسم و توی آب حیات
لطف فرما کہ زہد میگزرد تشنہ لبی	
ہر خطہ سر کے دل بیار کا بھی حال وہی کہ گیا آکے آشنا میں تیری جیسے قدسی	اور اسی طرح سے اب چارہ طلب ہو وہ بھی سیدی انت حبیبی و طیب قلبی
آدرہ سوئے تو قدسی پے دربان طلبی	
انجمن یا زوہم	
کوئی جاوے جو ادھر شام و پچا ہے گا ہے چاہے رحم سر حال بنا ہے گا ہے	تو کہے اُس سے یہ بانالہ و آہے گا ہے اس طرف بھی تھیں لازم ہو گا ہے گا ہے
وہ دم لفظہ بلفظہ نہیں گا ہے گا ہے	
دلہ سوزش ہو سدا لب پہ ہر دم دم سرد ہمد مو پوچھو نہ کچھ حال دل غم پرورو	اشک سرخ آنکھوں میں رنگ ہو خسار کا زرد ہر بلا کثرت اندوہ و ہجوم غم و درد
دل کو فرصت نہیں آتی کہ را ہے گاہے	
فرصت اکدم کی نہ دی دل کو ہجوم غم نے جو نہ کہنا تھا کہا تیرے لیے عالم نے	خون کے دریائے جاری کئی چشم نم نے ابو یہ عہد کیا چاہ کے تم کو ہم نے

حصہ دوم

حسین

دوہا و کبت ملی ہوئی غزلین بھجن۔ ہوئی۔ ٹھٹھی۔ چوٹا سا۔ بارہ سا۔ واسا۔ واسا۔
دوہا۔ سورٹھا۔ کبت۔ شوٹا۔ خطوط منظوم بزبان بجا شا لکھن

دوہا و کبت ملی ہوئی غزلین

اول

چرا از آشیان بیگانہ گشتی	کہ قصہ دل مرا ویرانہ گشتی
ات پتا سے بیر بھویو کا ہے کیو بیاہ	سوامی کارن اے سکھی بیٹھی تاکون راہ
جو آئی سوئے سن ای جان جانان	شوم مرہون منت سن فراوان
کیسے ہیہ دھیرج دھرون دیکھو لوگو ہاے	تلخہ تلخہ جیہ جات ہیہ پستم لین کب آے
چہ باشد کز طریق ہسربانی	برائے وصل سن خود رارسانی
ہنسٹ کھیلٹ مین تو چلون جو پوجے جم آس	راکھون برت مین ای سکھی جائے خضر کے پاس
باہن سودا رسم شاید بسودے	رسان از من بہ پیغمبر درودے
کلپٹ بتی رین یہ پیٹم لے نہ آئے	جنگلے کارن ہی سکھی تن سن دیو جلاے
خیال جبر تو مارا کرد محتاج	چو در ماندہ پیش بازوڑا ج +
ندی تال سوکھے بے سوکھی سگری راہ	کوڈنہ کر لو آج لوہر دم تاکون راہ
بہر گل رخ چو کردم سرخ دیدہ	کنون از ہر مرثہ خونم چکیدہ

پران پر یاب سے گئے سد ہولین نہاں	ورن آساگ رہی چھاتی کون لگاے
تو بر حال سن بیدل بے بخشاے	زبان درخ گوہر باب بخشاے
لکھ لکھ سوئی سیجیان جل بھر آوت نین	حلقہ جی کیسے کروں پڑے نین جیا چین
گئے در گریہ کہ در خندہ نے شد	گئے مرد و گاہے زندہ نے شد
دوم	
رہا کر دے ارے صیاد اب فصل بہاری ہو	قفس میں کب تلک طریق نہایت بقیاری ہو
تن میں تنکو بوت ناگری جات سب دینہ	یا ہی گت لبس ہوت ہو جو کوئی کرے سینہ
ہجوم نا توانی سے بہت اب جان عاری ہو	
تن سوکھ کنگری بھیکو رگن بختین سب تار	رووان رووان دھن لکھے کہ باجست نام تہار
مرے ہر استخوان سے اب ہی آواز جاری ہو	
پریت تو ایسی کیجیے جیسی کرے چکو ر	کھینچ ٹوٹ گردن ملے چتوے داہی اور
محبت اسکو کہتے ہیں ہی بس شرط یاری ہو	
تن سمندر سن مرجیا کو تو غوطہ دیون	پاے نکلون لعل کو یا لعل کارن جیہ دیون
سنو اسیان شمار و تم یہ دقت جان شاری ہو	
تن سوکھ سچر بھو رہیو رکت ناما س	پران چھریہ رہ گئے کس چاہت سانس
ارے دم باز اب آجا کہ یان تو دم شاری ہو	
لکڑی جل کو تلا بھیتی کو تلا جل بھو راکھ	مین پاپن ایسی جلی نہ کو تلا بھیت نہ راکھ
جگر تو جل چکا سارا فقط اب من کی باری ہو	
ناکچہ کیا نہ کسلی رین گنوا می سوے	خالی ہاتھوں جلوہ ہون دیکھوں کیا گت ہوے
لج میں سب سے سینتے ہیں کہ پہلی رات بھاری ہو	
اوجھ پڑے دھرتی پتے تا پر چکو گھام	دو ڈری تلپھت جاے ہون تہو نہ چوت سیام

مقدرا سکو کتے ہیں عجب قسمت ہماری ہے	
آود پیارے موہنا میں بیچ تو ہے لیون	نایم دیکھون اور کونا تو ہے دیکھن دیون
یہی ہے آرزو امداد اور حسرت ہماری ہے	
سوم	
رسول اللہ کی جس دل میں ہر دم بقراری ہے	قرار جنت الفردوس کی تدبیر ساری ہے
وہ دو لہند دین ہے حسبہ یہ العام باری ہے	
دیش نبی کے جارہون اور دھو بھڑے ہوں کیس	راکھون دان میں اپنا سدا فقیر ہی بھیس
دیار شاہ میں عزت ہماری خاکساری ہے	
ساخچی واک بات ہو اور سانچا دہ ہے بنی	واکے سندربول پر دارون اپنا جی
کلام مصطفیٰ بھی خود کلام پاک باری ہے	
دیکھیں دیش رسول کا جاوین سدھ بد بھول	جہہ کارن ہم ہو رہے ہیں ملک دھول ٹھول
ہمارے حق میں بیہوشی وہان کی ہوشیاری ہے	
نگر مدینہ دور ہے چین کمان سے ہوئے	درشن بن بیاکل رہون چھن چھن آوے رہے
ہیں تو زلزلہ یاں جنبش باد سب باری ہے	
دسترونیہ سجائے کے جو اتر آوے آج	نیہہ بنی کے کامری اوڑھے آوت لاج
یہاں ہر اہل زینت اس لباس میں سے عاری ہے	
پوری ہوسن کا منانت ہے ہیہ چین	سندر میں جو پوکے رہا کردن دن رین
ہیں اس معبد مختاری بے اختیار ہے	
تج کر باٹ رسول کی نت کریں جو پا پ	شن شن میری کھنچن اونچین ستاوت پات
فقیر اس ملک میں اک تو بھی تلمیذ بخاری ہے	
چم	

فراق یار میں ہر دم لبون پر آہ و زاری ہو	
پرتیسہ کس کر نین کا ایسا مارا تیسہ	تن من سارا چھ گیا اٹھت کر بیچے پیر
تھاری تیج ابرو کا جگر پر زخم کاری ہو	
من ہلادت دن کیسا ہما کٹھن ہو رین	ہاے دنی کیسی کرزن بن دیکھے نہیں چین
اگلے سے آگے تو لگ باہی امید ساری ہو	
تن پر اچرانا ہو باڑھ گئے سب کیس	سدھ بدھ آب کچھ نار ہی ہنسٹ ہو سگڑا دیں
تھارے عشق میں پیارے عوج جالت ہاری ہو	
رکت ماس تن ہون نہیں کا سے پہنچون دھماے	پاپن بٹری لاج کی ذرا نہ سر کو جاے
عدم کی دور ہو منزل کہ سر پہ بھجھو بھاری ہو	
پتیم ڈکھیا لے گیو سکھ کو لیگیو ساتھ	رین بھجھو با ہوے گیو ملتی رہ گئی ہاتھ
اسیر کا کل جانان کی اب ہوتی طیاری ہو	
پیارے تم مت جانو تم کچھ پڑے موہ چین	جیسے بن کی لاکڑی سلگت ہو دن رین
گذرتی حال پر میرے نہایت بقیاری ہو	
پر دلیسی کی پریت پر سب کو من لپچاے	دامون اتنی کھوٹ ہو ہے نہ سنگ لیجاے
محبت اسکو کتے پن کر پر ہون انتظاری ہو	
پیتہ تو واسن کیجیے جانوں من پٹیاے	بجنے جتنے کی چیت ہون جگم کارت جاے
جگر پر چھار ہی پیارے محبت آب تھاری ہو	
گری ندیا اگم ہو زور بہت ہو دھار	بکھوٹ سے پہلے ملو جو اتر اچا ہو پار
سنو تم آشنا یہی نصیحت اب ہاری ہو	
نخمس	

سنو ہوشیام برج بالا برہ بنتی سنائی ہی ہماری جیو کی جیون سدا پیارے کنھائی ہی	
آہو شیا م سن لیجی ونے کے برج بال +	پران پیارے پران پت پران ناتھ گوپال
کٹے دن تو نہیں تریان تڑپتی بتین رے چھتیاں دیاندھ نام کی بتیاں نپٹے کرتب کماٹی ہی	
تم بھڑت بھڑت شکل سکھ سماج آئند	بھتین منونش چندرین جامن جم بن چند
صورت کراکلی بتیاں ملو ہر گک بھر چھتیاں کپٹ چھل چہدر کی بتیاں تجو تب بھلائی ہی	
پر تھم بچن کی صورت کرے پر تھم دھالے	رخ باتین گھاتین کپٹ ہی موہن جدورائے
چلے برج چند برج کو جانکی پرشاد سن بتی درس پیاسا بچھالے ہی ہر کھ چھتیاں لگائی ہی	
سنو واپچ چند جو برج بالا کی بین	برج نایک برج مون کٹے برج بہار برج این
سبب کیا ہی تھی گوہن پری کیا چوک من موہن نہی پیہم جگ پاک وگر جوہن چرن ج و طورائی ہی	
بھئی کون اپرا دھرتے من موہن برج گرام	تو درشن کے آسرنے تین گڑی لگ دھام
سنو ہوشیام برج بالا برہ بنتی سنائی ہی ہمارے چوکے جیون سدا پیارے کنھائی ہی	
ششم	
رہا کروے ارے صیاد اب فصل بہاری ہی	قفص میں کب تلک تڑپوں نہایت بقراری ہی
برہ روگ تن سن دی کل نہ پڑے دن رین حافظ کا ہو کے کون لاگین ہائے نہن	

انہیں زخمی بچا اسکا یہ وہ میٹھی کٹاری ہے	
پریت ریت تم اگلی بھی دلی بسرے	ایسی کو بڑکرت ہو جیسی تم کری ہاے
نہیں معلوم کیا ہے ہولی تقصیر بھاری ہے	
پریت پریت لگے تم کہاں گئے پردیس	برہ روگ لبس ہوے یہاں جٹا بوٹ بھٹکے
ترس آتا ہے دیکھے سے کہ جو حالت ہماری ہے	
حافظ کج کل کاں سب تم سن گئی پریت	تم نہ ہو ہی تھو ہوے کرن لگے پریت
اسی کا نام الفت ہے یہی کیا شرط یاری ہے	
پریت کرے سے نا بھئی گاؤں دھرب نام	حافظ داہی گت جستی مایا ملی نہ رم
بجائے شک آنکھوں سے بیان اب خون جاری ہے	
گر جن ہٹ کی ناسنی دہاے کری ہم پریت	سوے اب سب کھ پرے دین گے دکھ میت
نہیں تقصیر کچھ انکی یہ سب قسمت ہماری ہے	
پریت کبری سکھ اس کو تن من دھن بسرے	سوال گے دکھ دین مات کری کون اُپاے
منایت ایسے جینے سے ہماری جان عاری ہے	
ارے پیہا زردے بول نہ آدھی رات	برہ آگ تن من وہی جرد جاے سب گات
تری آواز یہ پیو کی چین لگتی کٹاری ہے	
پیارے تھری سدھ چین ایک گھڑی بسرے	پتھر پتھر جیا جاے اب لے نہیں چپ چین
نہیں معلوم کیا ہوئی یہ اب حالت ہماری ہے	
ہم بیا کل تڑپن بیان دہان کرو تم چین	اے پیارے من سوہنا پریت ریت یہ ہر نہ
نہ یہ طرز محبت ہے نہ کوئی شرط یاری ہے	
حافظ لاگی نا چھٹے کرے کوٹ آپاے	گرد جن ارد سب گلاؤں گھر جو چاہے بھالے
نہیں معلوم اس حافظ یہ کیسا سر بلدی ہے	

ہفتم

	خدا جانے کہ کیوں ہے وہ اب تکرار کرتے ہیں لگا کر دل وہ اور دن سے ہمیں بیزا کرتے ہیں	
بدھنا کا ہو کی کوں لاگین ہاے نہ نین	تلچھ تلچھ جیا جات ہے چھن پل ٹپے نہ چین	
	بہت عکسین اور حیران یہ آخر کار کرتے ہیں	
پریم روگ دن دن بڑھے اور چھن چھن ادھکے	بیدا یاد جانے نہ نین جن سب کروا پاے	
	کین مرض محبت کی دوا بیمار کرتے ہیں	
تلچھت بیا کل ہیں پڑے گھر گھرولی گوال	او دھوگر جن سب کین یوں پیارے ندلال	
	کہ ٹھوکر سے سیجائی دم رفتار کرتے ہیں	
پران پیارے موہنا درشن دیو اب لائے	تلچھٹ بیتے یہ دوس سواب سہو نہ جاے	
	محبت کر کے عاشق کو نین یوں خوار کرتے ہیں	
اگن بروتن سن وطن نکس چاہت جان	ورشن آسا لگ رہی کر پا کر و آب آن	
	نین تو کوچ دینا سے ہم ایو دلدار کرتے ہیں	
او دھو دیکھو حال جو سو کیو سب جاے	برہ روگ دن دن بڑھے جیرا کلاے	
	بھلا اس طرح سے کوئی کین ایسا کرتے ہیں	
چوک ہوک کیے مئے جب و جان جاے	چلت سمے او دھو اٹھیں کیو نہ کو دھارے	
	بھلا غفلت کین ایسی کوئی ہشیار کرتے ہیں	
	ہشتم	
	ہر سون جاے کہو یہ کوئی	
	تلچھت ہون درشن کب ہوئی	
ہم سون پریت بڑھائے تم چلے گئے پرچیں	نرمو ہی ایسے تھے چٹھو نین سندیس	

مست کرم و نطاب جو ہوئی	
ہم جانی کچھ دن لو بھنگی یہ پریت	ہاے دلی سو کا بھٹی کمان گئی محم سیست
کاسون کہون کہ سے نہیں کوئی	
جاؤں کتے پوچھوں کمان پڑے نہیں جبین	گھائل سی تڑپت پڑی بکل ہما دن رین
سو دید اہم کاسن روئی	
جو میں ایسو جانتی نہ سو ہی ہین آپ	کبھون نایین بسا ہتی پریت ریت کو پاپ
جاے کمان تم کا اب جوئی	
ایس من موہن آپ بن پل چھن پڑے نہ چین	تلیہ تلیہ تین ہین حافظ یہ دن دین
داغ نہیں چھوئے جو دھوئی	
حافظ جو میں جاتی آپ دے ہین بسرے	کبھون تو کرتی نہیں پریت ریت نکچاے
سواب جگت چلے نہیں کوئی	
ہو دن بیتے درشن بن کر پا کر داب آے	بیا کل حافظ لکھ ہین ہیہ سون لیو دلاے
ہاے بھاگ کب یہ اب ہوئی	
کجبات پیاری بھٹی بیری کو پی گوال	آنکے رنگ سون جاری ہین چھا نرے بحال
حافظ ایسو کری نہیں کوئی	
درشن آسا لگ رہی نکسین نایین پران	کر چوری دیتی کروں کر پا کر داب آپ آن
چھن سون دور تھا سب ہوئی	
اور دن سون کر پریت تم ہیہ دیو بسرے	کون چوک حافظ پڑی جان پڑی نہیں ہلے
سواب حافظ کر پا کب ہوئی	
انہم	
اودھو کب آئے ہین بسواری	درشن کو تر سین برج ناری

ترے دیدار کا شتاق ہوں میں شاہ ام	برقن پرودہ رخسار خود از جسم و کرم
حسن رخ کی ترے تعریف ہو قرآن میں رقم	من بیدل کج سال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ چال است بدین بواجبی	
ای شہ جو دو سخا تھ پہ درود اور سلام	باعث کون و مکان جلوہ حق خیر نام
اک نظر میری طرف بھی ہو باحسان تمام	نخل بستان بدینہ ز تو سر سبز نام
زان شدہ شہرہ آفاق بشیرین ربی	
تجھ پہ جان میری نثارے شہ عالی ہم	ہمدان دم کہ گزشتند ز عرش اکرم
عرض کرتے تھے ہر اک لحظہ یہ غوث الاعظم	نسبت خود بساگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بہ سگ کوے تو بس بے اذنی	
مصدر علم لدنی ہی تری ذات حضور	ایک نظر سوے من انداز کہ باشم مسرور
منظر نور خدا عاشق و محبوب غفور	ذات پاک تو کہ در ملک عرب کرد ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی	
پہن اطاعت میں تری جور و ملک اور جنات	توئی محبوب خدا شافع یوم العرصات
واہ ہر ایک تری بات ہی مانند نبات	ماہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات
الطف فرما کہ ز حد میگذر و تشنہ لبے	
دہشت روز جزا سے ہوں سراپا مضطر	عاصیا نہ است توئی بہر شفاعت سرور
سر بسیر بوجہ گناہوں کا ہی میرے سر پر	چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر
اے فتیشی لہشی ہاشمی مٹلبی	
تھا فلک سیر ترا شہب خوش رو یکدست	عیسیٰ و آدم و موسیٰ و ملائک یک لخت
کہتے تھے رتبہ عالی سے پہن تیرے ہم پست	شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت
بمقامیکہ رسیدی نہ سد ہیچ بنی	

مچھکو بھی کیجیے فیضانِ نظر سے ممتاز	آشت کو نین ز فیض تو ہمہ سرافراز
اک نظر میری طرف بھی شہ عالی اعجاز	بد فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز
زنگی و رومی و ہندی تہی و طلبی	
نفسِ آمارہ کے ہاتھوں سے ہوا ہونِ مغلوب	حافظم باش کہ ہستی تو خدا را محبوب
ہر گناہوں سے خلیلِ حمد عاصی محبوب	یا طیب الفقرا انت شفا ر لقلوب
آمدہ پیش تو قدسی پے در بان طلبی	
مسدس اردو	
اول	
جان میں نام تو سنتے تھے ہم جدائی کا	ولے نہ دیکھا تھا درد و الم جدائی کا
دیا فلک نے ہمیں یہ ستم جدائی کا	برا ہی مرگ سے اک ایک دم جدائی کا
غضب ہی قہر ہی یا ز ستم جدائی کا	خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا
گڑھی گڑھی میں آنکھیں ہی ٹپ کے دل سے آہ	جگر کے ٹکڑے نکلتے ہیں اشک کے ہمراہ
جو کوئی شکل مرہی دیکھتا ہوا بوالہ	یہی کے چہرہ سینہ سے سر دھڑکراہ
غضب ہی قہر ہی یا ز ستم جدائی کا خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا	
مجھے نہ کیونکہ مرے دل میں داد اور بیدا	کہ تھے جو عیش و طرب سب وہ ہو گئے بر باد
نہ جی کو چین نہ آنکھوں کو سکھ نہ دل پر شاد	بھلا میں کس سے اب اس ظلم کی کروں فریاد
غضب ہی قہر ہی یا ز ستم جدائی کا خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا	
کبھی تو یار کے آنے کی راہ نکلتا ہوں	کلی میں اس کی کبھی جا کے سر ٹپکتا ہوں
کبھی تو آہوے جنگ میں جا بھٹکتا ہوں	نکلتی جان نہیں اور پڑا سکتا ہوں

<p>غضب ہو قبر ہر یار و ستم جدائی کا خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا</p>	<p>پھروں ہوں دشت و بیابانیں ات دن غمناک خراب حال جگر خستہ از رگریبان چاک جلاتا آہ کے شعلہ سے سب خس و خاشاک یہ جس پر آن ٹپے غم وہ کیا جیسے پھر خاک</p>	<p>غضب ہو قبر ہر یار و ستم جدائی کا خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا</p>
<p>کبھی چین کو جو گھبرا کے ہوں کل جاتا جدھر کہ جاؤں اُدھر غم جگر کو ہر کھاتا تو وہ ان بھی ہاے ذرا دل نہیں تو ٹھہراتا عجب خرابی ہو کچھ ہاے بن نہیں آتا</p>	<p>عجب ہو قبر ہر یار و ستم جدائی کا خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا</p>	<p>نہ بھوک لگتی ہو نہ نیند نہ دکھاتی ہو نہ دل لگی نہ کوئی چہنچہ کو بجاتی ہو جو دن پیسے ہو اور ات بھلو کھاتی ہو کلیجہ اوٹے ہو اور چھاتی اڑی آتی ہو</p>
<p>غضب ہو قبر ہر یار و ستم جدائی کا خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا</p>	<p>جدائی ہاے محبت کی کیا بڑی ہو شر نظر سیر سحر کے اب غم کو روئے تاکر کہ دل نہ بزم میں پہلے نہ خوش لگے ہو بہت بُرا ہو یہ عاشق کے حق میں دکھ ہو</p>	<p>غضب ہو قبر ہر یار و ستم جدائی کا خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا</p>
<p>دوم</p>		
<p>جب سے تم کو لگیا ہو یہ فلک اظلم کہین ہم پہ جو گزرا ہو وہ گزرا کسی پر ہم کہین جی ترستا ہو کہین اور چشم ہو پر ہم کہین نہ تسلی ہو نہ دل کو چین ہو اکدم کہین چھوٹ جاوین غم کے یا تھوڑے ہو کچھ کہین خاک اپنی زندگی پر ہم کہین و رہم کہین</p>		

ہر گھڑی آنسو بہا نا دیدہ خونبار سے	رات دن سر کو پکتا ہر در و دیوار سے
آہ و نالہ کھینچنا ہر دم دل یار سے	ہی بُرا احوال اب تو بھر کے آزار سے
چھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کہیں	خاک ایسی زندگی پر تم کہیں اور ہم کہیں
و کسی سے مرد الفت و کسی سے پیار ہو	و کوئی اپنا رفیق اور و کوئی غمخوار ہو
دل ادھر سینہ میں ٹرے جی ادھر بیا رہو	کیا کہیں اب تو بہت مٹی ہماری خوار ہو
چھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کہیں	خاک ایسی زندگی پر تم کہیں اور ہم کہیں
پر نہیں اڑ کر تھارے پاس جو آجائے	جی ہی جی میں کب تک نحت جگر کو کھائے
چشم تر اور داغ سینہ کے کسے دکھلائے	دل سمجھتا ہی نہیں کیونکر اسے سمجھائے
چھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کہیں	خاک ایسی زندگی پر تم کہیں اور ہم کہیں
اب جو اپنے حال پر ہم خوب کرتے ہیں نگاہ	ہر گھڑی مثل لطفِ یس غم سے ہر حالت تباہ
ہی جو کچھ ظلم و ستم ہم پر کہیں کیا تم سے آہ	بن سوئے اب تو نظر آتا نہیں ہرگز تباہ
چھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کہیں	خاک ایسی زندگی پر تم کہیں اور ہم کہیں
سوم	
اپنے عجزِ اردن سے کوئی آن نہیں لے بول لے	دور و مندوں کا کمالِ رمان نہیں لے بول لے
پھر کمان یہ دلبری یہ شان نہیں لے بول لے	دم غنیمت ہر ارے نادان نہیں لے بول لے
مان لے کتنا مرا ایمان نہیں لے بول لے	حسن یہ دو دن کا ہی ہمان نہیں لے بول لے

آج تجھ کو حق نے دی ہو حسن و خوبی کی بہار	چاہنے والوں سے کہے کچھ سلوک و مہر و پیار
کو نہ ناجبلی کا اور جو بن کا مست گن عتبار	کاٹھ کی ہانڈی نہیں چڑھتی ہو پیارے بار بار
مان لے کہنا مرا ایجان نہیں لے بول لے	حسن یہ دو دن کا ہو مہمان نہیں لے بول لے
اس قدر مست کر میری جان اپنے جو بن پر گمان	یہ نہیں رہتا سدا کا فرسی کے پاس مان
کچھ کا کچھ عالم ہوا پھر کیا ہو اس میں میری جان	قتقہ ٹھٹھا ہنسی ٹھیکہ کیلیدان پھر یہ کہان
مان لے کہنا مرا ایجان نہیں لے بول لے	حسن یہ دو دن کا ہو مہمان نہیں لے بول لے
کیا ہمارا حال دل خوبی تری کتنی نہیں	یا سہاری چاہ تیرے ناز کو سہتی نہیں
آہ کھیتی حسن کا فر کی ہری رہتی نہیں	ناؤ کا غذا کی پیارے یہ سدا سہتی نہیں
مان لے کہنا مرا ایجان نہیں لے بول لے	حسن یہ دو دن کا ہو مہمان نہیں لے بول لے
کیسے کیسے خوب رویاں ہو گئے ہیں میری جان	اپنے غمخواروں سے کیا کیا کر گئے ہیں خوبیاں
تو جو روٹھا روٹھا جسے رہتا ہوں مہربان	دیکھ بھٹتا دیکھا غافل حسن پرست کر گمان
مان لے کہنا مرا ایجان نہیں لے بول لے	حسن یہ دو دن کا ہو مہمان نہیں لے بول لے
حسن کا عالم ستگر ہر گھڑی ملتا نہیں	گل بھی ٹھل اکباری ایجان پھر کبھی کھلتا نہیں
مجھ سے تیرا روٹھنا ہر دم کا اب بھلتا نہیں	دو دھادوں دل جب پھٹا پیارے پھر ملتا نہیں
مان لے کہنا مرا ایجان نہیں لے بول لے	حسن یہ دو دن کا ہو مہمان نہیں لے بول لے
اب نظیر آگے ترے رہتا ہو حاضر صبح و شام	پیارے سے ہنس بول پیارے پی موائفت کا جام

بھر کہاں یہ دلبری عیش کی باتیں مدام	اچھ نہ ہو لگا رہیگا آخرش اللہ کا نام
مان لے کہنا مرا ایجان نہیں بولے حسن یہ دودن کا ہر وہاں نہیں بولے	
چارم	
جہان ہر جہت ملک یان سیکڑوں شادی غم ہونگے کنار و بوس اور عیش و طرب بھی و سہم ہونگے	ہزاروں عاشق جانا زور لاکھوں صنم ہونگے مگر جتنے یہ اپنی صفت کے ہیں یہ عیب ہونگے
نہ یہ چلیں نہ یہ دھوین نہ یہ چرچے ہم ہونگے بیان اکدن وہ آویگا نہ تم ہو گے نہ ہم ہونگے	
تجھارا اب ہر جہت احسن کا عالم قیامت ہو ہمارا دیکھنا اور عاشقی کا دم غیبت ہو	اگر ہو پیش تو ہنسو گرنہ کم غیبت ہو بھروسہ کچھ نہیں دم کا عزیز دم غیبت ہو
نہ یہ چلیں نہ یہ دھوین نہ یہ چرچے ہم ہونگے بیان اکدن وہ آویگا نہ تم ہو گے نہ ہم ہونگے	
ہماری چشم ہمگی اور تجھارے عارض گلگون گڑنی بھر بیچھ کے ہم پاس کرو عیش و قلمون	غرض تم دقت کے لیلی ہو پیارے اور ہم مخمور کسی کے کہے سننے پر نہ جاؤ دیکھو کہنا ہوں
نہ یہ چلیں نہ یہ دھوین نہ یہ چرچے ہم ہونگے بیان اکدن وہ آویگا نہ تم ہو گے نہ ہم ہونگے	
اگر تم نے ہمارے دل کو دکھ دے دیکے ترسایا گیا جب دقت کا فراتھ سے پھر بار تھ کب آیا	غلط فہمی تمھاری یا کہ جس نے تم کو رکھلایا غرض ہم نے تو اب بھی اور تمہیں آگے بھی گھلایا
نہ یہ چلیں نہ یہ دھوین نہ یہ چرچے ہم ہونگے بیان اکدن وہ آویگا نہ تم ہو گے نہ ہم ہونگے	
ابھی یان افیتن بڑھتی ہیں اور دان ناز کی گھاتین	غیبت میں طاپنے پیار کے اور چاہہ کی لائین

جب کھینچیں گے کھینچیں چوں اشارتیں	کہان بھڑون مڑے کے اور کہان عیش کی راتیں
نہ یہ چلیں نہ یہ دھوئیں نہ یہ چرچے بہم ہونگے	میان اکرن وہ آویگا نہ تم ہو گے نہ ہم ہونگے
ہمیں ہر بقراری اور کھینچیں ہر دم طرحداری	غیمت ہر ہمار سی اور تمھاری گرم بازاری
نظیر اب کیا کے آگے غرض آخر بنا چاری	کہان بھڑ ہم کہان بھڑ تم کہان لفت کہان یاری
نہ یہ چلیں نہ یہ دھوئیں نہ یہ چرچے بہم ہونگے	سیان اکرن وہ آویگا نہ تم ہو گے نہ ہم ہونگے
پنجم	
حب نہ اختتام رسل شہی و مطلبی	کہ پس از تو نہ فرستاد خدا بیچ بنی
ثمر پیش رس و وحہ عالی نسب	بڑ بانہا شدہ موصوف بہ شیرین ربی
مرحب سید کے مدنی العربی	دل و جان باد فدایت چہ عجیب ش بقی
تو ہی محبوب پسندیدہ رب الارباب	ہر بڑا مرتبہ عالی ہو بہت تیری جناب
نام سے تجھ کو پکاریں نہیں بشرط آداب	اس لیے کرتے ہیں یوں یاد مذکر القاب
مرحب سید کے مدنی العربی	دل و جان باد فدایت چہ عجیب خوش بقی
آپ کی ذات مقدس کا ہوا جبکہ ظہور	ہوئی مخلوق خدا سے ل و جان سے مستور
جن دانسان و ملائک کا تو کیا ہو مذکور	کہتے تھے اپنی زبانوں میں یہ سب وحش طہور
مرحب سید کے مدنی العربی	دل و جان باد فدایت چہ عجیب خوش بقی
تھے جو مشتاق لقا عاشق صادق جانہا ز	دل سے خودی تری درگاہ کے حاصل اہل نیاز

دشمنہ ہجر سے مجروح بعد سوز و گداز	اُنکے ہر ایک لب زخم سے آئی آواز
محب سید کے مدنی العربی دل و جان با وفادایت چہ عجب خوش لقی	
ذکر غیر آپ کے وصفون کا جہان ہوتا ہے دل سے ہر اک کے عیان شوقِ ننان ہوتا ہے	منزلِ رحمتِ اینرودہ مکان ہوتا ہے اہل مجلس کے بھی یہ دروزبان ہوتا ہے
محب سید کے مدنی العربی دل و جان با وفادایت چہ عجب خوش لقی	
واہ کس درجہ تحمل شبِ معراج میں تھا شوق سے غاشیہ بردار سراقیل ہوا	لائے جبریل سواری جو طلب حق نے کیا آسمان پر جو گئے آپ فرشتوں نے کہا
محب سید کے مدنی العربی دل و جان با وفادایت چہ عجب خوش لقی	
آپ جن وقت شفاعت سے فراغت پائیں کہ جو داخل نہوا ہووے اُسے بلوائیں	جائزہ لینے کو امت کا جہان میں آئیں حور و غلمان بے تعلیم زبان پر لائیں
محب سید کے مدنی العربی دل و جان با وفادایت چہ عجب خوش لقی	
اسی نغمہ سے پر آوازہ جہان بالکل ہے گلستان میں یہی آواز شکستِ گل ہے	جس طرف کان لگا کر کے سنا یہ غل ہے سر سر شاخ یہی زمزمہ ملبس ہے
محب سید کے مدنی العربی دل و جان با وفادایت چہ عجب خوش لقی	
سرورِ بیٹھ کے ہر قمری شیریں گفتار درہ کوہ میں ہر ایک تدر و کسار	شکرستان میں ہر اک طوطی شیریں منقار اس ترانے کی کیا کرتے ہیں ہر دم تکرار

<p>مرحباسید کی مدنی العسری دل و جان با وفایت چہ عجیب خوش بقی</p>	
<p>باعث راحت آرام دل و جان ہو یہی نغمہ پر دازی ہر مرغ خوش الحان ہو یہی</p>	<p>سخن روح فرماے جن و انسان ہو یہی طاثر گلشن فردوس کی دستان ہو یہی</p>
<p>مرحباسید کے مدنی العسری دل و جان با وفایت چہ عجیب خوش بقی</p>	
<p>صدق دل سے ہوں غلاموں کا ترے حلقہ گوش جب تلک منھدین ہو اور تاکہ ہے باقی ہوش</p>	<p>روسیا ہی سے گناہوں کی مگر ہوں رو پوش یہ سخن کھنہ سے یارب نہ رہیں لب خاموش</p>
<p>مرحباسید کی مدنی العسری دل و جان با وفایت چہ عجیب خوش بقی</p>	
<p>سامنے آنکھوں کے آیا جو خیال اطر بھرت رہی کی دولت سے مشرف ہو کر</p>	<p>پیشوائی کے لیے بڑھنے لگے پیک قطر وجدین ان کے کہنے لگے یادیدہ تر</p>
<p>مرحباسید کی مدنی العسری دل و جان با وفایت چہ عجیب خوش بقی</p>	
<p>دل میں جب چہ درہ انور کا تصور آیا نجم ثاقب کی طرح خال سویدا چمکا</p>	<p>گر سہ خانہ وہ تھا خانہ نور رشید ہوا خیر مقدم کی پھر آئی دہن دل سے صدا</p>
<p>مرحباسید کی مدنی العسری دل و جان با وفایت چہ عجیب خوش بقی</p>	
<p>آرزو ہو کہ کبھی تجھ مرا ہو سیدار دو دوسے دوڑ پڑوں دیکھ کے نور رخسار</p>	<p>خواب میں ہوں میں زیارت سے مشرف اکبار سیر کو رکھ رکھ کے قدم پر یہ کھول میں ہر بار</p>
<p>مرحباسید کی مدنی العسری</p>	

دل و جان باد فدایت چہ عجیب خوش بقی	
قبر میں آئین نکیرین جب از ہر سوال کہ بتا کون ہے یہ ہمسر سپر اجلال	ہو عجیبین یہ بات دکھا کر مجھے تیری مثال ہو کے صورت سے مخاطبت کو نہیں فی الحال
محب سید ملی مدنی السردنی دل و جان باد فدایت چہ عجیب خوش بقی	
جبکہ ہو حاکم دیوان عدالت باری تو شفاعت کو لٹھے ادر وں کو ہونا چاری	خوف ہو مجھ سے گنہگاروں کے دل پر کاری بچھے بچھے چلے پاوی یہ ہول ب پر جاری
محب سید ملی مدنی السردنی دل و جان باد فدایت چہ عجیب خوش بقی	
رباعیات و قطعات	
قطعه	
یاران و ہم رفیق و شفیقان دوستدار جب مُند گئی یہ آنکھ تو ای دوست بدرگ	سب آشنا ہیں زندگی مستعار کے پھٹکے ہو کون گر و کسی کے مزار کے
قطعه	
کہان نطق فصیح از طبع نابخار ہو پیدا اگر ملک عرب تک مادہ خرمسوار ہو آدے	تھان زراغ سے طوطی کی کب گفتار ہو پیدا کہان آس میں عراقی کی مگر رفتار ہو پیدا
رباعی	
جو کوئی کسی کو یار کلیا دے گا اس دار سکافات میں سن ای غافل	یہ یاد ہے وہ بھی نہ کل پا دے گا بیدار کر گھیا آج کل پا دے گا
رباعی	

تو ہی نے دیا عقل و ادراک ہمیں	تو ہی نے کیا ہو شرک سے پاک ہمیں
یارِ باہو نجیبہ خاتمہٗ احسنِ آہ	زندہ نہیں چھوڑنے کی خاک ہمیں
رباعی	
آیا ہو خیال بے دستانی	کیون جی وہی گفتگو پھر آئی
ادب نہ سینگا کوئی میری	کیا تیری ہی ہو نیکی خدا کی
رباعی	
امید وفا تھی بے وفا تو مکیلا	عاشق کش و دشمن آشنا تو مکیلا
حق بات یہ ہو کہ ہم نے دھوکا کھایا	کیا سمجھے تھے ہائے اور کیا تو مکیلا
رباعی	
ناحق ہو تھیں دغہ روزِ حساب	عشاق کو بیخوف کیے جاؤ خراب
لکھتے ہیں ملائک کہیں اچھون کی خطا	کرتا ہو خدا کہیں حسینوں کو عذاب
رباعی	
مدت ہوئی بہکو جانفشانی کرتے	کیا ہو جاتا جو مسربانی کرتے
لختِ جگر و کبابِ دل تھے طیار	تم آتے تو ہم یہ مہمانی کرتے
رباعی	
دل کو مستدارِ بیکاری کے سبب	نہ چشم کو خوابِ اشکباری کے سبب
واقع نہ تھے ہم تو ان بلاؤں سے کبھی	جو کچھ دیکھا سو تیری یاری کے سبب
رباعی	
کچھ پوچھو یہ منشی کہ کیسا ہو مزاج	اچھا ہو خدا کا شکر جیسا ہو مزاج
دیکھو اب بھی اچھل رہا ہو دل و دودھ	ستھلا ہو مزاجِ اُسپر ایسا ہو مزاج
رباعی	

نشیہ آلی نین مندلال کے نچیلے اونٹیلے ہیں۔

سوتا

۱۔ جاہے سمیر کی چھار کرے ارچھار کی چاہے سمیر بناوے۔ چاہے تو رنگ تے راو کرے چھے راؤ کو دوارہ دوار پھراوے۔ ریت ہی گزنا زہ کی کو دیو کہیں دنتی ہوہ بھاوے۔ چنیٹی کے پاتین میں بانڈہ گیندہ چاہے سمندر کے پار لگاوے۔

۲۔ ہوے ات آرت میں دنتی ہو بار کری گرنارس بھینسی۔ کرشن کر بانڈہ دین کی بندہ سنی استی تم کاہے کی کینھی۔ لیچھو تے رچک ہی گن سون وہ بان لبار منون آب دینھی۔ جان پری تم ہون پر بھو جی کل کال کے دائن کی گت لینھی۔

۳۔ رہے رام روتا شری کرشن بوتابے جھم لے لے کمان وہون چھپانے۔ رہے پنڈوا کو روا جادوانا کمان وہون گئے تے نہیں جات جانے کہیں چیت رائے اینکے گنی کو لکھو رہے بے ی زمین کال سانے۔ وہرا کے کلاے یہی جو سنورے پھرے تے پھرے اوہرے تے جانے۔

۴۔ جاپ چھو نہیں منتر پھنوت نہیں بید پوران سینو نہ کھانیو۔ بیت گئے دن یون ہی بے رس موہن موہن کے نہ بھانیو۔ چیر و کھاوت تیر و سداپن اور نہ کو دین دوسرو جانیو۔ کے تو غریب کو لہو تو زور تو چھوڑو غریب تو از کو بانیو۔

۵۔ کاہے کو رہے من شوچت موچت سان ستان سو نہ گئی ہو۔ کرم کی ریکھ گئے نہ بڑھے یہ جانت ہو نہیں ریت تھی ہو۔ تہہ تے من شوچت تو اپنے

اگرچہ پھر پچشم الفت کا اے شکر ہم اپنا بولتے
تو تھا یقیناً کہ اُس کے سایہ کے نیچے اکدم کبھی تو سوتے
جو تیری خاطر گلی گلی ہم کرے ہین نالہ پھرے ہین روتے
خراب و خستہ ذلیل و رسوا تھے ملتے نہ ایسے ہوتے

رباعی

جیسے وہ گئے اُدھر نہیں یاد کیا
ہم یاد میں جس کی آہ سب کچھ بھولے
بھیجی نہیں کچھ خبر نہیں یاد کیا
اُس نے ہمیں بھول کر نہیں یاد کیا

رباعی

گر جو روستم پہ طبع آئی اچھا
یاں روز جزا کی آس ہو روز فزون
ہو شوق محبت آزمائی اچھا
کر لیجے جو ہو سکے مبرا ئی اچھا

رباعی

جب پاس وفا سے ہمارا نہ رہا
تجربان میں کس ادا سے کتا ہو تھین
ہم کو بھی خیال دوستی کا نہ رہا
اتنے ہی میں عاشقی کا دعویٰ نہ رہا

رباعی

لکھا دیگیا اگرچہ دستِ رکھ
جیران ہوں کہ جو حال پریشان ہو یہ
لکھا وہی بالکل کہ ہو دل پر رکھ
یہ کتاب تقدیر نے کیونکر لکھتا

رباعی

تیرے لبت و زبان نہ لائے افسوس افسوس
سب رہ گئیں دل کی حسرتیں دل ہی میں
مرنے دم بھی نہ آئے افسوس افسوس
افسوس افسوس ہائے افسوس افسوس

رباعی

پھر کوئی صدمہ پسند آئے جھکو
کوئی بت در جلوہ بجائے مجھ کو

جس دن نے دکھائیں یہ اندھیری راتیں	وہ دن اللہ بچہ دکھائے بھکے
رباعی	
سارے معشوق بیوفا ہوتے ہیں	اپنے مطلب کے آشنا ہوتے ہیں
تو بہ تو بہ غلط یہ کہتا ہوں میں	اے صبح یہ سب ایک سے کیا ہوتے ہیں
رباعی	
بیفادہ غصہ پی کے عنہم کھاتے ہو	حجاج و قیس مفت کھلاتے ہو
جس نے پالا وہی جو دینے والا	ناحق اے صبح تم تو گھبراتے ہو
رباعی	
وہان ٹکوسمنہر ہوا جو مجبور بنے	یاں ناگ میں دم ہو درد فجوری سے
تم چونچے وہاں ادھین یاں پر ہو نچا	مرنے کے قریب آپ کی دوری سے
رباعی	
جو کھاتے یہ داغ شعلہ زرا خاک نیچے	جو زیست سے جلتا ہو بھلا خاک نیچے
ہوتے جاتے ہیں خاک اجڑاے وجود	یک چند جو یوں جے تو کیا خاک نیچے
رباعی	
دل درد کا مبتلا حسد رانی یہ ہو	تو یار سو بیوفا حسد رانی یہ ہو
میں جان دوں تجھ پہ ہو نہ تجھ کو معلوم	اے خانہ خراب کیا حسد رانی یہ ہو
رباعی	
افسوس شکایت نہ سانی نہ گئی	دلبرے فریب کے گرانی نہ گئی
الطاف تھے بسکہ رو بردے دشمن	اُس شوخ سے بھر کو بدگمانی نہ گئی
رباعی	
مومن یوں بھی کسی پہ مرتا ہے کوئی	اس طرح بھی جاں سے گزرتا ہو کوئی

خود کام کو کیا سمجھ کے دل تو نے دیا	نادان ایسا بھی کام کرتا ہو کوئی *
رباعی	
ہو اور ہی ایک سوزش نہانی	یہ بات طیبوں نے کہان پہچانی
سمجھو نہ عرق کہ دیکھ کر دل کی جلن	تپ شرم سے ہو گئی ہو پانی پانی
رباعی	
عاشق ہوے کیا کہ اک مصیبت آئی	چون روز نشور شام فرقت آئی
گویا یہ مکان تھا تنگناے عالم	جس وقت کہ دل گیا قیامت آئی
رباعی	
تو ہی نہ اگر ملا کرے گا	پھر عاشق جی بے کیا کرے گا
آنکھوں سے مین اپنی آنسو دیکھوں	ایسا بھی کبھی حسد کرے گا
قطعہ	
چار دن زندگی کے تھے افسوس	سو اسی کا رو بار مین گزرے
آرزدین گزر گئے دو دن	دور ہے انتظار مین گزرے
رباعی	
مجنون کا تمام شور کس نے دیکھا	فریاد کا سارا زور کس نے دیکھا
اسی دل جو ٹرپ تو آن کے در پر چلے	نا چا جھگل مین مور کس نے دیکھا
رباعی	
داغون کا بندھا جو زور پہنے دیکھا	زخون مین رہا جو چور پہنے دیکھا
ناسور پڑا جگر مین ناسور مین داغ	یہ چور کے گھر مین مور پہنے دیکھا
رباعی	
اگر قدر عیش موت تجھے کھلتی ہے	ساعت بھی حساب سے کہیں ملتی ہو

یہ دل کی دھڑک نہیں گھڑی چلتی ہے	ہر تار نفس سوتی ہو گھٹنے گن لے
رباعی	رباعی
کب تک مفتی کا دم بھرونگا تو بہ اس فصل میں میں تو بہ کرونگا تو بہ	کب تک قاضی سے میں ڈرونگا تو بہ دیوانے ہو زار بہ وہاں آئی ہو
رباعی	رباعی
دیتا ہو وہی رزق وہی عزت و جاہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ	اللہ پہ شاکر ہوں خدا اسکا گواہ بندہ بندوں سے کیا توقع رکھے
رباعی	رباعی
بھر جائے جو پیٹ پھرے احمد سے پھر تو کوئی معشوق پری پیکر سے	پہلے کھانے سے پیٹ خالق بھر دے جب پیٹ بھی بھر دیا شرابین بھی دین
قطعہ	قطعہ
چو فروغ کرد جمال و کشف الدجی بجالہ دل و جان باو خیال او صلوا علیہ والہ	چکنم بیان کمال او بلغ اعلیٰ بکمالہ ہن و حیرتے زخصال او حسنات جہنم خصالہ

تمام شد

حصہ دوم

حسین

دوہا و کبت ملی ہوئی غزلین بچھن۔ ہولی ٹھٹھی۔ چوٹا سا۔ بارہ ماسا۔ دائرہ۔
دوہا۔ سورٹھا۔ کبت۔ سوپا۔ خطوط منظوم بزبان بھاشا لکھے ہیں

دوہا و کبت ملی ہوئی غزلین

اول

چرا از آشیان بیگانہ گشتی	کہ قصہ دل مرا ویرانہ گشتی
مات تپا سے بیر بھویو کا ہے کیو بیاہ	سوامی کارن اے سکھی بیٹی تاکون راہ
چو آئی سوئے من اے جان جاناں	شوم مرہون منت من فراوان
کیسے ہیہ دھیرج دھرون دیکھو لوگو ہاے	پلکھ تلکھ جیہ جات ہیہ پستہ ملین کب آے
چہ ہا شد کز طریق ہسربانی	برائے وصل من خود را رسانی
سہنت کھیلت من تو چلون چو پوجے جم آس	راکھون برت من اے سکھی جانے خضر کے پاس
باہین سودا یرسم شاید یرسو دے	ہرسان از من یہ پیغمبر درودے
کلپت جیہ زین یہ پیشہ لے نہ آئے	جنگلے کارن اے سکھی من سن دیو جلاے
خیال جبر تو مارا کرد محتاج	چو در ماند بہ پیش بازو در آج +
ندی تال سوکھے بے سوکھی سگری راہ	کو د نہ آج لوکھ مردم تاکون راہ
ہر گل رخ چو کردم سرخ دیدہ	کنون از ہر مژہ خونم چکیدہ

پران پیاجب سے گئے سدھولین نہ لے	درشن آساگ رہی چھاتی کون لگا سے
تو بر حال من بیدل بہ بخشا سے	زبان در سنج گوہر بار بکشا سے
لکھ لکھ سونی سچیان جل بھر آوت نین	حافظ جی کیسے کروں پڑے نین جیا چین
گئے در گر یہ کہہ در خندہ سے شد	گئے مرد و گاہت زندہ سے شد
دوم	
رہا کر دے ارے صیاد اب فصل بہاری ہے	قفس میں کب تلک تڑپوں نہایت بقیاری ہے
تن میں تنکو بوت ناگری جات سب دینہ	یا ہی گت اس بوت ہے جو کوئی کرے سینہ
ہجوم نا توانی سے بہت اب جان عاری ہے	
تن سوکھ کنگری بھو رگن بھین سب تار	رووان دروان دھن لٹھے کہ با جفت نام تہار
مرے ہر استخوان سے اب یہی آواز جاری ہے	
پریت تو ایسی کیجے جیسی کرے چکو ر	کھینچ ٹوٹ گردن ملے چتو سے داہی اور
محبت اسکو کہتے ہیں یہی بس شرط یاری ہے	
تن سمندر میں مرجیا کہو تو غوطہ دیون	پائے بکھون لعل کو یا لعل کارن جیہ دیون
سنو ایجان شاردنم یہ وقت جان شاری ہے	
تن سوکھ پھر بھو رہو رکت ناما سس	پران چھریہ رہ گئے کس چاہت سانس
ارے دم باز اب آجا کہیاں تو دم شاری ہے	
لکڑی جل کو تلا بھیتی کو تلا جل بھو را کہ	میں پاپن ایسی جلی نہ کو تلا بھیتی نہ را کہ
جگر تو جل چکا سارا فقط اب تن کی باری ہے	
نا کچھ کیا نہ کر سکی رین گوانی سو سے	خالی ہاتھوں جاپت ہوں دیکھوں کیا گت ہے
لج میں سب سے سنتے ہیں کہ پہلی رات بھاری ہے	
ادھو پ پڑے دھرتی پتے تا پر چکو گھام	دوڑتی پلچھت جاے ہوں تو نہ چوت سیام

مقدرا سو کہتے ہیں عجب قسمت ہماری ہے	
آو پیارے موہنا میں بیچ تو ہے لیون	نایم دیکھوں اور کونا تو ہے دیکھن دیون
یہی ہے آرزو امداد اور حسرت ہماری ہے	
سوم	
رسول اللہ کی جس دل میں ہر دم بقراری ہے	قرار جنت الفردوس کی تدبیر ساری ہے
وہ دو تلمذ دین ہے حسبہ یہ انعام باری ہے	
دلش بنی کے جار ہوں اور دھور بھرے ہوں کیس	راکھوں دان میں اپنا سدا فقیری بھیس
دیار شاہ میں عزت ہماری خاکساری ہے	
ساخنی واک بات ہے اور سانچا دہ ہے بنی	واسکے سندر پول پر وارون اپنا جی
کلام مصطفیٰ بھی خود کلام پاک باری ہے	
دیکھیں دلش رسول کا جاوین سدہ بد بھول	جہہ کارن ہم ہور ہے ہین واکے دھول دھول
ہمارے حق میں بیہوشی وہان کی ہوشیاری ہے	
نگر مدینہ دور ہے چین کمان سے ہوے	درشن بن بیاکل رہوں چن چن آوے رفے
ہیں تو زلزلہ یاں جنیش باد سیاری ہے	
وسترو نہ سجائے گے جو اتر آوے آج	نہہ بنی کے کامری اوڑھے آوت لاج
یہاں ہر اہل زینت اس لباس دین سے عاری ہے	
پوری ہو من کا منانت ہے ہیہ چین	سندر میں جو پو کے رہا کردن دن رین
یہیں آس معبد مختار کی بے اختیاری ہے	
حج گریاٹ رسول کی نت کریں جو پا پ	سُن شن میری کھنچن ادھن شتاوت پات
فقیر اس ملک میں اک تو بھی تلمیذ بخاری ہے	
چام	

فراق یار میں ہر دم لبون پرآہ و زاری ہے	
پتہ ہم کس کرنیں کا ایسا ماریاں	تن من سارا چھو گیا اٹھت کر بیچے پیر
تھاری تیغ ابرو کا جگر پر زخم کاری ہے	
من ہلاوت دن گیا مٹا کھن ہرین	ہاے دنی کیسی کروں بن دیکھے نہیں چین
گلے لگے تو لگ جایاں امید ساری ہے	
تن پر اچرانا رہو باڑھ گئے سب کیس	سودہ بدھ آب کچھ نار ہی ہست ہو سگڑوئیں
تھارے عشق میں پیارے عجب جالت ہاری ہے	
رکت ماس تن ہون نہیں کام سے ہونچون بھائے	پاؤں بھری لاج کی ذرا نہ سر کو جاے
عدم کی دوری منزل کہ سر پر بوجھ بھاری ہے	
پتہ ہم دیکھیاے گیو سکھ کو مہیو ساتھ	رین بچھو باڑھ سے گیو ملتی رہ گئی ہاتھ
اسیر کا کل جاناں کی اب ہوتی طیاری ہے	
پیارے تم مست جاو تم پچھڑے موہ چین	جیسے بن کی لاکڑی سلگت ہو دن رین
گزر رہی حال پر میرے نہایت بقیاری ہے	
پر دلی کی پریت پر سب کو من لچپاے	دامون اتنی کھوٹ ہے ہے نہ سنگ لچپاے
محبت اسکو کہتے ہیں کہ برسوں انتظار ہے	
پیت کو اسون کیجیے جاسون سن تپیاے	جنے جنے کی پیت ہون جنم اکارت جاے
جگر پر چھاری پیارے محبت آب تھاری ہے	
گری ندیا اگم ہو زور بہت ہو دھار	کھوٹ سے پہلے لو جو آتر اچا ہو پار
سنو تم آشتیا یہی نصیحت اب ہاری ہے	
نچم	

<p>سُنو ہوشیام برج بالا برہ بنتی سنائی ہر ہماری جیو کی جیون سدا پیارے کھائی ہر</p>	
<p>آہو شیا م سن لیجی ونے کے برج بال +</p>	<p>پران پیارے پران پت پران ناتھ گوپال</p>
<p>کٹے دن تو نہیں زبیاں تڑپتی ہیں رے چھتیاں دیا ندھ نام کی بتیاں نہٹے کرتب کھائی ہر</p>	
<p>تم بھڑت بھڑت شکل سکھ سماج آئند</p>	<p>بھتین منوش چند رین جامن جم بن چند</p>
<p>صورت کراٹلی بتیاں طوہر گنگ بھڑچتیاں کپٹ چھل چیدر کی بتیاں تھو تب بھلائی ہر</p>	
<p>پر تھم بچن کی صورت کرے پر تھم دھالے</p>	<p>بج باتین گھاتین کپٹ ہر موہن جدورائے</p>
<p>چلے برج چند برج کو جانکی پر شاد سن بتی درس میا سا بھالے ہر ہر گھڑچھتیاں گائی ہر</p>	
<p>سنو اوج چند جو برج بالا کی بین</p>	<p>برج نایک برج مون کئے برج بہار برج این</p>
<p>سبب کیا سی تھی گوہن پری کیا چوک من موہن بہن چیم جگ پک وگر جوہن چرن ج وھوئی ہر</p>	
<p>مچی کون اپرا دھڑے من موہن برج گرام</p>	<p>تو درشن کے آسرنے مین گھڑی گک دھام</p>
<p>سُنو ہوشیام برج بالا برہ بنتی سنائی ہر ہماری جیو کی جیون سدا پیارے کھائی ہر</p>	
<p>رہا کر دے ارے صیا و اب فضیل بہاری ہر</p>	<p>قفس مین کب تلک تڑپوں نہایت بقراری ہر</p>
<p>برہ روگ تن من دی کل نہ پڑے دن رین حافظ کا ہو کے کہوں لاگین ہائے نہین</p>	

نہین زخمی بچا سکا یہ وہ میٹھی کٹاری ہے	
پریت ریت تم اگلی سبھی دئی بسرے	ایسی کوؤ کرت ہے جیسی تم کری باے
نہین معلوم کیا ہے ہونی تقصیر بھاری ہے	
پر تیم پریت لگائے تم کہاں گئے پردیس	برہ روگ لبس ہوے بیان جٹا جٹ بجے لبس
ترس آتا ہے دیکھے سے کہ جو حالت ہماری ہے	
حافظ کل کان سب تم سن گئی پریت	تم نرمو ہی ٹھہرے کرن لگے اپریت
اسی کا نام الفت ہے یہی کیا شرط یاری ہے	
پریت کرے سے نا بھئی گاؤں دھو سب نام	حافظ داہی گت بستی مایا ملی نہ رم
بچاے شک آنکھوں سے بیان اب خون جاری ہے	
گر جن ہٹ کی ناسنی دہاے کری ہم پریت	سوے اب سب کھ پرے دین گے دکھ میت
نہین تقصیر کچھ انکی یہ سب قسمت ہماری ہے	
پریت کری سکھ لمن کو تن من دھن بسرے	سولا گے دکھ دین مات کری کون اُپاے
نہایت ایسے جینے سے ہماری جان عاری ہے	
ارے پیہیا نردئے بول نہ آدمی رات	برہ آگ تن من دہی جرو جاے سب گات
تری آواز یہ پیو کی ہین لگتی کٹاری ہے	
پیارے تھری سدھ ہین ایک گڑی بھرینے	پلٹ پلٹھ جیا جاے اب لے نہین چپ چین
نہین معلوم کیا ہونی یہ اب حالت ہماری ہے	
ہم بیا کل مڑ پین بیان دہان کرد تم چین	اے پیارے من سو ہنا پریت ریت یہ بڑی نہ
مہ یہ طر محبت ہے نہ کوئی شرط یاری ہے	
حافظ لاگی نا چھٹے کرے کوٹ آپاے	گرد جن ارد سب گانوں مگر چوچا ہے بھائے
نہین معلوم ہے حافظ یہ کیسا فساد باری ہے	

ہفتم	
خدا جانے کہ کیوں ہے وہ اب تکرار کرتے ہیں	
لگا کر دل وہ اور دن سے ہمیں بیزا کرتے ہیں	
بدھنا کا ہو کی کہون لا گین باے نہ نین	تلیھ تلیھ جیا جات ہی چھن پل پڑے نہ چین
بہت عکین اور حیران یہ آخر کار کرتے ہیں	
پریم روگ دن دن بڑھے اوچھن چھن اوھکے	بیدا ید جانے نہ نین جن سب کروا پاے
کسین مرض محبت کی دوا بیمار کرتے ہیں	
تلیھت بیا کل پین پڑے گھر گھر گولی گوال	او دھو گر جن سب کسین یون پیارے مندلال
کہ ٹھو کر سے سبجائی دم رفتار کرتے ہیں	
پران پیارے موہنا درشن دیو اب آئے	تلیھٹ بیتے یہ دوس سو اب سہو نہ جاے
محبت کر کے عاشق کو نہ نین یون خوار کرتے ہیں	
اگن بروتن سن دھڑکس چاہست جان	ورشن آسا لگ رہی کر پا کر و آب آن
نہین تو کوچ دینا سے ہم اے دلدار کرتے ہیں	
او دھو دیکھو حال جو سو کیو سب جاے	برہ روگ دن دن بڑھے جیرا کلاے
بھلا اس طرح سے کوئی کسین اے یا ر کرتے ہیں	
چوک ہوک کیسے مئے حب بوجاں جاے	چلت سے او دھو اٹھین کیو نہ کو دھارے
بھلا غفلت کسین ایسی کوئی ہشیار کرتے ہیں	
ہشتم	
ہر سون جاے کہو کیا کوئی	
تلیھت ہون درشن کب ہوئی	
ہم سون پریت بڑھائے تم چلے گے پریں	نرمو ہی ایسے تھے چھو نہ نین سندیس

مسات کر دھنسا جو ہوئی	
ہم جانی کچھ دن و بچے گی یہ پریت	اے دئی سو کا بھی کمان گئی مہمیت
کاسون کون کر سنے نہیں کوئی	
جاؤں کتے پوچھوں کمان پڑے نہیں جیچین	گمانل سی تڑپت پڑی بکل جاؤں رین
سو دیا اہم کاسن روئی	
جو میں ایسو جانتی نہ سو ہی ہن آپ	کیوں ناہن بنا ہتی پریت ریت کو پا پ
جاے کمان تم کا اب جوئی +	
اے من موہن آپ بن پل چھن پڑے نہ چین	تلکھ تلکھ بتین ہن حافظ یہ دن دین
داغ نہیں چھوئے جو دھوئی	
حافظ جو میں جانتی آپ دے ہن بسرے	کھون تو کرتی نہیں پریت ریت نکچاے
سواب جگت چلے نہیں کوئی	
ہو دن بیتے درشن بن کر پا کر داب آے	بیاکل حافظ لکھ ہین ہیہ سون لیوہ بلاے
ہاے بھاگ کب یہ اب ہوئی	
کجات پیاری بھی بیری گوپی گوال	اُنکے رنگ سون جاری ہین چھاڑے بحال
حافظ ایو کری نہیں کوئی	
درشن آسا لگ رہی نکسین ناہن پران	کر چوری دھتی کروں کر پا کر داب آن
چھن سون دور تجا سب ہوئی	
اور دن سون کر پریت تم ہین دیو بسرے	کون چوک حافظ پڑی جان پڑی نہیں ہلے
سواب حافظ کر پا کب ہوئی	
انہم	
اودھو کب آئے ہن بسواری	درشن کو سر سین ہرج ناری

ایسی تم کو چاہتے کو تو گوپی نا تھ	جیسی تم ہم سون کری چھوڑ ہمارو ساتھ
کجا بھی تھیں اب پیاری	
ہر سون پریت ٹرھائے کے ٹروہین پھٹان	ہم جانی بچہ جاگی آن کچھ اورے ٹھان
بیٹھ رہے وہ صورت بساری	
حافظہ دھری بان پر کرے کون دسواس	جیسی کچھ ہر سون بھی ہتی نہ ایسی آس
سوسب بھاگ کی لاگ ہساری	
لکھ لکھ سوئی سیمیان جل بھڑاوت نین	حافظہ اب کیسی کروں پڑے نہیں جیہ چین
بھول گئیں سگری ہشیاری	
حافظہ پیارے شام کی تجھاسی نہیں جات	مورچھت ہوئی دھرنی گردن بار بار کھچتات
کون لکھے یہ دشا ہاری	
برہ بان ایسے گئے نکسن چاہت پران	سو غریب ہم کا سمجھ کر پا کرو آب آن
تم بن کو سدھو لے ہاری	
تھیں ات بیاکل پڑی بچہ بالاسار اسے	نکسن چاہت پران ہین کر پا کرو اب آے
مئے ہین ایس سبی بچہ ناری	
ایسے ہی دن چار لو کری اور جو دیر	کھائے ہلاہل یہ سبی ہوئی رہ ہین بس ڈھیر
پھر کا کر ہو آئی مزاری	
برج سون گھر گھر سوگ ہو تم بن او مدلال	مورچھت ہوئے دھرنی گرین کرہ کرہ سبیل
ڈھونڈھت پھر بن مٹی رناری	
دھرم	
تم بن چین ہین نہیں پیارے	
پتھر پتھر جیہات ہر پتے نہیں ہیسہ چین	جب بنے ہو تم گئے روت ہین یہ نین

تا پربرہ دیت تن جا رہے	
کجا اب پیاری بھی نہیں دیو بسراے	کون ہماری پریت اب کہا کر و تم آے
بھلے پھنسے اب بند ڈارے	
حافظ اب کیسی کروں بن دیکھ نہیں چین	جیسے جل بن ماچھری تلپھت ہر دن رین
سو گت کی جات نہیں پیارے	
او من سوہن سانورے درشن دیو اب اہی	یا تو تم ہم سبن کو دہان لیو بلو اے
کٹین برہ کے دکھ ہمارے	
گم ہیرت آنکھیاں جھکین پر یو برہ کو پھیر	درشن آسا لگ رہی کرو شیا م جن دیر
دیکھین کو ترسین آٹ ساے	
جو حافظ یہ جانتی پریت کے دکھ ہوے	انگر ڈھنڈھو را پیستی کہ پیت نہ کیجو کوے
پر دشن پھنسے نین رچھو ارے	
پڑے حل بجال ہین سب یہ گوپی گوال	تم بن سوہن آئے کے پوچھے کون احوال
بیا کل ہین سب یہ بیج دارے	
پیارے تیری یا دین پڑی رہون بیچین	مور تھت ہوے دھرتی گردن ہی حال ن رین
جہیے ہو تم شیا م سدھارے	
حافظ پیارے پریت کر لئو نکو و سکھ	باڑھت پریت دن ہی ہے شوک روگ اور دکھ
سو اب کس بن نہ ہمارے	
یا زوہم	
اودھو دیکھ چلے سوکسیو	
ہم کا کچھ بجا دے نہیں گرجن کو آپریش	تم بن سو نو سب لگے جیسے من بن سیش
حافظ کا سون کو تن دہیو	

اودھولا وہ شام سون چل کے ہین ملاے	ناہن سب ایک دوس یہ مر رہے ہین پس کھائے
اگر پوچھو جو کچھ تم چھینو	
برہ جوگ دھارن کروں جٹا بناؤں کیس	کیمہ اڑاؤں تن دھون جیسے سواک میس
پا ہی ہین رجواب چھینو	
بھری سدھو بسرے تم وہاں رے کاچھائے	پتھر لپھر جیہ جات ہر ورن دیہواب آے
ناہن من پھیتاے رہیو	
ننین آسا لگ رہی کب مل ہو تم آے	حافظ تھن ہون کل ننین تلپتھ لپھر جیہ جائے
اب سو جات ننین تن دھینو	
اودھواب جہر ہونین جان پڑی برہ روگ	مل لو ان کو لکھ پڑے ندی ناد سجوگ
ٹھن پڑو درشن اب لیو	
دوا زہم	
زبانی حال یون کنا تو جا کر نامہ بر پیلے	
بڑپ سے آہ سوزان کی تو کرو دینا خبر پیلے	
نینا ہلے لگا ہے کل دپڑے دن رین	دے بچڑے جب سے سکھی ننین جیا کو چین
لگاوے آنکھ جو تھے کرے جان کو میر پیلے	
ننین کی کر کو ٹھری چلی دیون بچھائے	ملکن کی چک ڈال ورن کر سائین بھجین گئے
کرون خدمت میں آنکھوں سے بٹھاؤں چشم پر پیلے	
جن ننین سون دیکھتے کیا بھتے وہ نین	تل تل پریت بڑھائے کے اب لاگے ڈکھ دین
بتاؤ کیا ہوئی پیار سے جو کرتے تھے قدر پیلے	
بھونرا لوبھی درشن کا کلی کلی رسس لے	کاٹا لاگا پیریم کا بار بار ڈکھو دے
ہوں الفت کے کوچے میں نفع نیچے ضرر پیلے	

سجن سکارے جائینگے نین مرینگے روے	بدھنا ایسی رین کر بھور کھون نا ہو سے
صبح گریا جاسیگا تو اپنا ہے سفر پہلے	
یتیم پیارے اب دے گئے نذی کرار کرار	آپ تو پار اتر گئے ہیں چھانڈ منجھدار
قتل کرنا جو لازم تھا تو کرتے خبر پہلے	
بنکیر نہیں بے شک ہوں بے پر لاؤ نہ جاے	دشمن پیارے شام کے کیسہ بد ہو دین ہاے
مرے صیاد ظالم نے لٹھارے بال و پر پہلے	
سیر و ہم	
ہوئی غیروں سے الفت ہے اب تکرار کر دین	
خفا ہوتے ہیں ہر دم بج بھی ہر بار کرتے ہیں	
باط باطل روکت پھرت کرت نئی ہٹھ رار	بج گئے مانگت دان دوہ جو موت تندرکار
عیش اب ہو کر سوا بر سر بازار کرتے ہیں	
چال چلت گجراج کی پائل شہر سناے	ما فو ظرہ کچھ منتر سون بدھنہ دیت جگاے
وہ ٹھو کر سے سیجائی دم رفتار کرتے ہیں	
پدیم روگ گئے کچھ لگو برہ کو بان	ہکو او کھد چاہتے مت ہوا بیداجان
اکہین مرض محبت کی دوا بیمار کرتے ہیں	
مٹھرا کاٹھی بھر مٹی زمین دیت و شواس	ٹھٹھ ہی بھیر ہر بسین کیوں کو محبت آگاس
سدا دل ہی میں ہم اپنے تلاش یار کرتے ہیں	
چراغ	
لکھنے سے آنکھ کیا ہے کوئی سیر صتم پہلے	
خدائی قہر ہو جس پر وہی ارکے قدم پہلے	
بیا کل جل بن بن جیون تلچو تلچو جیہ دیتی	سوئی گت حافظ بھی کو زخیر نایتی

تھیں لینا مناسب تھا خبر سب سے صنم پہلے	برہ بھاسر سات ہو حافظ جی دن رین	بر بھی لاگی پریم کی پڑے نہیں جا چین
ید قدرت نے لکھا تھا مری قسمت میں غم پہلے	ایسی تھیں نچا ہے ہر پیارے دان جاے	کجاات پیاری بھی ہیں دیو بساے
کے اقرار تھے ہم سے ہی تھے ہم پہلے	مست ناہن پران ہیں حافظ مٹھری آس	مست ناہن پران ہیں حافظ مٹھری آس
بھولائے تھے جو کچھ تھے کیے قول قسم پہلے	سبھانے سمجھت نہیں روت ہیں کج تین	سبھانے سمجھت نہیں روت ہیں کج تین
تمنا دل میں کیا کیا تھی سو پاس تجھ دغم پہلے	چاہاںک چاہت ہوا نہ دل جلتی چاہت بھول	چاہاںک چاہت ہوا نہ دل جلتی چاہت بھول
ہوا جو کچھ سو جانے دو بھلاؤ دل سے غم پہلے	خندنگ پھر کا جب سے جگر پر زخم کاری ہو	خندنگ پھر کا جب سے جگر پر زخم کاری ہو
کوک کروں تو جاگ ہٹے چلے لگے گھاسے	اگلی کیا کروں میں اب نہایت جان غاری ہو	اگلی کیا کروں میں اب نہایت جان غاری ہو
جو میں ایسا جانتی پریت کرے ٹوک ہو سے	وہ کے بالہم دے بالہم ندی گسار کسار	وہ کے بالہم دے بالہم ندی گسار کسار
بھلا کیوں چاہیے ایسا ہی کیا یہ شرط یاری ہو	اگر میں جانتی پہلے سے تین اپنی غواری ہو	اگر میں جانتی پہلے سے تین اپنی غواری ہو

کنک سول کا غذ بھو مانک مس بھو بول	قلم بھجے کئی لاکھ کے لکھت نہیں دوئی بول
کبھی بھو بکر و خطا تو یہ کیا عادت تھاری ہے	
نامیرے پنکھڑے پانوں بل اور پیات دور	اڑنا سکون کر کر پڑون رہت بسور بسور
نہیں طاقت ہو جانے کی نہ یان ل کو قناری ہو	
کا کا سب تن کھائیو چن چن کھو ماس	دو دنیا مسکھائیو پیاد کھن کی اس
معزز بعد مرلے کے تمنا یہ ساری ہے	
شانزدہم	
غم دوری سے جی جلتا ہی شکستہ کھوٹ جباری ہو	
سجن سکارے جائینگے نین مرینگے روے	پرھنا ایسی رین کر بھو رکھو نا ہوے
کوہیلی سے اسی پیارے صبح زحمت ہاری ہو	
لکڑی جل کو یا بھئی کو یا جل بھو را کر	مین برکن ایسی جلی کو یا بھئی نہ را کر
جگر تو جل چکا پیارے مگر اب تن کی باری ہو	
ہا کہ تو تینا بھرے دو بے انجن سار	اسی پورے کوئی دیت ہو متوارن ہتھیار
انگاہ یار جا دو ہو کہ بو ذی کی کٹاری ہو	
کا گانین ماس دون پیاس لجاے	پہلے درس دکھائے کے پانچے پو کھائے
اجال پار سے کب عاشق کو انکھ پیاری ہو	
لے پیا باو وے آدھی رین نہ کوک	دھیرے دھیر سلگتی تو کون دینھے چوک
اوسے ظالم تری آواز نے آفت اتاری ہو	
جا بید اکر اپنے تو کیا جاسے سار	عاشق چنگے کن کیے بن دیکھے دیدار
مر ساس دردی دارو سے افلاطون بھی عاری ہو	

ہم تو ابھی پریم کے پریم ہمارو دیس	سُدر نہین پانی یو کی تب لینجو یہ بھیس
نہ تھا معلوم قسمت میں ہماری خاکساری ہو	
تن سوکھ کنگری بھیرو گین سوکھ بھینن تار	روم روم سر اٹھت ہو با جت نام تہار
مرے ہر استخوان سے بھی یہی آواز جاری ہو	
دینھ سوکھ پنجر بھئی رکت رہو نہین ماس	خالی پنجر پارہ گیو باقی بھی نہیں تاب اس
اجل لاری خبر حلبی سے ہمیر زسیت بجاری ہو	
مہفت ہم	
زبانی حال یون کنا تو جا کر نامہ بر پہلے	
ہماری آہ گریان کی تو کردینا خبر پہلے	
بھوڑو ابھی درس کاجلی کلی رس لے	کانٹا لاگا پریم کا ہیہ سیکھ جیاں سے
تری الفت کے کوچے میں نفع چھپے ضر پہلے	
سجن سکارے جائینگے نین مرینگے روپ	برہنا ایسی رین گر بھو رکھی نا ہو کے
صبح گریا رہا جینگا تو اپنا ہو سفر پہلے	
جن کیوں نہ دیکھتی کہاں گئے وہ نہین	پر تیر پریت بڑھائے کے اب لاکھ دکھ دین
ہماری کیا ہوئی پیارے جو کرتے تھے قدر پہلے	
پنگھ نہین بن پنکھ ہوں کہ بدھ اڑ کے جاؤں	درس پیارے شام کہن پر کیسے پہل توں
مرے صیا و ظالم نے اکھاڑے بال در پہلے	
وہ گے بالم وہ گے ندی کنار کنار	آپ تو پارا تر گئے ہمیں چھوڑ منجھ دھار
شکر تھا تجھے لازم مری لینا خبر پہلے	
آؤ پیارے نین نین ہونڈ پاک توہ یوں	انامین دیکھوں اور کھاتا ہو دیکھیں ویوں

کروں خدمت میں آنکھوں سے ٹھانڈا چشم پر پہلے	
انکھے دن پا چھ گئے ہر سے کیونکہ میت	اب بچھٹائے ہوت کا چڑیاں جن گئیں مکت
عقل جاتی ہو اس کو چے میں اس خاص گن پہلے	
اسیجہ ہم	
فراق یار میں دل کو نہایت بیکراری ہو	لبوں پر جان شیریں ہو یہ تیری یاد دہری ہو باقی جو یہ بیان ہیں نکس رہی ہو سانس
شبابی جان آؤ تم تھاری استغاری ہو	
قطر اس درد سے ہر دم میں آہ و نالہ کرتا ہوں	نکلنا دم نہیں ہو زندگی کے دن میں بھرتا ہوں جیسے جل بن ماچھری تلچھ تلچھ مرحبات
تھارے عشق میں پیارے ہوئی یہ گیت ہاری ہو	
سزا کی ہو یہ پیارے جو تھے دل میں ہم ہارے	تھاری دام الفت میں بہت کچھ بہت دہارے ناکچھ دنیو ہم بھین نا کچھ لیسو چھین
خدا تیری نہیں پیارے ہری قسمت ہاری ہو	
اگر ہم جانتے ایسا نہ ہرگز دل تجھے دیتے	محبت تھے جب کرتے قسم ہم پہلے لے لیتے سدا آئی چھاتی بچے گائے تھے سدا رنگ
تھارے ہر کاد میں ہمارے دھم کاری ہو	
جو کچھ اب دلچسپ گزرتے ہو نہیں مجھ سے کہا جاتا	نہیں اب داغِ فرقت کا صنم مجھے بہا جاتا جو بدھتا کے من ہے آپ آئے مجھے
اسی کو دہرتے ہیں یہی تو فضل ہاری ہو	
صنم اس حالِ فرقت کو بیان کیجے تو کیا کیجے	نہانی و لہزوں اپنا عیان کیجے تو کیا کیجے پہیلی ماری ہیں مرث دن طن بڑھت گلیں

جگر میں آہ سوزان ہو نہایت بقیاری ہو	
خدائے دلسٹ نصرت اب آؤ جلد تم آؤ	تم اپنا روئے اقدس اب شتابی ہو کو دکھلاؤ
تم بن ہو مروتا تھ جی نا تھ نہین دکھلات	ہمری تو اب نا تھ ہو نا تھ تھارے بات
یہ تم پر جان قربان ہو تھاری یاد گاری ہو	

بھجن

- ۱۔ راو دھا پیاری ناچت لال جی کے سنگ۔ ہمک تک تھئی تھئی نچت راو دھکا سنگ
نچت گو بند۔ ڈوھپ ڈومرونگ کھا بھری کھ موہر مرچنگ۔ راو دھا پیاری۔
اندر لوک سے اندر آئے برعھا آئے سنگ چھتیس کوٹ دیوتا آئے سن راجا ہر چند۔
راو دھا پیاری۔ شیو آئے کیلا سی باسی سرپ لپیٹے انگ۔ بھو مند رکو دیکھ تا شا
جہنا اوٹھی ترنگ۔ راو دھا پیاری۔ برندا بن سون رہس مچو ہر سب گو پی آئند۔
کین کیر سونو بھائی ساو دھو دھن دھن گوگل چند۔ سورا دھا پیاری۔
- ۲۔ اودھو پریت کیے پھتانی۔ ہم جانے ایسے بھگی اُن کچھ اوری سٹانی۔ کاری تن کو
کون پتیا نو بولت مدھری بانی۔ ہکو لکھ لکھ جوگ پٹھاوت آپ کرت برج دھانی۔
اسونی سیج شام بن سون کو تلچھت رین بہانی۔ سور شام پر بھول کے بچھڑے تاتی
ست جو ہرانی۔ اودھو پریت کیے پھتانی۔
- ۳۔ کرم گت مارہ ناہ ٹرے۔ کمان بے راہون بے رب شش آن سجوگ پرے۔ گرہ
بشٹ پٹت ات گیانی برج کچ لگن دھرے۔ پامرن اردھرن سیا کو بن مین
دیت پڑی۔ بھارتھ مین بہری کو اندا گھٹھ ٹوٹ پرے۔ ہری چندر سے دانی راجا
پنج کو پانی بھر۔ تین لوگ بھاوے کی بش مین سر نہ دیہہ دھرے سور داس بنی

سوی ہوئی ہر کاہے کو بیچ کرے۔ کرم گت مارہ ناہ ٹرے۔

۴۔ میرے من اتنی شول رہی۔ وے بتیان چھتیاں لکھ را کھین جے نندلال کی۔
ایک دیوس مورے گرہ آئی مین تھی نتخت وہی۔ رت مالگت مین مان کیو سکھی سو
ہر گساگی۔ سوچت ات پچھتا رادھکا مرچت دھرن ڈوہی۔ سور داس پر بھو
کے بچھڑے تین تھانہ جات سی۔ میرے من اتنی شول رہی۔

۵۔ اودھو سب سوار تھو کے لوگ۔ آپ توکیل کرت کجا سنگ ہمیں سکھاوت جوگ۔
بھرم بن جات سانوری مورت جن دیکھیں وہ روپ۔ اب رس اس پلن جبت
کی کرت لاج کھنی بھوپ۔ ان دن مین نمکھیں لاگت بھو برہ پت روگ۔ ملو کا نھر
کمارا شونی شین سور سب سوگ۔

۶۔ پریت کرکا ہو سکھ نہ لہیو۔ پریت تنگ کری دیپک سون اپنو پران دہیو۔ ال گن
پریت کری جل ست سون سمیت سکھ گئیو۔ سازنگ پریت کری جونا و سون سو
نکھڑ بانڈو سہیو۔ ہم ہون پریت کری مادھو سون چلت نہ کچھ کیو۔ سور داس
پر بھو بچھڑے رادھکا نینن نیر ہیو۔

۷۔ نش دن برکھت مین ہمارے۔ سدا رہت پاوس رت ہم کو جب تے شام سدھلے
ورگ انجن لاگت مین بھون اکپول بھئے کارے۔ کچک شوک تنہ سن سجنی کچ بیچ
مبت ہمارے۔ سور داس پر بھو اسب بڑھو ہے گوگل لہو او بارے۔
کمان لگ کمون شام گھن سندروکل ہوت ات بھارے۔

۸۔ اودھو من ناہن دس میں۔ ایکے ہو سو گئیو ہر کے سنگ کو ارادہ تو ایس بھتین
ات شتھل بے مادھو بن جھا دینہ بن شیس۔ بانسا انگ رہی آسا لک جیوہ کوٹ
بریش۔ تم تو سکھا ستیام سندر کے سکل جوگ کو ایش۔ سور داس رس کن کے
بتیان پردہ من جگ ونیس۔

۹- اودھو ہوتا کما سچائی۔ جیت چہہ رہی سانوری سورت جوگ کمان تم لائی -
پالاگون کیونہ ہر جو سون درس دیواک بیر۔ سورواس پر بھو سون بیتی کرہ ہی
سنا وہ ٹیر۔

۱۰- ہر پھرت پران تلج رہی ہے۔ پیہ سمیت سکھ کی سدھ آوے سوال مشریر
نہ جات سہی ہے۔ نیش واسرٹھا ٹھے مگ جووت یہ وکھ ہم نہ مشین نچی ہے
گون کرت دکھن نہیں پائی نین نیر بھر بس ہی ری۔ تے باتین بس رہین ہیہ
مین اولٹ بچن کی ری سورشیام بن پر ب برہ بش مانور ب شش راہ
کسی رے

۱۱- بھنچ نین انا تھر ہارے۔ سندرشیام دہان تے سچنی سنیت دور سدھا ہے۔
دے جل ہن ہم ہن سکھی دی کیسے جوہن نیارے ہم چکور چاک امید تر سدھا
برکھ پرت وارے۔ سدھ بن بست آش درشن کے جوی جوی مگ ہارے سورشیام
کینھی دوہ ایسی مرتاک ہوتی پھر مارے۔

۱۲- نا تھر انا تھن کی سدھ لیجے۔ تم بن دین دکھت ہن گوپی اودھو کو پتیاں لکھ دتے
نین سکل بھرتے ہر بن کر مین شکو میری گے لیجے۔ سورواس پر بھو آش
لمن کی اب کی ہر بھرتاؤن کیجے۔

۱۳- جیت ہون تیرے نام کی مالا تھرے کارن جوگن ہوونگی بانڈہ کمر مگ چھالا۔
اک بن ڈھونڈھ سکل بن ڈھونڈھاکون نیائی تھلا لا۔ سورواس پر بھو تھرے
دریں کو ہون برہتی بھالا۔

۱۴- دے دیکھت مدھ بن کے روکھ ہرے۔ تائین شام ہا ہے پر تم جنن ہری میری
نین بھو کہ ہے۔ اون بن مون پے رہون پرت بن دیکھت نین کو دوکارے۔
سورواس پر بھو مہن ناگر کو برہ کوٹو بھوتن ادکارے۔

۱۵۔ تمہرے دیش کما س کھوٹی۔ بھوک پیاس بند گئی آل بہرن برہ لیو تن لوٹی۔
 وادو رو رہیا پولت اودو بھئی سب جھوٹی۔ پاچھے آئے کما تم کر جو حب تن جیہ
 چھوٹی گوب سندیشو ہر پے چھوت پر تخم پریت کیون ٹوٹی سور داس پر بھو یون
 جانت ہون بیر کر نیگے کوٹی۔

۱۶۔ اودو کب آئے ہن نند لال بہریت تھ بہت دن بیتے سب سج بال بہال۔
 گھیر لیو چوہن اور پریم بس پوچھت گوالن گوال سور داس پر بھو تمہرے ملن کو
 پھر کر ہن پر ت پال۔

۱۷۔ شیا م ونو وے رے مدھ بنیان۔ آب ہر گول کا ہے کو آوین چاہت نو جو بنیان
 وے دن دھو بھول بسر گئے گود کھلاے کنیان۔ گہ گہ دیت نند حبش و اتناک
 کلنچ کی منیان۔ زمان چار تے پھرن سکھے پاٹ پتا مہر تنیان سور داس پر بھو بنجے
 کامرے اب ہر بھئے چکنیان۔

۱۸۔ نند تن بن کل نہ پڑے۔ ات انوراگ بھرے جوتی سب جہان شیا م تہان چت
 دھرے۔ بھون گئی سن تہان نہ لاگے۔ اگر جن ات تر اس کرے۔ وے کچکین کرین
 ادوری ساس نند تن پر جھرے۔ ہی تھین پت مات سکھا یو بول کرت نہیں سن جہرے
 سور داس پر بھو سوچت اور جھو یہ کجھے گیان دھرے۔

۱۹۔ مات پتا ات تر اس دکھاوت۔ بھرتا مارن کو موہ دھروے دیکھے موہ نہ بھاوت
 جیننی کست بڑے کی بیٹی تو کو لاج نہ آوت۔ پتلکے کیسے کل اوکے بن ہی ہن رساوت
 ہنی دیکھ دیت موہ گاری کا ہے کلمہ لجاوت۔ سور داس پر بھو سون یہ کہہ اپنی
 بتھا جتاوت۔

۲۰۔ ہم پر سیت کرے رہیو۔ وہ دن اودو ہو بسر ت ناہن پھر پھر کا چوہ۔ دیکھے جات
 ہوا اپنی انکھیاں یان تن کو دھوہو۔ یان برج کو بیو مارا یو بھو سب پر بھو سون کیو۔

شیام سر بر کھل دل بوجھن کب درشن لیتو۔ سب مسکھ لاڑ لڑاے شور پر بھو
وہ دھراے رہو۔

۲۱۔ جوگ ٹھکوری سرج نہ بکری ہو۔ یہ بیو پار تھار واو دھوا یسو ہی پھر جو ہو۔ جا پے لے
آنے جو مدھ کرتا کے ارنہ سمی ہو۔ واکہ چھوڑ کے کٹاک بنواری کو اپنے ٹھکری ہو۔
موری کے پاتن کے کوئین کو مکتا ہل دے رہے۔ سور داس پر بھو گنی چھوڑ
کے کو نرگن نرل ہو۔

۲۲۔ راوھے نے بنشی چورائی اب نا جیون موری مائی۔ کھیلست رہون کدم کی چھپان
سب کھین بلوائی۔ بانہ پکر موری مری چھین لی کانھ رووت گھر جانی کر کنیان
بھھاوے جسو مت بار بار اُرو لیت بلوائی۔ بانس کی بنسی جانے موہن سونے کی دیون
گڑھائی سُر پرتے بنشی یہ آئی با بانہ منگائی۔ سو بنشی میرے پران بست ہوا ب
کیسے جات بنوائی۔ اتنی سٹکے گوال چھکت بھین کرشن کو کنھ لگائی سور داس
بل جات جسو مت کا تھر کرانت نہ پائی۔

۲۳۔ اودھو کا تقصیر سہاری جب اگر درگو کل آئے کنس راج ہنکاری۔ رتھ
چڑھائے لینگے مدھ پر کو کر گویہین دکھاری۔ جو ہکو سبچ چھوڑا لینگے آپ جا کری
تیاری۔ تب سے بکل رہت نش داسر جیسے مین جل نیاری۔ کھان پان بھو کھن
نہین بھاوے نا بھاوے تن ساری۔ سب منگارتے ہم آن بن تچ دی سچ اٹاری
کین سار وار اس چرن کی ہون مین سرن تھاری۔ دین دیال دیا ب کجے
بکل بے برج ناری۔

۲۴۔ اودھو مین برہن متواری۔ جب سے گئے نہین آئے شیامرے لاکھ ہرے دیواری
کون جتن مین کروں میری آئی رہت دن تن جاری رجوین اُمنگ اُمنگ
پھر آئے جیسے کسم رنگ باری۔ بن پیا نکو کون منادے کرے بہت دودھ راری۔

جسے چچی کون کو رو رگن کی مل گئی سوت ہاری۔ تم تو بھوگ کرت ہو سیارے
ہکو جوگ تجھاری کیمن سرور بہت دن تھے مگ ہیرت یں ہاری۔
کرپا سندھ موہ ملو دیا کر آؤ دیگ بہاری۔ پیا بن یں بہن ستواری۔

۲۵۔ پھر گئیں انکھیاں شام تھاری۔ ہم تم موہن ایک نگر کے تم شیا مل ہم گواری
وادن کی سندھ بھول بسر گئی لاکھن دیت جب گاری۔ گلین گلین ہم و دھ بے پین
تم چڑھے ہاتھی عماری۔ سو تم اب مزاج بھئے ہو کاہے کا سنو ہاری۔
کر پا کر داب بیگ درس دو پھت یں برج ناری۔ حافظ داس کین کر جوی
ہو نموہن کچ بہاری۔

۲۶۔ جو گر دھر قری میں پاؤں تھری تان کون تھرے سنگ جو سرنیک مدھ کر پاؤں۔
تم بس کری سکل برج بتا میں بس کر کے تھیں رجھاؤں۔ جو گیسر پنڈت من
گیانی تنہون آرا سند پڑھاؤں۔ سنگ سندن اور کھ نار دھما دیو کو دھیان
چھڑاؤں۔ مارت بند کروں رب بس گت پر بل پر باہ پر چند بھاؤں۔
انہدین بجائے میں سارنگ ترنگ سہت اب ارتھ بلماؤں شینکر ہود ویاں
میرے آراس من ہوئے سنگ سنگ گاؤں۔ سورواس برکھان سندن
دھرا دھرن پراجہل چلاؤں۔

۲۷۔ سینو برج کی دشاگو شائین۔ رتھ کی دھو چا پیٹ پٹ بھوکن دیکھت ہواٹھ دھائین
جے تم کین جوگ کی باتیں تے ہم سبے سنائین۔ بار بار سندیش جو مت کمت
دوار لو آئین۔ ہتو کچ ہم ہون سونا تو دین بند بسرائین۔ سورواس
جے بالا پن میں تم یر بھوگاے پسرائین۔ تن گین کو گوال نہ گھیرت مانو
پھرت پرائین۔

۲۸۔ کیو جو مت کی آئیں۔ بہان رہو تہان تندر دلاری جیوہ کوٹ یس

رلی دلی و دہنی گھرت بھرا و دھو دھرتی سیس۔ یا گھرت ہے واپی سبھی کو
چوپیار و جلدیش۔ او دھو چلے سکھا جڑ آئے مل دس پانچک میں۔ اب کے
برج تم پھیر سبادہ سور و اس کے ایس۔

۲۹۔ مری مکٹ پیت پت پاؤن۔ تم میر تو بدن براجے تو نبشی مین شیا م بجاؤن۔
مور مکٹ مورے سر سو ہے تھرے سیندور مانگ بھراؤن۔ تیا نبر تھرو
مین اوڑھون نیل امیر بچ تھین اوڑھاؤن۔ شیا م بچین برکھیا ن نندی مین
جسودا کولال کماؤن۔ گھونگھٹ کاڑھ چلو تم موہن مین مکھ سے تو چیسر
اٹھاؤن۔ پھیر پھیر کھ مان کر دم مین کر دم مین چرنن دھرشیش مناؤن
حافظ شری اور رادھکاجی کی کون کون ابھلا کھ بتاؤن۔

۳۰۔ مری مکٹ شیا م جو پاؤن۔ تھر و بھیش بناے سانورے او بھت چرت دکھاؤن۔
شری برکھیا ن سنا تم باجو مین شری سند کولال کماؤن۔ تم کیول بر۔ ج
بس کینھو مین بس کرتے لوک دیکھاؤن۔ سر نرن تم دھیان چھوڑا لے
مین تھر دھرب گیان چھوڑاؤن۔ تم موہن سگری برج بالا مین اب موہن
تھین دکھاؤن۔ تم جمناجل تھکت کیوہی مین رب شش چھن مون بلہاؤن۔
وان بیت روکت تم راہن مین جب یاہی ٹھور سنگاؤن۔ تم برج بال چا دت
اُر مین تک تھی تک تھی تھین نچاؤن۔ ایسی تان کون من سوہن بر مھلوک کو
دھیان چھڑاؤن۔ حافظ اب شری لاڈلی جی کی کون کون ابھلا کھ
سناؤن۔

۳۱۔ دیا نہ تو ری کت لکھ نا پڑے۔ دھن سے دھرم دھرم سے ادھرم
اکرم کرم کرے۔ تیا بچن مار بے سو پاپی سو پر ہلا دکرے۔ تاکے بند
چھوڑا دیکو پر بھونر سنگھ روپ دھرے۔ ایک گیو جو دبت دپر کو سو سر کوک

ترے۔ کوٹ گنورا جہ ننگ دینی سو بھو گوپ پڑے۔ مگر بششٹا ات ہی گن اگر چ
 نیچ گن دھرے۔ سستیا ہرن مرن دسرتھ کو بیٹ مین پت پڑے۔ بیدرت
 تیرو جس گا دے سوئل جگ کرے۔ تاکو باندرہ پتال ٹھپا یو کیے سور
 ترے۔

۳۲۔ کورے تچک شیا م کب آون۔ مین مدھ بن کی سرت کرت تھی وہ ہر کے ننگ
 دھین چراون۔ نے ہر ادو دھو نچ گئے ہمکا جے بے کبری کے داون۔
 تاہی سے اک بھنور ٹھا پو آڑ بیٹھورا دھاجی کے پاون۔ اوڑو بھو نراب جاؤ
 میان سے تھری صورت کے نظر کماؤن۔ ہم کا جوگ بھوگ کبری کو برہا
 جرت اکر کل نہیں پاؤن۔ بھشم رمانے پن کے سند راب ہم جوگن
 روپ سٹاؤن۔ نین چلت پنتھ نہیں سوچھے جب سے بچھڑ گئے
 من بھاؤن۔ سور داس اودھو کچھ کہہ گئے را دھا کرشن کرشن
 رٹ لاؤن۔

۳۳۔ ہمارے پر بھو ادگن چت نہ دھرو۔ سم درشی ہونا م تھارو سوئی پار کرو۔
 ہارے پر بھو ادگن۔ اک ندیا اک نار کماوت سیلو پنر بھرو۔ جب مل گئے
 تب ایک ہرن بھنے گنگا نام پرو۔ ہمارے پر بھو ادگن۔ اک لوہا پوجا مین رکھت
 اک گھر بھک پرو۔ سور بدھایا رس نہیں راکھت کنجن کرت کھرو۔ ہمارے
 پر بھو ادگن۔ اک مایا اک برہم کماوت سور شیا م جھگرو۔ کے یا کو نراباہ
 کرو پر بھو نہیں پر نجات ترو۔ ہمارے پر بھو ادگن چت نہ
 دھرو۔

۳۴۔ ان مین کون را دھکارانی۔ ہنس مکن پوچھت سکھین سے گوڑہ بچن
 مرد بان۔ نیلیسہر جا کے تن سو سے نکھ پرٹ لپٹانی۔ سو کیت

برکھبان نندنی مدھر مند سکبائی۔ رس کے بس کینھے من موہن سنیت چتر
سیانی۔ ورشن بن ترسین دوونینان جیسے مین بن پانی۔ شیو برما جا کو دھیان
دھرت ہین سورادھا مہرانی۔ سورواس سنشن کے کاج گرد دھر
ہا تھ بکائی۔

۳۵۔ آج رادھکا نے روپ بنایو۔ ایلی الگ تلک کیسر کو تاج بندن بوند سہایو۔
مانو پورن چند رکھیت چڑھ لڑ سر بھان سول کھائل آو۔ دیکھت بت کت
نہین آوے کھ چھب اپا اند لجاو۔ کان کی بیرین ات راجت مانو دن رت
چکر چلا یو کنجن کچت رچت بنالا بھوہن کے نگ بھرن سہایو مانو مرگ امرت
بھر بھو جن پیت نہ نبت دیت دھڑکایو۔ چوون دیک او دیوت بھون مین تر
سکچ شرنالگت ایو۔ اتنی پر نہین ملت سور پر بھونے دوتن درپن دیکھلایو۔
۳۶۔ مدھ بن تم کیسے رہٹ ہرے۔ تھرے ترے ہر نہی بجاوین شا کھا ٹیک
کھڑے ادھم تلج لاج نہین تم کا بھو کن پھیر بھرے۔ ہمری آس تنک چھایا کی جب
تب ہوتا کھڑے۔ تم نہ مری بر بھان نندنی بھٹیت آگ بھرے۔ جیسے جل بن
مین دھکت ہی جل ہو کے جو جے کنجن کنجن پھرت رادھکا نہین نیر بھرے۔ جو
آوین سوئی شکل گادین سن سن حال جرے۔ سورواس سوامی تھرے درس
کو برج باسی لہرے۔

۳۷۔ ڈٹوہین شام ہو جنگم کارے۔ روم روم بس چھائے گیو ہی چتوت سوانسا
ڈارے۔ بیگ بلا ڈگر گو پالی جو یس کا اوتارے۔ جنتری کرت مہتر نہین
لاگت کراو پائے سب ہارے۔ بن برج راج پیر کو جانے جو یہ یکھ کو اوتارے
کہا کہون کچہ بس نہین میرو مید گنی سب ہارے۔ برہ بھاکا پیر مین ہر سو نہ
ڈارے ہارے۔ بھلی کری اودھو تم آئے بند دے چلے ہمارے۔

سور داس گرد و کرب آئے ہیں بکلی ہیران بارے

۳۸۔ ابلی را کہ لیوہ بھگوان۔ مین انا تھ بیٹھی درم ڈر یا پارتھ سادے بان۔ کر شر سادے
ڈھکیو پارتھی او پر اڈرت سچان۔ دوڈا اور بھیدو دکھ میرے کون اور باے
پران۔ رام کست پر ہلا داد بارے سا کھی نگم پران۔ سن کی دبدبا چھانڑ بھنگم
دا کو دھرو اب دھیان۔ ہر سرت کچھ ڈوسو پار تھی کر سی چھو ڈوبان۔ سور شیا م
شر لاگ اسچانے جو جو کر پاندھان۔

۳۹۔ بھومن رام چرن دن راتی۔ رنا کسن جیت کو مل پنام لیت الساتی۔ جا کے
چے کٹت وارن دکھ تینون تاپ سرتی۔ کست پوران بھجن رگھر کوسن جوراٹ
ہیہ چھاتی۔ شر و سامت سوشل سوہرن کرک صلاح شہاتی۔ رام چندر کو نام
امیرس سورس کا ہے کھاتی۔ سمت سورہ لے اکتیسا جیٹھ ماس چھ سو اتھی۔
تکسی داس اک دنی لکھت ہیں پر تھم عرض کی پاتی۔

۴۰۔ دہان گت نیک چلو تندرانی۔ دیکھو ست اپنے کی باتین دودھ ملاوٹ پانی۔
ہم سے تم سے بیر کمان کو ہمیں دکھاوے جوانی۔ میرے شرکی سرخ چوڑی
ڈرس گورس سانی۔ یا بچ کو بسیو ہم چھانڑو بے نشے کر جانی۔ سور داس
اوسر کی برکھا تھوڑے جل او ترانی۔

۴۱۔ پوچھت جننی کمان رہو پیاری۔ کون یہ سیس بار گندہ دینھے کن یہ سندر مانگ
سنواری۔ یکیت کھیلک گئی تند بیا گھر جسو دا میا یہ مانگ سنواری۔ کھانے
کو دیو ما کھن مصری اوڑھن کو دی سندر ساری۔ ہو کر پکیر پاس بیٹھا یو تم کا
لگاے ہمیں دین لاگین گاری۔ موتن چتے چتے ڈھوٹا تن تب بدھنا
تن گو دیساری۔ سور داس سنن کی دایا سن مان وپت بیاہ
بپاری۔

۴۲۔ کیو بھین جو گنی راوھے۔ جب تے ہر مذھ پوری سدھارے تب تے سگل
جوگ ہم سادھے۔ سوانسا نل آس آون کی سیلی شیا م نام کی بانڈھے۔
دھونی دھوان ہیو وندکت ہونش دن کرشن کرشن انورا دھے۔ چھیدے تن
بیدھے برہا نل او پر رہی مین شر سادھے۔ سور شیا م موہن جان تیاگ
گئے جات ناہن کون اپرا دھے

۴۳۔ او دھو شیا م سینی کاکے۔ ایسی لیا کینھی برج مون بھیل ہے جس کے
جب رتھ ہانک چلے مدھن کو گوپن روکے ناکے۔ ات تھرا او ست
گوکل نگر سی بچ پڑے ہن جھانکے۔ مورکٹ کی اوٹ ٹک رہے بیٹھ قدم
تر جھانکے۔ آٹھ ماس نواو در مون را کھو بھتے نہ اپنی ماکے دو دھو ہی گوکل
مون کھا یو نیک نہ برج تن جھانکے۔ آپ تو جاے دوار کا چھائے
کر کو بری سنگ ناتے۔ سور شیا م سون اتنی کیو لاگت گل
مون ٹانکے۔

۴۴۔ سٹو جو ست تو رکھائی۔ ڈگر چلت مون سون رار مچائی۔ مین جہنا جس
بھرن جات تھی۔ بانہ پکڑ موہ تلج نچائی۔ ماتھے مکٹ انو پم سو ہے۔
کھ سو بھا کچھ کسی نہ جانی۔ پانکے بھاری پر بھوکے درسن کو بنے کرت
ہو سیس نوائی۔

ہولی

۱۔ نام محمد دو دھجک پیارا۔ ایسا پرش مت بسر او دین کا بھنہ تھارا۔
جگت بھان پر کاش بھنے ہن سب جگ بھو ہو او جا را۔ پتھر کر دیو ہے
نیارا۔

۲۔ بادرو ہرکھی گیان ہارا۔ بالا پن کھیل سکھین سنگ بھولو قول مسترار ا۔ جب سدھ آوے پیا اپنے کی کاپست تن من سارا۔ بھول گیو سب گیان ہارا۔ گوئے کے دن انکچانے پیا پھوانو ہارا۔ چار کھار ڈولی لیے ٹھاڑے اترے ہین آئے دوارا۔ بدائی مانگت ہارا۔ سنگ ہیلی دکھین آئین چھوٹ سا تھ ہارا۔ مات پتا و دراع کردیو ساعت کو کیونہ بچارا۔ اب پردیس سدھارا۔ بھوگ دلاس بے مورے چھوٹے چھوٹو جگ پردارا۔ چھوٹو داس بھئے اب اکیلے کوٹو نین ساٹھی ہارا۔ دانا کرے اپکارا۔

۳۔ برج کے موہن موہن صورت دکھائی۔ صورت دکھائی موری سدھ لہرائی ہین بچ گیو ہے سائی۔ رات دنا موہن چین نہ آوت کیسی یہ پریت لگائی۔ نہیں موسے جات چھپائی برندا بن کنج گلی مان مل گیو کرشن کھائی۔ کست ہلتی کچھ کسین نہ پانی کیسو ہر ڈوٹھ کھائی۔ کرت ہم سے چترائی ہو ری نہیں برجوری ساورے کجا سون آکھ لگائی۔ یہ چل بل تو روا یک نہ چل ہی ہم سے بات بنائی۔ پریت کون اور لگائی۔ جب سے بھتے متوارے **خدا** دم تب سے بھئی رسوائی۔ بھگ کی لاج تو رے ہاتھ ہر موہن گھٹ ہی۔ مون صورت دکھائی موری اب تو بن آئی۔

۴۔ برج موہن سکھی ری مین نارہ ہون۔ بن تقصیر شام گریا دین ریت بھرے کے سیون۔ دھرتی کمالک بھر مارا اتے جاے بیون۔ آصف برج اب ہن نہ پیون۔ مین تو گوپی غریب ذات کی تم من نا براے ہون۔ تم شام بیان برج نایک تا سے رار بھپون۔ چھوڑ برج کون اتے جھون۔ کر کے سنگارا اور پھرا بھو کن مین دوہ بھین جھون۔ جھنڈ جھنڈ سکھین کے

بچ نہیں گاری تھاری سیون اپنی مر جا دے ہوں۔ جو سن آوت سوکھ
بھا جین ایسی ناب سیون۔ بست نہیں اُن کے کچھ گھرے جو ایسی
کوہیون نکس کون اتے جیہون کچھن داس مناوت موہن انجیت ناب
کیون۔ شری کرشن کہین کر جو رے اپنی بانہہ بیہون۔ بہس کھو جن
مین اب جیہون۔

۵۔ موری مانو سیکھ دوش کندہ رگھیر تے بیر کرونا۔ سو جو جن مر جا د سندھ کی سو
کوئی باندھ سکے نا۔ تاہ باندھ اترے رگھنندن سنگ بھال کپ سینا۔
سم کو وجیت سکے نا۔ ہو ری سی لنگ جراے دئی ہوا ب تم بھاگ بچونا۔
کر کر واپ بیر سب تھا کے پاوک پرل۔ بھجے نا۔ جگت کچھ ایک چلے نا۔
تم جیوت اد بات ہمارو سانچی کو پیہ بنیا۔ کیہی رار نہیں براہیوتا سے
جائے بلونا۔ بھاگ تہون لگ بچونا۔ مین تریا ہو بھانت سکھاؤن نشچر کان
کرے تاہیسی داس موڑھ بھو راؤن پھوٹے ہیہ کے نینا۔
تھر کچھ سو جہ پرے نا۔

۶۔ برج مون آج ہر ہو ری مچائی۔ باجت تال مردنگ چھا بھر ڈھپ منجیرا
شہنائی۔ جمیر گلال کے باد چھائی کیسر رنگ برسانی۔ کھوب سب ہو ری
مچائی۔ آوت تے آئین سگھ راو دکھات تے کنور کھائی۔ ہل مل بھاگ پر پکھلین شوبھا
برن نجائی۔ نند گھر نجت بدھائی۔ بھلا برج سن ہر ہو ری مچائی راو دکھاسین
دلی سکھین کو جھنڈ جھنڈ اٹھ دھائین۔ لپٹ جھپٹ لائین کرشن کنور کو پر بس
پکر شگائین۔ لال کوناچ نجائین۔ بھلا برج مین ہر ہو ری مچائی۔
جھین لیو مکھ مری پتیا مبر سرے چوڑی اڑھائی۔ بیندی بھال نین کچ کا
چرنک بیسر پینائی۔ منو مئی نار مینائی۔ بھلا برج سوانا

سکست ہو کھ مور مور کے کمان گینن چترائی۔ کمان گئے اب نند ب جی
کمان جو مت مالی۔ لال کو لیت چھڑائی۔ بھلا برج مون ہر ہولی مچائی۔
بھاگ لیے بن جان نہ دیون کر ہو کوٹ آپائی۔ لیون سکار کسر سب دن کی تم ہو
پچل چالی سو آج پکر ہم پائی۔

۷۔ ہو ری کھیلٹ او دھ بہاری۔ کریٹ کھٹ مکر اکر ت کنڈل کام کوٹ بلہاری
لچمن ہاتھ رنگ گئے ٹھاڑے رام ہاتھ پچکاری۔ باجت تال مردنگ جھانچ
ڈھپ اور بجت کرتاری۔ اڑت گلال گھٹا گھن گھورن پے عبیر کھو ماری۔ ہل ہل
بھاگ پر سپر کھیلٹ شیو سادھ ہڑاری۔ شیا مل گور کشور منو ہر پیت رنگ
ات بھاری۔ ات میں رام سکھا سب چھر کت اُن میں راج دولاری کیستہ مچی
گلین میں گوری داس بلہاری۔

۸۔ ہو ری کھیلٹ جنگ دولاری۔ روپ کے تھال گلال بھرے ہن کخن کی پچکاری
گور بن نیلا مبرا ڈھے کھ پر میسر نیاری۔ سکھین کے سنگ سدھاری پتیا سبر کی
کچنی کاچھے سر کے بیج سنھاری۔ لچمن اور بھرت رپ سودن پھنیٹ گلال
سنھاری۔ سکھن کے کھ پر یاری۔ جا کو بید بھید نہیں پادت شیش شاردا ہاری
لچمن سنگ پھرت کخن میں نے جھیر کھ ماری۔ سکھی سب دیہ ہن تاری۔
گلین گلین دھوم مچی بھاگ کھیلٹ نرناری۔ گوری داس کست کر جو
ہر چن بلہاری۔ بیگ سدھ لیو ہاری۔

۹۔ تم دھیرے سے پھینکو عبیر رنگ ذرا میری اور پچائی۔ شری برنڈا بن کی
کچ گلی میں لائے ہن گوال بلائی۔ ات تے رنگ چلتا دھے کو سکھین لے
سنگ دھائی۔ گھیر چوں اور سے آئی۔ نند نندن کو پکڑ لیو ہو بھلو امین لیون
منگائی۔ سبز گھن گھری سرخ چونڈی بھاسن روپ بنائی۔ کرشن کو ناچ

نچائی۔ شیا، اشیا، مچھاگ، دو، دھیلٹ، آسنہ، رنگ، مچائی۔ ایسی دھوم مچی برج
بھتیہ، شید، دھین، نت، جانی۔ بھیکہ، گوی، کو، بنائی۔ باجبت، تال، مردنگ
جھا، بھڑ، ڈھپ، اور، حیت، شہنائی، گوری، داس، اس، چہرن، کی، کاہے، کو
دیر، لگائی۔ سرت، ہماری، بسرائی۔

۱۰۔ دیکھو، دیکھو، ری، گوری، ہوری، کو، کھلیا، نیٹ، لاج، نہیں، دیا۔ دیکھو، دیکھو، ری
گوری۔ چھمک، چھمک، پگ، گھنگھڑ، بجات، ناچت، تا، تھئی، تھئی، تھئی، تھئی۔ دیکھو
دیکھو، ری۔ دے، دے، گاری، ماری، پکار، چو، نری، بھا، رڈاری، کنور، کنھیا
دیکھو، دیکھو، ری۔ برج، ری، موری، بھیان، مرد، ری، ساری، رنگ، بوری، پھوڑی، دودھ
کی، ملتا۔ دیکھو، دیکھو، ری۔ پر، پس، بھئے، آن، بھنسی، ہون، پیا، عظمت، ہو، سے، کرت، ہنسیا۔
دیکھو، دیکھو، ری، گوری، ہوری، کو، کھلیا۔

۱۱۔ میں، تو، کر، پاندھ، مشن، ہماری۔ چھتر، تی، راجا، ڈرجو، دھن، لاگی، سجھات، ہماری۔
بیٹھے، سجھانت، سجھانت، کے، راجا، تن، بچ، کرت، اگھاری۔ کہا، ہی، مرضی، ہماری۔
میں، تو، بھروسے، ہمارے، رہت، ہون، سدا، ہی، گنج، ہماری۔ آؤ، بیگ، دیا، اب، کر، کے
نا، ہیں، تو، ہوت، اگھاری۔ لاج، جا، بنواری۔ چیر، پر، پیش، بھیو، پر، بھو، تیرے، بڑھو، لیش
ادھکاری۔ انچت، انچت، بھیا، تھکت، بھئے، بیٹھو، مان، من، ہماری۔ چھانڑ، دی
دور، پر، کاری۔ کہیں، سدا، ار، سدا، کے، رچھک، رادھا، من، مرا، ری۔
آے، دیا، ل، بھئے، داسن، پر، راکھی، لاج، ہماری۔ کری، ہر، سچ، کی، تیاری، میں، تو
کر، پاندھ، مشن، ہماری۔

۱۲۔ اودھ، جی، نہیں، آئے، کھائی، لُن، موری، سرت، بھولائی۔ ایسے، بھڑ، بھئے، اب، موہن
جو، دیہو، بسرائی۔ درشن، بن، ترست، میں، نشن، دن، ان، کبری، کی، سچ، بنائی۔
ہیں، برج، مون، ترسائی۔ ہلکو، سوچ، تمھار، در، بہت، ہی، چھن، چھن، جیسر، اکلائی۔

چونک چونک گر پرت سچ پر روے روے نیر بجائی منون سیکھو ا جھلائی -
 جیون چترک سوانت کے کارن نش دن بڑ لگائی - تیسے پایا میں ثیرت
 کب مل ہو جد و راری - تھا سگری مسٹ جانی - کہیں **سرو** وار سکل برج
 بننا کرین شوح ادھکائی - تاہ سے آئے جد و تنک ملین ہے اٹھ دھائی گئی من
 جیون پھرائی -

۱۳۔ نہیں مانت جیتو واسع تیرو - میں دوہ بچین جات سکھی ری موہ مارگ میں گھیرد
 دوہ مٹکی لیکے مٹکی پکڑا ہار جھک جھیرو - کہا نہیں مانت میرو - ناکون انصے
 آے مومن ناکون اور لیسرو - ہم جانین ہم کو تم جانو یا ہی دو ہون کو کھیرد -
 رار کے ناہن نبیرو - جاے کے کیون کنس راے سے ہر برج داہی گیرد -
 سوچ سمجھ دیکھو جیہ اپنے تاتے تھین اب یثرو - ہر بھو بہت ڈھٹیرد - کہیں
سرو وار گنن سب سکھیاں دیکھی سکھا کھنیرد - لوٹ چلین اپنے اپنے
 گرہ دیکھو شام انیرد - بے پکروند چیرد -

۱۴۔ جب سے سکھی رت پھاگن آئی - پھاگن پھاگ بے سکھی کھیلین بن پیا کچھ
 نہ سہائی - اٹھت پیر دھیرن ناہن برہ تھا ادھکائی - کون کا سودھ جانی -
 جب سے گئے موری سدھ بسرائی کچھ پتیا نہ ٹھائی - ہیرت مگ بیتت
 نش داسر نہیں آئے پیو ہر جانی - پیت کون اتے لگائی جو کوئی آئے
 سندیس سناوے تاکے میں لیون بلائی - جنم بنم کی چیر ی
 کہاؤن کھلے کا غلائی - کست ہون رام دوہائی - ایسے سے میں
 پیا مورے آئے کرلیون من بجائی - **نرپت** ہر دے لگے
 پیویم بس سب دھک دیون بہائی خوشی سیران ادھکائی - جب سے
 سکھی رت پھاگن آئی -

۱۵۔ ستیان نے موری سرت بساری۔ پیا بن جو بن باوجات ہو ہی شوچ جیہ
بھاری بہیرت باٹنن آندھر بھتے پتیاں نہ چھٹی اناری بیٹھ رہے کرچکاری
جوگن ہوئی کے بھبھوت رما تی۔ پرکسم رنگ ساری۔ لوک لاج کل کان تیاک
کے رتہ میں بستر اگھاری۔ دھرون نولاکھ آتاری۔ بہرا بھاتن جوجات
ہولائی کریجے دیواری۔ بیگ بھاد آئے جو نروئی تچ و تینون من کی نلیہی
پورن کروا اس ہاری بھین داس سنگ سوتن کے کئی مت
ہلٹ تمھاری۔ بس کرنے کی جگت بہو جانین موہ گیتن پر تاری۔ بڑے
تم جتہر کھلاری۔

۱۶۔ برج کے کا نڈھ ایسی مری بجاتی۔ سودت تھی سکھ چین اٹریا مری بھنک من پائی
مایا کل ہوئے کے مین اے ری سکھی ری اٹھ پلنگتے دھائی۔ پھرون جیسے
گھرائی۔ مری کی تان بان ایسی لاگی گھرائنگتا نہ سہائی۔ گھاوہ گھاو لگیو ہر دے
نچ بیدانہ دیت دکھائی۔ جوادکھد وسیع بتائی۔ جب نے گیو مدھ پور من
موہن کبری سے پریت بڑھائی۔ تب تے گئے کوئی پاتی نہ پٹھی ہری سرت
بسائی۔ تنک تھین لاج نہ آئی۔ جو بن جو رہے میسری آئی رت بھاگن
کی آئی۔ خوشدل پایا کا مین پا دن سندران تب جیرا ہلسائی گت
مین رام دہائی۔

۱۷۔ سکھی ری اب رت بھاگن آئی۔ جب سے شیا م گئے پر دیو اچن چن جیہ
اکھائی۔ بھو جن بھون سے ہم تیا گے کل کی لاج گتوئی۔ دھیان ان ہی ہون
لگائی۔ کون سی چوک ٹری من موہن جو میسری یاد بھلائی۔ ہم کا حیاگ بدیس
اکیلو متھر انگری بسائی۔ پریت کجا سون بڑھائی۔ ناگو و آفوت جات بڑے
جونین پاتی پٹھائی۔ بھول گئے سب نہہ کی با مین کمان گتین چترائی۔

جو تم دین بھلائی۔ چو دا چندن نا کچھ بھاوے نا تنس بل سہائی گریا کر و مہراج دیا کر
 بیک ملو اب آئی گیشٹ سے کٹ حائی۔

۱۔ رات پیا بن نیند نہ آئی۔ جب سے بچھڑ گئے من موہن برابر اگن جلائی۔ کوکل کوک
ہوک ابجیت ہوترس ترس رہ جائی۔ شام کو کوئی دیو ملائی۔ چوپا چندن اور
ارگجا کیسر رنگ نہ سہائی۔ دے تند لال حال جو اسے پن ناہن ہلاہل کھائی۔
پر ان اب دیون گوائی۔ سونی سیج ادھک ڈرلا کے چمن عمن پر ت گوائی۔ جو بن جور
آئنگ چشتین پر بن پیا کون منائی۔ سہی انگیا نہیں جانی۔ کرم رکھ نہیں مٹت شانے
جو دو وہ انک بنائی۔ کمسن ————— رو راست بختی کجار اسکے شام سکھائی۔
ہمین سج مان ترسانی۔

۱۹۔ سانورے کے چرت سنوری۔ ایک سے برج کی سب کھیاں جات ہن جل گوری۔
 بنجن دیت گھنیں جنابن کوئی سانول کوئی گوری۔ کرت جل میں جھک جھوری
 تاہی سے برجلج سانور و امبرٹ پھو پھوری۔ لیکر چیر قدم کے اور چوڑا گوند
 کشوری بہت من آند سون ری۔ لڑکی ہور و اچھری جب ایک کھلی جل سون ری
 جتنا کے ٹٹ پٹ غین دیکھے کت سین سون سنوری چیر سب کون ہور ری تہ
 سب بل پٹ ڈھونڈھین لاگین کوئی نہیں ورشت پڑوری۔ تاین ایک پھو برج
 برج بنا کت قدم پر گوری۔ چیر ست جاے وھوری۔ پلٹ کرشن مھر رس
 بیتان تم سب لاج بخوری لاج چھوڑ سکھ جب ایو تب پٹ پیو گوری۔ ٹیک تم
 جانت موری تب سب بل کے نمان بچارین کرشن ٹیک نہیں چھوڑی۔ لاج چھوڑ
 سکھ جل آئین نکھ سکھ دیکھ ہنسوری۔ چیر و سب کوری۔ سور داس سوی تھرے
 درشن کو یہ ہوری رنگ بوری۔ چن مان پار کرت ہو ساگر من اٹکویا ہوری
 چلو سر جھاؤن کوری۔

۲۰۔ اب تو لب نہیں دیت دیکھائی۔ بار بار مورے گرہ آدین نگر کے لوگ چوائی
گھر گھیر دنام دھرت ہین ستیان سے لاگ لگائی۔ سو اکدن پت موری
جائی۔ پت تو موہن تھرے ہاتھ ہر پت گتے پت نہیں پائی۔ ایسے
جتن سے پریت بنا ہو چہ چین نہ لوگ لگائی۔ پریت ہم تم سون لگائی۔
بیاکل یان نش دوس رہین سب برہا تجا سر سائی۔ تلچھ تلچھ دھرتی گرین
سکھیاں تم بن کرشن کھائی۔ تھیں دیا نہیں آئی۔ پریت تمھاری عطر سو گند
ہو مل مل اٹک لگائی۔ اوٹھت سو گندہ پاس بھلی آدے آچے آپ بسائی
پریت نہیں چھپت چھپائی۔

۲۱۔ سا نورے سنگ سکھی مین جیون۔ ہونی ہوئے ہوئے سو اب ہین جس
اچس کا نہ ڈرے ہون۔ کمار ساسے میرو کو ذکر ہے برج سے پران
گنویون اب برج مین نہیں رہ ہون۔ آخر سب مل نام دھرو ہوا در کما
کوہے ہون۔ مات تپا ہٹکی نہیں من ہون جاے کے کٹھ لگے ہون۔
پران نہیں کھپے ہون۔ تلچھ تلچھ جیرا مین ان بن کب لویان ترے ہون۔ جو
چاہن سب نام دھرتی اب مین نہیں نیک ڈرے ہون۔ نکس کون
اتے رہیون۔ من مانے سب لوگ کت ہین سو کب لو کوہے ہون۔
تا سچ برج کو اب سچنی جاے کون انت بے ہون۔ حافظ مر جاد
بچے ہون۔

۲۲۔ ہر سے جاے یہ کوڈ کوہی۔ جاد نے برج راج یجو برج تادن نے
بسروری۔ بھو کھن بن آسن سنگھاسن سوانس ادسانس رہوری۔ تھا
اب کاسون کوری۔ آئے بسنت کنت نہیں آئے نچھ دلوک رہون ری
کوگل کوک ہوک سم لاگے برہا ہر دے دھوری۔ چھین تن دیت جھکوری

تریدم سمیر تیرسم لاگت پیر نجات سواری۔ پلو پنج کنج مدد کر دھن سمن سماج
دھوری۔ دھیر نہیں جات دھوری۔ جان انا تھو ہست کرسم انتہا کرن
پر دھوری۔ چھپیم کرن ہر آون بن کے تاتے پران رھوری۔ بتھا کچھ دور
گنوری۔

۲۴۔ نشی بٹ ہوئی رہین دھوری۔ نند لال برکھ جان لاڈلی سمست پر تھم کر دھوری
مور کسٹ مکر کرت کٹھل وارون ری دت ایک تھوڑی۔ شرون جھک پن
کھوری۔ نشی تان کان گنگن دھن سن من دھیان مڑ دھوری۔ کنکن جھنگ گنگ
گنگرن کی گھگ مرگ موہ لیوری۔ چھکرت بن دیو بھوری۔ کیسر رنگ اناگ
تک مارٹ آتن عبیر لموری۔ شری برکھ جان ستا سکھین سنگ شری پست
یانہ گھوری۔ چنے کھوڑ ہنسوری۔ تریدم سمیر تیر جتنا کے یاد دھ پھاگ پھو
چھپیم کرن جن ہست کر پاندھ برج ما پر گٹ بھوری۔ سکل دھ
دور کر دھوری۔

۲۴۔ گوریا بھتی پن جو بنوان کے باری۔ کھیل تھی اپنی لڑکیاں سب سکھین بانجھ
اوگھاری جب چھتین پر آگے جو بنوان بانہ کمر ٹھاری کھیلن ست جاؤ دلاری۔
بیاد کے باجن باجن لاگے انگنائین ہوت تیاری۔ آگے آگے موئے سنیتان
چلت پن پاچھے سے ڈولیا ہاری۔ بھتی سرے کی تیاری سبے سنگھار سجن
پرے ہم کانٹی رسوم سچاری۔ جہرے سنگ کی سکھی سیلی تیج تیج مانگ سنواری
بھتی گونے کی تیاری۔

۲۵۔ اودھو ہری تم سدھ بسرائی۔ آپ تو جاے دوار کا چھانے ہمن بیان لمبائی۔
کیل کرین کجا سنگ اپنا ہم کا جوگ پٹھائی۔ نئی یہ چال چلائی۔ کاسون کہون
اودھو دھو اپنا نہیں کو دیت دیکھائی۔ ہیر سیرہ گ نین تھلکت

بجئے آئے نہیں کرشن کھائی۔ دھون کو نے لمبائی۔ جیسے دھکت جل ہین مچھریا کلب
کلب رہ جاتی۔ تلچہ تلچہ جوجات ہارو نہیں کوڈ چلست اوپائی۔ ملین ہر کا جو دھائی۔
دین دیال کر پاب کیجے درشن آئی۔ مئے جنم برہنی پاوین روگ تجا سب
جائی۔ حافظ رام دوہائی۔

۲۶۔ سنو سکھی آج بلم ہے کون کا کھا۔ گوکل ڈھونڈھا برنڈا بن ڈھونڈھا نڈگانو
برسانا۔ کھیلست ہوے ہین کون برج کی سکھن مون اے ہین تو کر ہین بھانا۔
تے ہین نہیں صاف ٹھکانا۔ ہم سے کے چلو سیج بناؤ تھر اکھا ہم مانا۔ ہم سے
چترناری کوڈ برج مان تا کو دیکھ لھانا۔ ہمین من بھا یو ستانا۔

۲۷۔ شام سنگ کھیلین رادھکا ہوری۔ شام سنگ کھیلین۔ ات رادھا ات سری
نندنن دو دل رنگ رچوری۔ برمھاوک بھئے مکن گن پر شور مچو چون اوری
شیام سنگ کھیلین رادھکا ہوری۔ ایک ہاتھ کپڑا چند راول دو جو لٹا گوری رادھ
چھین لئی مدھر تر لیا پتیمبر پچھوری۔ شام سنگ کھیلین رادھکا ہوری ننتی کرت
آدھین سانور و رادھا کرت ٹھٹھوری قمر حست دھن دھن نندن دھن بھجھان
کشوری۔ شام سنگ کھیلین رادھکا ہوری۔

۲۸۔ نہہ گومیر و شام سندرسون۔ بھلا نہہ گومیر و شام سندرسون۔ آو بسنت
بجئے بن پھوئے کھیتین پھولی ہو سرسون۔ مین پیری بھئی پیہ کے برہ سے
نکست پران ادھر سون۔ کو جالے بنشی دھر سون۔ بھلا نہہ گومیر و گن
مین سب ہولی کھیلست ہین اپنے اپنے برسون۔ پلے کے بر دگ جو گن ہوے
مین مگیسی دھورا اڑاوت کر سون۔ چلی متھرا کی ڈوگر سون۔ بھلا نہہ گومیر و
ادھو جالے دوارکا مین کہو اپنی عرض برہا سون۔ برہا تھاسے جہا
موت ہر جب سے گئے تم گھر سون۔ درس دیکھن کو مین تر سون۔ بھلا نہہ گومیر و

میر و شیا م سندر سون۔ سوور شیا م موری اتنی عرض ہر کر پاستدہ گرد مرسون۔
گمری ندیا تاؤ پرائی ابکی ابارا دساگر سون۔ عرض موری رادھا برسون۔
بھلا نہیہ گلو میر و شیا م سندر سون۔

۲۹۔ کرے کون بہا نا گون ہرا نگچا نا۔ بھلا کرے کون بہا نا۔ سب سکھین مان چو نر موری
میلی دو بے سپا گھر جانا۔ تیجے ڈور موہن ساس نندا کا چوتھے سپا
دیمین طندا۔ گون ہرا نگچا نا۔ کرے کون بہا نا۔ پیچ نگر کی راہ کٹھن چر دہان
رنگر نر سیانا۔ ایک بور دیو چو نر مون تلے پایا بچا نا۔ گون ہرا نگچا نا۔ بھلا
کرے کون بہا نا۔ راہ چلت ست گرے وچسین ان کا چو نام بچا نا۔ جب
کر پا ان کی ہوے ہر مور تبا لگ جو ہے ٹھکانا۔ گون ہرا نگچا نا۔ بھلا
کرے کون بہا نا۔

۳۰۔ نندا کی نندا دیکھو ہوری مچائی۔ مین جننا جل بھرن جات تھی مارگ۔ پچ ٹکائی۔
کھنچ لئی موری نازک بیان ساری لگرا بہائی۔ دیست مین رام ڈوبائی۔ بھلا نندا
کے نندا دیکھو۔ سب سکھیان مل پھاگ کھلت ہین ان مین اچانک آئی۔
جات رہی موری ماسٹھے کی بندیا ڈھونڈھ پھری نینین پائی۔ ساس اور
نند رسائی۔ بھلا نندا کے نندا دیکھو۔ کیس چٹاک مور آسین نوا یو ایسی
کینھی ٹرکائی۔ برجوری موری چھینی مسند ریا نازک ٹرکی کلائی۔
مشتری پایا کو لاج نہ آئی۔ بھلا نندا کے نندا دیکھو ہوری
مچائی۔

۳۱۔ ارے سانورے برج کھیلٹ ہوری۔ عبیر کھال دو کر لینے گھو ٹھٹ
گھول موری۔ بھر پکاری سنگھ کاری چو نر رنگ تے ہوری۔ شیا م سکھ
ڈھٹھ بھو ری۔ ارے سانورے برج کھیلٹ ہوری۔ بانے بہاری

داس چرن کو ٹھاڑ ہو کر جوری۔ بیگ کر پاکیجیے نندن ندن سدھ نا بسا رو
موری۔ سرن اتوین گیوری۔ ارے ساوڑے برج کھیلے ہو ری۔
۳۴۔ اری سکھیو مانگ سنوارو ہاری پیالین کی ہوت تیاری۔ بالا پن سکھین سنگ
کھیلو چھوٹ ماؤکھ بھاری۔ کون جتن کر پو پھجھون کیسے کرب ر بکاری
بڑی گت ہوئی ہو ہاری۔ گونے کے باجن لگے ڈلیا دروزو اپ ٹھاڑ ہی
لوگ کٹم کے روت سارے پٹیت باپ متاری۔ وداع اب ہوت
ہاری۔ ناموہن گن ڈھنگ یارے جو نیوان باری سمجھ ہاری۔ ہو لی
کھیل ہم کیسے پیاسنگ ہم ہن نیٹ اناری۔ پیامورے چتر کھلاڑی ناگن
سیکھے ہم کو نادر تر گن گھیرے بھاری۔ ناکو ڈاب سدھ کو یو یا آس نبی جی
تھاری۔ کرین آپے چھکاری۔

ٹھمری

۱۔ موری بے دردی سون لاگی پریت۔ ہر دے بست ہو آن کی صورتیا اب
موہن بھئے میت۔ جیت مرت ہن نین بھرت ہن بھول لیکن سب ر سکی تیان
منظر کنھی ان ریٹ۔

۲۔ متوارے نیننان تبارے پیارے۔ جھوم آئے جیسے بدراکارے
لٹ چھکائے جیر لگائے چند نکٹ جس چھٹکے تارے۔ چپاے لیلاد کھلایکے
کھڑا ہتک کر جواپہ برچی مارے۔ جاے آپ پر دیوا چائے جاے جیسا
موراؤکھ کے مارے۔ احرے۔ جاے تھک تو ری پنیان پرت ہون ہوئے

پایا کی کھیر یا لارے۔ جاے کو کوئی منظر پایا سے جیہ جاٹ مورا تو رے مارے
متوارے نینیان۔

۳۔ بنسی کو بجا کے سنائے سکھی من بہر لپیٹو کر باور یا رے۔ گنج سمیپ جننا کے
تٹ بسیا بجاوے ٹھاڑ ہو کر دھریا رے۔ چیل نین چتون خیل چپ بھٹون ٹنگاوت
بنو یا رے۔ ہن دھرن او دھرن مرنی کی سدر تا کو ساگر یا رے للن پایا دھب
کے داری جگ جگ جیو شاملیا رے۔

۴۔ تنگ بجاے جو رے بسیا کے بچو یا۔ بہت دن چھچھو پورے گھر آئے ہو دھن
دھن بھاگ بل جیا۔ للن پایا پر کر و کر پاپ بگرے کے بنو یا۔ تنگ بجاے
جیو رے۔

۵۔ جھولا جھولن مین نا جاؤن ری کاہے کو کھائی بہیان گت جارے۔ روپ
کی نویلی ہون اکیلی نا سیلی کوئی کرت ٹھٹھولی سوے جیون جیون ہشتکتیون تیون
مانت نارے۔ جانٹ کھائی ہون ڈھٹھائی چترائی توری کرو لگرائی تھوری تم ہی
انو کھے للن پایا چھلا رے۔

۶۔ چھل بلپا چھیل چھل گیوری وہ تو شیا ملی صورت وارو شیا ملیا۔ ٹھاڑے سو پڑا
اپنی اڑیا آن سنائی موہ یا سیریا۔ یوس کیو موہ لیو للن پایا ان بنسی
والے بن ملیا۔

۷۔ پران پتا اب اے پر بھات کر سوتن سے بات۔ تم بن بکل نہ کل موہ بالم
تڑپ گنوائی رات۔ جاو جی ہٹو چلو موری بہیان نہ گوسیان جن چھو تو
ہارو گات واہی سوتن کے مندر پدھا و جہان نش جاگن جات۔ موے
نہ بو لو گھو گھٹ مت کھو لو یہ ڈھنگ جین نہ سہات۔ اب تا جین بو لون گی
مین تو سے سید روی تمھری دھوائی کھات۔ للن پایا توہ کا یہ

چل بل کون سکھائی گھات

۸۔ پری یہ کون تمہاری بان جو چھڑ پڑ ہوت پرت ابلان۔ کل کے کا تھ بھئے اب
ر سیا انگت جو بن دان۔ چھری گو دکھلائے لڑکا کا اب تم بھئے جوان۔ پتا تھاکے
نندراسے ہین جسو مت مات سجان۔ بل داؤ بھرا نا لگہ تھرے نام تمہارو کان
مین داسی بچ باسی ابل تھری مات سان لین پسایین جانت تم کا چل
ہٹ مار نہ ٹھان۔

۹۔ کدرو کو میری گنیان کیسے بھیجی پاتی۔ ایک تو سونی سچ ناگن دو بے کاری رین
پاپن تیجے میرا بالا جیا ڈسو ڈسو جاتی۔ کدرو کو میری گنیان۔ ایک تو آدھی رین پتھری
دو بے موہے برا گھیری پہیا کی دھن دھن سن سن نیند نہیں آتی۔ کدرو کو میری گنیان
کیسے بھیجی پاتی۔

۱۰۔ دیکھو دیکھو مانو موری پیت نہ چھوڑو رہے۔ پیت لگے موئے ننھ نہ موڑو رہے
دیکھو دیکھو پنیان پڑت نئی کرت ہون۔ سلطان پسامورا جیاست توڑو رہے
دیکھو دیکھو

۱۱۔ کیونٹ در بھیش مراری سن چکرت بھین بر جہاری۔ سو رنگت سر و مہاری
الکین سوہن گنگھواری۔ کنڈل کی جھلک نیاری۔ جمال انگ سچ کاری۔
دھر مٹی اوہر سدھاری تب شور بھیجی بچ بھاری۔ سن دن سکھن تن جاری
سکھن بھن کی لاری۔ جب لکین کرن جہاری۔ لوشے پیسہ ساری
سکھن موتی لاک سنہاری۔ پڑھ لک لاری۔ سہوار ہرے بپاری
تم آؤ نکٹ بہاری۔ سکھن لاکھ میل آرڈار سی۔ تب سہ ہول کی بیٹاری
کیونٹ در بھیش مراری۔

سکھن سکھن جھون دھر۔ جب سے لے میری سدھ ہونہ لینھی ایسے

نٹھرے پیر۔ کھان پان بھوکھن ہم تیا گئے تیا گئے تن سے چیر لیش دن بدن بہت
لگ آئی باتے ناجیہ دھیر کہین سردار لگا دودھ پار کیل سب سکھیاں لوجہ دھیر
بیابن کیسے سکھی دھرون دھیر۔

۱۳۔ سکھی ری تلچہ تلچہ بھو بھور۔ ناہر کرتے نہین بجائی تا بن بولے مور۔ مگری دین موٹھ
تلچہ تلچہ مٹی برا تھاتن جو رنگ ہیرت درگ میرے تھکت بجے جیسے چدر چکور
کہین سردار نہ بجاوے کچو کار ملو تم پیارے میرے چت چور۔ سکھی ری
تلچہ تلچہ بھو بھور۔

۱۴۔ ٹکٹ دھاری کرشن بجاوے بسیا مگری بیج مون شور بھو بھو چکل بھین سکھیا بھال
وشال تلک کیسے کونرک چھلکین انگھیا۔ پھنسی آئے کھگ برنر تھکت دوسے لاکھی ہیر
گسیا کہین سردار نہ تندن سون اور نہین رسیا۔ ٹکٹ دھاری کرشن
بجاوے بسیا۔

۱۵۔ سکھی ری بن پیاکسی کر دن۔ ٹپٹ اناری میری سرے بسیا ری مارے برہ کے
مرون۔ اب کوئی جاوے ہر سجاوے اکیلی سچ ڈرون۔ ملو پیامیرے نہ بجاو
کچو بن میرے نہین بھوکھن بسن دھرون۔ کہین سردار لگا دودھ پار ہی ہو
ماچن پروں۔ سکھی ری بن پیاکسی کر دن۔

۱۶۔ سکھی ری گت ہیرت درگ ہارے۔ رات دتا چن چن جیہ بیابن گت لگن
کے تارے۔ یہ تینا درشن کے پیاسے نو سروج رتنا رے کچ کچ مرگ
مین لجاوے پن سبے اُجیارے۔ کہین سردار ادھک
جیسے رچے آؤ پران پیارے۔ سکھی ری گت ہیرت درگ
ہارے۔

۱۷۔ سکھی ری مین تر سون بن پیا۔ پران ناتھ پردیس سدھیا رے بھو

جلاوت جیا سن سکھی کوئی سنگارنا بھادت جون مندر بن دیا۔ سکل لوک بیو ہار
چھوڑ کے مالادرالیا کہیں سردار پایا کے کارن مین جو گن تن گیا سکھی سی
مین ترسون بن پایا۔

۱۸ سکھی ری بن پایا بکل پری۔ اپنا جاے سوت رنگ راچے ہمری سندھ بھری
ہم کادن ستاوے نش دن چھن چھن گھری گھری۔ جو مین جنتی ایسے تھر ہونا حق
پریت کری۔ ترس ترس مین رہت کیج پر روے روے
نر بھری سردار مین نا بھادے تیرے بنا ہری سکھی ری بن پایا
بکل پری۔

۱۹۔ درس بن ترس ترس رہے مین۔ گھر گھر چھن پل سوہ نہ بھادے پرت نہیں
دل چھن۔ ایک تو سکھی برہ کی ماری دو بے ستاوت مین۔ جب سے گوکل تچ گیشاں
نہ گیتو کچھ مین۔ کہیں سردار شیدام بن دیکھے کشت نہیں دن رین۔ درس بن
ترس رہے مین۔

۲۰۔ دوسیا ہمارو لبھا تو کہیں رے مگ ہیرت جیہ سیرا بکل ہر ترست ہون پایا
آے نہیں رے۔ نا جانوں سکھی کون دیش ہر آن بن مین تو تھاسی رے
میری تھان میں جانی پیارے۔ شیا مے کو ایسی نا چھی رے کہیں سردار
لو تم پیارے نا مین چل آؤن دھن رے۔ دوسیا ہمارو لبھا تو
کہیں رے۔

بھاری توری سیا بچی نہان۔ شروتن شبد سنو میری آئی اٹھی جوک تھان
جاے لون گو پال لال کون یا ہی ہوت نہان۔ شیا م سچل تن کٹ پٹ سوچ
چھن وامن گھن ان کہیں سردار جوگ کی مڑلی باج اٹھت چھن مان۔
ساری توری سیا بچی نہان۔

۲۲۔ بھینی بھینی رات کا غائبیا بجائی رہے۔ ادھر گرد و من جیہ بان سائی رہے۔
جب سے بھنگ پڑی کانن تب سے شام بسو نینن مین۔ رام پرتاب گھوڑی ٹھگوری
اچھا میری سچیا پہ نندیا نہ آئی رہے۔

۲۳۔ کاہے کر موری گہ لینی کائی رہے۔ اچھا موری نرم کلائی بل کائی رہے۔ دودھ
جھپٹ موری آگ سون پٹ گویو کر کرت چولپا مسکائی رہے۔

۲۴۔ موری چھین شکیا شکی۔ دکیو دکیو موری نکسی ایسو چتر کاغذ دودھ کائی تاحن سے کر
جھٹکی۔ مین جتنا جل بھرن جات تھی لٹا شام شکی۔ بار بار مودہ پکر کھا دت مانہ
ناہن شکی لپٹ جھپٹ موری چولی مسکائی نینن کست کست کست کست
کھٹ کی۔

۲۵۔ لال موری سرکہ چونر یادے۔ دن سونہن پایا جھگڑ جن کر فاپو پیت پٹے تم جو
شام سجان شرو من اب مین کیا رہے کردن رہے۔ چتر بچ پر بھو گرد و من لال کو
اتھ کے باڑھو سینہ۔

۲۶۔ ابے ٹھہر شام کبری کے بچے سوتن کے بول سے۔ تند جی کے لال کر گئے
حبال برکھ بھان ستاقن من بجال اب دین لکھ پاتی گو پال پیارے جان
چھائے ہے۔ کر پریت لگائے ریجھائے شام دئی برہا اگن تینن لگائے
اب سوج بھج جی مین سائے تم بن کیسے پران رہے۔ کر کیل کنجن مین لاک
لاک رس تیان کر جی ٹولس بولس اب سوج بھج جی مین سائے۔ نینن
سے نیر بھئے۔

۲۷۔ سکھی ری کہان گئے بزاری۔ شری نند لال درشن بن تھرے تلھت
راوہا پیاری۔ بیگ آئے سدھ۔ لیجے سوامی مرے نہیں مار کٹا ری۔
تلھ تلھ بیا کل نش واسر ڈھوڈھت پھرت بچاری۔ وکیہ پھر بن تھہرا

برند ابن ناہن لے گردھاری۔ بیاگل جیون جل ہین ٹھہر یا سوئی گت جھئی ہاری۔
حافظ پایا دیکھو موہ بیاگل لوگ بجاوے تاری۔

۲۸۔ بیان نا پکڑو موری مُرک کلائی رے۔ کرکڑت موری چوریاں مسکائی رے۔
عرض برج موری ایکوہ مائی۔ حیدر پیا کی مین دیت دُہائی رے۔ بیان نا پکڑو
موری مُرک کلائی رے۔

۲۹۔ ڈگر چلت موسے کینھی رار دوہ بچین مین نا جادنگی۔ لپٹ جھپٹ مٹکی موری پھوسی
سگری چو نر بوری چھل لمبا سے مین تو گئی ہار۔ دوہ بچین مین نا جادونگی۔
ڈگر چلت۔

۳۰۔ سکھی ری اُن بن چرت نہیں چین۔ اُجھک اُجھک گذرت ساری رین۔
شرون مت چاہت سنت میٹھے بین دیز بن ترس رہے مورے نین۔
بھولت نہیں پیارے تمہاری سین۔ برہ بیت مون کشت ون رین۔
سکھی ری اُن بن۔

۳۱۔ پیارے ستیان چانڑو موری پسیان پیتی کرت ہون پاؤن پرت ہون بار بار
سمجھاؤن چھک چھک موری پائل بلجے جاگے ساس جھنیاں۔ پیارے
سنیان چانڑو موری بہیان۔

۳۲۔ پیا کیسی پریت لگائی۔ آپ تو جاے سوتن گرہ چھائے ہما دین بھولائی۔ حافظ
پیا سون جاے کو کو دکا ہے کرت ٹھرائی۔ پیا کیسی پریت لگائی۔

۳۳۔ ہون جس پہ فدا گھماے چمن دیکھی شیا م برن اک کانیا۔ ہون جس پہ فدا
گھماے چمن۔ عارض ہین فریب ماہ فلک لٹ جھوم رہی جیے نا گنیا۔ وہ ابر
مسی وندمان کی چک گھن بچ دے جیے دا مینا۔ ہون جس پہ فدا گھماے
چمن گیسو مین بھنسا لے طائر دل خچل مرگ نینی بانسا فرحت وہ ادا ہر قہر د بلا

من موہ لیت سکھ و حاینا - ہون جبہ فدا -

۳۴ - پن ٹھٹ پر سوری گا گریا - نزدیکی شام نے توڑ دی ٹھٹ پر سوری گا گریا - جب
نیر بھرن گھر سے کسی اک کاگ بول گیو ما گریا - دہنی و ہجا ر بلا ر گیو بائین کرھینک
جھا گریا - نزدیکی شام نے توڑ دی ٹھٹ پر سوری گا گریا - سورے سنگ کی
سکھین سبکس گئین جو سب گن پوری آ گریا - موہ جان اکیلی چھینک یوسہ
بازرے ٹھٹھی با گریا - نزدیکی شام نے توڑ دی ٹھٹ پر سوری گا گریا - سوری
ایج برج ایکو نہیں مانت بست کون و ہون نا گریا - من اٹھت کرد و ہون قمر
تھرات یک پرت سدھ نہیں ڈا گریا - نزدیکی شام نے توڑ دی ٹھٹ پر
سوری گا گریا -

۳۵ - تھارے گھوگر والے بال - اٹھو نرے کالے کالے لٹ ناگن سی جال -
تھارے گھوگر والے بال - قدر پار پیم کی چھانی من موہنا کا جال - تھارے
گھوگر والے بال -

۳۶ - ہان جورا جوری موری ہیان مروری رے - بر جوری کر پرت پیہ چھتیاں چھوت
جورا جوری - دیکھو دیکھو ساری سوری چڑیاں کرک گئین انگیا مسک گئی ایسی کوئی
کرت ٹھٹھو ری - لاج مروں کچھ بن نہیں آوے مورا جیا ڈر پاوے عالم دن
کی میں تھوری -

۳۷ - مورا چا تر شام سون من اٹکا - بتاؤ گتیاں کوئی جادو ٹوٹکا - مورا چا تر شام
من اٹکا - سلطان پایا بن چین شادے مورا من رہت ہو ٹھٹکا بٹکا - مورا
چا تر شام سون -

۳۸ - کچ سنو لیا مڑ لیا بجائی رے - من دھن تان پوان سنکھ پانی رے - کچ سنو لیا
مڑ لیا بجائی رے - دُرم دُرم دیرکٹ دیرکٹ گت بابے چھب چھا جی

من بھاوئی۔ چھک چھک پک جھک دھرنے ماتھی تا تھئی کرت کنھائی رے سنیو لیا
مڑلیا بجائی رے۔ مین درس لین پر سپر ہنس ہنس من بس کین رے۔ فرحت
شیام مو سے گھٹیان کرے۔ چھتیاں چھوت رس تبیان سنائی رے۔ سنو لیا
مڑلیا بجائی رے۔

۳۹۔ سنو لیا توری باری مین نا جیون رے۔ سنو لیا توری باری۔ اس باری مین
کیا کیا بو یا عشق محبت یاری رے۔ مین نا جیون رے۔ سنو لیا توری باری
مین نا جیون رے۔

۴۰۔ قدر سیا آئے نہ بھیا مور۔ رہے کون سون کی اور سگری رین موہے تلچھت بیتی
اتنے مین ہوئے گیو بھور۔ قدر سیا آئے نہ بھیا مور۔

۴۱۔ سنو لیا دے گیو گاری رے گویان کو نے ناتے۔ سنو لیا دے گیو۔ ناہم کا ہو کے
گالون بست مین نا سر بچ نا ساری رے۔ گویان کو نے ناتے سنو لیا۔ ساں مری
رانی سسر مورے راجا مین برہن دکھیا رے۔ گویان کو نے ناتے۔

۴۲۔ ترچھی چٹون یتیم پیارے من بو رانا مورارے۔ ترچھی چٹون۔ اپنے پیار تن من
وارون جو وارون سو تھوڑا رے۔ جاہ پیا چاہے وہی سہاگن کیا سا نور کیا
گورارے۔ ترچھی چٹون یتیم پیارے۔

۴۳۔ شیام کا سندیا اودھو پاتی نا چٹائی رے۔ مٹھا اتجا رگے گوکلا بسائی رے۔
شیام کا سندیا۔ کپری سے پریت کینھی را دھا بسرانی رے۔ شیام پاتی توانیگ
آئین باچی مین جاتی رے۔ گھو گھٹ کی اونٹ پاتی چھاتی سے لگائی رہے۔
شیام کا سندیا اودھو۔

۴۴۔ اے ری گویان کیسے بھون پاتی کد رکو مین۔ اوری گویان کیسے بھون پاتی۔ ایک
تو سونی بچ ناگن دو بے کاری رین پاپن تیجے میرا بالا جیا ڈس ڈس جاتی۔

کد رکوین۔ اے ری گویان کیسے بھین پاتی۔ ایک تو آدمی رین اندھیری دوجے موہے
برہانے گھیری تیجے پیپا کی دھن سن نیند نین آتی۔ کد رکوین۔ اے ری گویان کیسے
بھین پاتی۔

۲۵۔ اچھے سیان چھانڑو موری بہیان۔ اچھے سیان۔ ننتی کرے ہون پرت تہاے پیاں با
بار بھیان اچھے سیان۔ تھنک تھنک موری پائل بلجے جاگین ساس جھنیاں۔
اچھے سیان۔

۲۶۔ چھانڑو چھانڑو رے شیا موری بہیان مین تو پرت تہاری پان۔ چھانڑو چھانڑو
رے شیا موری بہیان۔ تم چل چل چل گردھاری برجے رسیا جتر کھلا ری
مین تو ابلا نپٹ اناری موری باری بیش لڑکیان۔ چھانڑو چھانڑو رے شیا م۔
موری چلیا سسک گئی ساری ساری ٹوک ٹوک کڑواری کسان گن
پھنسی دئی ماری سی بار بار پھپھستان۔ چھانڑو چھانڑو رے
شیا م۔

۲۷۔ چلی جھک جھک برجناری۔ رہی چوم چوم تہاری۔ چلی جھک جھک نینون
سے جا دو ڈالا۔ سینون سے مار گئی بھالا۔ چتون بوندی کی کٹاری۔ چلی
جھک جھک کہیں نچم گریے سوہے ہر واسرگا گرگا گر پر کرہ چل بھل
چلی پنہاری چلی جھک جھک۔

۲۸۔ نادان گاری دے گیو۔ نادان گاری دے گیو۔ ناین واسے بولی چالی ناکو رے
گمان۔ سانورے سے پیت لگا کے بھئی بدنام۔ نادان گاری دے گیو۔

۲۹۔ سنولیا کو کونے بن ڈھونڈھن جاؤن۔ سنولیا کو۔ گوکل ڈھونڈھن برنابن
ڈھونڈا ڈھونڈھ پھری متدگانوں۔ سنولیا کو۔ ڈھونڈھ پھری کو تو ناین
بتاوت آن لے وہی ٹھانڈا۔ سنولیا کو۔ سور شیا م سوہے

آن ملا وہ چرن کے بل جاؤں۔ سنو لیا کو کو نے بن۔

۵۰۔ مری دھن دھن کون باجی رے۔ مری دھن دھن کون باجی رے۔ دھو بن
کجن مین دیکھو میری آئی نیند نہ آوے مین تو ساری رین جاگی رے مری
دھن دھن۔ شب بد سرن من موہیو ہی بیا کل ہوئیں دھن سگے نار۔ اک
لاکھ چن سون مری بے سند پامین تو سے باجی رے۔ مری دھن دھن کون
باجی رے۔

۵۱۔ بہت کٹھن ہو ڈگر نچٹ کی۔ جو کوئی جائے وہی جات ہو بھٹکی۔ بہت کٹھن ہو
ڈگر نچٹ کی۔ گھر سے جو کسی پنیا بھرن کو کیسے مدوا سے بھلاؤں ٹکی۔ بہت
کٹھن ہو۔ پیر بھی پایا جانت ہوئی پن جان پرٹ کوؤ اور سے اٹکی۔ بہت کٹھن
ہو۔ نظام الدین اولیا سے من مان بست پن لوج رکھو مورے گھو گھٹ کی۔
بہت کٹھن ہو ڈگر نچٹ کی۔

چوہا

۱۔ اودھو برج چوڑ مزاری گئے صورت مجھول ہاری۔ ساؤن سکھ سچ مین بھائی۔
بھاؤن بھادک راتی۔ کٹوا رہے کیا کروں پجاری نہیں کٹت بنا گردھاری۔ گانک
چوہا رہا رہا۔ آگن آگے متوا رہے۔ لچ سے تن پیر خاری حج دیگی خجہاری
ماہی دن سر سائی۔ پچاگن ہر فم بھلائی۔ چیتا چون اور خاری۔ مین بھرون برا
کی ماری۔ بیسا کھ بھاتن چھائی۔ جیٹھ جتن گوک سائی۔ ساڑھ سگن پجاری سروار
لے پیہ پیاری۔ اودھو برج چوڑ مزاری گئے صورت مجھول ہاری۔

۲۔ سکھی چاس سیری آیا۔ پیا مور اجاودیش چھایا۔ چیتا ساڑھ کالاگا

گوری نے نگھار سب ساجا۔ پن چوڑی سار گھنا۔ کھڑی بات دیکھتی انگنا۔
 نیند میں دے گیو سپنا۔ سجن سے کب ہوئے گا ملنا۔ جوگی ہو کے رحم رہے
 مارا عشق کا بان سیلی دھاگا ڈار گھلے میں پیت ڈرا خلیجان۔ سجن میرا جہون نا آیا
 گھٹا ساؤن گھرائی۔ محل پر بادری چھائی۔ گمک کو تل نے چھائی۔ پیہا
 دیت دھائی۔ رین میری ساری گونائی۔ گیر دے کر کے کا پڑھے لین
 کنگیری ہاتھ۔ پی اپنے کو ڈھونڈھن کسی سندھرا آدمی سات۔ سجن میرا
 اجون نا آیا۔ شور و آواز نے ماچائی۔ میگھ دیکھن کو دوائی۔ مینا بھا دوہن کا
 بھاری۔ پیابن ٹھپٹ ہر تھاری۔ کہ ہم سے برہن دکھادی۔ پن سے ہوا
 نیر جاری۔ اڑو نہ کا گا جاو دھن کا اتنا تم کہ آو۔ ساٹھ گھن کے ڈون پردانا
 پیابن پس لیاؤ۔ سجن میرا جہون نا آیا۔ کھینا اسوج من بھاوے۔ گوری
 کا سجن گھراوے۔ سچ پلنگون پر بھلاوے۔ سجن میرے اُس بھلاوے۔
 بچھڑے ساجن جو لین بچھے یہ تن کی آگ۔ سکھی ری پیتم آٹے پورن
 اپنے بھاگ۔

۳۔ ہماری صورت بھرائی کبری سے پریت لگائی۔ کاتک چندر اُجاری۔ انھن
 یہ عرض پتاری۔ اسے میں لین کھائی تن کی بھاسب جانی۔ ماہے من کو
 بھادین بھانن دن ستادین۔ چھپے چھولی بھلائی۔ مدھ کراوڑ شور چھائی۔
 بیسا کھ سکھی مہج سوو چٹھ برہ ڈکھ ڈو تو۔ ساٹھ آس لگائی گب مل پن
 پیمن جڈو رائی۔ ساون سکھی سگن چھاری۔ بھاوون میں سچ سنواری۔ سحر اکرین
 من لائی۔ کنوار لین پر بھوائی۔

۴۔ سکھی برکھا بھرائی۔ پیابن صورت بھلائی۔ ساٹھ میں گھیرن گھٹا کاری
 چھٹا جہون چکین تر واری۔ اندھیری رین ڈردا دے۔ پیابن نیند نا آوے

دو ہا۔ جب سے پی بھڑن بھیو کھی نہ دیکھے نین۔ نش دن سوچت رہون ناہین
دل کو چین۔ خراب تک نہیں پائی۔ سکھی برکھا ہر آئی۔ ماہ ساون نہیں بھاوے
ابر چون دشتے گھر آوے۔ فلک پر گھیری گھٹا کاری۔ اندر نے برکھا کی جاری
دو ہا۔ گھن گر جت چکت چسل برکت میگھا جور۔ برا بھاتن مون اٹھے
سن مورن کو شور۔ رار برہن نے ماچائی۔ بھون بھا دون پڑا سونا۔ پیان
بھو کو دکھ دونا۔ پیہانی کا نام لیتا رات دن سوئے نہ دیتا۔

دو ہا۔ ارے پیہا باورے مت بے پی کا نام۔ اڑ جا تو اس دیش سے یہاں
تیرا کیا کام۔ ہین کا ہے کو تر سائی سکھی برکھا ہر آئی۔ کنوار میں کر کے ہر پیارے
دس دے برہن کے دکھ مارے۔ ملے پتیم ہوا دل شاد۔ مکان اڑا ہوا آباد۔
دو ہا۔ پی بھڑے طہا کے ملے پوری ناکی آس۔ جیون پیا سا جل پائیے
سب بھڑ جات پیاس۔ یہ تر پت چو ما سا گائی۔ سکھی برکھا
ہب آئی۔

۵۔ گئے پیا برکھا مان سو نہ چھوڑ۔ آگ لاگی تن میں کمک رہے مور۔ مینا
اساڑ کا آیا۔ ہین پتیم نے تر سایا۔ ودیشی آپ جا چھایا۔ کسی سون نے
بلایا سکھی میں دیکھون کس کی اور۔ آگ لاگی تن میں کمک رہے مور۔ مینا
ساون کا بھائی۔ ہوا چلے سن سن پروائی۔ گھٹا چو دشت نے گھیر آئی۔ اندر
نے چار ماچائی۔ کیا جو بنے اب ہر جور۔ آگ لاگی تن میں کمک رہے
مور۔ مینا بھا دون کا بھاری۔ رین ہوتی ہر اندھیری۔ بھڑ کا لگا
تیرکاری۔ جان آس برہے نے ماری۔ کیا کوئل نے بن میں شور۔ آگ
لاگی تن میں کمک رہے مور۔ مینا کنوار ہوتا گھام۔ کلجھ لیون ہاتھ سے
تھام۔ چھڑا دے آسن سے میرا رام۔ کروں میں کا کے سنگ بسرام

مکا گاتے جوڑ کا توڑا۔ آگ لگی تن میں کماک رہے مور۔
 ۶۔ سکھی آ یو چو ماس دے نت چھاتی۔ گیو جب سے پیا پردیس لکھی ناپاتی۔
 لاگے ماہ اسارہ گھٹا گھن چھاتی۔ بجلی چکے جون اور جیا ڈر پاتی۔ سکھی ایسے
 نظر کوڑا دردنا آئی۔ لودل سے دیا آتا ر صورت بسائی۔ نش دن تا کون
 میں راہ رہونا جاتی۔ گیو جب سے پیا پردیس لکھی ناپاتی۔ سادون میں سکھی
 نہ سجن ہمارا آیا۔ تا جانوں کس سوتن نے وہاں بلایا۔ سر پر میرے تیو ہا ر
 سینوں آیا سکھی سب کے پیا گھر آئے بلم کہاں چھایا۔ سب سکھی خوشی اور
 عیش سون سا دل گاتی۔ گیو جب سے پیا پردیس لکھی ناپاتی۔ بجا دون میں
 برستانیر پیرتن بھاری۔ بن پیا دکھ ہوا دون نا جاے سنبھاری۔ تکتے زخمی
 راہ ہوا جی بھاری۔ سن سون پیا کی سین ٹین جل جھاری۔ جو ہوتا پیا معلوم
 بانہ گمہ لاتی۔ گیو جب سے پیا پردیس لکھی ناپاتی۔ کنوار میں کنت آئے
 درشن مونہ دینھا۔ جو گئے ہجرین تیر پیر لہنچھا۔ بھر کے مویتوں
 کا تھار نچا ور کینھا۔ زیت جن من دھن وار اسی پر دینھا۔ مل پی کو کنٹھ
 لگے جستی من بھائی۔ گیو جب سے پیا پردیس لکھی
 ناپاتی۔

بارہ ماسا

دھن ہولی

۱۔ اودھو جی کب آئے ہن ہاری۔ چیت ماس کیسے جیہ لاگے دل چندر بھاری
 ایک اک تھن پل جگ بیتے کا قصیر ہاری۔ بیٹھ رہے صورت ہاری

اودھو جی کب آئے ہیں مُراری۔ بیساکھ دسپ سون وارن سجنی سب کیو یہ سبھیاری
 شیتل مند سو گندھ پون بھنی پھل رہی پھلواری۔ کرے پھیانت زاری۔ اودھو جی
 کب آئے ہیں مُراری۔ جیٹھ جوگ بتاوت ہیکا بھو کھن بسن اتاری آگ بھوت
 گلے مرگ سیلی کان کنڈل ڈواری۔ پتے تچ آگن سواری۔ اودھو جی کب آئے
 ہیں مُراری۔ آساڑھ میکھ چوں دس دھا دین لے داسن تر واری۔ ایسے
 کٹھور دیا نینن لا دین ڈھوڑھین ہم اس ناری۔ اکن برہن جاری۔ اودھو جی
 کب آئے ہیں مُراری۔ ساون گھر گھر گڑے ہیں ہنڈولہ پیرے کسم رنگ ساری۔
 کر سور ہو سنگھار آگ سون جھولین بے برج ناری۔ کیسے آو رآند بھاری۔ اودھو
 جی کب آئے ہیں مُراری۔ بھادون رین بھیاون سجنی سرس بھنی اندھیاری وادور
 مور پھیا جوبلین۔ کل نہ پرت اٹاری۔ اٹھین تن سے چکاری۔ اودھو جی کب آئے
 ہیں مُراری کیو آرماس کچلنے چندن جادو کراس ڈواری۔ روپ سر وپ کہان
 لو برنوں کو برکی ملہاری۔ تاہ لکھ موہے مُراری۔ اودھو جی۔ کاتک ماس جب
 لاکے سکھی ری دیک برے دوازی۔ ہمری دوازی الٹی کو بری نے برج
 مولن بڑی اندھیاری۔ موہے وہان کچ بھاری۔ اودھو جی۔ آگن ماس سیام
 گھرنا ہیں جو ہم جنتی آگاری۔ کھنٹ پکڑا نکلے سنگ جاتین اب پچھتا پچھاری۔
 بھول گئین بے ہوشیاری۔ اودھو جی۔ پوس ماس پڑی سچ پرلوٹن منوین
 اودھو ماری بایک توجاڑا جو رگت ہی دو جے برہ کی جاری۔ تیجے ہر سرت لہاری
 اودھو جی کب آئے ہیں مُراری۔ ماہ آسن سنگ اٹھے آگ جگت بھینن سب ناری
 رت نسبت کو آگم جانیو سونی سچ ہاری۔ لگی جیسے ناگن کاری۔ اودھو جی کب آئے
 ہیں مُراری۔ پچاگن پھیکو پیا بن لاکے دینہ بھی سب کاری۔ دھن دھن سوچ سن
 تم کا پانوں ٹھون لہاری۔ سر ت جن چھا ٹریو ہاری۔ اودھو جی کب آئے ہیں مُراری

اودھو نہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ ساؤن سم رہے سب بچی
 جھرک آن دھری۔ تیس گت ناہن نار اپنے تم کیسے سدھ بسی۔ اودھو
 نہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ بجا دون تال ندی نڈانی
 بہ بہ پنہ دھری۔ دادر مور چکو رہیسا برہ سشد سگری۔ اودھو نہ اُچت
 پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ کنوارا گست آوے جو گلن سون
 پتوے کانس کھری۔ پردیشی سب کے گھر آئے ہمری ٹھو رہری۔ اودھو
 نہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ کاکک چندر پرکاس کیوہر
 پریت چکو رکری۔ چتوت رہت درشت واہی سن گردن گھوم بری۔ اودھو نہ
 اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ اگن آس ملی انھین سون۔
 نینن نیر جھری۔ ہر کے نیہ شوج سگری یان بوڑ بوڑ اچھری۔ اودھو نہ اُچت۔
 پوس پرے ہیونست چھون دش دنیھت بیج ڈری۔ رین بھئی موہ کاری ناگن
 تلچھ تلچھ گڈری۔ اودھو نہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔
 ماہ بسنیت بہار کھی ری مالن مگر گھر بھری۔ پیرے پھول پیروتن سورالائی
 سوت ہمری۔ اودھو نہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔
 بھاگن لال پھمار پڑے ری بھج کئی تن مچھری۔ چڑھت نہ دو جو رنگ کرشن بن
 کلھن رنگ مہا نوری۔ اودھو نہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔
 چیت ماس پتوے بن ٹیسو مدھپ گنج من ری۔ ہر دے بسی ساؤری سورت
 چیت نے ناٹری۔ اودھو نہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری
 بیسا گھ اگ بہت گلن سون موسم دینہ جری۔ بلکہ گت برکھان ندنی مرے
 سوت کبری۔ اودھو نہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ جیٹھ
 ماس دپ تپت مین سی بسا گر تیر پری۔ پاوت نیر پیر موہرے ہون رہو

دھیر دھری۔ اودھو نہ اچھت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔
 آساڑھ اگم چڑھو چڑھو نہہ وھاوین دھو پڑھت آڑ پھری۔ اُن کی آس رہی
 جیون کی آسے پین پھیر رہی۔ اودھو نہ اچھت پران پت جیوت اب ہم کیسے
 جوگ کری۔

۳۔ اودھو تھایہ ہماری ہر سون کیو کر جوری۔ آساڑھ میگہ تہہ وھاوین مروا کمک
 بھرا دین۔ جھینگر ولت جھنکارے برہا دھاک مونہ جاری۔ اودھو تھایہ
 ہماری ہر سون کیو کر جوری۔ ساون کھی ری لاگین سہا دن اجون نہ آسے
 من بھا دن پہرے کسم رنگ مہاری تن ماسورے اُچھت دوا ری۔
 اودھو تھایہ ہماری ہر سون کیو کر جوری۔ بھا دن کھی ری بھتی لیے
 حالادھر جوگ لیو کر مالان میٹھی ساوہ سنواری ٹٹن کے بوند کو آری۔ اودھو
 تھایہ ہماری ہر سون کیو کر جوری۔ کوار کھی کریم کلیکھو ہر گامان اب دیکھوں
 بڑھا گھٹ بھتی سنواری دھون نا آسے گردھاری۔ اودھو تھایہ ہماری۔
 کامک کھی ری سنگل سا بے مردنگ جھانچو ڈھپ باجے گٹھ جہن کر سبابی
 منج کرین تراری ساوہو تھایہ ہماری ہر سون کیو کر جوری اگن کھی ری
 آتر ہوسے کے کرکل چر کا لیکے۔ پورے نے حال لکھو دی سری کرشن کو بھوی
 اودھو تھایہ ہماری ہر سون کیو کر جوری۔ پوس پری جوبال بیاکل بناندا لال
 سوانی سچ گئے بھاری ڈٹے جات ناگن کا ری۔ اودھو تھایہ ہماری ہر سون کیو

کر جوری۔ نام تمام ہیں۔
 ہم۔ کے جیت سے کھی پریم خبر کی د پانی ہر۔ وولہ۔ جیت چا ترک رٹت ہیں
 سجات بون کے بھیت۔ دیکھے پیو پیو میں رٹن اور خبر نا لیت لگے جیت
 جہون دھن میں گٹھا پھروان کی چائی ہو۔ لیتے دس جو تر ستوارے

بیٹھ چھو لہن پر لہجائی ہے۔ دوہا۔ میاں کہ برہ باڑھو سکھی جو بن دھرت نہ دھیر۔
 جو موہن لے سکھی کتنی تن کی پیر لے میاں کہ جب سے تھاتن کی نہ جانی ہے
 مین ہیر دن باٹ پیارے کی اٹھون چھن چھن کو آئی ہے۔ دوہا۔ جیٹھ ماس
 لاگے سکھی کیجے کون آپاے۔ پیارے پی آئے نہیں برکھا پہنچی آے۔
 جیٹھ لاگے سکھی جب سے کروں مین آپائی ہے۔ پتھر رب جو رے سنسر پر
 یہ انگ سیرو سکھائی ہے دوہا۔ اساطر ماس لاگے سکھی آے نابرج راج
 موہ لیکے چھوڑ گئے تنک نہ آئی لالچ۔ لے اساطر مین سجنی رگٹ برکھا جانی ہے
 پیسا سور بن بولین کو کھک ہکو مٹائی ہے۔ دوہا۔ سادون مین سکھی آس کرچ
 چندول پٹائے۔ نوست ساج سنگار پتہ پیو مارگ درگ لائے۔ لے سادون
 بے سکھیاں ہاتھ ہندی رچائی ہے۔ کسم رنگ اوڑھ سر ساری سنڈو لا جھل گائی
 ہے۔ دوہا۔ بھادون مین کھ کے گھٹا چڑھین اٹا ہر کھائے۔ ہک ہیرت
 درگ تھکت بھئے آکے جدو راے لے بھادون مین ندیان نہ منچی پار جانی
 ہے۔ میرے پیارے کو بس کر کے سوت کبری بھولائی ہے۔ دوہا۔ کنوار کانس
 چھو لے سکھی برکھا گئی بڑھائے۔ پیارے پی آئے نہیں کیجے کون آپاے۔
 کنوار لاگے سکھی جب سے سرد چوں اور چھائی ہے۔ اکیلی سچ پر تر سون
 جگر میرے سہائی ہے۔ دوہا۔ کاتک شش چو جت بھین کر اپو سنگار۔ کنک
 تھار کر مہون یو دھر چھو لہن کے ہار لے کاک بے سکھیاں سلج مودینا جلائی
 ہے۔ کرین کو جاگو ردھن کی جاسے جنانہاتی ہے۔ دوہا۔ اگن اودھو جی لے
 پائی دینی آے۔ جوگ لیجے سچ کے دینو سکل بتائے۔ لے اگن لے اودھو تھ
 سگری مٹائی ہے۔ ملا شام پیارے کو کر دہل کی صغائی ہے۔ دوہا۔ پوس پون
 ڈولت سکھی سسکت میرا نک۔ ہرن سونی سچ ہی نہیں بھادے کچہ رنگ

پس پل بل برہ دونوں بدن کی سین دھاتی ہو۔ پیت رنگ دھجا بھرا نے سسرت
کی ادائی ہو۔ دو ہا۔ ماہ ماس پھوئے لتا آو پرگٹ بسنت پتہ نارتین
تھکی اجون نہ آئے کنت۔ لگے ہن ماہ امب بورے پھر برہا دھاتی
ہو۔ بدن کے بان چھوئے لگی جنگی اڑاتی ہو۔ دو ہا۔ پھاگن میں سب
نارنگاوت بھرے آنگ۔ چوہا چندن ارگجا چھڑکت کیسرنگ۔ لگے
پھاگن لے پیارے بھاسگری مٹائی ہو۔ کین سردار ہست کر کے
پرہ اپنے مٹائی ہو۔

۵۔ بیان اٹھے برہ کی پیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ لگا جب سے اساطر
اسی گھٹا چھائی گالی کالی۔ پایہ دیس عمر بانی محل میں پڑی سچ خالی۔ دو ہا۔
آٹھ گڑ آون لگے گھن گھنڈ چون اور۔ دادر ہنس چکور کو کلا سور مچاوت شور
جھک چھڑ لگا پڑے تیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ شروع جب سے
سکھی سادون لگے پایہ دیسی آون۔ خاہم سے ہومن بھاون دست سے
چھڑا گئے دامن۔ دو ہا۔ گڑ گڑ میں جھوٹیں کھین کرین تیج تیو ہا۔ دیکھے ہی
دامن سی کاسن کر سور سنگھار۔ بدن میں ہن کسی اچیر ہی میں ترس نہ آئے
تیر۔ سکھی بھا دون میں چشم نم کی لگی ہر گڑی جھڑی غم کی۔ خطا کیا ہدم کی
ہم کی محبت جو ہم سے کم کی۔ دو ہا۔ ترساوے آئے نہیں کر سوتن ہون
پریت۔ رخصت بھا دون ہو اپیان چہ سے بیان کی ریت میرا غم گیا
گیجا چیر ہی میں ترس نہ آئے تیر۔ بھئی اسوچ بکل بھاس کرے رنجش
کمال کاسن۔ گلن گرجے دے دامن کٹے کیسے غم کی جاسن۔ دو ہا۔ پادوس
میں پانی نہیں پر دیسی کی بات۔ من کی من میں رہی پلنگ پرنا سوئی
برسات۔ میرا اس غم سے دل دگیز رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ رہے کاتک

دویش پیا قفس میں ڈال گئے جیا۔ عمر بالی میں بیاہ کیا چھوڑ کیوں بقیہ رو دیا۔ دوہا
عجب غضب دل پر سکھی دیا صنم نے داغ پھر گھر میں ہو رہی دیواری۔ شن
ہوے چراغ۔ کری بے ہنسنے کیا تقصیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔
لگا لگ سر میں نے جانا کرین پیا اپنا من مانا۔ ارے قاصد دویش جانا میرے
ہدم کو سمجھانا۔ دوہا۔ لڑکائیں بیاہی گئی رہی جوانی چھائے۔ اُنگا جو بن
جات پیارے پھر کا کر ہو آئے۔ بدن پر ہر جو بن کی بھیس۔
رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ پوس یتیم کی یاد آتی پٹھے ہر دم غم سے چھائی۔
نہ بھی لکھیں پاتی محبت سی نہیں جاتی۔ دوہا من ملین تن چھین ات بیت
سی نا جائے۔ ہو کو ڈالسا پتر سکھی ری سیلا وے آئے۔ دکھا وے
ہدم کی تصویر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ لگا میں رت بسنت آوے
پیابن ہمیں نہیں بھاوے۔ کوئی مارن کو سمجھاوے۔ نہ میرے گھر بسنت لاوے۔ دوہا
نباکت کا من کسے لکھ بھو کھن اٹکار۔ چلو سکھی جبر مر میں پیابن چڑھ پلاس کی
ڈار۔ بدن تن تنک تنک مار میں تیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ لگا پھاگن لئی
ہولی۔ اُڑے بھر بھر گل لال جھولی۔ عطر چو یا چندن رولی دھجن کے بدن ملین
گولی۔ دوہا باجت تال مردنگ ڈوب دھن ستار منٹھ چٹک۔ رتن جڑت
کھن پچکا ربی بھر بھر مارت انگ۔ قلم برست اڑت جمیر۔ رہی میں ترس
نہ آئے تیر۔ چیت میں کر جو گن کا بھیش سکھی میں جلی پیاس کے دیش۔ ہمیں
کوئی بتلاوے سندیش۔ دگر میں ٹھاٹی کھولے کش۔ دوہا۔ راہ باٹ جانے
نہیں چلت مسافر پاسے۔ سب سے پوسھے جبر پیا کی کل مل پچائے
کروں میں سودل میں تدبیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ غرض بیا کھ
ماس آیا سکھی نے پی اپنا پایا۔ پٹنگ ڈوری سے کھنچو یا فرش پھو لو بھکا بھو یا

دوہا۔ کرنگھار رسولہ سکھی کھڑی پیا کے ساتھ۔ کیا رنج و غصہ ہدم نے ڈار گئے ہیں ہاتھ
ہاری کھلی آج تقدیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ جیٹھ حاصل مراد ایجا۔ ہندائے
کیا پلنگ آباد۔ کردن حق سے ہر دم فریاد کیجی وہ شہر فرخ آباد دوہا۔ کوچہ سالک
پوش تکو ناپاس۔ لیکھ راج فرزند چنندم پورن بارہ ماس۔ کروی بندش گنیش
بکھیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔

۴۔ شام سندربرج راج نہ آئے برکھارت بیت گئی۔ شام سندربرج جیٹھ تپت
دن رین آسٹھ مین گج گھوم رہیں ساڈن گڑے ہندول کرشن کبری سنگ
جول ہے۔ شام سندربرج راج نہ آئے برکھارت بیت گئی۔ بجا دون
برست میگھ کٹوار بن موروا کوک رہے کاکٹ نزل چند گین پزارے چٹک ہے
شام سندربرج راج نہ آئے برکھارت بیت گئی۔ اکٹن اگم اندیش پوش
مارت رہوں ہر کے لگے مگر نہاے کرشن کی پاتی نہیں پائی شام سندربرج اکٹن اڑت
گال چیت بن ٹیو پھول رہے شام کرشن ٹیٹا کے بیان آن گئی۔ شام سندربرج۔

۵۔	ساڈن بنا گردھاری سوئی ہو سچ انا ری
ساڈن مین سب ساڈری جھولت پیہ سنگ	ہمرو تو نندلال بن جروجات سب سنگ
بجا دون بھون نہ بھاڑے نت رین ہر ہاتھ	
بجا دون مین مین کننت بن کھانگنا نہ سہا	جیسے ماچھی شند کی کرمل مل کھیتا
کنوار کنول جل بھولے۔ کہہ دیش دیشی بھولے	
کنوار ماس مون سب کنول بہت ہیں جل بھول	ہمرو تو نندلال بن اٹھی کرنبے شول
کاکٹ ادھک موکھ پائی۔ ان بن کچ نہ سہائی	
کاکٹ پیارے کرشن جی کیل کرین چھون اور	ہمرو تو بن شام کے بھوجات ہی بھور
اکٹن پڑن لاگو سیتا۔ اجون ناگھر آئے یتا	

اگن ہون بن شام کے روون روون ہر رات	سُدھ آنے چھاتی پھٹے پاتی لکھی نہ جات
پوس پیا جو نہ اسی ہن - جیوت آہن نہ پے ہن	
پوس دھکا سون کہون موسون کو نجاے	اُن بن کو ڈاے سکھی ناہن دیت دیکھاے
ماہے جگنچ جنیا - تہن بھادن رینا	
ماہ ماس ہن اسی سکھی مری جات بن پیو	جیسے کھال لوہار کی سانس لے بن جیو
بھاگن بھاگ سب کھیلین - عبیر گلال رنگ میلین	
بھاگن ہون یہ سوچ ہر ہر ہن کیہ کے سنگ	ہمرو تو یہ سوچ مین سوکھ گوب انگ
رت جیت کل بن پھولے - کیہ دلش بھجان پھولے	
چیت ماس ہون پھول سب ہر سکھی ری پھول	ہمرو تو نند لال ہر ہو بچ مون پھول
بیساکھ ساکھ کیا پیوکی - جاتی نہ بھامورے جیوکی	
بیساکھ ماس کی تھی خبرا ہون نہ آنے شام	ساکھ گئی موہ شام بن نیک نین آرام
جیٹھ تین تن تن جاری - کھن نیچے کھن جات اٹاری	
جیٹھ تین پوری اسی سکھی جارے دیت ہر دنیہ	پیو سکھ مین اردہ ہم جرن ایو ہوت سینہ
ماہ اسارٹھ جب لاگا - پردیسی دلش کو بھاگا	
اسارٹھ ماس ہون اسی سکھی پونین آنے تیر	اُن بن دونون مین سے رکت بھئے جم نیسیر
لوند مون نصرت آئے - دھک سے لبرائے	
لوند ماس مون آئے کے گنت لیو پٹھاے	تن کے دھک سارے ہرے دیکھو سکھو دین آئے

راگ متفرق

۱ - چھائے پایا پردیس سکھی اب جو بن جو رستاوت ہر جب سے گئے سوری سُدھ ہو

نہ بھی برباد ہو اچھا دت ہو۔ نزدیکی اب کیسے کروں موہ نش دن کیون تلچھاوت
ہو نیکو نہیں اگر کیسے ملوں اب دھیر نہیں جیہ لادت ہو۔ اوکلم لگ جاؤ گلے نہیں
برہن پران پٹھا دت ہو۔

۲۔ شام تم کیسے پریت لگائی۔ آپ تو جاے سوتن گرہ چھائے سگری رین
گنوائی۔ حافظ پیا سون جاے کو تم ایسی کرت نظرائی۔ شام تم کیسے
پریت لگائی۔

۳۔ تباؤ سکھی کون گلی گئے شام۔ نش دن موہ کا تلچھاوت بیتے پسر گئے سب کام
گوگل ڈھونڈھا برنزا بن ڈھونڈھا متھرا میں ہو گئی شام۔

۴۔ بابل مورانیہ چوٹا جائے۔ جب ڈولیا دروازہ اپنی اپنا بکنا چھوٹو جاے انگنا
توپر بہت بیہودہ رہی تھی ویش لے بابل گھر اپنا عبات۔ بیا کے دیش۔ بابل مورانیہ
نیر چھوٹا جائے۔

۵۔ سنولیا کو کونے بن ڈھونڈھن جاؤں۔ گوگل ڈھونڈھا برنزا بن ڈھونڈھا
ڈھونڈھ پھری ننگا کون سنولیا کو کونے بن ڈھونڈھن جاؤں۔ سور شام
موہ آن ملا وہ چسرن کے بل جاؤں۔ سنولیا کو کونے بن
ڈھونڈھن جاؤں۔

۶۔ آن بن بل چن پریت نہیں چین۔ بونہ تلچھاوت تلچھاوتی ساری رین۔ نہیں آئے
شام رہے کونے دھام کہیہ کی سچ دھون کی نیکی سین۔ سورے تن کی تھانے
سجی ملک ہیر حیرت کھک ہے نین۔ کچھ کست نبت نہیں موسون نظامی جو کچھ
ہر کستے سین۔ ان بن بل چن پریت نہیں چین۔

۷۔ بن آئے گونی ناتھ سید نیواری۔ پر بھو گھر گھر دیکھت پھرت سکھن کی نارعی خنگل کی
بوٹی لے بھرت جھوری میں۔ کچن میں کرت پکار دھڑلہ بولی میں۔

کوئی پری ہوے یا راسی ٹولی میں۔ ہم تجا کرین سب دور ایک گولی میں
یہ سکے آئین نکس برج کی ناری۔ مدھنجن گواںس پید بید کر ٹیری۔ کوئی پری سکھی
بیار تھانے گھیری۔ ہوساس نند گھر نہیں دو اکرمیری۔ بھتیر گئے دن گوپال
پری برجوری۔ جھوری سے گولی دلی گئی بیاری۔ برنڈا بن میں برج بال
دشکھا آئی۔ لٹانے گھونگھٹ مار نبض دکھلائی۔ ہور وگ دوکھ کچھو نہیں دیو بھائی
سردی گرمی سے اٹھو جی بھرائی۔ موہن برج بال گوپال موہنی ڈاری۔
بن آئے کوئی ناتھ بید بنواری۔

۸۔ برکھان نندنی بار بار نکھ ڈھانپ رودت دھار دھار۔ ہر ہاگ لگی تن جرت
موت پتھر تلچہ موہ ہوت بھور کیسے کے سکھی تدرکشور میں تو ڈھونڈ پھری انجنیں ہار
ہار۔ حافظ ہاے پڑت نہیں چین بگ ہیر ہیر تھاک رہے میں کون آور
جائے۔ ان کنھی سین کا سون کون سو پکار پکار۔

۹۔ کسکت مسکت کیسی چلت چال۔ توری سانوری صورت گونگھوارے بال کسکت
مسکت کیسی چلت چال۔ بندی بجال نین بچ کا جبر کست کجراج گوری جون
بنجھال کسکت مسکت کیسی چلت چال۔

۱۰۔ مور اچا ترشیام سون من امکا۔ ستاؤ سکھی کوڈ جادو ڈھکا۔ سلطان
پیابن چین نہ آوے مورامن رہت ہی بھٹکا بھٹکا۔ مور اچا ترشیام
سے من امکا۔

۱۱۔ پیاپیارے اتنی عرض موری مان۔ گرے لاگن کی بھئی ارمان۔ اورن سے
ستیاں ہنست بولت ہیں ہے کرت گمان۔ پیاپیارے اتنی عرض موری
مان۔ دیا کرشن کرچورے کست ہیں ست کرمان گمان۔ پیاپیارے عرض
موری مان۔

۱۲۔ جو بنوا بارے سے تچ دین۔ بیاہ کیو گونا نہیں لینھو کون خطا ہم کین۔ جو بنوا بارے سے تچ دین۔ مات تپا سب ہی مل تیا گو سنگ نہ اکیو لین۔ جو بنوا بارے سے تچ دین۔ خلیل تپا تم ر و دت ناحق ہو سے ہی جو بدھنا لکھ دین۔ جو بنوا بارے سے تچ دین۔

۱۳۔ مدھ مانی کو یلیا ڈار ڈار۔ مورے آنگن بولت بار بار۔ برہن کے بدن پر بدن جو رتا پردی مار دکر ت شور موہ بلکہ بلکہ کے ہوت بھو ر مورے درگن تے بہت جل دھار دھار۔ مدھ ماتی کو یلیا بار بار۔ جو بدھنا موہ پنکھ دیت اڑ جائے سانس پیا پاس لیت شیو پر شا دہیت مین اچیت مین تو ڈھونڈ پھری سارا بار بار۔ مدھ ماتی کو یلیا ڈار ڈار۔

۱۴۔ کھلیت بسنت پیا پیاری سنگ۔ بھر بھر پکاری مارت رنگ۔ کھلیت بسنت پیا پیاری سنگ۔ ات سیس نکٹ ات تلک بھال۔ ات کندل ات موتن کی مال۔ ات پیاری ات ستواری چال۔ ات چونر لال ات پت سُرنگ کھلیت بسنت۔ اک من موہن اک چت چور۔ دوونون چوت اک اک کی اور۔ پیاری چندر بدن پیا درگ چکور۔ پیاری مانو دپک پیا تنگ۔ کھلیت بسنت پیا پیاری سنگ۔ چندراول بھر جھوری لیے گللال۔ روری لتا لیے لال لال۔ ابرک کو بیکھا لیے ہی تھاں۔ کیس رنگ چھرت انگ انگ۔ کھلیت بسنت پیا پیاری سنگ۔ کوئی گونگھٹ مین کھ لیتو چھاپے کوئی دوڑ چھپٹ پت گھٹ آے۔ کوئی مارت تمقہ دھائے دھائے فرحت پیا پیارے کوہر انگ کھلیت بسنت پیا پیاری سنگ۔

۱۵۔ شکر شیو ہم بھولا۔ کیلاش تپی دھراج۔ شکر شیو ہم بھولا۔ اوڑھے سنگھ کھال گرے بیال مال لوچن و شال ہن لال لال چندر بھال

اب سوہت براج - شکر شیوہم بم بھولا - اردھنگ روپ جیسے چھانہ
 وھوپ نہکھت انوپ بجے چھکرت بھوپ کرڈمک ڈوپ گسست ڈمرو باج
 شکر شیوہم بم بھولا - بیش ترنگ چھب انگ لے گوزنگ سوہے شیش
 گنگ پیہنگ ڈھنگ سون کرت کاج - شکر شیوہم بم بھولا کے واس
 نظامی کرتورجور وے بھگت دان رکھ مان سورگہ چرن تورکمان جاون آج
 شکر شیوہم بم بھولا -

۱۶۔ دیکھو للی چھب لکھن لالکی - گوردگات ملک کیسہرت گول کیون لکھ جھلاکی - ترچھی
 تیکن ہنس کھ مرن چلت غور گیند کلاکی - شرنی رگھو راج نہکھ چھب سوہت
 ایسی مارکون تھلاکی - دیکھو للی چھب لکھن لالکی -

۱۷۔ تعریف کون اپکیا کیا میں اس مٹلی اوھر بھیاکی - نت سیدا کج پھریاکی - اور
 بن بن گوو چھب بیاکی - گوپال مہاری سری بنواری دکھ ہترامہ کریاکی
 مگر دھاری سندرشام برن اول دھری کے ہٹیاکی - یہ لیلہ ہر اشس
 نڈنڈن من موہن جھوسست چھیاکی - دھروہیان سنو ڈنڈوٹا کروجے
 بولو کرشن بھیاکی -

۱۸۔ دھوہر پر - دیکھے داسن سان کاسن شی جناتھ جھک جھک چلے سوکھ چکے
 دے لار دیکھے داسن سان کاسن سی جناتھ جھک جھک چلے سوکھ
 چکے دے لار دھنش روپ بھوین بانا درورنگ بانن سون باندھے
 رس ترکش مرگ نینی کھیلت شکار - دیکھے داسن سان کاسن سی -
 جگل نین سون ڈور ات سوہن روپ تال ترنی نئے ڈار دریشم کو چار -
 دیکھے داسن سان کاسن سی جناتھ جھک جھک چلے سوکھ چکے
 دے لار -

۱۹۔ ساون۔ ساون گھن گرجے گھوم گھوم۔ بست شیتل جل جھوم جھوم۔ ساون گھن
 گرجے گھوم گھوم۔ کوئل کیر کوکلا بولیں۔ سنس چکور چودش ڈولیں۔ ماحیت بنات
 کرت کلویں۔ سور موہنی چوم چوم۔ ساون گھن گرجے گھوم گھوم۔ کنجن کھنبھ
 ہنڈولا جھلکے۔ چندن پٹ مڑے نمل کے۔ چن چن بچے بچھو ناہلے۔ کلی
 کنج دل توم توم۔ ساون گھن گرجے گھوم گھوم۔ ڈولے تر بدھ پون پردائی۔
 سر جو نکٹ نیٹ چھپ چھپائی۔ جھولیں جنک ستار گھرائی۔ بھوپال
 جھلا دین جھوم جھوم۔ ساون گھن گرجے گھوم گھوم۔ گادین راگ راگنی بھاسن۔
 دمک رہی ماو چھپ داسن۔ جھونکا دیت رپٹ گج باسن۔ یاتل بابجے چھوم
 چھوم۔ ساون گھن گرجے۔ جرج کرکرت سمن جھربھکت۔ ادرنستان بجاوت
 برھکت۔ داس گنیش جگل چھپ ترھکت۔ چھائے رہو سکھ روم روم۔
 ساون گھن گرجے گھوم گھوم۔

۲۰۔ (ملار) رس کے دن کس کے کریجواسکے ہر چلیا ہمارے۔ رس کے دن۔
 دین اندھریا چھائی بدریا انگتا میں پڑت بھو ہارے۔ شور چکر کرت چوں
 اور امور واکرت گماہارے۔ رس کے دن کس کے کریجواسکے ہر چلیا ہمارے
 رے۔ باڑھو پریم روپ رس ساگر سو جھت دارنہ پارے۔ بن
 پایا کو دہنہ پار لگا دے نیا بھنسی بھدھارے۔ رس کے دن کس کے کریجواسکے
 کے ہر چلیا ہمارے کہیں سکھی کر منجن دے انجن بسن پیر سربنار رے
 کالے کردن شکھی بارہ ابھو کھن کا پرستو لہ منگوارے۔ رس کے دن کس کے
 کریجواسکے ہر چلیا ہمارے۔ سب سکھیاں ملین اینے لم سون گاوت مدھ ملار
 رے۔ پافرحست یرین دھونی رالیون بٹھی ہون آسن مارے۔ رس کے دن کس کے
 کریجواسکے ہر چلیا ہمارے۔

۳۱۔ آج لکھنؤ گھنسیام آتے مگ ٹھاڑھو بجاوت بانسریا۔ میں جہنا جل آج بھرن گئی میرے
ڈاری گرے بچ پھانسیا۔ تن من کی سدھ ناہ رہی میری کسکن لاگی یا نسریا۔
گنگا بخش نے ہر ریت مجھے میرے پائین پرت نہیں ڈاگرایا۔

۳۲۔ نند نندوین بند نک تو دیا کرو۔ بنشی کی دھن میں سنے نکل گھر سے آئی ہوں۔
بتیا ب دل ہو چین نہیں سو کر پا کرو۔ جیسے کہ تم نے کال بجائی تھی باسری۔ ویسی
بجا دھیر ہارا کہا کرو۔ اچھا لکھ ایک اور یہ دل میں ہے پیارے لال شری
جہنا جی کے گھاٹ پہ نہٹ ہی ملا کرو۔

۳۳۔ (لاونی) مانی نش دن گیرے گیل پھیل مدھ بن میں۔ جو بن کا مانگیجن
دان کا تھ کنجن میں۔ میں دودھ پھن کے کاج آج بن بھکی بنشی بٹ من گوپال
پکر کر بھکی۔ میں ہلک ہلک ہٹ گئی نہ مانی ہٹ کی۔ ناگرتھ تھبت نکٹ ٹنک
دی شکی۔ ہو گئی نئی تکرار بات بات میں۔ جو بن کا مانگیجن دان کا تھ کنجن میں۔
جھٹ پٹ جیان جھک جھری کرے ٹھاٹھولی۔ جھن جھٹ میں ٹھکا جھٹ
ہارا ٹولی۔ میری پٹ پٹ ماتی پٹ گھونگھٹ کی ٹولی۔ کر جھٹک
جوزی چٹک سک دی چولی۔ ہوبے لانا نارہر لاج نہیں میں۔ جو بن کا
مانگیجن دان کا تھ کنجن میں۔ گھر آئے گائے چراے نند کے لالا۔ جہودا نے
یو بلاے نکٹ گوالا کر پکر کھی لکھار غنضب کر ڈالا۔ کر نے آئیں منسریا
برج کی بالا مد کیا تفع تھیں دودھ لوط لوط چاکھن میں۔ جو بن کا مانگیجن
دان کا تھ کنجن میں۔ جہودا کی ہا ہا کرت پرت ہر تیان۔ مانی میں بنشی بٹ
گیب چراے گیان جہودا جہودا مانی آج قدم کی چھتیاں میری
منی لئی چراے سکھی بن میان۔ یہ ہر پھل چٹ پٹی پتر سکھیں میں جو بن کا مانگیجن
دان کا تھ کنجن میں۔ ہر کرکین سنو مانی میں نا میں دودھ لانی یہ کرنے

کو طوفان جو ملی چوٹی۔ یہ رپٹ پڑی۔ پڑی سکیا بھوٹی۔ اُلجھڑن میں
ہار لڑی سب ٹوٹی۔ ہرئی مائے تجھائے مدھرتین میں۔ جو بن کا مانگین
دان کا نہ کنجن میں۔ سن سری کرشن کے بچن سکھی سکیا ئی۔ چھپ نہکھ منوہر
بن پریم سکھ پائی۔ ہے لیکر راج ست پر سہاے کا نائی۔
بندش گنیش پر ساد راگی گائی۔ ہر سیکرن ۲ بنی بدن جو بن میں۔ جو بن
کا مانگین دان کا نہ کنجن میں۔

۳۴۔ (خیال) زکریا جیم گھدین عمر جو بالی گھونڈا ٹکی اوٹ کر چوٹ موہنی
ڈالی۔ اسیلی بانگی اداوار بھاسن ہو۔ کر کے ٹول سنگھار رکھڑی کا سن ہو۔ دل
ہو میرا شتاق خدا ضامن ہو۔ کیا چھین ہر غنچہ ہن پان کی لالی۔ گھونگھٹ کی اوٹ
کر چوٹ موہنی ڈالی۔ اس قدر تیرے خساروں پر ہن جو بن قدر فلک میں
جھلک ماہ روشن ہو۔ کیا دن کی آمد بدن میں مارل پن ہو نالی لاٹھ شکم جسم کنڈن
ہو۔ کیا اداسے رنج پر لٹ ناگن لٹ کالی۔ گھونگھٹ کی اوٹ کر چوٹ موہنی
ڈالی کا دن میں تیرے کرن پھول بالا ہو۔ میندی مبیسر نور تن گرے ملا ہو۔
رنج جھوم جھوم جھکون نے چوم ڈالا ہو۔ افسر جہان جو بن کا اُجیالا ہو۔ چھپ
عجب ناز انداز چال متوالی۔ گھونگھٹ کی اوٹ کر چوٹ موہنی ڈالی۔ کیا پری
پری سی تیری پیشانی ہو۔ وہ ادا تری کل جہان کے سن مانی ہو۔ حق نعالی کی اس
قدر مرہانی ہو۔ بندش گنیش پر ساد شعر خوانی ہو چھپ دکھا کے طبیعت بشمار
الچھانی ہو۔ گھونگھٹ کی اوٹ کر چوٹ موہنی ڈالی۔

۳۵۔ شام بن گھٹا شام نہیں بھاوے۔ گھن گر جین راجین ہے کاسن تا پر بدن ستاے
سیرن کہن نش دن بولت چترک شبد سناوے۔ جب واسن دے آے او دھوگون
سی لراوے۔ تھر تھرا نگ کپنت بن پیو کے اٹھ بھاگے ڈر پاوے۔ اودھو

کب اے ہن سو ہن نبسی ستا دے۔ کب نہال کر ہن دے ہر کاراج بہاؤ
گاہ دے۔

۲۶۔ رہی ہر گھڑی صبح اور شام۔ تصویر میں ترے گلغام۔ بنجی عجب آئی نور و افسرِ مثال
عور چشم دو تیری موتی چور۔ نگہ میں ہر جادو بھر پور۔

دوہا۔ گل ترے رخسار کے کل کرتے ہن دید۔ آفتاب سے صاف تھا راجہ راہ عید۔ ادا ہم
تری سرنام۔ تصویر میں ترے گلغام۔ دیکھ ناگن کالی کا کل۔ ہوا گل پریشانِ سنبھل۔
سیر دل ہو عاشق بالکل۔ مثال جیون گل پر بلبل۔

چشمون میں رہتی بسی صنم تری تصویر۔ من بھرا گلبدن تھا راہی جو بن گمبیر۔ کرین
گلشن گل تجھے سلام۔ تصویر میں ترے گلغام۔ مہربان تیری پیشانیء ہر گل گلشن میں
ثانی غلام نے کری مہربانی۔ خوشنما تھیں ہوتے جانی۔

دوہا۔ اب دل ترے عشق میں گرفتار ہو یا۔ قتل کرو یا کرو رہا ہو تیکو اختیار۔ پھنسے
تیری الفت کے دام۔ تصویر میں ترے گلغام۔ ہوے بیوفا خفا ہے۔ کرو ہر دفع جفا
ہے۔ لڑے کیوں کئی دفعہ ہے۔ حال یہ کہو صفا ہے

دوہا۔ دل سبل بیار کی دوا تھا رے تیر۔ نگہ مہربانی ہم کی یہ ہو اکثیر۔ ہے ہر دم دل کو
آرام۔ تصویر میں تیرے گلغام۔ عجب ہم ترا دم ہو۔ خدا تجھ پر کل عالم ہو محبت
کیون ہے کم ہو۔ آئی یہ ہو غم ہو

دوہا۔ اپنے اپنے یار کو سب کرتے ہن پیار۔ پیار کیا دل دیا بھلا پھر کیوں کرتے تکرار۔
برا کچھ کیا نہ ہننے کام۔ تصویر میں تیرے گلغام۔ ہوا دل تجھ پر دوانا۔ شمع پر جیسے پروانا
مناسب ہو دلبر دانا۔ ذرا سینے سے لگ جانا۔

دوہا۔ ستر گل گزار ہو چمن فرخ آباد۔ لیکھ راج فرزند چنند بندش گنیش پر ساویمکان
کوچہ سالک رام۔ تصویر میں تیرے گلغام۔

۳۷۔ کنجن میں باج رہی مرلیا مدن بھری۔ ادھر دھری گوپال لال کے سن موہن برج
بال مدھر دھن کان پری۔ اب کوئی جتن بنے نہیں سجنی کھٹکستہ ہر دن رین چین
نہیں پڑت گھڑی۔ بیرن بیر پڑی دئی ماری خچل چلانک چٹ پٹی چٹک ہری
ہت ہر بس گنیش موہنی بسی کرن سنسار۔ تنک بن کی لکڑی۔ کنجن میں
باج رہی مرلیا مدن بھری۔

ہیاک اک

۱۔ تیرے جھگڑے میں رین گئی۔ کمان گئے چند اکمان گئی بدری کمان گئی پرین
نئی۔ کھل گئی بدری چھٹک ہے تارے سوئی گنت رہی۔ بلج تیرے جھگڑے
میں رین گئی۔

۲۔ رنگ جوئی لاگا سوئی لاگا۔ ہنسا کی گنت ہنسا جانے مر م بجانے کا گا۔ کست کبیر سنو
بھائی سادھو موے میں ملت سہاگا۔ رنگ جوئی لاگا۔

۳۔ شام تیری عجب رنگیلی انکھیاں۔ آپ رنگیلے سچ رنگیلی اور رنگیلی سکھیاں۔ شام تیری عجیب
رنگیلی انکھیاں۔

۴۔ جو بن موہ دینھے جات دگا۔ ان جو بن پرمان نہ کیجے جیسے کسم رنگا۔ جو بن
موہ دینھے جات دگا۔ شام سلونے آو اب تم کون کو رنگ لگا۔ جو بن موہ
دینھے جات دگا۔

۵۔ کرم تم کمان کمان لیجھو۔ کیہ کی دھری کیہ کے انگن کیہ کے بول سینھو۔ ساس
کے انگن تندجی کی دھری سیان کے بول سہیو۔ کرم تم کمان کمان۔

۶۔ مورے لکھے مدھن لگت اُچار۔ ایک سے موتن کے دھو کے ہنسا چنت جھنار۔

جھار۔ مورے لیکھے مدھ بن گلت اُجار۔ بیا کل تلچت بھوم پر لٹت کوؤ نہ سنت
گوہار۔ مورے لیکھے مدھ بن گلت اُجار۔ جاؤن تے ہر ہاے سدھارے
تج دینھو گھر بار۔ مورے لیکھے مدھ بن گلت اُجار۔

۷۔ آج ہرنین اُنیدھے آئے۔ ادھرن نجن ماتھے مہادر سیندر کپول لگائے۔
آج ہرنین اُنیدھے آئے۔ سوکواس سوہ یا ہی اچنہوتین تلک کمان پائے۔
آج ہرنین اُنیدھے آئے۔

۸۔ شام کمان تے آوت جگے۔ لٹ یٹ پاگ اُنیدھے نینا پاؤن پرت ڈگ گئے۔
کاٹھم کمان تے آوت جگے۔ شیش مہادر ادھرن کھرا پاں کپول لگے۔ لال
تم کمان تے آوت جگے۔ کن سکھین رس لیو سانور وکن سوتن گھر جگے۔ کاٹھ
تم کمان تے آوت جگے۔ سور شیاہم جاؤ اُنخین کے وے ہن تھارے
سکے شیاہم تم کمان تے آوت جگے۔

۹۔ پونچاؤے ہمکا کوئی اُن تک۔ سب نکس جات مورے جیہ کی کسک۔
چھائیں کالی گٹھا چڑھ دیکھو اٹا جیہ مون مونے ہوت ہر دھک دھک۔ پگ
ڈنگات تن تھر تھرت بجلی راجاؤے چک چک۔ تیری کنوار کنھائی چترائی
نھڑائی اب جان پڑی مودے تنک تنک تھرا بربند ابن یاد آوے ان کا بن
سنی بنی کی بھنک۔ ہم تو گرجی ہن درس پرس کے ہکو نہ پیارے اُنک بھنک
تج لوگ لاج مقصود پیا دوارے کھڑے اب کھول پھنک۔ پونچاؤے
ہمکا کوئی اُن تک۔

۱۰۔ میرا جگے کے جو بن لوٹارے۔ بارہ برس کی راوھا پیاری ہاتھ گنگن میرا
چھوٹارے۔ کر پکری بر جوری کرت ہن سوتن بارہو راوٹارے میرا جگے
کے جو بن لوٹارے۔

- ۱۱۔ سکھی بن نبی بجاوت شیاں۔ رین سین ڈھونڈھن کو نکسین پریم سہت بچ بام۔
سکھی بن نبی بجاوت شیاں۔ بانس بنسریا ہر کھ لاگی حیرت لے نام۔ آس
پاس جو تین گھڑا تین بھین سکھ بس کام۔ بانس کے بنتی کرت ہر درشن دیو گھن شیاں۔
سکھی بن نبی بجاوت شیاں۔

بھیروین

- ۱۔ کیہہ دودھ لجا تین گردھاری۔ ایسی کو بوجھن تباہری باری۔ گوگل ڈھونڈھا ہر ندابن
ڈھونڈھا ڈھونڈھی متھراساری۔ کیہہ دودھ لجا تین گردھاری۔
- ۲۔ سیان کے آون کی بھئی بیریاں درو جوابہ ٹھاڑھی رہون۔ کدر سپاسون جاے
ملا دو نکسو جات موراجیا ہو۔ سیان درو چلے ٹھاڑھی رہون۔
- ۳۔ گل لالون مین را دھا پیاری بسین جاہی جو ہی مین کنیا بسین۔ گل لالون مین
را دھا پیاری بسین۔ بیلا مین البیلا بے۔ سیلون مین نئی البیلی بے گل لالون مین
را دھا پیاری بسین۔ پایکی سدا پایا باسا مین باسا شیا مین ستیا مہ نوبلی بے۔
گل لالون مین را دھا پیاری بسین۔ چاندنی مین چنداں فرحت لالے مین للتا
سیلی بے۔ گل لالون مین را دھا پیاری بسین۔
- ۴۔ بنا پاک پر دگر کون کھریا لے موری۔ چوچھی بھرے بھری ڈھکا دے یا مولے
قدرت توری۔ جو چاہے سو کرے بدھا تا چلے نہ کھو کی برجوری۔ بنا پاک پر دگر
کون کھریا لے موری۔
- ۵۔ سیان کروٹیاں لینے دے۔ جاگی ساری رات بلم کروٹیاں لینے دے۔ سندر
گوری مدھ بھری انکھیاں رس ٹپکے واکی چھتیاں سیان کروٹیاں لینے دے۔

۶ - اچھا مور ابا بل دنیہ گو نوان - چلن پیا تیرے دیش نگر - میر و بابل نے دینہ گو نوان
چار ماس جاڑے کے لاگے رہے تھر تھر ہوت جو بنوان - چار مہینہ گرم
رت لاگی ٹپ ٹپ چودت پسنوان - پھر چار مہینہ چوسوا کے لاگے بھیج گئے
رہے جو بنوان - اچھا مور ابا بل دینہ گو نوان -

۷ - رات کے پسنوان ننڈی مون پے ستموان کے گئے رہے - سیان لے آئے سُرخ
چو نریا اور دیو را لائے ہاتھ کنکونان - سیان گئے مورے پردیوان دیو را گئے
پسنوان - موئے ستموان کے گئے رہے -

۸ - کیسے بھرون پنیان گیان - نگھٹوارو کے نان - اک ڈرہی جھے ساس ننڈ کو دو جے
بیرن سوتنیان - پنیان بھرت موری انکھیان لجانین دیکھ ہنسیں سب
کافیان - گیان نگھٹوارو کے نان - نیسی کی دھن سن بیا گل بھینن نکسو جات جیا -
گیان نگھٹوارو کے نان -

۹ - ارے ہو ہیان نہ بجادو شیا مریا رہے - مڑلی کی دھن سن جیا بیا گل بھو رہے
نکسے جات مورے پران - ارے ہو ہیان نہ بجادو شیا مریا رہے -

۱۰ - مڈھ بن میں کھڑی اٹھلات - چند ر بدن سندر مرگ نینی سو بھا برنی نہ جات - دھڑ
سیس گورس کی شکی تیلی کمرل کھات - گھونگھٹا دٹ چوٹ تینن کی لوٹ پوٹ
کرجات - مانگے دان کا نہ کنجن مین دیت کما شرات - جوانی دیوانی چارو ناکی ناہین
برابر جات - داس گینش بدن ہوہن چھب نرکھ نرکھ مسکیات

۱۱ - جاہی جوہی مین کنھیا بے گل لالون مین راوہا پیاری ہے - جاہی جوہی مین -
چمپا مین چتر بھج بیلا مین ہباری لال دو نامزد مین گردوہاری ہے - جاہی جوہی
مین کنھیا بے گل لالون مین راوہا پیاری ہے -

۱۲ - تلکھ تلکھ ساری رین گجاری کروٹیا لینے دے - بلیم کروٹیا لینے دے - نازک گوری ہے

نہیں رسیلے کرنہ دھرت واری چھتین پر کردٹیاں لینے دے۔ تلچھ تلچھ ساری رین گجاری
بلم کردٹیا لینے دے۔

داورا

۱۔ گئی یاری چھوٹ دغا دے گئے بالہم۔ ہم جانی پیا اور ہیو سب بتیان توری چھوٹ
کرم ہمارے مون یہی لکھی تھی سو آسا اب گئی ہو ٹوٹ۔ کست خادم اپنے صفی سونہری
ڈگر یا گئی مین لوٹ۔

۲۔ من بھاوے ہین کاشی کی گلی۔ پیگ پیگ پر شیو درشن مین سدھ براجت تھلی
تھلی۔ من بھاوے ہین کاشی کی گلی۔ بھیرون کال کرے کتوالی پاپ تپا
ترے ڈالے ملی۔ من بھاوے ہین۔ شری من واکن موہ رہی ہو اچل
جھٹی پھرناہ چلی۔ من بھاوے۔ کاشی پوری مکت کی داتلسی شیوا چھانڑ
چھلی۔ من بھاوے ہین کاشی کی گلی۔

۳۔ ماٹی کے مول بکائے جیرا خریدار و صنم کیوں لیتے نہیں۔ ذرا نین کی سین بول
ہو ہم دام رو پیالے نین۔ لسن پیا پر پکھت سبکو بیوفا کو دل ہم دیتے نہیں۔
ماٹی کے مول بکائے جیرا خریدار و صنم کیوں لیتے نہیں۔

۴۔ پنیان بھسرن جن جیو اکیلی۔ ٹھاڑھو گرنچ نندلا ہو چلیا کے ٹوک کرے
لبیلی ستا قظ پیا من کا ہر لٹھو ایسی کری بتیان وہ رسیلی پنیان بھسرن
جن جیو اکیلی۔

۵۔ لٹ کھولے اٹریا پہ ٹھاڑھی سینن پیا مارڈ لین۔ ساس نند موری جنم کی بیرن
سیان کی پیاری ولاری سینن سیان مارڈ لین۔ لٹ کھولے
اٹریا پہ۔ توری فکر مان مورے نندلا ٹھاڑھی محلیا پہ پھرون مین ساری۔

سین سیان مارڈولین۔ لٹ کھولے۔ حافظ پیاسون موہ ملا وہ پریم کی برچی لگی
اب کاری سین پیارڈولین۔

پیاپانی نہ جاگے جگائے ہاری۔ ات بے گنگا ات بے کاشی بولے چسریا
برجاسی۔ پیاپانی نہ جاگے جگائے ہاری۔ اورن سنگ پیابولت ہنسٹ
ہن ہسے نہ بولین بلاے ہاری۔ پیاپانی نہ جاگے جگائے ہاری۔

۷۔ ارے سیان ہم سے جن کرو پریت۔ نیارے پھرت ایلے ستوارے تم کہہ کے
ہومیت۔ ارے سیان سے ہسے جن کرو پریت۔ سوتن کے گھر آدات جات ہو کون
تھاری ریت۔ ارے سیان۔

۸۔ ترچی بخریاد کھائے جاؤ جنیان۔ ان ننہین کی ماری مرٹ ہون دلپر کڑیا لگائے جاؤ
جنیان۔ ترچی بخریاد۔ تن من ہون مورے آگ لگی ہو۔ ایسی لگی کو بھجائے جاؤ جنیان۔
ترچی بخریاد کھائے جاؤ جنیان۔

۹۔ جائے بلیا موری بھرنے کو پنیاں۔ موہ کا جرات دیکھو جنیان۔ جائے بلیا
موری مور اکہا پیامنت ناہن۔ مکا لچاوت جیسے کنیاں۔ جائے بلیا موری بھرنے
کو پنیاں

۱۰۔ چلو ہٹو چھاڑو ستاؤ جن سیان۔ دیکھو مرک موری جائے ننہین ہیان۔ کھائے
سوگند لٹپیت۔ کہت ہوں نہ لگاوت تم سے ڈرت ہوں۔ اوچھے کی
پیت میں تو ایسی سنت ہوں۔ جیسے رہت ترور کی چھیاں۔ چلو ہٹو چھاڑو
ستاؤ جن سیان۔

۱۱۔ ڈلاے حاو نیان ماری جیو۔ بیان ڈولاوت آوے سکھ نہ یا اس من ہووے
نکس چلو جنیان۔ ماری جیو۔ گورے بدن پر چووے پسینا اس من ہووے
اٹھائے لیون کنیاں۔ ماری جیو ڈلاے جاؤ بیان۔

۱۲۔ دیکھو چھیلانگائے لیے جاے کدوا کی چھنیان چھنیان۔ نین کجرا ساے دار
ٹوپی کوئی زلفین بنائے چلا جاے۔ کدوا کی چھنیان چھنیان ٹھٹھاڑو ستوت
کانسی سادے موراجیرا چرائے لیے جاے۔ دیکھو چھیلانگائے لیے جاے کدوا
کی چھنیان چھنیان۔ مین جنگل کی مورنی رے کوئی کنیا لگائے چلا جاے کدوا
کی چھنیان چھنیان۔

۱۳۔ اٹھ رے سپہیا پیارے سکر تیر کو ج تھک تو دنیا پیاری مجھ پیاری
تیری حبان۔ ایک تو مین راحب کی بیٹی دو بے بھی بدنام۔ اٹھ رے
سپہیا پیارے۔

۱۴۔ جل کیسے بھرون جننا گری۔ ٹھاڑھی بھرون نند لالتکت ہن نورے بھرون
بہجے پھری۔ جل کیسے بھرون۔ لاج کی ماری ٹھاڑھی سکھن بچ ہاتھ سون پکڑے
گری۔ جل کیسے بھرون جننا گری۔

۱۵۔ تو نے تو موراسن ہر لہنچا ٹوپی والے سنو لیا۔ ہاتھ مون بر بھی جکت آوے کمر
سے باندھے کٹا ریا۔ رات کو بالم سے روٹھے جاے کے را کھی پتور یا تو نے
تو موراسن ہر لہنچا۔ سچ کے اوپر جادو ڈرتیوں ہن کے مرتیوں کٹا ریا۔ تو نے تو
موراسن ہر لہنچا ٹوپی والے سنو لیا۔

۱۶۔ اد برج بسیا بارے کے رسیار و کو نہ موری ڈو گار یا۔ مائی باپ کی ٹہری دولاری
ہاتھ چھوئی نہ رسا ریا۔ جب سے پڑی مین مہرا کے پالے دوے دوے بھراوے
لگا ریا۔ اد برج بسیا بارے کے رسیار و کو نہ موری ڈو گار یا۔ تیل لگائے پھلیا لگائے
ناپے مسالے کی ٹوپیا۔ کالی کالی چلیچن پہ گیا مورالہ جرتک تک مارے
نخریا۔ اد برج بسیا۔

۱۷۔ کلین سنگ بھوڑا بھائے ہے۔ چارون اور چھوٹی پھلاری کو کل شہر

بچاے رہے بیاکل چھاڑ پھین نند لالہ جانین کمان خود چھانے رہے۔ گلین سنگ
بھونزرا بھائے رہے۔

۱۸۔ لالہ بچن سنبھار کے بولن۔ پانچ ٹھاک کی کامرا ڈھٹے بات کمت ہین بڑے
بڑے بولن۔ ٹھاڑھ قدم تر گاری دیت ہین مانو مند جی لے لیو مولن
وا دن مرد سرہ ہون موہن جا دن اپو ہارے ٹولن۔ سور و تو بار
مزارن کو ہے توری سب گین کو سولن۔ سور شیا م رس
بس بھنین گوالن آنگن بھیت تر کرت کلون لالہ بچن سنبھار کے
بولن۔

۱۹۔ وہی چون کھائے لیو گاری نہ دیو۔ کوری ملیا مین دھیا جاؤ سودا کو مول
چکائے لے مزے سے۔ بزند ابن کی کچھ کلی مین ہیان پکر سمجھائے لے مزے سے
دھیا کی سوہ چاہ نہیں ہیرا دھا سکھی کو ملائے دے مزے سے۔ وا کے بنا موہ
چین نہ آوے کوئی جتن کر لائے دے مزے سے۔

۲۰۔ سیان کترنی لے دے کترن کا پان۔ دلی کو چونا موہے کو پان۔ کلکتہ کی رتڑی میلی
کو جوان۔ سیان کترنی لے دے کترن کا پان۔

۲۱۔ پایا کے کارن ہوئی ہون فقیرن۔ اپنے پایا کو بن بن ٹوٹوڑھون۔ جب ہی ملیں
تب ہوئی ہون سہاگن۔ پایا کے کارن ہوئی ہون فقیرن۔

دوہا۔ ندی کنارے دھوان ہوتا ہی مین جانی کچھ ہوئے۔ جیسہ کارن جو گن بھئی وہی
نہ جلتا ہوئے۔ ہوئی ہون فقیرن ہوئی ہون فقیرن۔ پایا کے کارن ہوئی ہون
فقیرن۔ دوہا۔ چھاڑ اکیلی پیوہین گئے کون دھون دیش۔ نا جانوں کب
آئے ہین جٹا جوٹ بھئے کیش۔ ہوئی ہون فقیرن ہوئی ہون فقیرن۔ پایا کے
کارن ہوئی ہون فقیرن۔ دوہا جب سدھ آوے پیو کی ٹپ ٹپ ٹپکت نین۔

مور چیت ہوے دھری گردن حافط پڑے نہ چین۔ ہوے ہون فقیرن ہوے ہون
فقیرن۔ پیاکے کارن۔

۲۳۔ شیا م رے موری بہیان گونا۔ بہیان گونا بہیان گونا۔ شیا م رے موری بہیان
گونا۔ مین تو نار پر اے گھر کی مورے بھر دے گو پال رہونا۔ ڈگر حلیت چھوڑت
ہمکا کا کو ڈاور تمھارو رہونا۔ شیا م رے موری بہیان گونا۔ جسو ست پاس
پکڑا لچھو تاسون چھیل سوانگ کردا۔ شیا م رے موری بہیان
گونا۔

۲۴۔ گونا لگ بالم سنگے جلو۔ دے کونا پر جو را لگت ہین ڈھال تلور یا بانڈھے چلو۔
ہم دھنا بھر بولگ لری گھیلنا ٹھاڑھے جو بن تم تا کا کرو۔ گونا لگ بالم سنگے چلو۔
۲۵۔ پھیری نے نے جے جے بھنوا۔ ہاتھ مین پوتھی کا ندھے دھوئی جب دیکھو تب ٹھاڑھو
انگنوا بھیکھ دیے سے لیتے نا ہین بارہ برس کے مانگے جو بنوا۔ پھیری دے
دے جے بھنوا۔

۲۵۔ دیکھو یے جے کر وندا کی چھیان۔ لپٹ جھپٹ بر جوری دیکھا دے ڈرے
ڈوارے موری کر بہیان۔ کاہ کر دن ہٹکو نہیں مانے چھوڑت ہر موری نہیں
بہیان۔ دیکھو یے جے کر وندا کی چھیان۔

۲۶۔ آلی سیا برکیسا سلونا۔ کوٹ مدن مورت نیچا در کوئی سکھی کر دیوے نہ ڈونا جنگ
نگرمون شور مچھوڑ چھو ڈپان کھان اور سونا۔ ساوڑی مورت بھان بھو ہت لے
لے سکھی بھر دونا۔ شہری رگو راج کمٹ دالے پر آخر ہین فقیرن ہونا۔
آلی سیا برکیسا سلونا۔

۲۷۔ جاو بھری شیا م توری بخریا۔ جت چوت تب بس کر را کھت سندر شیا م رام
دھن دھریا۔ زلفین جت مکھ چندر پر کاشت ناسا کو لٹکن من بہریا۔

جگل پریا متھرا پر باسی پھنسی جال پنج منو چھریا۔ جادو بھری شیا م توری بھریا۔

۲۸۔ شیا م توری صورت پرین واری۔ جاکھ کی مسکان مادھری بار بار تا پرلبھاری۔
بھوین تیری عجب رنگیلی قتل کرین جیسے تلواری۔ شیا م توری صورت پرین
واری۔ ڈوگر چلت ہست کرت سا تورو لپٹ بھپٹ جو لیا موری پھاری۔ شیا م
توری صورت پرین واری۔

۲۹۔ بنشی بٹ چلو را دھا پیاری۔ گوپی گادین گوال بجا دین رہس مچات بھاری۔
نک تک تھی تھی کرشن جی ناچت سکھا بجاوت تاری۔ نیور بھیا پاپن باندھے سر سے
اوڑے ساری۔ انکرت گنکرت گنکرت گنکرت ناچت دے دے تاری۔ گوپی گوال
گن سب ٹھاڑے نرت کرشن مزاری۔ حافظ کست بنت کچھ ناہن لیللا پر م
پاری۔ بنشی بٹ چلو را دھا پیاری۔

۳۰۔ سکھی ری ناچت کرشن کنھیا۔ گوپی گوال سنگ سب نرت تک تھی تک تھی تک
تھی تھی جھانجہ مردنگ ڈمرو ڈھب باجت اور بجت شندیا۔ انکرت گنکرت گنکرت
گنکرت تن ن ن ن بجت بدھیا۔ حافظ دیکھ گن ات سن سون سند بیاڑ بھیت
میا سکھی ری ناچت کرشن کنھیا۔

۳۱۔ مچر یا بندیا لگتی مور۔ ٹھاڑھی مین جنا پورون رے۔ مچر یا بندیا۔ جاے کو مور
بارے لم سون جنایا مین جال مچڑاویں۔ مچر یا بندیا۔ جاے کو کوڑو چھوٹے دوز
سے جنایا مین بنشی لگا دین مچر یا بندیا لگتی مور۔

۳۲۔ رام کرے کون تینا نہ ارجھیں۔ ان نین کی سین جری ہوار جے نینا سرجاے
ناسر جھیں۔ رام کرے کون تینا نہ ارجھیں

۳۳۔ ماری سرون مین تو پیر سپریا۔ ساس بتاے گئی پینا کوٹنا سینان چلاے کے سین
اٹریا۔ بھارے مین جھو کون پینا کوٹنا لاکھ روپیا کی چوٹ اٹریا۔

۳۴ نہ گئی توری بارے کی لڑکیاں۔ جب دیکھو تب ٹھاڑھے کنواں پر تک۔ تک مارین گویاں۔ جب دیکھو تب ٹھاڑھے گیل مان اپنی پرانی تا کین گویاں۔ جب دیکھو تب ٹھاڑھے جھروکھا تک۔ مارین بھریان۔ جب دیکھو تب ٹھاڑھے سچ پر جھک جھک لیت بلیان۔

۳۵۔ کیوں کھڑا موری جان اگیلا سے ہٹ جا۔ دو ہا۔ جیسے چکنا پیر پتوّا۔ تیسے چکنا لگی۔ تیسے چکنا گوری کا جو بن تڑپے ہمارا جی۔ کیوں کھڑا موری جان گیلا سے ہٹ جا۔ دو ہا۔ پیارے گلی سکوج ہو نہیں ملنے کو داؤن نینن ہی رس لیجے بیری سگر وگاؤن۔ کیوں کھڑا موری جان اگیلا سے ہٹ جا۔

۳۶ چلو باری دھنیاں گنگا ہنارے آدین کاشی نمون پڑت گنواں۔ گنگا ہنارے سورج بیان لاگون مانگون ایک گنواں۔ گنگا ہنارے تھری پیری چڑھے ہون سیان کو کے دیو ملواں۔ چلو باری دھنیاں۔

۳۷۔ دوہی سیان آدین ہمیں لیجا تین۔ پہلی پٹھونی ناؤ آوناؤ کے سنگ موری جاے بلاے۔ دوسرے پٹھولی دیورا آو دیورا کے سنگ موری کمر پر اسے تیسری پٹھونی آپ ہی آئے ہنس اچھ چلین پیا سنگ دھاے۔ دوہی سیان آدین ہمیں لیجا تین۔

۳۸ سوامی موری تیان بسر جن جیو۔ تم تو بلم پر دیوا جیو جھلک دار جھلنی لیتے آئیو۔ جو رجو کر پاؤں پڑت ہون جلدی لوٹ پیا گھرائیو۔ سوامی موری تیان بسر جن جیو۔

۳۹۔ سنولیا یا موری جیرا کی درد تباے جیو۔ کاشی لبانی کاشو کے راجا دیتا اندر جیت۔ نگرا جو دھیا سو نو پڑو ہی سنا بکرا جیت۔ سنولیا یا موری۔

۴۰۔ سانچی کدو کمان رات جاگے۔ جھومت پھرت چھیل متوارے لال لال گرے
کمان لاگے۔ بھور ہوتا اٹھ آئے کمان تے باتیں کرت پریم رس پاگے۔

۴۱۔ گوری دھیرے چلو لگری چھلک نا جاے۔ سر سر لگری لگری پر کر داپتلی کمر موری
لچک نا جاے۔ گوری دھیرے چلو لگری چھلک نا جاے

۴۲۔ موری دہیان کیت گوری تھر تھر موری پھتیاں کرت دیکھو دھردھر دھر دھر

موری دہیان نئی ریت کرت گردھاری بنواری پچکاری مارت دن بھر
بھر بھر۔ گوگل سے آج سکھی بھاج بھاج سب چھپ رہن نار سکھر سکھر۔

موری دہیان۔ موری بیان اینچ لئی پچ پچ تن چیر پچین کیو سر سر سر۔

موری نرم کلانی مڑکائی کرکائی مورے اگلیا کی ڈوری توڑی تر تر تر۔

موری دہیان کیت۔ برسات کیس رنگ کی بوندا نو میگو اگر ت گوری تھر تھر تھر۔

پیافر جت تن مورا تھر تھرات پک ڈنگات مکھ ہر ہر ہر۔ موری

دہیان کیت۔

۴۳۔ ترچھی بخریاد کھائے جاؤ جنیان۔ ترچھی بخریا۔ ان نینن کی ماری مر ت ہون دلیر

کڑیا لگائے جاؤ جنیان۔ ترچھی بخریا تن بن مون مورے اگ لگی ہو۔ ایسی لگی گو

بھائے جاؤ جنیان۔ ترچھی بخریا۔

۴۴۔ بچائے رہیو مارت ہن نینان بان۔ پکین لوموری تیر کی گانسی بھوین نی ہن کمان

بچائے رہیو۔ گورے کھکے ادھرن اد پرات چھب دیت ہر بان۔ پیار ہو۔ سکو

بس جیال کر لیتھو جب ماری اک بان۔ بچائے رہیو مارت ہن نینان بان۔

۴۵۔ مرلیا کا ہے گمان بھری۔ جڑوڑی جانوں پیر چاؤن منوین کی لکڑی سکھوں مرلیا پر بھوک

سو ہے کہوں کے ادھردھری۔ مرلیا کا ہے۔ مڑی سن نرم سب ہو ہے دیون

دہیان دھری۔ سو رشیام رس بس بھتین گمان پر ہر دہیان دھری مرلیا۔

دو

پیارے تھری سدھ پھن چھن ہون بسرت ناہ
 مگ جودت مینا تھکے چھٹی ملن کی آس
 پیارے تھری برہ مین مذی بھئے پنج نین
 نش دن من بیاکل رہے برہ دیو تن پھوک
 حافظ پیارے لال بن پڑے نہیں چھن چن
 جودیکے سو پائیے حافظ کہیں یہ لوگ
 حافظ تھری درس بن تلچت ہون بن بن
 تھری سدھ بسرے نہیں چھن ہون پیارے لال
 پیارے تیرے چرن کی کھول کمان لو بھید
 چمت کار تو روپ کی موپر کی بجائے
 زردل سورت پیو کی یون گھٹ رہی سماے
 اوی سپنے توہ بل گئی چھن مون بار بچپنا س
 مری دھار تلوار کی کاٹ کرت کچھ ناہ
 پیارے تھری درس کو ادھر رہو جو آئے
 حافظ اب اکلات ہوتا تھری اس
 کر کا پست پاتی گھٹ جل بھر آوت نین
 کا قذ بھیت نین جل کر کا پست مس کیت
 لکھن پڑھن کی ہی نہیں کی سنی نہیں جات
 یگن پاتی نا لکھن دھرے رہون جیہ مون

درشن بن جیہ جات ہی حافظ کراہ کراہ
 مور چھت ہئے دھرنی گردن کو دوس جہ پاس
 تن من کٹ کٹ یون گرت جیون کراون رین
 تم بچرن سدھ جب گردن اٹھے کریجے ہوک
 کھان پان بھائے نہیں تلچت ہون دن رین
 پران دان جب سہم دیو ملو برہ کو روک
 کب لون پیارے آہو پتھر نہارت نین
 بیاکل جل بن بن جیون حافظ کا اب حال
 چھن بچرت جا کے پرین جھادان چھاتی چھید
 حافظ درشن کرت ہی بھان سویرے آئے
 جیون مندی کے پات مین لالی لکھی بجائے
 سس کوس یتیم بسین آن سلاوے پاس
 تھے درگ جیون جیون مرین تیون تیون کاٹ کراہ
 اب کیا اگیا چوت ہی گھٹ مون ہے کہ جاے
 بیگ آئے سدھ لیو اب پرہا کرت برہ اس
 کو روکا غذا تھ دے کھو کس یو مین
 پاپی برہا من بے تھا لکھن نہیں دیت
 اپنے جیہ تے جانیو میرے من کی بات
 تم پیارے من بسو پاتی باچر کون ۛ

پاتی واکو نیچھے جو ہووے پر دیس
 کا غڈ تھوڑو بہت گھنہ ہم پر لکھو نہ جاے
 پیارے پاتی ناکھی گئے بہت دن بیت
 پاتی آہا ملن ہو جو پونچھ پنج پاس
 ادھکھنن سون لکھی برہ روگ نہیں جاے
 کر کلن پاتی لکھی پیارے چتر سجان
 جب سندھ آوے آپ کی برہ آگ سرے
 بھوت لگے دراپے سب کا ہوسدھ ہوے
 پریت نہ ڈٹے اُن ملے اُنم من کی لاگ
 تلسی جگ بین ہن بہت بھانت بھانت کے لوگ
 پریم ڈور بٹیل پوے جن توڑے چکے
 چا کرک چاہت سوانت جل جلیتی چاست بھو
 جیسے پھول گلکاب کو سکے ادھک لباسے
 تم پھرت چھن سون مردن کمان جیون بن توہ
 اوچھے کی حافظہ بھلا ہو بھی کون پریت
 ہم پکیتی تم کنول دل سدا رہو بھر پور
 نین اوٹ حب سے بھین پڑے نہیں جیوین
 حافظ جن سون شیل نہیں سونر بکھب سمان
 من راکھون ہون برج کے جی راکھون سجھاے
 جب برجے تب نارہن گئے پریم رس لین
 پیہ سورت چمت لاسے کے اب رو دین یہ نین

جوش دن من ہی سے تاکو کون سندیس
 سندھ مدھ جل بہت ہو گا گر کیسے سماے
 اب دنیا کی ریت ہو کھ دیکھے کی پریت
 تن من کو بہرکت کہے پرے ملن کی آس
 پاتی نیچھے کا بھو جب لون بلونہ آے
 ایک ایک اچھن پے دارون تن من پران
 حافظہ سائل ہوے گردن پاتی لکھی نہ جاے
 پریم سدھارس جن پوتن نہ رہے سدھ کوے
 سو جگ پاتی مون ہے ملے نہ چلمک آگ
 ملے ملے پریم سون مذی ناہ سجوگ
 حافظہ پھردہ ناچڑے پنج گانڈھ پڑ جاے
 ہم چاہن تو ملن کو نیچھے چست رو چکو
 تیسے پریت سسلی کی دن پر دن ادھککے
 تو سورت من سون بے دہی جیادوت موہ
 چار دوس مون گر پڑے جس بارو کی بھیت
 ہم پر کر پانچو ٹوکے سا نیرے کیا دور
 بیاکل جل بن ہن جیون تلچت ہون دن رین
 نا جانوں کیسہ کارنا کیو منشس بھگوان
 تینا برجے تارہن ملین اگھا رو جاے
 اپوس تے پردوس بھتے یہ دسوا سی نین
 بیری آگ لگے کے دوڑن پھر جل لین

ان یارے تیکے نکل نکلتے سے ورگ بان
 لٹ پٹ پاک دھرتی دھرے اٹھ لٹ لٹ بن
 جیتے مون لو پر پڑی سیام سلونی جوت
 سب کو من ہریت ہن حافظ میٹھے بول
 آج دو بچ و دیشش پیشش نکسویور
 مون من منسا یہ تی جیم نچاڑن پاسے
 کھ کر کلیم یاد سن نین بنیہ مون ہو دہ ل
 کھن میٹھے کھن اٹھ چلے کھن کھن ٹھاری جے
 تن دھن دھن دھن دھن دھن دھن دھن دھن
 احمد ست آمار کے گھٹ ہے سنا
 تم بن پیارے اس کو سینے دیکھو موہ
 میرن پیارے اس کو سینے دیکھو موہ
 پیارے میری تیند کی بات تمہارے ہاتھ
 لال پایکے پھرتے پھرتے گئے سب چین
 من مالا تو نام کی جیت رہون دن رین
 میرد من تو پے رہو تیرد من موہ ماہ
 رد ما دل ہیکے سکھی داکھی ہو یہ ناہ
 آج سکھی ہم ام شنی یہ پھاٹت پیسہ گون
 سو فوجون و دیش پیسہ آج سانس یتہ لیت
 من بھلاوت دن گویو ما کھن ہے رین
 تپھون ات بیا نکل پری برہ لیون لوٹ

لاگت سیٹ آئے کے پاچھے کھینچت پران
 کچھو یو سون کھٹ پٹ پٹ پٹ پٹ پٹ پٹ پٹ
 لونی لاگی جیت جیون دینہہ دو بری ہوت
 یہی منتر تم جا یہ لسی کرن ان مول پڑ
 تم نیتا رو میو کے آسے بھے اک تھوڑ
 بچھڑن انک جو دھ لکھے ناسون کہا بسا کے
 پیسہ بن تین تین رت کہون نہ مٹت جبال
 گھائل سی گھوست پھرے مرم نہ جانے کوے
 مانو کہون ناہتی و انکھ سون پچان
 پھرے نانش پھرے ہی جان اوتار
 تم بن نیند نہ آوے کیسے دیکھون توہ
 تم بن نیند نہ آوے کیسے دیکھون توہ
 اوت ہو تم ساتھی گئی تمہارے ساتھ
 جو کھ پیاس نیند لگی آوہ بانہ بھنے نین
 نین پیاسے درس کے نیک نہ پاوت چین
 دوو بیا نکل بن لے چین شہر یہ ناو
 شام دھیان ہیکے بے تاکی ہی پر چاہ
 پہ اوہیرے ہوڑے پہلے بھاٹے کون
 سورت آوت دھیان مون اٹھ اٹھ آو دیت
 کہا کرون کیسے بھرون بن دیکھے نین چین
 کا کر ہو پھر آئے تم جب تن جیسے جھوٹ

میرت مگ انکھیاں تھکین بھو حال بے حال
 پیارے تھرے درش کو چلا کرے چت نہت
 پریت ریت تم اگلی دئی سبے بسرے
 پر ت دن یان ادھکات ہر برہ تھاک تاپ
 ایک لکھے سے بھے لگے ایکے من ہرین
 سمن گلی سکوح ہر نہیں ملنے کو داؤن
 متر ملن سمن ہر نہیں حافظ کو و مسکھ
 حافظ پریم کے روگ کو اوکھ لاگت ناہ
 حافظ جی کے درس بن چت دھرت نہیں میر
 پیارے تھرے روپ کو ہی چھے عم چت
 نکست ناہن جان ہر پیارے تھری آس
 جو بن اُگے یان سکھی پو چھائے پردیس
 حافظ رجن کی کھی نیک نہ بھائی چت
 بر بھی لاگی پریم کی اٹھے کریے پیر
 حافظ کچھ چننا نہیں پڑو رہے یہ گات
 ہاڑ ماس کا نٹا بھے برہ روگ تے ہاے
 چھن دیکھے پیارے تے من نہیں نیک گات
 پران لے تھانڈو نذر حافظ تھرے ہیست
 بھانے سمھت نہیں رودت ہن یہ نین
 پیارے کیمہ کی پریت من ہمن دیو بسرے
 کلپ کلپ جیا جات ہر کل نہ پڑے ہیہ مانہ

حافظ جی کب آے ہن بیان پیارے لال
 جم لو بھی من مون چھے سکھ سمپت ادوت
 بیا کل نش دن چت ہے کل نہ پڑے اب ہاے
 تن جر کے کو ملا بھو جب سے پھرین آپ
 چتون چتون بھانت ہر کا جر تو سب دین
 نین ہی رس لیے پیری سگر دگاؤن
 پی بھرن تے ہوت ہر ادھاک نہیں کو دھک
 سبک سبک گر گر پڑے اٹھے کراہ کراہ
 سو پوچھے نہیں بات ہو ایس تھرے پیر
 دور بیٹھ دیکھا کرون حافظ جی اب نہت
 نین پیارے درس کے رٹ پیاس پیاس
 حافظ جی اب کا کرون کیسے ٹھہون سندلیت
 پریو سوئی پچان اب برہ دہر تن نہت
 ٹپک ٹپک آنسو اچو کین چت دھرت نہیں پیر
 پران آین تو جائینگے گون سے اُن سات
 رہے اکیلے پران ہن سو دویہون پٹھائے
 آکھن آگے تم رہو سدا بنے دن رات
 ہر پیارے من موہنی سو کاہے ہین لیت
 بیا کل حافظ درس بن تلپت ہن دن دین
 کہا چوک حافظ پری سو دیجے تھلاے
 برہ میں بیا کل رہون بھو جن بھادتا نا نہ

گوں رہوں تو پریم مون ہے پیارے دن رات
نش دن جیا بیا کل رہے برہ دیوین پھوک
ہم بیا کل تلچھت ہیان جیسے جل بن میں
رام کرے کون کا ہو سون یہ نینا رنجے نہ
حافظ ہم ہیری بھے سیت بھتی اب غیر
حافظ اب اتنے کون ریگھے تھرے نین
کیا اُر بھگے کیہو اور سون نین تمھارے جاے
رام کرے کون ناگین نرموی سون نین
حافظ اب کیہو اور سون لاگے انکے نین
پیارے درشن دیت تھے ہین اچتم نت
پکشی نیسنایار کے کون اُر بھگے اب جاے
نتی بھتی کون پریت ہم سون پیارے جاے
جان برت کون اور اب لاگو تھر دچت
پریم بچ گیسو ہتو نہ نفع جیسہ جان
حافظ گھائل پھرت ہون لو ہو ٹپکت نین

تو سورت نین بی حافظ سو بیری نہ جات
تم بھیرن سدھ جب کرون اُٹھے کریکے لوک
تم کون اتنے جاے کے حافظ جی رس لین
حافظ کوٹ اپاے پھر شر جھانے سر رنجے نہ
بھلی کری جو کچھ کری خیر پیارے خیر
پھر کا ہے ہمری سرت بسرے نادن رین
جو دیخو تم چت تے حافظ کو بسرے
پران جائین چون تلچھ کے اُن مین کی سین
یا ہی سون کم پریت کر تھین کیو بے چین
اب کا سون مینا لگے پھیر لیو جو چت
حافظ یہی کارنا تھین دیو بسرے
دھیر دھرے کم چت اب کہا کرے کہاں جاے
لگے گھٹا دن نیہ تم جو پیارے اب نت
اب او دھوا کٹی بھتی پران یو جیت مان
بر بھی لاگی پریم کی کل نہ پڑے دن رین

سورجھا

اُٹھ مانگے نین نین بان جا کے لگین
رٹت پیاس پیاس ورت سدھارس پیاسے
تم کینھی و پریت جان پڑی حافظ ہسین
کل رہن دن رین چین نین اک چھن پڑے
پران ہمارے یاس ورتن اسانچ رہے

لگے کال کو تیر تلچھے تھوڑی دیرو
پیارے ورتن آس نکست ناپن پران ہین
پیارے تھری پریت دن دن بیان ادھکات ہر
ادھک دکھی ہین نین حافظ جی سبلا نگ سے
گی بھوکھو اور پیاس برہ لیو تن لوٹ اب

کے گویا حال بجا لکھا کہ کون کا سون کہون
تن بھو بار دریت کٹ کٹ پرت کرار جیون
دن بیت اندھیرات چین نہیں لت چت
دن سرگت جم آگ رجنی جس کو پرا بھتی
پھر کت ہیں دن رین پر پس بھی اڑن کو
تلچہ تلچہ ہو چین روپ سرور دروس بن
اڑ دیکھیں اکبار اپنے پیارے جاے کے
جن تے تپن بھجات تے بدرالابی گئیں
گل گویا سگرو مانس کھرت ہو نکست نہیں
جکے نہیں برسات تنکو دکھ دو نو بھینو

چھن ہون پیارے لال حافظ جی بسرین نہیں
پیارے تھرے بہت انکھیاں تے ندیاں نہیں
پر یو پرہ کو پھر تم بن سب رت پھر گئیں
آن سون کیو گاگ جب سے تم کیو گون ۛ
پنکھ ڈلاوت نہیں اڑ دیکھیں تھر دور رس
جیون بھرے جل میں تم پھرے گت یون بھتی
بیگ دیو کرتار ان نیسن کو سینکھ بل
رہ رہ ہو دھندھات بن کی ڈاڑھی ٹھوٹھ جیون
وہ چتون کی پھانس کرک کرکے کر گئی
جن کو ہر برسات تنکو ہر برسات شبہ

بارہ ماسا سورٹھا

بھتی برہ تن باڑھ نئے نئے باور نرکھ +
من بھا دون تچ گیارہ آون کی نہیں سدھ کرت
بڑھی برہ کی پیر دھیرج رکھو شریر کو
پل چین آٹھو جام کل نہ پرت لکھ سکھ دکھ
ہیں بھو ہر پچار ہر بن تن من اور دھن
جیون گرکیم کو بھان سبتن تانے دیت ہر
راکھ پیے لگاے نش دن پریت بڑھالے کے
تم بن شیا م بسنت دیکھ دیکھ کلے ہیو
انسوارنگ گلال پچکاری انکھیاں بھینیں

ایو ماس اسارٹھ نہیں آے پر یہ پران پت
سادن بہت سینہ ہین جھولاوے کو سکھی
بھا دون بھر بھر نرندی تال اڑن لگے
کنوار کنور بن کام کل کرت ادسکھ ہرت
کاسک بار مبار مل کھیلست سب سکھی
انھن ات دکھ دان شتیل شتیل بیت کر
پوس پریم بہت لائے پیو پیارے بن کو ہین
ماہ ماس بن کنت کنھن کنھن سکھن بن
پھاگن مین بن لال پیرا بیرا نہ بھا دتی

<p>تن ڈولت جہ پات تھرتہ رہت تھرتہ کنیت لاکھ لاکھ اہلاکھ ہیہ اُنچے پیہ لکھن کو بیتے بارہ ماس تک تک پیہ نپتہ نت اودھو ہیہ سندیش کیو بہرون جہاے کے مگ جودت ہن نین حافظ کب لو آے ہو مکھونا کچھ کام بد نامی سے پڑی تم ہوے پر مہمان تعجب جو ایسے کرد</p>	<p>حیت چلت جب بات پیہ بھرن کی اے سکھی سکھی ماہ بیسا کھ لاکھون بن پھولے سمن جیٹھ جرات سانس شتیل درم کی چہا تر لو نڈلیو یہ دیش اب آؤ پر دیش سچ بکل رہون دن رین پیارے تھرے درش بن گادون دھرو سب نام پریت کری سی نا بھی ہم حافظ اگیان بھول جائیں تو ساخی ہو</p>
--	---

کبیت

۱۔ تارو ہو نکھا دپر ہلا د کو آبارو سدھ سادو راہیا کری پا درج لائے کے۔ کو جگنا تھ
ہاتھ دھرگز برج ناتھ پالیو بھج تہہ تین پندرے لجاے کے۔ بارن کری ہو نیک
یارن کے تارن مین کارن کہا ہو جگ تارن کہاے کے۔ جودت اسیتے ہو نہیں
سودت کتے ہو پر بھو ایسے ہی تے ہو کہ پتے ہو حوت لائے کے۔

۲۔ ہاتھی کے داتن کے کھو نا نہیں بھانت بھانت باگھن کی کھال تھی سشیو من
بھائی ہو۔ مرگن کی کھال کو اوڑھت ہن جوگی جتی پھیری کی کھال تھوڑا پانی
بھرائی ہو۔ ساہر کی کھال کو باندھت سپاہی لوگ گینسٹن کی کھال
راجا راین شہائی ہو۔ کین کو دیا رام رام کے بھجن بن مانس کی کھال کچھ کام
نہیں آئی ہو۔

۳۔ راجا تو گن راج کلج کے ساجن پے رنگ تو گن سیرچن کی لگن ہو۔ کامی تو گن
کام لو چنی کے نین پے دھنی تو گن دھن دھرت اگن ہو۔ کو تو گن کو رتائی کے
کھا بنے پے شور تو گن رن جھرت لگن ہو۔ سنت تو گن بھگوانت کے بھجن کو تو

کا ہو پے گن کو دکا ہو پے گن ہو۔

۴- دو پا۔ کیچے چت سوئی تیرے بیہ پت تن کے ساتھ میرے گن او گن
سے گنو نہ گوئی ناتھو۔ تو سون ایک تو ہی اور دوسرو نہ راجا رام تیرے ہی
رہے ہن لوگ سرز ناگ رے۔ سوئی بیت راگ جن کینھے تب جب جاپ
سوئی ڈربھاگ جا کو تو سون انزاگ رے۔ آپ تن دیکھے نہ دیکھو کر تو ت
سیری ادھم ادھار بے کی تیرے شد باگ رے۔ موسے
او پر ادھی ہن نہ تو سے ہن سہن بار موسے بزگتی ہن نہ تو سے گن
اگرے۔

۵- جب تے ہارے بران پیارے ہن پر ہارے آت دھیر نہیں دھارے
جات پیر ہیہ مین جگین شیتل سمیر بھو تیر کا لندی کے تیر بیر بل بیرو بن نیر
ورگ تے ڈگین۔ کیسری سان جب برہ پڑی ہو بھان جوگ گیان او مینڈ
جو تھ بت ہی بھگین۔ بولی کو کلان کی کرے ہن شول ہول ہین ادو دھویہ کدوب
کے پھول گوئی سے گین۔

۶- پیاری پیاری سورت تھاری نش دوس پیاری ہر دے بست موسے
بسرے نہ پل ہو۔ دوس پرس بن ترس ترس رہن نین کر اپنے سونا ہن ہیہ
کل ہی سدھ آئے چاتی بھائے حافظ جی ساری باتین نین سے شوچ بس
بجئے ات جل ہو۔ جے کے تنگ مرے دیپ نہ جانے کچھ تھی یہ کینھی پیارے
تم نے شل ہو۔

۷- گئے کہ آون نہ آئے یہ سادون مین ادو دھو مین بھاون بھلائے رہے ہن تھین
ہوے رہن بھال بال برج کے گوپال نیارین ون نین تین اپار دھار ہوے
بھین۔ بٹھ جن پونج ٹھام جھنا کچھ دھام چھٹا شام پاپن وہان سٹھات

سویات نہیں ہر کہیں۔ گرجی ہن گھن گھور کر سچ ہن بن مورند کے کشور سن
عرضین آجو نہیں۔

۸۔ کارے کارے باد روڑا وانی لگت اب داد کی دھن سن بھولی دشاتن کی۔ پونہ
کی جھک جھک چھوڑ پور بانی کرے ہرے من مور شور چھون اور بن کی۔ ہری
ہری لٹکا کر اد بن گھری گھری یاد اندر گوپ لکھ لال گنج مال گن کی۔ نند کے کمار بن
لاگین اور آرا و دو پھیا پکار جھک جھک گرن کی۔

۹۔ سادن کے ماس من بھاون کے سنگ پیاری اٹا پرٹھاری بھتی گھٹا اندھیاری
مین۔ دامنی کے دھوکے چک چوڑے ورگ کب ناتھ چھین سون مڑو بے
پیائک واری مین۔ کوٹ رت دارون ایسے راوہا جو کے روپ پر بھارتک
گھاشنک شچی کے نہا لای مین۔ پاک رہی ہس جاگ رہی جوت لاجن مین نہہ بھو
نہہ مہہ بھو بیت سازی مین۔

۱۰۔ بھورے کہ سناچ اور بن ہی کہ مگر انچہ سال ہے کہ ماس یہ جام ہی کہ چھن ہی ہم
کہ گریم بسنت ہی کہ پادس آرد بھوم ہی کہ گن سمیر ہی کہ تن ہی۔ آگ ہی کہ پانی نیند ہی
گلدیورانی چلی ہی کہ تھل بد جگ ہی کہ کھن ہی۔ اند کو کند نرند کو دلک کھ اند
انگ بھو لورات ہی کہ دن ہی۔

۱۱۔ جو جو جو درگ شور شور شور کھ چور چور چور چوڑ چکھن چے گئی۔ جھک جھک
جھانکن جھوڑ کھا جھانک جھانک جات تاک تاک چھن سے تیرتن دے گئی۔ سومت پر
بین کھ چندر سون ادودت ہوت مرد مسکیان مین جھوڑ چت کے گئی۔ لگ لگ چن کوچن
سون ہیر میر لاگی سی لگائے کے لپٹ من لگئی۔

۱۲۔ ڈارے کون تھنی لہارے کون لگی کو بھارت اکل بھارے کون ماکن مٹا دی۔
بھرم بھرم آوت چون گھاتی تو یا ہی لگ پریم پائے پور کے پر باہن منو بھئی

چہرے گئی، دونوں کون کا چہرہ کو دیوگ جہاں بار بار کل بسو رہت جی ہی ای ہو بچ سراج
ایک گواہی کون کی آج بھوری تے دوار پے پکارت دہی دہی۔

۱۳۔ دو ہا تو ہی نہ ہو ہی لگیو ہی ہی بھاؤ۔ ان آئے آوے نہیں آئے آد آو۔
نہیہ کے نہیں کے جب سے نظر ملی تب ہیں سے چت کو تو لگیو ات جاؤ
ہو۔ ملت ملت من مل مل ایک بھیو پر یو پریم پھند کو انو کھوار چھاؤ ہر کے
نہ سکت تیر دہی نہ ہو ہی اتامیرو ہو گیکو کچھ ایوئی بھاؤ ہو۔ تیری آن
آئے آن آوے ہوئے رہت ہوئے آئے آئے جات پیارے تن
آؤ ہو۔

۱۴۔ باجی اٹھ دھائیں باجی دیکھیے کو دڑی آئیں باجی مرجائیں سن تان گردھر
کی۔ باجی نہ دھرت دھیر باجی نہ سنبھارین چیر باجن کے برہا نل
ات بھر کی۔ باجی ہنس بولین باجی کرت کلو لین باجی سنگ کی ڈولین
سہ رہی ناہن گھر کی۔ باجی کہیں کہاں باجی باجی کہیں کون باجی باجی
برج بانسری تو ساؤرے سنگھ کی

۱۵۔ جل کے نہ گھٹ بھرن ہگ کی نہ پگ دھرن گھر کی نکچہ کرین بیٹھی بھرن
سانس ری۔ ایکے سن نوٹ گئیں ایکے نوٹ پوٹ بھینن ایکے کے درگ
تے گلے آئے آنسو ری۔ کہیں رسلیک سویرج نیتن بدہ بدہ حک
کھائے ہاے ہوئی کل ہانسری کری آیاے بانس ڈارے کٹاے تاہ
آپچے گو بانس نہیں باجے پھیر بانسری

۱۶۔ ات تے کھائی لوکا تین کے سکھان لینے کہ چترانی کیل ہو ری کی چائی ہو۔
ات برکھجان کی کماری سکھائی آئی گن آلی میں رسائی سے شہائی ہو۔ لالین
گلان کی لالین پے ڈارین موٹھ چلین پککاری سکھ کاری دھون گھائی ہو۔

کیس کو سائے مسزنگ ینہ سر سائے ڈارین مانو بر سائے بر سائے بھر لائی ہے۔

۱۷۔ پوری پوری کیرت غیر بھر جوری لینٹھے کوری کوری پھرین گوال بال سہرائی

ہے۔ تائین نند لال لال چیرازی دار دھرے گرے بجاوت بشل بنال
کی سہائی ہے۔ کیرت کشوری سنگ گوری جو تھ جو تھ مل بھری انوراک پھاگہ
شیام سون چائی ہے کیس کو سائی مسزنگ ینہ سر سائے ڈارین مانو بر سائے
بر سائے بھر لائی ہے۔

۱۸۔ سیدہ شری سکل کن کن کے ندھان شجہ گیان گھن بدھ مان ظاہر چھان

ہیں۔ وویا کے اپار جگ پادوت نہ پار کوئی سیر تاسوہ سبھ سندھ کے
سمان ہیں۔ شیل وان دھرم وان ات کرنیم وان جگ مت اسلام
صاحب سبحان ہیں بنا پور تالاکر پاشھک سور گھونا تھ نام شری محمد
حفظ اللہ خان ہیں

۱۹۔ بھاگت جنود اپاؤن پڑون مین تھارے اددھو کیو یہہ بھجائے میسری

بتی کنیاسون جاوون پدھارے پک گو کلائے پران پیارے گوگل بچارے
بھو مکھے پھرین تاسیاسون۔ پادین دبل پیر بھراوین گیہہ دھاوین ہوا دھیر نہہ
لاوین نہیں گیا سون سوکھ ہے کچ پنچ گھت نہ بھو نہ بھیراے ہو بل بیریکے
رہو جائے میاسون۔

۲۰۔ پران کے ادھالے میرے بارے کو بھو راے لاوین کیو یہ بھجائے اددھو پیارے

بل بھیان سون۔ دادون کی بات تھیں بھول گئی میرے تات کھات نہیں
دہی بھات ار بھجے جنیاسون۔ کھلیت انگ بھرے سنگ سکھا بالن کے
لالن کیون روس رہو سبج کے بسیاسون۔ بوڑت بنھا رو دھار نہا دھار
گوں گوال کیے ایک بار پار کر پامائی نیاسون۔

۲۱۔ آج اہلی ماتھے سے سوینیدی گرے بار بار کھ پر موتن کی لڑی لڑکت ہو۔ دھرت
ہی پگ کیل چوڑی کی نگس جات جب تب گانٹھ جوری ہو کی سرکت ہو۔ جان ناپرت
نیر ہلا و پردیش پیشش اُسے جن سون انکی درکت ہو۔ تنی تن مرکٹ کر چڑی
چرکت انگ ساری سرکت اکٹھ باتین پھرکت ہو۔

۲۲۔ سو جنت نہ وار پار گھو پریم ہو اپار ملن اٹھواہ دیکھ دیسرج اڑات
ہو پاتی کو آدھار پانی پرست سینہ سندھ ہر ہار مانجھ ہیرا ہرات ہو۔
قول گنی بندھ ڈھونڈھت رتن اودھ مورت مرج والی نیک
ناقرا ت ہو۔ ایک بیر بائچ پن پھیر کھول پھیر بائچ پائچ پران پیاری
بوڑ بوڑ جات ہو

۲۳۔ کل اچھا جیسے سورج پرکاش ہو سکا کدا اچھا جیسے حیدر مار پس تین بھون
اچھا جیسے آگم لبنت جان سورن اچھا جیسے برکھا سرس تین۔
ہنس اچھا جیسے مان سر بیچ ہوت سادھن اچھا اچھا آوت ارس تین
سکو اچھا یہ بھانت کر ہوت ہے ہر و اچھا پیاری آپ کے درس تین۔
۲۴۔ کیتے راج کالج دیکھے سکھن کے ساج دیکھے دیر گھ ساج دیکھے کھرے کھان
پان میں۔ دوج بلدیو کہین دانن کے دان دیکھے مانن کے مان دیکھے
دھیانی دیکھے دھیان میں۔ سندھ رچال دیکھے بڑے بڑے مال دیکھے لال
دیکھے تون جون پوری پوری تان میں۔ دیکھے سب لیکھے ہن الیکھو ایک یہی پر
بھوتر کے ملن سم سکھ تاجان میں۔

۲۵۔ دو ہا کہا کہون داکی دشاہر پراغن کی ایش سبرہ جوالی جبرو لکھے مرہو
بھو اسٹیش۔ پیالے من موہن تہا ہے پچڑے تے پرکھیان کی کساری
بھئی کھری کل تکان ہے۔ جل بن بن جیون بجل تلچھت ات کھے

کب کرشن ایسی ہوت آں بان ہے۔ جیون جیون کریت اپچارن کی بھرتیوں بڑھت
دونی سیر رہے آنکھیں ہی پران ہے۔ برہا کے جوالن سون جربے کے لکھے داکو مجھے
کو بچن آس کے تھان ہے

۲۶۔ چھانڑے ہو بہار پیارے بندا بن کچن کی چھایوری ودیش نہہ کجا سون کر دہو
پانی ناسندیش ہیست ٹھیو برج گوپن کی ایسے نظر شیا م شیل پریت ہست
ہرو ہے۔ نندن کب یا ہی دوہا سکل برج سودو ہے بھاوت نہ موہ کچھ کرشن چپت
دھر دہو۔ برہ اور سالی سن کام بان جالی سن آلی برج خالی بن مالی
بن پندہو۔

۲۷۔ چندر برج چندرھیل کیل سون ملی نایکا ایک دیکھی چتر نار جیسے جیسے کی کلی نئی۔
نرکھ پھولے ہرکات آندناڑ سات آج بھنپٹ ہوئی ہے دھن جیون بھلی بھلی۔
جیسے اچانک دیکھ سونی کھو رہن سکیانی دوڑ داہنی گلی گئی شیا م
کھی ٹھار بھی ہو ٹھار بھی ہوتے جاؤن سنے جاؤ سنی ہے جو سنی ہے جو
کستہ ہی چلی گئی۔

۲۸۔ بھول گیو گیان دھیان سیکھ لیو گوین کو پریم سون گن ہرٹ چلے گئے جوگ
جریو باڑو برہا دیگ شیا م کو بڑی بسا رادھا چھلن چلے گئے بگرے
سنگار اور ابھو کھن انیک بھانت چکرت بھاری رس رنگن رسلے
گئے۔ لاگے مین بان بھئے بیا کل ندان ادو ہو آئے گردو ہون تھے سو
چیلہ ہون چلے گئے۔

۲۹۔ امج پٹان پھیل پھوٹ پٹان جیسے دھاوت مٹان چھب چھاتی ہے
پٹان کی چا ترک رٹان ندی نداد پٹان جل جبگل پٹان مہا مارت
اٹان کی۔ بھوبت پٹان بوندچو اٹ لٹان کچھ تن پٹان مانول مٹان گھٹان کی

۳۰۔ سو کی تان اوڑھے کسی پٹان اور ٹھاڑھی ہر اٹمان لہریں لیت ہو گھٹان کی۔
 نزل نویلی کہا جانے کام کیلی یہ کال لو تو کھیلی ساتھ سکھن شہانی جو۔ راؤ رے
 رسک ریش راس ہو سے کیجے بس یوس بہار رس کون رسکائی جو۔ کینھی
 چین برکھائی تب کیہوں بیری کھائے سکھ دے سکھائی کب راج آج آئی
 جو۔ ست پھول کیسی مال کھلائی حباے بال اتر نہ ہو جیے لال چا تر
 کھائی جو۔

۳۱۔ شوچ ہو نہ ماگھن چو راہیے کو شیونا تھ شوچ ہو نہ نیر بھری گاگری کے ڈھارے
 کو شوچ ہو نہ دودھ کے لٹا پئے کو گارن کو شوچ ہو نہ میری بیر چہرہ ڈارے
 کو شوچ ہو نہ موتن کی لڑی چٹکائیے کو شوچ ہو نہ تیری سوٹھ مالک نے مارے
 کو۔ شوچ ہو نہ روکھی روکھی ساؤرے کی باتن کو شوچ ہو سکھی ری ایک
 آوچک سدھارے کو۔

۳۲۔ گونے کے سدن گن گور تیرے ساسرے تے شہو گڑھی سودھ کے سدریو
 لکھ آہو ہے۔ حال ایسے کال سون نہال کروڑان ہے جاے چاہئے سن
 کے چتر چین پائیو ہے۔ کالہ ہی ادگھارے سیس پھرت سکھین مدھ کہت
 کینید راج آؤرے رنگ چھائیو ہے۔ آنچر کو کر یو اچانک ہی میری آلی مین
 نہیں سکھائیو تو مین مین ہی سکھائیو ہے۔

۳۳۔ ادو دھ تیرے یار ایسے ہوئے مین رجھو ار جاے جاتتی پچا رجو تو سودھو ہو
 نجا یو۔ کرتی پچا ر بھانت بھانت کے بھلے بھالے تیتی بڑی بات
 ہتی واکو اٹکائیو۔ گوال کب ٹپیں پے ایک ایک ہانڑی باندھ نیکی تن
 موہن کو کرتی رجھائیو۔ یا تو کون کو دھوڑو یا تماش کر سکھ لیتین سب
 ہم کو ترستا ہو۔

۳۴۔ گوپن کے کاج جوگ ساج دے پٹھایو اودھو آدھو آدھو نہ لاج ڈھٹھیر پرائن ہو چھے
برہمن دیوگ برہمن بھوکن بن تار سلوک لوک لاکھن دیوچے گول کب کے کون
کاٹھ کی یہ کھائی کٹے پے لگا دے لون کاٹن ہو چھے۔ کنس کی جو چیری نا کو چلا بھو
آپ جابے ہین بھج سی جلی اپنی کیو چھے۔

۳۵۔ کٹے جو قرار سو بسا دیے دغا وار نند کے کمار سنگ کو سچو گنی بنین۔ کون کھ
لیکے اودھو آپکو پٹھایو یہاں کیسے کیسے بائین ہاے سنگ لو گنی بنین۔ گوال
کب یاتے ایک بات یہ ہاری سن چکے کہی ہے تو سون یہ کہ بھو گنی بنین۔
کو بری کو کاٹ لائے کو بڑشتا بی دیو ٹو پی کرتا کی سب گو پی جو گنی بنین۔

۳۶۔ روپ مین کسنا ہین راگ مین کسنا ہین لاگ مین کسنا ہین لاج ہو کی گھیری ہین۔
رنگ مین کسنا کسنا اومنگ ہو مین پر ن کے پر سنگ ہو مین پر م گھیری
ہین۔ گوال کب ہا دین نہ بھا دین کسنا ہین چاؤ مون کسنا چلاک ہو تیری
ہین۔ تین چن کسنا اودھو کا ہو کی نہ کو بھیاں نا مین نہ ذاتا اور کا ہو کی نہ
چیسری ہین۔

۳۷۔ اورے تردتی تیری سدھ بدھ کون لے گئی کمان پریت ریٹ پلچلی جو کھلی
ہے۔ جوگ دے پٹھایو اودھو آو اودھو آو سنا ہو ہین سب سمجھا ہو بھلو تیرو
یہ مہیلی ہے۔ گوال کب ہم تو دیوگ جوگ دھار چکین تو ہی کو مبارک ہو ہے
جوگ اور سیلی ہے۔ کو بری کو کان پھاڑتا تھو موراکھ لائے چلا بنوتا کے
پا بناؤ تاہ چلی ہے۔

۳۸۔ کھیلے کھیلے سخریلے سخریلے سے کٹیلے او کٹیلے کھیلے کھیلے ہین۔ روپ کے
لو کھیلے کھیلے انیلے برچھیلے ترچھیلے سے کھیلے او گیلے ہین۔ لک کشتوچی
کھیلے گریلے سنو ات ہی ریلے کھیلے اور گیلے ہین۔ چھیلے کھیلے ریلے سے

نشیہ آلی نین مندلال کے نچیلے اونگیلے ہیں۔

سوتا

۱۔ جاہے سمیر کی چھار کرے ارچھار کی چاہے سمیر بناوے۔ چاہے تو رنگ تے راو کرے چے راؤ کو دوارہ دوار پھراوے۔ ریت ہی گزنا زہ کی کو دیو کہیں دنتی ہوہ بھاوے۔ چنیٹی کے پاتین میں بانڈہ گیندہ چاہے سمندر کے پار لگاوے۔

۲۔ ہوے ات آرت میں دنتی ہو بار کری گرنارس بھینسی۔ کرشن کر بانڈہ دین کی بندہ سنی استی تم کاہے کی کینھی۔ لیچھو تے رچک ہی گن سون وہ بان لبار منوں آب دینھی۔ جان پری تم ہون پر بھو جی کل کال کے دائن کی گت لینھی۔

۳۔ رہے رام روتا شری کرشن بوتابے جہم لے لے کمان وہون چھپانے۔ رہے پنڈوا کو روا جادوانا کمان وہون گئے تے نہیں جات جانے کہیں چیت رائے اینکے گنی کو لکھو رہے بے ی زمین کال سانے۔ وہرا کے کلائے یہی جو سنورے پھرے تے پھرے اوہرے تے جانے۔

۴۔ جاپ چھو نہیں منتر پھنوت نہیں بید پوران سینو نہ کھانیو۔ بیت گئے دن یون ہی بے رس موہن موہن کے نہ بھانیو۔ چیر و کھاوت تیر و سداپن اور نہ کو دین دوسرو جانیو۔ کے تو غریب کو لیو تو زور تو چھوڑو غریب تو از کو بانیو۔

۵۔ کاہے کو رہے من شوچت موچت سان ستان سو نہ گئی ہو۔ کرم کی ریکھ گئے نہ بڑھے یہ جانت ہو نہیں ریت تھی ہو۔ تہہ تے من شوچت تو اپنے

سپنے نہیں اڑتے اور بھتی ہے۔ نر سے جن دیہورے دیہو کو اب دے دیہی
جیہہ دنیہہ وئی ہے۔

۶۔ آج سجا بن ہی گئے باگ و لوک یسوں کی پانت رہی پکسرتاہ سے تہان آئے
گوپال تنے لکھ اور وگیو ہیر وٹھک۔ لے دوج دیو نہ جان یرو دھون کمان تہسہ
کال پرے انسوا جگ۔ توجو کے سکھی لونوسر دپ سومون انکھیان مون
لونی گئی لگ۔

۷۔ بھرے بھلے لندن دیکھتے تن بھول رہن کم بھانیاں۔ دوج دیو چوڈنے
لمتان چنے ہیہ و میر و ہسرن کم کاغیاں۔ ہر پائے و دیس مون جالے
بےسج ایسے سمیج کاغیاں۔ من بورے نہ کیوں سمجی اب تو بن بورین۔
بسا بن آغیاں۔

۸۔ بھوم ہری چون اور بھرے جل ہے ستھری رت آئی اسٹھی۔ مٹھی ہما وھن
مورن کی کب راج سنے سبکی مچ بار مٹی۔ جھولت گوپی گوپال لے برک بھان
کے آگن بھیر ہو گاڑ مٹی۔ ہو رے ہری سن واکی بٹا بھر پھر گھٹائین اٹھا
پر ٹھاڑ مٹی۔

۹۔ آئی اسٹھ کی کاری گھٹا گھران گے بدرا چون اور تے۔ دوج جو کنت
ودیش گئے سدھ پائی نہ نیک رہی بک میر کے۔ امرے سجا بھنگ کے
مردین کے جو سکھی کے شیر کے سونے سے چوچ مڑھے ہون تیری بل جیون
پیپا پیپا کو پھر کے۔

۱۰۔ آوت کاری گھٹا ات سوا لگین بک پانت ادتے ات موتی لڑی۔ ات داسن
ونت یکین اتے سر چاپ اتے ات بھونہ نئی۔ ات چا ترک کو ا پیو
پیورٹین بھرے نہ اتے پیو ایک گھری۔ ات برندا گا دھاتے انوان

برہی تے منو گھن ہوڑ پری۔

۱۱۔

پان دیو ہنس پیاری کو پیارے سو پیاری ہو لکھ بھوین مردری۔ بانہ گئی
لیجائے لاسوری ناہن کری سکیانی کشوری۔ توری نجات سکھین کی کان مسودی
دھنٹائی کری نہیں تھوری۔ لال جیون جیون چتوے سیتہ کو تیتہ تیون چوت
سکھین کی ادوری۔

۱۲۔

گونے کی رات ملاے دیو سکھیان اٹا پر روپ جواہر۔ سوے گیو پھلی ریتان
بھر آتے بھجے سن گجر گاہر۔ پیت پٹی چو نری بدلی تہہ لاج سون لاگت چو ر
سون ظاہر۔ ہون کے کونے سے دے نہ کر دین اور دے نہ بردھے
سے اوت باہر۔

۱۳۔

سا بنی کو ہم سون من موہن کا کے کے تم پریت جی ہی۔ آنکھن دیکھے بنا
نہین چین سو پریت کی ریت کہا بیری ہی۔ کہا کچھ سو ہی سے چوک پری تھرے
چیت کی جو چاہ گھٹی ہی۔ مین کپٹی کہ دھون تو کپٹی کہ تودہ کپٹی جیسہ ایسی
گھٹھی ہی۔

۱۴۔

چوٹی سی نار چتے چلی موہن روپ کی اگر جو بن بوری۔ تھوڑے سے
کیش دھرے چھتیاں پر جھانکن جات بھر دھن دوری۔ گوری سی بال بنی
کھ چند منو بک پانت گھٹا گھن گھیری۔ کہین کب گنگ اٹھو نہ نندائے لیجاؤ
اُتے بھروری۔

۱۵۔

یہ پریم گتھا کہ بے کی نہیں کہ بے اسی کرو کو دمانت ہیں۔ پن او پر دھیر دھراؤ
چو تن روگ نہیں پہچانت ہیں۔ کب ٹھا کر جاہ لگی کس کے نہیں سوکس کے
اُرا نت ہیں۔ بن اپنے پاؤن بیوانی گئے کو تو پیر پائی نجات ہیں۔

۱۶۔

گوکل کو بسبوتہ بھسوان دیکھو لوگ کلنگ لگاوت۔ مین نہ سنی ہر کو ل

سر روپ کہیں سب تیرے لیے ات آوت۔ جو یہ سانچی کری سب ہوں مل تو تینو ناتھ
سے بن آوت۔ رنی وہ منج سے پھری نہاں سوہ شکار نہ بھاوت۔

۱۷۔ اس کا بھادت کو سمجھے ہر نامی کو بچ تو چلی رنی۔ تب تو اتونہ بچا کیو یہ جال پر سے کہو
کے چکی رنی۔ کوٹھا کریں رس ریت رنئی سب بھانت تپی برت کو چکی رنی۔ اری
نکی ہری جو بری ہتی بھال میں ہونی ہتی سو تو جو چکی رنی۔

۱۸۔ چوٹ لگی ان نین کی دن ہوں ان کو رن سون کو ہتی ہو۔ دیکھت میں۔
من موہ لیو چھپ ادٹ چھروکھن کے جھکتی ہو۔ دیو کے تم ہو کپٹی تر چھی
انکھیاں کر کے تکتی ہو۔ حبان پرے نہ کچھو سن کی بلھو کب ہوں
کہ ہیں جھکتی ہو۔

۱۹۔ جا کے لگے گرہ کاج بچے ارات پتاہت ساتھ نہا کہیں۔ سنگ میں لین ہوے
چاکر چاہ کیے دھیرج ہی نہ آدھیں ہوے بھا کہیں۔ تلپت میں جیوں نہ نہا
میں مانو دنی برچھین کی سا کہیں۔ تیر لگے تلوار لگے پے لگیں جن کا ہو کی کا ہو
سون انکھیں۔

۲۰۔ اپواد سے تم کیو کہو ہم نیک نہیں شک انت ہیں۔ وہی پھیل چھیلے کی چاہیں
تین دوج پریم کی بارنی چھانت ہیں۔ وہی پھونک کے پاؤں دھریں سگری
اپنے کو سدا جو کھانت ہیں۔ نہیں کاج بھیلے او برے تے کچھو ہم جانت
میں کہ اجانت ہیں۔

۲۱۔ ایسی نہ کی سنی سنی گھن باڑھت جات دیوگ کی بادھا۔ تیوں پرما کر موہ کر تپ
تے مل ہو نہ کون مل آدھا۔ لال گلال گھلا گھل میں درگ ٹھو کر دی گئی
روپ اگا دھا۔ کے گئی کے گئی چٹیک سے من لے گئی لے گئی لے گئی
رادھا۔

۳۳۔ دے کہہ شیرنگارن تے ہی باغ نہ کوئل آون پاوے۔ موند جھرد مکن مندر کے
میانل آے نچا دن پاوے۔ آو بنا رگھنا تھ نسبت کو ایو نہ کوئو سنادن پاوے۔
پیاری کو چا ہو حبیبو دھار کو گاؤن مین کوؤ نہ گاؤ نہ گاؤن پاوے۔

۳۴۔ بالم لال ودیش گئے تھک ایسی جری ہم کام کر اکین۔ جو چوریاں کر آوت ناہری تے
چوریاں جھین بھور پھر اکین۔ عالم لال و صورت بالم بولت ہی پیو اردھر اکین۔ کچلی
مین کچ لیون ہلے کہ گئے بند ٹوٹ تڑاک تڑاکین۔

۳۵۔ کوؤ کہے کل کی حج کان اردو کو دے کہے مین باز نہ ایون۔ کوؤ ہنے کرتاری بجائے تو کاہو
کی سیکھ سے سیکھن جی ہون۔ سالور درو پ لبوار ناخج سو دیکھے بنا انسوا برے ہون
لاگیو لاگیو کلنگ سکھی اتو مین نشنگ ہوے انگ لگے ہون۔

۳۶۔ نہ بھو کچ روگ کو جوگ دیکھات نہ بھوت لگو نہ بلاے لگی۔ نا کوؤ ٹوٹو ٹوٹو ٹوٹو کوئو نہیں کاہو
کی گنھی آپاے لگی۔ دو ج دیو جو ناحق ہی سکے ہیہ اوکھ مول کی چاے لگی۔ سکھی
بیس بے نش یاہ کوئن بن بوے بسنت کی باے لگی۔

۳۷۔ یون البیلے اکیلے کون سکمار سنگارن کے چلے کے چلے بیون پرا کر اکین کو ارمین
رس جین بے چلے بے چلے۔ اکین سون تبراے کچھ چن اکین کو من لے چلے چلے
اکین کو تک گھو گھٹ مین کھ ہوڑے کھن دے چلے دے چلے۔

۳۸۔ جن کوست نیکنہ نہارت تھے تنکو انکھیاں اب رووت مین۔ کھ کوئش واسراے
ری سکھی انوان کی دھارن دھووت چن۔ گھن آنز جان بھوون کو سپنے بن
پاون نہ کھووت چن۔ نہ کھلی مندری جان پڑین کہون دھووت بے جلی کہ دھوون
سودت چن۔

۳۹۔ شب شک تجے گر لگن کے کل کان کی آن نہ آنت چن۔ کر کوٹ آپاے
بجھا دے گوؤ اپنی ایک نیکھ ٹھانت چن۔ پریش جو اور بخانے کچھ اک پریم کو

نیتو بچانت ہیں سیکھی پیاری تمہاری ہزارے بنا لکھیا دکھیا نہین ماست میں۔

۲۹۔ دو پا۔ مودہ بھر دو سو ریکھ ہیں او جھک جھانگ ایکبار۔ روپ ریکھا دن ہار دہ یہ نینا ریکھوار۔ سندر جو کئے تو تو تون پرین ایک نند دلا ردی ہے۔ جا میں کسا کنا دت ہے کچھ پریم کو نپتھ نیاروئی ہے۔ نیک جھروکھا ہوے جھانکو بلائے تون مودہ بھر دو سو تماروئی ہے۔ ریکھوار میں تو درگ ریکھیں گے وہ روپ ریکھا دن ہاروئی ہے۔

۳۰۔ ہے ہیہ رہت ہے جی نئی جگت جگ جوے۔ ڈھیٹھ ڈھیٹھ لگے دی دنیہ ڈوہری ہوے۔ دیکھت دیکھت ہونہ لی کل پریم مروڑا دٹھی ات بھاری دیکھے بنا دہاے کچھ پن ہاروئے ات ہوت دکھاری۔ بیا کل ہوے اکلاے مامر جھائے رہے نش تندر بھاری۔ نین لگے تن دوہرو ہوے انوکھے سینہ کی ریت نہاری۔

۳۱۔ اب تو جو بھئی سو بھئی ہم واہی میں آتند لیو کریں۔ ان کاٹن کی یہ بانی ارے تیراں سدھا مدیو کریں کب رام کہیں ابھرام سرور چنے چتہ واہی تون دیو کریں سیکھی ہون وارنگیلے کے رنگ رنگی یہ چائین چو چتہ کیسو کریں۔

۳۲۔ آج لو جوئے تو کہا ہم تھرے سب بھانت کہا دین۔ میرا وارہنور ہے کچھ ناہیں جے بھل اپنے بھاگ کے پا دین۔ جوہر چنڈ بھئی سو بھئی اب پران چلو حسین تاسون سنا دین۔ پیارے جوہر جگ کی یہ ریت دداع کے سے سب کٹھ لگا دین۔

۳۳۔ دل ساچو لگے جیوہ کو جیوہ سون تیوہ کو ت کو پونچاوت ہے۔ بلی ہنس پھنچے کتا ایل کو اڑو چانگ سوانت کو پاوت ہے۔ کب ٹھا کر یون بچ بھید شونو۔

اگر جہاد سون ستر جہاد ہے۔ پر مشرکی پر تیت ہی ملو چاہے تاکو
ملاوت ہے۔

۳۴۔ سن بول سہا دن تیرے اٹا یہ ٹیک ہیہ مین دھرون پے دھرون
ٹھہر کھن چو پنچ کھا دن بن مکنا ہل گوندہ بھرون پے بھرون۔ توہ پال
سربال کے پنجر مین ارداو گن کوٹ ہرون پے ہرون بچرے ہر تھہر مین
توہ کاگ تے نہس کروں پے کروں۔

۳۵۔ گئے جب تے بر جراج اوتے تب تے بر ہاگ منو بھو بے لیا۔ ہون بلد یو
ہنسا رہی توں للی کن کھن کو پر ن چوے لیا بھیا کروں جو پھیرا
بے اپھاسن کے سنگ مین سٹھ ہوے لیا۔ کو کن لاگی کٹاری بے جنون ہر
پری ہر قصا مین کو تلیا۔

۳۶۔ دو ہا۔ نہ نہ نین کو کچھ اے بے بٹری ملاے۔ نہ نہ بھرے نت پرت رہین
تو نہ پاس بچاے۔ ایک پلو نہ کھن لکھن لکھن کھے کیہ لاگی چٹی نہ نہ بھرے
مش دوس رہین نہ مٹے تو بھور تر کھا آپٹی۔ آٹھ جام پتین
سریں اپچار ہو سون نہ گٹے نہ گٹی۔ یہ پریت لگی نہین آنکھیں کو کو دپا دک
بیادہ پرے پر گٹی۔

۳۷۔ دو ہا۔ مری ڈری کہ ٹری تھا کا گھری چل چاہ۔ رہی کراہ کراہات اب
کھا نہ آہ۔ ایسے کو چاٹو دیش گیو ہر جو کہوں بھرے نہ گھری ہے۔ ہاے
یہی رٹ لالے رہی گت یاگی گتے مت میری ہری ہے۔ بال دیو ہر جاگ
بھری بیکراہن کیوں اب ہی بھری ہے۔ پیر ٹری کہ ٹری ہے مری چل دیکھ اری
کیا دور کھری ہے۔

۳۸۔ مرن بھلو ہو برہ تے یہ بچار چت جوے۔ مرن مٹے دکھ ایک کو برہ دہون

دکھ ہوے۔ نیک ہی کے پھڑے سب ہی سکھ ساج بھئے دکھ دایک بھارے۔
تینیں نیر جھری برین تر سین چھتیاں بن پران پیارے۔ آلی دیوگ تھوڑے بے تے
مجلو مرلو بن مانیو ہارے۔ ایک کو دکھ مرے سٹ جات دیوگ مین ہوت ہیں
دو دو دکھارے۔

۳۹ پڑے دن سین چمن ایک نہ چین بھئے ات ہی پنج مین دکھاری کھسون دکھ کو لون
سوں اب حافظ ہوں دھن مین مین تھاری۔ ہاے دلی سو بسا ر دلی کو کواہ
بھئی تقصیر جاری۔ مین کے بان جو مارے مین تان تو آن کر دہست پران
پیاری۔

۴۰ چاکم سو کر مین ات شور اٹھے مگن گور ہر شام گھٹا چکین تجری ات جو رہبری
ارو لاگی جھری لی ٹھاٹھ ٹھاٹھ شوک بھری بچھا پادے کھری برو آگ جھری
شر کو لے لٹا۔ کراہ کے ہاے کرے پھٹاے سو حافظ دیکھ کے
سوئی اٹا۔

۴۱ ہمین چت چین نہیں مل ہو جب تین وہ پران پیاری سدھاری۔ پھکی لگے
سگری شکھ سمپت ایسی بھئی برا ادھکاری۔ جگت نہیں ملے کے چلے
اُرد پریم پر باہ لٹھے ات بھاری۔ لاگی سولا گین میری انکھیاں ہیہ سر پریم
بنو رکھو تم پیاری۔

۴۲ باجی تھی من موہن کے کھ تادون نے من موہ لئی ہو۔ گھائل سی گھروں گھر
مین آیا وادون نے میری سدھ گئی ہو۔ کاسون پکار کھون سجنی سگرے برج
مین بے پیڑھی ہو۔ یہ بانس کی بنسی کی ناس کروں جیہ بانس کی بانسی گاج
بھئی ہو۔

۴۳ ایک سے مرلی دھن مین رکھان لیو کہ نام ہارو تادون تے یہ بیہری

لباس جہانم دیتا نہیں ہر دوارد۔ ہوتا چاہا بچاؤن میں کیونکر کیون الی
 بھینٹے پران پیارو۔ درشت پری تب ہیں چکواٹکو ہیرے پیرے پٹ دارد۔
 ۴۴۔ دو ہا۔ اور لیتھے ات چٹ ٹپی سن مرلی دھن دھلے۔ ہون نکسی لہی ستو گو
 نکسی اور لائے۔ بھون کے کونے میں بیٹھی ہتی ہون کچو گرہ کالج کے سلج پگی
 ری۔ پارک کا نڈھ کری تب ہی مری دھن پران آن کلگی ری ہون کبے کوادھا
 بھسری نکری وہ ڈیڈ پر پو نہ ٹھگی ری۔ نین کو آرو کان کوس کو تب نے
 تل بلی لگی۔

۴۵۔ سو ت آج سکھی سپنے دوج دیو جو آئے ملے بتالی۔ جو لون اٹھے مل بے
 کھان دہائے سوہائے بھجان بھجان پے گھالی۔ بول اٹھتے پی گن لوگ پٹو
 کہان کہہ کو رکچالی سپست سی سپنے کی بھئی مل بو بر جراج کو آج کو آئی۔
 ۴۶۔ نوڑھی ہتی پلنگا پرین نش گیان آرو دھیان پیاسن لائے۔ لاگ گنین پلکین پل
 سون پل لاگت ہی مل مون پیہ آئے۔ جیون ہی اٹھی اُن کے سن کو
 جاک پری پیہ پاس نہ پائے۔ میرن اور تو سوے کے کھودت ہون سکھی پر تم
 جاگ گنوائے۔

۴۷۔ دھائے ہن آج آج گھنے گھن کھو سو بولت مور و یوگ جٹائے۔ جنائے کے
 موہ و یوگ سون جو بن مارت کام کے بان چڑھائے۔ چڑھائے کے لائے
 ہن شیا م گٹا پدرا چون اور جا پھ لائے۔ لائے کے موہ کہان بلے اجون نہیں
 پیو دیش سون دھائے۔

۴۸۔ شیا مری مور ت موہ یو مں گیہ سوہات نے گرام زری۔ گرام ری کبد چون
 کجن میں ہر ہائے کتے اب ڈھو ٹھن جاون ری۔ جاون ری تو کل میں
 مٹے سب لوگ لوگاتی دھریں مل نام ری تمام ری تو اپنو کرے ہوہ

مردہ آن ملائے دے سورت سانوری۔

۴۹۔ بال ری آئین چوں دشن تے تن گیر لیونہ نند کو لال ری۔ لال ری چھوری ابیر
بہرے مسکياے رنگیو سکی شام کو بجال ری۔ بجال ری بندری بھلی جھلکین ارسورت
موتن کی آت مال ری۔ مال ری لونی نہ کو ڈگھے او لوک رہن بسدیو
کو بال ری۔

۵۰۔ عرضی لکھو مہن کو سجنی رت آئی بسنت سبے لرجی۔ لرجی ڈریان جو یلاس کی
پک پائل کو کل کی مرضی مرضی سن کام چڑھو سچ کے ششش جوتن کی پرچی پرچی
پرچی پرچی سب دینہ سینے لکھوری سن مہن کو عرضی۔

۵۱۔ آوت گاڑھے اساڑھ کے بادرون تین ات آگ لگاوت۔ کادوت چاد چڑھے
پہیا جن مون مون آننگ مون بیر بڑھاوت۔ دھاوتے یاری بڑھے بر اکب
شری پت جو ہیرا ڈر پادوت۔ پادوتے مردہ نہ جیوت ہتیم جو نہیں باوس میں گھراوت۔
۵۲۔ پادری تو توبے ہو حیر و گلیو نہیں تو ہین کمون یہ گھاؤری۔ گھاؤری گھائل جانت
ہین جکے نش داسر پریم بھاؤری۔ بھاؤری بھوجن ہون نہ نیند ہیرا رچی وہ سورت
سانورنی۔ سانورے رنگ مون ہون میں رنگی نہ چڑھی اب دو سر و رنگ
ری پادری۔

۵۳۔ چھائے کے پریم گئے جب تے تب تے میں بچی سکھی کوٹا پائے کے۔ پائے کے
پادوس کی رت سون اب کو کچ ہو انھیں کو کلا گھائے کے۔ گھائے کے سونڈل
کسین چیل پکین چوں اور سون آے کے پائے لے نہیں مہن میری اٹاپے
کھٹاری چھائے کے۔

۵۴۔ بھاگ لگی رین اندھیری گلین میں میل بھو سکھی سانورے جی کو۔ ہون دھر لیتو
چاہکب دور لگا دن کاج گلال کو ٹیکو۔ وانے گلال لکھاوالی جب لینو بھٹھی میں

عبیر وہ نیکو۔ دسترہ چھانڑ کنھیا گونہ بھیو کھی ہاے منور تھو جیکو۔

۵۵۔ سانجھ سے گھرنے کسی سب کھین ساتھ وہ سانوری مورت۔ رمرز و ناز و نمود جنم قیاب
شدم افروز و کدورت۔ مسکیاے کے مون تن دیکھ دیو تر چھی انگھیاں
چتون کی مردورت۔ ہوشم رفت نہ ماند بدست شدہ دل مست
زودین صورت۔

۵۶۔ کون گھڑی کر ہے بدھنا جب روئے آن دلدار یہ بنیم۔ آندھوے بنے بھی در
صحبت یار نگار نشیم۔ پران پیاری ملین جب دریاغ وصل گل عیش جنیم
صورت مہر کی چت بسی کب کنگ کہین چون نقش گلنیم۔

۵۷۔ تان سناے بجائے کے بانسری دل کی تجھا اظہار نمایم۔ چاہے میر و ہر دے
لمبو کھ بھانت نظارہ یار نمایم۔ لوگ چبائی بسین یہ گاؤں سو حافظ من نہ
قرار نمایم۔ چند رکھی کھ گونگھٹ کھول کہ تا از دور دیدار نمایم۔

۵۸۔ جادو نے جہناٹ توہ بجاوت بانسری نیک نہارو۔ ہوشم رفت نامہ بدست
اُردھیاں رہے دن رین تھارو۔ حافظ فکر کلام نمایم کوئی ادبائے
چلے نہ ہمارو۔ کون سی ہوے ہے کھی ری کھڑی کہ جو بھرانگ ملے گو پیارو۔

۵۹۔ کیوں اتن تبرات ہوں شرم و حیا را بے میداغم۔ ایسا واپا و کرو مل کے کہ قرار
بگیرد این دل زارم۔ حافظ یاہن نہ لاجہ کچھو ازہ گفت و شنوتے مطلب دارم۔
کا سمجھاوت کو سمجھے دل مارا یہ برد کہ آن مہ پارم۔

۶۰۔ تھرے اہی لے برج بھین میں پھر کے بن دیکھے تھی تو تھی۔ بھین کا ہو کی لاگ ہو
بامین کچھ دی سوہ تھا جو دئی سودی۔ نہواں اتی بنتی ہو سونو پھرین نش
سیردی گئی تو گئی۔ اُن ہی کو لگاؤ لالا چھستیاں ہسکو بونا می
بھئی سو بھئی۔

۶۱۔ سیکہ نمائی سیانی سکھین کی یوں پرما کر کے ام نکلی۔ پریت کری تم سے ہم نے سولباروئی
تم پریت گھنی کی۔ رادری ریت لکھی رام سانورے ہوت ہے سمیت جیون سپنے کی
ساچو تاکو نہ ہوت بھلو جو نانت ہی کی چار جنے کی۔

۶۲۔ جانت تھی اپنے نہیں ہوت پرانے پایا یہ میدان گائی۔ سو پرہیل کے پریت
کری گردو گن مین کل کان گنوائی۔ ٹھا کرتے نہ بجھے اپنے اب کون کو دوش لگائیے
مائی۔ دو دھ کی مالکی اوجا گرہ سوہا ہی مین آنکھن دیکھت کھائی۔

۶۳۔ آپ ہی تے مین میرہنے ترچھے کرنین نیہہ کے چاؤ مین۔ ہاے دئی سولبار
دئی سدھ کیسے کروں سو کوکت جاؤ نہیں۔ سمیت بھان آیت کہا یہ ایسی
نچا ہے پریت کی بھاؤ مین۔ موہنی سورت دیکھنے کو ترساوتی مین بس
ایک ہی گاؤن مین۔

۶۴۔ گگنی چور چھپاے کون کون بھیجی پائل پائین تے نائی۔ تیون پرما کر پاتھو کے
گھر کے کون کانپ اٹھے چھپ چھائی۔ لاچھو تے گڑجات کون اڑجات
کون کچ کی گت بھائی۔ بیش کی تھوڑی کشوری ہرے ہرے یا دودھ ندر
کشور پے آئی۔

۶۵۔ چندن کھورے کھور چراے کے میندی جنین کو بھال آجیاری۔ چو نری جھوٹی
بونڈین گوندھی سو گھی ملکری کل دھوٹ کناری۔ پریم پاس لیا دن کو انگری کو
گے سکھیاں ہت کاری۔ چاکلی آئین کی برجور سو آوت اسٹو اڑیل سی
پساری۔

۶۶۔ کب سنی نے ادنی ہو گھٹا ہو دابن پولت کو کین ری۔ چہرے بھری چھت
منڈل چھوڑے لہرے مین مین بھجو مکن ری۔ پھری چو نری جن کے دھو
سنگ لال کے چھولت جھوکن ری۔ ریت یاویں یوں ہی بتاوتے مرہو پھر

بادری ہو کن ری۔

۶۷۔ بھادون کی کاری اندھیاری نشا کھی بادریں بچو ہی برساوے۔ شیا باجی آپ نے
انچے اٹا پے چھلی جس ریت ملا رہی گاوے۔ تاسے ناگر کے درگ دودرتے
چانک سو انت کے موج میں پاوے۔ پون میا کر گھونگھٹ ٹاسے دیا کرداسن
ویپ دیکھاوے۔

۶۸۔ یان مل موہن کون ست رام سو کیل کری ات آندواری۔ تے ایتا دھرم دیکھت
ڈکھ چلے اتوا انکھیاں نے بھاری اوت ہو جنتاٹ کو نہیں جان پڑے پھرے گودھاری
جانت ہون سکھی آون چاہت کجھن تے کرٹھ کجھ بھاری۔

۶۹۔ درانی رسال کی ڈارن پے چڑھ اندسون یون برا جتی ہین۔ کل جان کے کان
کریں نہ کچھ من بات پرانی ہو مارتی ہین۔ کو وکیے کرے دوج تو ہی کے
نہیں نیکو دیا اردھارتی ہین۔ اری کو یلیا کوک کر جھن کی کر جھن کر جھن کے
ڈارتی ہین۔

۷۰۔ پھیل رہو برہا چوں اور تے بھاگ بے کو کو پار نہ پاوے۔ جانت ہوں
پر بیت سبے تم جال کو میں کہاں لگ دھاوے۔ چا ہوں کچھوک سنڈیو
کون سو تو جی مہمان آوت جی میں آوے۔ اودھو جو داندھ سو دن ہوں
یو جو کچھ جھین رام کہاوے۔

۷۱۔ ایسے نہ دیکھی نہی سہنی گھن بارھت ہو جو دیوگ کی بادھا۔ تیون پر ما کر موہن کو
تب تے کل ہو نہ کون پل آدھا۔ لال گلال گھلا گھل ہون درگ ٹھو کر دیتی
روپ اگا دھا۔ کے گئی کے گئی چٹک سے من لے گئی لے گئی لے گئی
رادھا۔

۷۲۔ گن اوگن کا کیے کیہ تے اپوتن آپ جراتے پر یو سب گاؤن گیل میں لال

مین گر لوگن دیکھ لجانے پر یو۔ سر دار پکار بنا بن کے بن کاج بکانے پر یو بن جانے
اجانے سو جانے ہمیں کر پریت جہا پھٹانے پر یو۔

۳۷۔ ڈارے کون تنھنی سبارے کون گلی کو بھاڑا بل بگارے کون ماکن مٹھا می پھرم
بھرم آوت چوں گھاتے یا ہی گم پریم پاسے پور کے پر باہن متو بھی جھرس گئی
دھون کون کا جو کو دو گ بھار بار بار کل بسورت اچھی تھی۔ اے ہو مہر جراج یک
گوالنی کون کی آج بھو رہی تے دوار پے پکارت دہی دہی۔

۳۸۔ چھاڑ پت برت پریت کری نہی نہیں تون سنی ہم سوؤ۔ مون بھئی ہر یون ہی
پر یو سنوئی پر یو جو کہیو کچھ کوؤ۔ سا بنجی بھئی کھناوت و اکب ٹھا کر کان سنی تہنی
جوؤ۔ مایا ملی نہیں رام ملے دُ ویدھا میں گئے بھئی سُن دُ وود۔

۳۹۔ دو ہا۔ جس اپیش دیکھت نہیں دیکھت شایل گات۔ کہا کروں لالچ بھرے
چیل نین چل جات۔ ساس رسات جھکے تندی جن تو سکھوے سکھئی سکھ کے
بنیا۔ ہے برنج باسی چباے بھئی چھون اور چلی اُپھاس کی سُنیا۔ دیکھت
سندر سانوری مورت لوک الوک کی لیک لکھے نا۔ کیسی کروں ہٹ کے
نہ میں چل جات تاؤ کج لالچی سنیا۔

۴۰۔ دو ہا۔ آپ دیو من پھیرے پلٹے دیکھی پٹھر۔ کون چلا یہ راوری لال نکاوت
ٹٹہ۔ نند لا اور جھاسے جیو اب دیکھے کو ترساوت ہو۔ اتہو ہکو یہ جان پری
یہ لالچ اتے نہیں آوت ہو۔ تم موہن دیو اپنو من آپ ہی پھیرے کیوں
شہر ناوت ہو۔ اب تو پلٹے ات پیٹھ دلی ہر کا ہے کوڈھیٹھ لگاوت ہسو۔

۴۱۔ دو ہا۔ بچھوٹے نہ لاجن لال چو پو لکھ نہہ گریہ۔ سٹ شات لوچن کھرے
بھرے سکوج سینہ۔ مایکے میں من بھاؤں کو لکھ پیاری نشک ہوے دیکھ
سکے نا۔ دیکھے کو ترے ہیرا دیکھ سادہ لگے چت چین لے نا چھوٹے نہ لالچ

رٹے نہ لالچ لوک کی بلیک اولنگہ پرے نا۔ تاتے سکچ سینہ بھرے اکلات
گھرے جل جات سے نینا۔

۷۸۔ نین کے بان لگے جب تے تب تے کل ہو چھن ہون نہیں پیاری۔ چین پڑے
نہیں حافط ہاے رہے دن رین ہا بتیاری۔ کالقصیر بھی ہم سون جو
بسا ردئی سدھ ہاے ہاری۔ لوگ بے یکین سن پیاری کہ باجت ہو
دود ہاتھن ہاری۔

۷۹۔ دو ہا۔ کہا بھو پیرے ہون تو سن ساتھ۔ ادہن جاوکت ہون گوڑی تاؤ اڈ ایک
ہاتھ۔ جو کتا ررے سو سی دودھ اور بچا را کا رتھ۔ ہی سید پوران
پورا نین سین سب کو دیکھے یہ گاتھ ہی ہے۔ انترنج پر پو تو کہا بھو ہون
تو تو ساتھ ہی ہے۔ جاہ گڑی کیت ہون اوڑوڑ اوڑاؤن ہا کے ہاتھ
۸۰۔ کون ٹھگوری مری ہر آج بجائی ہو بانسری پان رس بھی۔ تان سنی جن ہن جن
ہن تن ہن تن لالج بد اگر دنیگی گھوے کھری کھری کے بارن دوتی کسا اربال
پرینی۔ یان برج سنڈل ہن رکھان سو کون بھٹو سو لٹو نہیں
کیسختی۔

۸۱۔ شیت سے پردیش کو پو پان سنو وہ ژوون لاگی۔ یار ستا مین ہر داس
رہن گھرو پو تا پوج مناوون لاگی۔ اوراوپاے نکیونہ کچھ تب ساچ کے
مین بجاوون لاگی۔ پیاری پرہین بھرے سسٹیکھ ملارالاپ کے گا وون لاگی
۸۲۔ ارے من موڑہ بر تھا بھگے لوماس کو سدھ کون لئی ہو۔ جنم بھو تیتہ پھگے
کون پہلے اے کری تیتہ چیر می ہے۔ سو کروڑاں مدھ بھو کو نہیں اب نفاق
توین یہ ادبھ بھی ہو۔ کا ہے بر تھا بھرے چون اور تو دے ہے دی
چیرہ دینہ دئی ہو۔

۸۳۔ بھیٹ ہر سپنے میں بھٹو چھوچھل چارواڑے کے اڑے رہے۔ تون سنہس کے ادھران
ہون پے ادھران دھرے تے دھرے کے دھرے رہے۔ چونک نوین چکی اوجھکی
کھ سوید کے بوز دھرے کے دھرے رہے۔ ہائے کھلین بلکین پل ہون دل کے
بھلا کہ بھرے کے بھرے کے بھرے رہے۔

۸۴۔ آج ری دیکھ کھانا گن سز سادون کینو سہا دن ساج ری۔ ساج ری بھوگن بھوگ
سنگا روستیروئی آج۔ غوسب کاج ری۔ کاج ری آج گھسری وہ نیہ
کی تیرے ادھیں گھرے بر جاج ری۔ راج ری دارون تون پر کو مری دھرا
میا کر آج ری۔

۸۵۔ بھاگ کی بھیر بھیرن تون گئی گو بند لگتی بھیر گوری۔ بھائی کری من کی پر مارا پر
نالے ابیر کی جوری۔ پھین پتیا مبر کا مرتے سو دواغ دئی مینج کپولن موری۔
نین بچاے کمی مسکیانے لا پھرا یو کھیلن جوری۔

۸۶۔ انجن کو ہر غر کھل راجت کے من لستر آن چھی دے۔ کے دمی یہ ناگن کی شیو نا تھ بھو
ر سنا سل سیوے۔ چندہ چاہ چڑھے پھراے کپولن کول امیرس پیوے۔ دیکھت
پویش چھائے گیوار کاٹت ہو کو کیسے کے جیے۔

۸۷۔ شری پت ادبر کھجان للی نہ لے ڈر لاجن پریم اگا دھکا۔ تیزی گلاب کلی
چٹکارن ڈاری مرد رمنوج کی باد ہکا۔ سیلن سون اور جھی سر جھی
سر جھے سمیر سنگدھن مادھکا۔ رادھے پڑی کہہ مادھو مادھو نا دھو طیرت
رادھکا رادھکا۔

۸۸۔ جا کے لیے کل کان تھی گھرا میں کی چرچا نہیں ماتی۔ جا کے لے سب گول میں بنام
بھین من مان ملانی۔ تیدن داگ بنائے گولن بھو رہ لال بگاوت آئی۔ کوٹ
کر دین چوین دے پر کنت نہ آپن ہوتا سیانی۔

۸۹ آئی کما یہ بیا دھڑی چتیاں اگین منو آوت ہی۔ نش داسرنیک سہات کچھ نہیں نین
تمب ٹرہاوت ہی۔ کون علاج کردن سخی توه پوچھت لاج لاجوت ہی جیہ شک
ٹرہی کٹ کینندہ دیکھ سکھی توه اوکھ آوت ہی۔

۹۰ کانچھی گر لوگ کین سب تاپس ہوئے دشکندہ لمبوری۔ بادن ہوئے بل بانڈھو
سب راج دیو سر راج بھلیوری۔ ست نار جلدھری جوتی ہرنانش بال کو گرب
گیوری۔ موہنی ہوئے برج نار چھلین انکو سخی چیل خوب پھلیوری۔

۹۱ کینو برکھ بجان لی سون بھٹو سہے تیروی پریم مڑھو بسواس ہی۔ پیارے دیکرتے رہو
سب بھول دیورس کو پر پاس ہی۔ تیروی روپ ریحادون بارنی آندکند کیدار پاس ہی
واہی بھونچ نینن کوشیوناتھ سنواب جوت پرکاس ہو۔

۹۲۔ رادھکا کے بے کو گوبند کیتک دنان لودنیہ تناسی۔ پریت کرسی رس ریت
کری بھری ناہن مون بان اروہان ہیہ ناسی۔ یون کب گوال بلاس ٹرہاے
کے چانڑ گیو سگری گن گانسی۔ واسی کی پھانسی پھنساے گڑوا بناشی مینو یہ
آوت ہانسی۔

۹۳۔ سار داس مون راس رچو جنتاٹ پنج بلاس کی چھا دین۔ بین مردنگ کھاج
بین بجائے تباے پرتاپ ہو گا دین۔ اوو ہو جونیہ کٹا چھنے کے کو کروڑ کے
پریت کی پریت رچھا دین۔ رکھے گو پال جو کو بری پے تو کو بر آج ہون کون
پے پا دین۔

خط منظوم نربان بھاشا

چوبائی

سدمشتری سند رگن کھانی اتل کی رت کم جابے کھانی

<p>آلین مانعہ کو دہر نامہ سین چندر بدن لکھ چند رجا دت دو کھٹ چند را دو کھٹ کامن لکھ مت شور کی کم جانی درین کردن تھو سب جوئی بتیت آہے جو تو پر بال</p>	<p>تم تمان شندر جبک سایہ انگ انگ شو بجا سر ساد او پچا چند رکون کم بجا کردن کسان لگ تور بڑائی رؤم رؤم رسنام ہوئی تاتے اپن کھو کچھ حال</p>
<p>سورکھ</p>	
<p>تین بھو بار و ریت کٹ پرت کرا دیون</p>	<p>پیارے تھرے ہیئت انکھیاں تے ندیاں بھٹین</p>
<p>پر یو برہ کو پھیر تم بن سب بدت پھر گیتن دن بیت اندھیر بن ریت دن پرت یہن</p>	
<p>پھر کت یہن دن رین پر یں بھی آوٹن کو</p>	<p>پنکھ دلاوت نین آرد کھین تھر دور سن</p>
<p>جیون بچرت جل میں تم بچرت گت یون بھئی تلچہ تلچہ بھنو چھین روپ سر دور درس بن</p>	
<p>دو</p>	
<p>اچمن موہن چت بس سدا رہو آند</p>	<p>سکھ اپجادن دکھ ہرن رکن کی رسکند</p>
<p>جب تے تم کینھو گون پا یوناہ سندیت ایسی سندہ بھراے کے بھر رہے کھدیش</p>	
<p>چھن چھن سن اکلات تھو تلچہ تلچہ جابے</p>	<p>پانی بھجت کیون نہیں پاتے کچھ نہ سہا ہے</p>
<p>کیسی اودھ بدی تھی جو دینی بسراے اب جل درشن کے بنا کیے تین بجاے</p>	
<p>کو روکا غذا تھو کون کسان میں</p>	<p>کرہاست پتیاں کت جل بھراوت نین</p>

	کا غنہ بھیت نین جل کر کاشت مس لیت پانی برہا من بسو بجا لکھن نہیں دیت	
لکھن پڑھن کی ہر نہیں کسی سنی نہیں جات	اپنے جیسے تے جانو مورے جیسے کی بات	
	یہ کن یا تیا نا لکھن دھرے رہوں جیسے ہوں تم پیاری من ہوں بسو یا تیا بائے گوں	
تپیان تاہ پٹھائیے جو ہو دے پر دیت	نیش دن من جو بے والو کون سندیش	
	من چاہت ہی ہن کو مکھ دیکھین کو نہیں بشرون جو چاہت ہن شہو پیاری تھری ہن	
کچھ سٹکھ دیکھو کرین نہیں چھین دن رین	کان چین شہو سدا بھنی جیرے ہن	
	چوپائی	
کمان لگ بجا لکھن اب پیاسی سو ہے یہی کشل او چھیا سدا ہو تم جیوت پیاری	ہر دے بانجھ سدا بہت نصاری گمن رہوں نیش دن تو پر سیا جو بن جو رچند راجیا ری	
	دو	
مرگ نینی گج گانی کٹ کپھر کھ چند مٹری دھار تلوار کی کاٹ کرت کچھ ناہ	سدا رہو سفنارین آند گند آنت تیرے ورگ جیون جیون مرین تیون کاٹ کر	
	سور ٹھنا	
تو چتون کی پھانس کرک کرتے بچ کر گئی	گل گویو سگر دانس کھرت ہر نکست نہیں	
	دو	
سہو پیاسی آدھس بن بکل زہون دن ترین	کب لک اب بیان آہو پتھہ خدار ست نہیں	

چوپائی

چو پائی	
<p>برہ پیرتے رہوں ادھیہرا دن دن بڑھت ہیان بورائی سدرتجات ہی سرسانو پریم اگن پر جوت ہی تن میں اوٹھن آے رہے ہیں پرانا یہ ادھر بھیجو تم پاتی پران پلٹ گھٹ مون پھر آوین امرس جان آد لو انتا پاتی ناہ سچوں جاناؤن</p>	<p>رہ رہ اٹھت سہا ہی پیرا پران رہیں تن مون گھبرائی لمرت کہے سو نجات بکھا نو لاگے جیون دا وانل بن میں کرن چھت ہیں آپن پیانا دیکھت تاد جوڑا دے چھاتی منہ سچوں پانی پا دین بڑے ہر کہہ جیہ ماہ انتا سوے تنہ امرت کراؤن</p>
دوہا	
<p>کون بست تم نکٹ جو کروں پنجا در تور</p>	<p>پران این میں دارہون ہانگ موتی ٹھور</p>
سوہا	
<p>پاتی جو آدے پریم گی سکھ چھائے رہے کھ مکے من ماہین پران پنجا در ہیں مم دا پر اور نہیں کچھ سوڈھاگ پاپین مول سچوں طہائے جیہ وہ دیکھ جیہ جیہ کے جیوناہین اب اتنی کون تم سون سچنی تم را کھیو پیر ہا رسد این</p>	
سوہا	
<p>جیہ چلت کچھ بات تم بھین کی اسی سکھی</p>	
<p>تن ڈولت جم بات ترم نہ رہت تھر تھر کنیت</p>	
<p>چارے ماہ سیا کھ لاکھوں بن پھولے سمن لاکھ لاکھ اجملا کھ ہیہ او کچے تم درس کو</p>	

کبیت

کمل پوچھا جیسے سورج پرکاش ہوتا کدوا چھا جیسے چندرا پرستین +
 بھونرن اچھا جیسے آگم لبنت جان مورن اچھا جیسے برکھا سرستین +
 ہنسنا اچھا جیسے مان سرنچ ہوتا سادھن اچھا اچھا آدھارستین +
 سب کو اچھا یہ بھانت کر ہوتا ہر ہر اچھا پیارے آپ کے درستین +

دوہا

پلچہ پلچہ دیتا ہے جیسے جل بن مین
 تم درشن مین یہ تیسے بچے اومین

کاغذ تھور و ہست گھنویا اب کھو بجاسے سندھو مدھ جل بہت ہے گا کرناہ ساسے

خط

دور دریا سے بے اعتنائی و شنادر و رطابے معنائی دام بر مراد کامران و شاد کام باشند۔

شعر

شرح شوق مینو شتم دیدہ خوبا رنگفت
 جاسے سر نہایش بگزارے کہ سن خواہم نوشت

شعر

انجی سن ویرم ہوسن مکی کشم از جو رن سراق
 کہ شیندا است و کہ ویدا است کرا پیش آمد

شعر

می نویسم ناسد و مشتاق دیدار تو ام
 بستہ ام ز گیس صفت بر خامہ چشم خویش را

شعر

جی پی زین حال دل غمیدہ است چوین شید
 دلم غم زول و نخل شد آب و آب از دیدہ چوین شید

ہالان میں دل سے تم سے جدا ہوا البعد آہ و زاری و بے ہزاران بے قراری غم و اہم سینہ بے کینہ پر

قبول کرے اشکباری اور روانہ ہوا ہون تھاوی دوری میں سرگشتہ و پریشان ہون اگرچہ
 زندہ ہون پر آرزو مند تھا رہے وصال باکمال کا ہون خدا عنقریب میسر کرے اور ہاں
 دیدہ و انتظار کو تھا رہے فور رخسار سے سنور۔ ۵ روزم بغم و شب بالحم می گذرد +
 عمر ہمہ با محنت و غم می گذرد + ۵ در یاد تو ایم ہر کجا ایم + بیگناہ مشکوہ آشنا ایم +
 ہر چند کہ بھنس و بھنس بیان موجود دین گرد رہا ہے خندیدگی و غمی مسدود۔ اگرچہ
 مجمع یاران لطف انگیز ہی اور جام سخن لبریز۔ اگرچہ مجلس رشک چمن ہی اور ہنگام غفلت
 وہ گلشن۔ مگر پھر اس سے بہین کیا۔ ۵ دران بڑے کہ شمع روی تو نیست + چرخ
 دیدہ را گل می توان کرد + آہ و ناله سینہ بریان سے بار بار ہی چشم غنی بغیر مرغ دلدار
 کے اشکبار۔ جگر پارا پارا ضبط فراق و جدائی کا کب یارا۔ بیت ما نیم و جہت
 غریب + سیسی نتواندش طیبی + ۵ می گویم دی گویم دی گویم دی گویم + بے یار
 بنایر شد بے یار بنا ید شد + دل خون ہو کر چشم کی راہ ٹپکتا ہی سینے میں خار جدائی
 کھٹکتا ہی سچ ہی۔ سع نہ جیتے ہیں نہ مرتے ہیں عجب حالت ہمار سی ہو + آہ آہ کون
 ساد و دو مال ہی جو خلک کج رفتار نے نہ دکھایا۔ افسوس صد افسوس کون سا
 اندوہ و قلق ہی جس نے سینہ پر کوہ الم نہ گرایا۔ بیت اکدم کا جلتا ہو تو کروں صبر رہے
 خدا چہ آٹھون پس رسگلتا ہی چلے میں جاے دل + تھاری بے وفائی سے ناک میں دم
 ہی۔ تھارے ظلم و ستم کی انتہا نہیں جو ہم پر دم بدم ہے کبھی ایک پرچہ قرطاس سے
 نہ یاد کیا۔ شاد کرنا تو کرنا رہی بلکہ زیادہ ہی برباد کیا۔ مجنون و منہ ہاد کا قصہ سنا
 کرتے تھے گر بیان حد سے افزون ہو۔ کسی دلبر کی جدائی میں حال اپنا زبون ہو۔ ۵

نہ دن کو چین نہ راتوں کو خواب ہی دل کو

عجب طرح کا الٹی عذاب ہے دل کو

۵ اسے تو خوب سنا نہیں دیکھا + اپنے مطلب کے آشنا ہو تم + نامہر بانا تھا را
 کچھ قصور نہیں تھا ہی عقل کامل کا کچھ فتور نہیں تم پر کیا منحصر ہی بات نزدیک و دور شہر ہی

کہ جس قدر وہ شان زہرہ جبین و گلرخان پری آئین ہن اپنے دلدادہ کو گاہے ماہے کامران اور شاد کام نہیں کرتے ہاں بدنام تو کرتے ہیں مگر کبھی اُن کا سٹے مراد سے لبریز جام نہیں کرتے تمھاری بلا سے چاہے کوئی جیسے یا مرے تمھاری پاؤں کسی پر رحم کرے خیر اپنا ہی دل خوش کرو اگرچہ ہمارے جان جائے مگر تمھاری بات کہ بنات ہو نہ پھینکی ہو جائے۔

تو اپنے شیوہ جو روحنا سے مست گذرے + تری بلا سے مراد م رہے رہے نہ رہے + ہم نے سیکڑوں صدائے جدائی تمھارے ہجر میں اٹھائے مگر افسوس تم کچھ خبر نہوے اپنے جو روحنا سے باز نہ آئے۔ تمھاری طرف سے غفلت خوب ہی اور تمھاری طرف سے ہر دم خلق و محبت مرغوب۔ جب تب دوری جلا کر خاک کر دیگی مجھے + آہ پھر چلے میں ڈالینگے تری تاثیر کو + ہم کو تمام دن تمھاری جدائی سے بے قراری اور ہر شب اختر شاری ہو۔ درود دل کس سے کہوں کون کر بچا آسان سخت مشکل ہو مگر یار جدائی تیری + قسمت میں ہی کھاتا ایک دن یہ معاملہ پیش آنا تھا تقدیر ہی کھالائی۔ یہ جو ٹٹنہ پر کھانی تھی سو کھانی۔ قسمت کے نوشتے کو نہ ٹٹنے دیکھا + ہم نے افلاک کو سورنگ بدلتے دیکھا + اساتِ عالم میرے دلبر سے مجھ کو خدا + نہیں تو مرا جی ٹھکانے لگا + ابھی بیٹھنے بھی پاتے تھے ہم + کہ دشمن ہیں یوں اٹھانے لگا + فلک نے تو اتنا ہنسایا نہ تھا + کہ جس کے عوض یوں رولانے لگا + نہیں دوست سے مجھ کو شکوہ حسن + مرا جی ہی مجھ کو ڈوبانے لگا + ایک دوری دوسرے مجبوری کیا کیا جائے کون سا معاملہ درمیش لایا جائے کیا تدبیر کروں کن سے درود دل اظہار کروں حیران و پریشان ہوں فکر جدائی نے گوشت کا نام باقی نہیں رکھا ڈیون کا مغرتک خشک کر دیا۔ فلک نیز نگ بازی ہو دکھاتا + پریشان ہو مجھے ہر دم بناتا + رباعی۔ حال دل کچھ کہا نہیں جاتا + بن کے بھی رہا نہیں جاتا + بن لے اُسکے کل نہیں پڑتی + ملتا ہوں تو ملا نہیں جاتا + بیوفائی تمھاری جہان میں مشہور ہے

صردم رو برو ہو۔ اسیات جدا کسی سے کسی کا غرض حبیب نہ ہو۔ یہ داغ وہ ہو کہ دشمن
 کو بھی نصیب نہ ہو۔ جدا کرے جو بہن وہ صنم کے کوپے سے۔ آئی راہ میں ایسا کوئی قریب نہ ہو۔
 ہر گھڑی تمہارا رنج و الم اپنے دل پر بہتا ہوں ہر چند کہ تجھ سے جھنفس سے کتا ہوں مگر کوئی میری
 بات نہیں سنتا ہو ہر ایک تجھ کو دے دیا نہ کتا ہو اے پیارے۔ کعبہ میں رہیں
 یا کہ رہیں دیر میں جا کر ہر جا تمہیں اے جان جان یاد کریں گے۔ تھو قین صادق اور گلان دائم
 نہو گا کہ ہم تمہاری یاد میں مرتے ہیں تم پر جان قربان کرتے ہیں گو تمہارے دل پر آخر نہو ہماری
 حالت کی خبر نہو۔ کئے خوشی سے تو ہو زلیست خضکی تھوڑی۔ نہیں تو نیم نفس بھی
 بہت ہے جینے کو۔ اگر شب و روز اپنا یہی کام ہے تو سن لینا کہ چند روز میں خاتمہ بالخیر و
 کام تمام ہو۔ گردش سے آسمان کی کیا کیا ستم ہیں مجھ پر۔ سایہ بغیر اپنا ساتھی نہ
 کوئی رہبر۔ آہ آہ کیا کروں کس سے کہوں۔ نہ نامہ ہو نہ قاصد ہو نہ پیغام زبانی ہو۔
 یکایک دل کا لگ جانا یہ آفت ناگمانی ہے۔ وہاں تم ملین داؤدی غزلخوانی میں مشغول یہاں
 ہمارا آہ و زاری کا مدامی معمول وہاں تم سنگھار سے آراستہ و پیراستہ یہاں ہم خاک پر سر
 باختہ وہاں تم جلسہ عیش و طرب میں مدام یہاں تب بھر میں جلنے کا کام وہاں شہاب
 وہ آتش کا دور یہاں خار بھر کا ظلم و جور وہاں رنگ برنگ کا سان یہاں مدام گردش یہاں
 وہاں صراحی و جام و دوست یہاں جو صلہ سب پست وہاں اغیار ہر دم یہاں عالم تنہائی
 کا غم وہاں شباب پر کمال یہاں جان مخروں پر بہر روز زوال وہاں کنار و بوس یہاں حسرت و
 فہوس وہاں حاصل ہونا مراد کا بار بار یہاں دیدار پر بہار کا انتظار وہاں منہدی سے ہاتھ دگنا یہاں
 جگر کا خون ہو کر آنکھ کی راہ ٹپکنا وہاں درگین چشم میں سرمہ لگانا یہاں شل کوہ طور اپنے آپ کو چلانا وہاں
 تم کو ہر دم غیروں کا خیال یہاں ہر کوہ و دریا جان جانے کا ملال وہاں انگ پر سینہ و رہبان راہ قصد
 سے سیکڑوں میل دور۔ آئے جان جان اب آگے تمہاری طاقت نہیں گنگو کی تو نہیں۔ اللہ تعالیٰ
 طوطا چھی تمہاری برقرار رہے اعتنائی و بیوفائی یا بدار رکھے۔ نقطہ۔ والشوق۔

خط دیگر

مے نویسم نامہ مشتاق دیدار تو ام
بستہ ام ز گس مفت برنامہ چشم خوش را

و دیگر

سواذ پدو حل کردم نوشتم نامہ سوے تو کہ تاہنگام خواندن چشم من افتد بروی تو
گل گلزار خوبی بلبل شاخسار محبوبی نسیم چمنستان رعنائی شبنم گلستان زیبائی طاووس
طناز خیابان عشوہ سازی طوطی شکرستان نغمہ پردازی قمری سروستان لیاقت و سخوری
نخلت و دجور و پرسی زاواللہ حسنہ۔

آزروای غنیمت نما سے ہوا صلت مشام بیان را سطر ساختہ بدعا سے ضروری میگذاید۔ یعنی
درین آوان نرہست و فرخندہ بیان نامہ نامی صحیفہ گرامی بعد مدت بوزیدن باد بہار شکفتہ کن
شرخ و برگ قلب ما عاشقان گردید سے بہت روزوں کے پیچھے آج آیا آپکا نامہ ہفتہ
چوہ کے آنکھوں سے لگایا آپکا نامہ چہ جس ہنگام تا فرجام بد آغاز نیک انجام سے
فلک تفرقہ پر داز گھیا ز اور زانکہ تا ساز جا گلزارانے و ورشی صوری و مجوری فیما بین ہمارے
اور تمہارے ڈالی ہر اور رستان غم میرے ہلاک کو سنبھالی ہو۔ افسوس صد افسوس
کہ اسکا بیان میرے حدامکان سے بالکل باہر ہے جسوقت تمہاری محبت انگیز لطف خیر
انشارے کنائے رمز و عشوے یا داتے ہیں بجامع المتفرقین کھٹون پھرون رو اتے ہیں
ہوش بر قاست خواں رخصت ہاے کیا کریں۔ اے جان جان۔ ابیات

اشتیاقیکہ بدیدار تو دار تو دل من
دور جدن سے ہوا تجھ میں حسن نے میں
انچہ من دیدم و من بیگشم از جو رخ راق
دل من داند و من داند و داند دل من
نہ تجھے باغ خوش آتا ہے نہ گلشن نہ چین
کہ کشیدست دکہ دیدست و گرا پیش آمد

<p>اور کبھی یہ رباعی بھی اپنے حسبِ حال آڑتی ہے۔ . . . رباعی</p>	
<p>شکایت شبِ حیران تمام بنو یس ز حدِ گذشتِ ندامت کلام بنو یس</p>	<p>نظم گزتم و گفتم سلام بنو یس شکایت شبِ حیران و فرقت و دوری</p>
<p>اے گلشنِ آراے محبت و داد و اسے تین پر اے مودت و اتحاد تمھارے ہجر نے جو آفتینِ ہمیر اتاری ہیں شمعِ اُس سے لائقِ تظیر اور فدا قابلِ تحریر نہیں نظم کاغذِ کجادوات کجا و کجا قلم ہوشم کجا حواس کجا و کجا دلم و حدانِ دل چگونہ برآید ز خامہ ام آن نقش کا لُحجہ کہ ز دانش بود اہم بافی الضمیرِ دل ز قلم چون شود رقم</p>	<p>خواہم اگر ز حرفِ تمت رقم ز م این ہم بغرضِ گر تبکلف ہم رسد باین ہمہ الارادہ تحسیرِ گر کف شو قے کہ بر نگینِ دلم نقشِ کردہ اند انصافِ خواہم این کہ بد نیسان تمام تر</p>
<p>اے کمانِ ابرو اے ماہر و گلر و اگر یہ ہدیت تاوگ بلا غم جدائی تھا ادا بیان کرے تو لب سے لبِ عزیز نگ سو فارِ جدار ہے۔ آخر شِ عالمِ بیتیابی و بیقراری میں تمہارا خطِ راحت افزا ہاتھ میں لیکر نہ جانیں کیا سے کیا دل مضطربِ اشعارِ آزار ہا ہے۔ اشعارِ متفرقات</p>	
<p>نغمہ شد گل گلِ حین شد نافہ تانا رشد در حیرتم کہ جان بہ کرا میں کفم تار کہ سر نامہ ہمیں بوسم و گہ پاسے و را بیشتر از بیشتر از بیشتر خواہم نوشت</p>	<p>نامہ ات آمد بدستم خاطر م گزارد شد قاصد رسید و نامہ رسید و خبر رسید نامہ آورد رسول تو سن از شادی آن نامہ شوق ترا میں مختصر خواہم نوشت</p>
<p>دو ہرا</p>	
<p>اپنے جی سے جانو میرے جی کی بات تم پیار سے من مون بسو پاتی پیچے کوئی</p>	<p>لکھن پڑھن کی ہر نہیں کئی سنی نہیں بات تے گن پاتی نا لکھن دھرے رہون جی مون</p>

سور کھٹ

تن تو دولت جم پات تھر نہ بہت تھر نہ کدیت
تن بھو بار و ریت کٹ کٹ پرت کر ارجون
دن بیت اندھیر رین پرت دن پرت تین
بھرت ہین دن رین پرتس بھجی اژن کو
نلیچہ تلچہ بھو چھین روپ سر و در ورس بن

بجے جیت کچھ بات تم بھڑن کی اکر سکھی
نیارے تھرے ہیت انگھیاں گھدیان ہین
پر یو برہ کو بھرتم بن سب رت بھرتین
نیکھ ڈلاؤت نین اوڑ دیکھین تھر و درس
تھون بھڑے جل میں تم بھڑت کت یون

ایاز دیدہ دور واز دل در حضور حل گریہ اگر تھر یز کر دن تو کاغذ ابری برنگ ابر باران
تھانی کرے سطرین موج دائرہ گرداب ہون قاصد آب روان کی طرح قصہ روانی کرے

حال من دیداست قاصد اصیاج نامہ نیست | اگر تو سیم زندہ ام بر خوش تہمت سیکتم

آئو تو نہال حسن و خوبی دسر و چستان دلبری و محبوبی یہ مجبور الخدمت صرف تمہارے
شوق مواصلت کے باعث ہنوز اصل میں مردہ ہر اگر چہ بظاہر زندہ ہو تمہاری بیوفائی و
کج ادائیگی کو کہ برعکس اس دل دادہ پر ثابت کرتی ہو یہ خامی خیال آن ماہ جلال سے
ور نہ کہین ایسا بھی ہوتا ہو۔ اے حدیقہ حسن و جمال محبوب بے مثال لطف فرمائی
و رتوجہ کائی تیری سے یہ چشم داشتیں ہلکونہ تھی۔ حیف صد حیف۔

دل ہو دادم و افسوس نمیدانستم | کہ پس از بردن دل شوق چنین خواہی شد

بخداے لایزال اگر تمہاری اس ختم پوشی کا حال ہم پہلے سے جانتے اپنے طائر و کلو تمہارے
وام محبت میں ہرگز نہ اٹھنے دیتے۔ ع خود غلط بود انجہ من پیدا شتم۔

اگر دانستم از روز ازل داغ جدائی را | تمیکردم بدل روشن چراغ آشنائی را

خیر جو کچھ ہو سو ہو لایانی بد قسمتی کا حال میر ملال کیا کہون کیا کہیون۔

تو دور افتاد گا ترا گاہ گاہ سے یاد فرمودی | مگر کم کردہ رہ قاصد کہ پیغامی آرو

اے تھناور در طہ بیوفائی و بے اعتنائی افسانہ بتیابی دل اگر لکھون تو خط بوٹن کہو تر

کی طرح لوٹا کرے قلم رخ نیل کی طرح صفحہ قرطاس پر تڑپا کرے -

برق و باران جسکو کہتے ہیں مرا افسانہ ہے | کچھ حقیقت رونے کی کچھ حال بتانا ہے

حالت اضطراب و بقراری میں کبھی یہ غزل پڑھ کے دل کو سمجھاتا ہوں - غزل

مجھے جام الفت یار نے جو ملا دیا کئی بار ہے | سری آنکھوں میں وہی آہنگ بخدا آسیکا خاری
جو صبا کیے تو اوھر گزرتو یہ کہنیوں میں سحری خبر | غم جو تیرے نے اے صنم کیا کیسا زار و نزار ہے
ترے عشق میں جو چھو ستم نہیں اسکا شکوہ کنیلا ہے | چاہو سر کو تن سے کہہ دو قلم بخدا نہیں مجھے عاری
سری جان جاو یار ہو مگر اتنا کشا ہوں اے صنم | نہ بھرنے عشق سے تیرے ہم مراد دل تو مجھ تار ہے
مجھے خوف حشر ظلیل کیا کہ میں شاہ خادم پیشوا | کوئی مانے یا کہ نہ مانے ہاں مراد دل تو اسبہ تار ہے

غزل و مکر

اے ماہ عالم سوز من از من چرا رنجیدہ | اے صبح شب افروز من از من چرا رنجیدہ
خواہم ترا مکان کسے تا جان و دل قربان کتم | جائے تو درخشان کتم از من چرا رنجیدہ
اے جان من جاہان کسے بن نگر سلطان من | یک شب بیا مکان من از من چرا رنجیدہ
بنگزد بھرت خون شدم سرگشتہ و ممتون شدم | چون محل دل پر خون شدم از من چرا رنجیدہ
من عاشق زار تو ام از جان خریدار تو ام | تا زندہ ام یار تو ام از من چرا رنجیدہ
رنجیدہ رنجیدہ از من گناہ ہے دیدہ | آخر مرا بختخیزد از من چرا رنجیدہ
اگر من بمرح در غمت خوں قدم بر گردنت | فردا بگیرم دامت از من حیرا رنجیدہ
اے کعبہ من کوئے تو سے قبلہ من رو کو تو | صد قلم بند و سے تو از من چرا رنجیدہ
پیوستہ دلدار تو ام یار و قادار تو ام | اکنون بغم زار تو ام از من چرا رنجیدہ
اے سرو خوش بالا سے من اے دلیر رعنا من | محل لبث حلوائے من از من چرا رنجیدہ
من سحر می و خواہ تو ابرو سے بچون ماہ تو | من یار نیکو خواہ تو از من چرا رنجیدہ

اگر پیار سے تمھاری فرقت میں گھر زندان جہنم بیا بان ہے زندگی سے تنگ مجھے تنگ

بیا سبک ترا سنگ در کنار کش
بیهنگ آمده ام چند انتظار کش

غزل

تسکے چوائے لگی ہم سے جدائی آپ کی
دیکھیے دکھ جائیگی نازک کلائی آپ کی
دل تڑپ کر رہ گیا جب یاد آئی آپ کی
جو کوئی بولا صدا کا وزن میں آئی آپ کی
جلایے بس خوب الفت آرائی آپ کی
کیون ان آنکھوں نے مجھے صورت دکھائی آپ کی

باعث وحشت ہوئی بے اعتنائی آپ کی
خود گلا کاٹوں مجھے خنجر عنایت کیجیے
آپ کی جانیں بلا کیونکر کٹی فرقت کی رات
آپ کی باتوں کا رہتا ہر مجھے ہر دم خیال
پہلے کہا اقرار تھا اب آنکھ بھی ملتی نہیں
بیٹھے بیٹھے روگ الفت کا لگا یا جان کو

اشعار تفریق

مردا ہے نصیب یا بان بلا
بنے گا آسمان شیشہ شراب ارغوانی کا

نہیں کھٹا ہے یہ میدان بلا
رہا نیگا یوں گریں غم یا رہ جانی کا

غزل

نازل اس پر اے بتو قر خدا کیونکر ہوا
بیٹھے ٹھلائے یہ محبوس بلا کیونکر ہوا
جھوٹا صرصر کا بھلا موج صبا کیونکر ہوا
خانہ ترخیر میں محشر بپا کیونکر ہوا

دل تنہا ہے حسن پر یوں قبل کیونکر ہوا
بہشت زلفت صدم دل اے خدا کیونکر ہوا
دل شگفتہ خاک ہو فرقت میں آہ گرم سے
کیا تری وحشی کا زندان کی طوف آیا قدم

سچ کہہ دو یہ بانی جو رد جفا میں ستم ایجاد میں سب بہ راحت جان کوئی دلبر نہیں
جلا دیں سب بے محنون دار با چشم زار بیتاب و بتقرار صورت غبار کسی دوسرے شجر
بے برگ کے تلے جلا کر پھر بیٹھ جاتا ہوں اشک آنکھوں میں بھر تم کو یاد کر تنہا رشی شکل کا
تصور باندھ فرما بے قراری سے خوب روتا ہوں چلاتا ہوں وہاں بھی گرد باد حلقہ آہن نظر
آتا ہر آہو تری آنکھوں کی یاد دلا کر چو کڑی بھلاتا ہر روز روز رباے مغلان دیکھ کر
آنکھوں میں سرسوں پھولتی ہولانہ صھرائی ہے داغ دل مشتعل ہوا عالم جسنون

اور کبھی متصل ہو الباس بچاڑنے لگا جنوں نیچے جھاڑنے لگا۔ ایک ہی جھٹکے میں
دوست جنوں بچ پاس دامن کے گریبان دیکھنا نہ شاید کسی وقت اگر اپنے ہوش بجا ہوئے فوراً یہ
شعر زبان پر آیا۔ اٹھایہ دل ستم زدہ زلف بتان سے آج بچ نازل ہوئی بلا مرے
سر پر کمان سے آج بچ کب خبر تھی انقلاب آسمان ہو جائیگا بچ دوست کا ملنا نصیب
دشمنان ہو جائیگا۔ نہ کیا ذبح کیا چھوڑ کے بس قاتل بچ دہن زخم بکرا کیا قاتل
قاتل بچ لگے ہی سیر گلشن میں دل امی غنچہ دہن کس کا بچ تری فرقت کے مارے کو
روش کس کی چین کس کا بچ اور کبھی یہ غزل حسرت دافسوس کیساتھ ہاتھ مل کر پڑھتا ہوں۔

غزل

ببین در وقت رفتن حسرت ویدے نکار من نکہ از دیدن او چون پر پر داز می سوز و فلک را کرد از فرط حرارت کورہ آتش بغیر از روی حسرت شکل دیگر در نظر ناید اگر از سستی بنجم سمندا و نئے آید	کہ از نقش قدم پیدا است چشم انتظار من مگردار و چراغ از داغ دل تہاے تار من معاذ اللہ قدر گریز زمین مشیت غبار من بہ بیند گر کے آئینہ لوح مزار من بیایے اور سدائے کاش این مشیت غبار من
--	--

اور کبھی اس شعر سے دل کو تسکین دیتا ہوں۔ قظرون سے دور رہنے کا پیارے گل
نہیں بچ دل سے قریب ایسے ہو کچھ فاصلہ نہیں بچ دیگر دل من لفظ یاد تو معنی بچ معنی
از لفظ کے جدا باشد بچ دیگر دشمن بھی اپنے دوست سے یارب جدا ہو بچ نا آشنا کو بھی الم
آشنا ہو بچ پھر کیا یک دل میں یہ اُمنگ آئی نشہ مے کی ترنگ آئی عزم ہو کہ میخانہ
کو حبابے یون دل کو ہلایے غرض کہ حب و مان ہو بچا تو جو نہ دیکھا تھا وہ دیکھا دور پہاغر
حلقلہ ماتم نظر آیا قلقل مینا میں فوسے کا عالم دکھائی دیا سینہاے مرتگان پر کب اب
لخت دل بیتاب تھے اشک میگون شیشہ شراب تھے بس یہ عالم دیکھا اتک کی طغیانی
ہوئی کشتی مکتبی طوفانی ہوئی یاران قدح نوش ہم آغوش ہوئے اپنے حال سے

ہاں مگر ناز و ادا پہ کیا تری چشم سیہ مست کی کیفیت ہے۔ کہ جان ہی بدست ہے جسکو اب
 دیکھو وہ سرشار ہے ہشیار نہیں۔ اسی بت ہوش رہا بد مرٹے خاک و ریہا پہ عشاق ظفر و اونچین
 اسکو خبر نہ اٹھ کے اب جائیں کمان طاقت ز قمار نہیں پہ مثل نقش کف پا پہ اسی ملکہ اعلیم یونانی
 واسے شمعہ دیار کج ادائی تھا رس و دہری شہرہ آفاق ہو تم سے دل لگا کر راحت و آرام بالائے
 طاق ہے۔ ۵۔ دل کا کچھ کام نہ تجھ سے بت پر فن کھلا بد دوست جانا تھا تجھے جان
 کا دشمن نکلا بد جامع المتفرقین نے ہیں غم کھانے کو اور تھیں دل دکھانے کو بنا یا تھا کسے
 جو رستم اور ہمارے قصہ غم کے کھنے کو ایک دفتر چاہیے انسان کی مجال نہیں کہ شمعہ سے
 تھری کرے اور زورہ اُس کا سپر تھاری جدائی میں ہمارا حال پیر ملال بحدے زبون ہے
 بلکہ روز بروز افزون ۵۔ لگے یوں تو ہزار دن ہی تیر ستم کہ تڑپتے رہے پڑے خاک پہ
 ہم پہ ترے ناز و کرشمہ کی تیغ و دودم لگی ایسی کہ شمعہ لگا نہ رہا ۵۔ چاہے دل داری کسے
 چاہے دل آزاری کرے ۵ اسی ظفر اُس دلربا کو ہم نے دل اتو دیا ۵ صنم جس
 دم غم دوری سے دل منوم ہوتا ہو بد مزاد دل کے لگانے کا ہمیں معلوم ہوتا ہو ۵ بدھا
 جس روز سے ہم کو خیال زلفت تیرا ہے بد پریشان حال ہوں ایسا کہ سب کتے ہیں سودا ہے۔

مستند سن

زلفت ہو دام بلایں نہ تجھے کہتا تھا
 ان کی باتوں پہ آئیں نہ تجھے کہتا تھا
 یا تو درد دوستی آن نرگس پیار چہ کر د
 ہو کتنا راہی بس اس حال سے کہنا بہتر
 گزرے غم جی پہ تو بس جی سے گزرا بہتر
 معج زن جکے ہوا دلین یہ دریاے عمیق

کیوں نہ دل جا ہی پھنسا میں نہ تجھے کہتا تھا
 پاس تو ہاں کے تجھ میں نہ تجھے کہتا تھا
 دیدی آخر نہ تو آن شوخ شمعہ گار چہ کر د
 بحر الفت میں قدم کا نہیں دھرنا بہتر
 یارب اندوہ و جدائی سے تو مرنے بہتر
 رفتہ رفتہ وہ ہونے لگے آفت میں غرق

سچ ہو کہ جس قدر ماہ رخاں زہرہ جبین و ناز نیشاں پری آئیں ہوتے ہیں اپنے عاشق زار کو

شاد کام کرنے سے انکو کیا کام ہو گی جانب سے تو ظلم و ستم و ایذا رسانی ہی مدام ہے۔ ۵

خدا یا نرم گردان از کرم دلہا سے خوبانرا | و گریہ عشق رانا پیدکن یا عشق بازان را

اگر تسکین بخش دل بقرار ہمارے رنج و الم کا سکو مطلق خیال نہیں بتیانی و فراق میں جان جانے کا ذرا تم کو ملال نہیں تسکو مطلق یقین ہو گا کہ ہم تمہارے ہجر و فراق میں بیان مرتے ہیں زندگی کے دن بھرتے ہیں۔ دو ہا۔ پیارے تمہارے دس کو ادھر ہو جی لے

پریتا تو داسون کیے جا سون سن تپاے
چاہک چاہت سوانت جل چکی چاہت سب
تم بھڑت چمن مون مروں کہا جیون بن تو ہن

اب کیا آگیا ہوت ہو گھٹ مون ہے کہ جاے
جنے جے کی پریت میں جنم اکارت جاے
ہم چاہت تم ملن کو جیسے چندر چکور
تو صورت من مون بے وہی جیاد تو ہن

آپ یا ران پر ہم سے ہم آغوش ہم بیان

عالم تنہائی و بقراری میں بیہوش تم با واز دلکش غزل خوان ہم بیان گریہ و زاری سے
نیچان ہم ہنسی خوشی میں مشغول ہم ناامیدی وصال سے ملول۔ تم ہر وقت ناز و داد میں
آراستہ و پیراستہ ہم تمہاری جدائی سے بیان پریشان ہوش و حواس باختہ وہاں از صبح
ما شام جلسہ عیش و طرب یہاں رنج و تعب۔ اشعار۔ خدا لے تو لے آستانین ملتا +
کوئی کسی کا نہیں دوست سب کمائی ہو نہ ایک عقدہ نہ ٹھلا رشتہ تقدیر سے حیف
ہم نے فرسودہ بہت ناحق تدبیر کیا۔ ملا میرے دلبر کو مجھ سے خدا نہ نبین تو راجی
ٹھکانے لگا۔ ہاے کیا دن تھے کیا وہ راتیں تھیں نہ کیا وہ چلین تھیں کیا وہ
باتیں تھیں نہ وہ بھی دن بھر کبھی صنم ہونگے نہ ہم و تم ایک جا ہم ہوں گے نہ سینہ
لیریزہ تمنا و بلب ٹھسکوت نہ کوئی دوست نہ مونس نہ کوئی ہر غم اور نہ وہ چلین
نہ ترنگین نہ خود آرائی ہو نہ کج نازیک ہو اور عالم تنہائی ہو جدائی آتش تیز است
می سوز و دل و جان را بہ خدا ہرگز نصیب کس نسا ز داغ چسبان را نہ ایسے
گندم نمائے جو فروش تمہارے نامہ راحت شامہ کو ہر دم آنکھوں سے لگاتا ہوں ٹوید خند جان

جا کر اسی کو ہنس تہنائی بناتا ہوں ۵ نامہ آمد دل راطر بے پیدا شد ۵ لیخہ از بہر حیا تم
سے پیدا شد ۵ لیکن ۵ غلط تو آیا دے سمجھانہ میں نغمہ ریر کا ہوج ۵

اس کے گھٹے کا کھون یا کھون تقدیر کا بیج	بوسہ لیا جو خط کا تو دل شاد ہو گیا
مضمون دل کا بھولا ہوا یا د ہو گیا	شکل اپنی ہم کو دکھلاؤ خدا کے واسطے
جان جاتی ہر اچھی آؤ خدا کے واسطے	دن تو تیرے ہی تصور میں گزر جاتا ہے
رات کو خواب میں بھی تو ہی نظر آتا ہے	وصال یا رے دوتا ہوا عشق

مرض بڑھا گیا جیون جیون دو کی ۵ حدیث شوق بروے قلم نمی آید ۵ خیال کہ بہت بہل
در رقم نے آید ۵ زیادت نیست غافل دے ۵ مرہبان من ۵ توئی در دل توئی در جان
توئی و زوزبان من ۵ اے محبوبہ جانستان تمہارے وہاں جام شراب ارغوانی در دست
اور اغیار ہر دم یہاں سب اہلان و حوصلہ پست اور تہائی و بیگسی کا عالم ۵ وہاں
رفیقان تازہ سے بہر دم ہوس و کنار و یاران محفل کے نظارے یہاں ہر لحظہ
تمہارے ۵ پیدار کا انتظار اور تمہارے ۵ ظلم و ستم کے دل پر آ رہے ۵

دن کٹا فریاد سے زور رات زاری سے کٹی	نہ کٹے کو کٹی پر کیا ہی خواری سے کٹی
کوہ کن کوہ میں اور قیس مرا صحرا میں	سر پہننے کو رہا کوئی نہ ہنس رہا پنا
یا در دل کا دور ہو یا دل کو تاب ہو	قسمت میں جو لکھا ہو اکی شتاب ہو
بریاے محبت زورق آسا غم کے مارے ہم	کبھی ہیں اس کناے او کبھی ہیں اس کناے ہم
نگویم بصلت مرا شا دکن	ز محرومی من دے یا دکن

الکس ہر کوئی دوست و آشنا اپنا سوا حال اپنا تباہ کیسا نہوا ۵ صحت نامح سے
غم دونا ہوا بد قسمتی سے رونا ہوا ۵ دل دلا سے سے ہو کر تابق زاری بیشتر ۵
حائے ماتم میں ہو پر سے زاری بیشتر کسی نے سچ کہا ہو ۵ قطعہ درد دوری کا تبلا
جانے دل بیدار کی بلا جانے ۵ جو گزرتی ہر جان پر میرے ۵ میں ہی جانوں ہوں یا خدا جانے

تقریباً رنجیتہ قلم فصاحت قوم ہر شہرہ مجتہد مروت مخزن خلق و عنایت
وقتِ نوحی و صلی نبی منظر علی صاحبِ مکتبِ صلہ بظہر بلگرامی حفظہ اللہ تعالیٰ

سبحان اللہ کیا تیری قدرت کے کارخانے میں انسان ضعیف البیان کی تو کیا حقیقت ہے
فرشتگانِ مقرب تک گنہ ماہیت میں دیوانے ہیں جب چاہا شاخِ قلم خشک پر گل تر کھلا دیا
شیعہ کو رو لایا پروانے کو جلا دیا۔ تیری معرفت میں چون و چرا سبھا ہے تو ہی جانے کہ تو کیا ہے تو ہی
تو خالق و وجہان صنائع انس و جان ہے تو ہی نے یہ خمیہ رنگاری بے چوب درسیان ایسا دیکھا
تو ہی نے ستاروں کی کلکاری بے مدد دست و قلم دکھا کر فرشِ خاک پر روئے آب روان
ایجاد کیا تو ہی نے کیا کیا سر و شمشاد نسرين و نستر اس گلشن بے بیاد میں اگلے کیسے
کیسے گل بٹے اس خاکدانِ پر محن میں کھلانے۔ فی الحقیقت تیری معرفت میں بڑے
بڑے دور میوز کو سہر گردانی رہی آئینہ دار حیرانی رہی۔ جتنا چاہا کرکرا پا یا جب آنکھیں
بہم ہو پناہ میں کچھ نظر نہ آیا۔ بس جموتی کے سوا چار انہیں۔ دم مارنے کا یا ر انہیں دعوے
وہم بیکار ہے۔ محض خیالی آزار ہے۔ لہذا خاموشی بیانِ فرزا نگہی ہو۔ گویا فی محض دیوانگی ہو۔
ہلو تو نے سب کچھ عطا فرمایا ہے۔ ترا خاک کا پتلا ہی نہیں بنایا ہے ہم اگر اپنے آپ کو کچھ شہم
ہوش و بھین تو گمان کیا یقین غالب ہے کہ فی عمرہ اپنی تعریف میں تر زبان رہیں مگر بقول
حکیم سید بندہ رضا صاحبِ آرزو رئیسِ بگرام رباعی دینا کا عجیب ہمنے لیکھا دیکھا ہے
آج اور توکل اور تماشا دیکھا ہے جس علم کو محنتوں سے حاصل تھا کیا ہے دیکھا بھی تو چل چلا ہے
اسکا دیکھا ہے دل سرد ہو گیا حسرتیں خاک میں مل گئیں۔ حوصلہ گرد میر ہو گیا۔ جہالت
کا طوطی بولتا ہے باکمالوں کو کون پوچھتا ہے۔ ۵۔ امروز بہاے ہیزم و عود کیے است۔ ۶۔
ہم مرتبہ خلیل و مہر و یکے است۔ ۷۔ ترقی کمال معدوم۔ ۸۔ قدردانی رخصت قدردان معلوم۔ ۹۔
نیک بخت ہے ترے لیے اچھے ہوئے۔ ۱۰۔ منصفوں کی قدردانی دیکھ لی ہے مگر اس زمانہ

رتخیز میں ہمارے شفیق تحقیق شاعری میں یگانہ بشیرین طاق سیاق میں محسوس زمانہ سابق میں
مشاق رنگین طبیعت عاشق مزاجوں کے بادشاہ منشی حفیظ اللہ خان صاحب کی جرات
بھی قابل تحسین و آفرین ہو بقول صغیر بلگرامی

کام رستم کا نہ تھا جو کیا فردوسی نے

تین ہر ایک سے کھینچتی ہر کمان شاعر

کہ گلدستہ حفیظ اللہ خان معروف بہ اشعار و لپستہ تالیف کے
شوق طبیعت دکھایا رنگین مزاجوں کو اپنا بندہ بے درم بنایا۔ کیا خوب ہو۔ ہر دل عزیز ہے
مجموعہ مرغوب ہو۔ شائق ہر بات میں ہو۔ ہر غزل اپنے رنگ کی۔ ہر نظم نئے ڈھنگ کی
شائقوں کے دل چین ہوئے جلتے ہیں۔ بے دیکھے اس کتاب کے تسکین نہیں پاتے ہیں
اگرچہ یہ کتاب ہیشمال ہو مگر مولف بھی تو بڑا استاد ذی ہنر صاحب کمال ہے عقل کا تپلا ہے
اپنی یاد گاری کا صفحہ روزگار پر کیا وسیلہ نکالا ہے۔ تالیف و مولف کی ثنا سے اس لئے
خاموشی اختیار کرتا ہوں مشک آن است کہ خود پویدہ کہ عطار گوید میں کتابوں اشتیاق نے
مجھے بے اختیار کیا آفریظ سے اسکا خریدار ہو انجیب الدعوات میری اس وقت کی دعا قبول
کرے مولف کا دامن المالی مراد سے بھرے۔ آمین ثم آمین

تقریظ و قطعات تاریخ گلدستہ اردو مولفہ منشی حفیظ اللہ خان صاحب
حفیظ اللہ خان نوی از نتیجہ فکر کترین خلایق تنگ نام قمر الدین احمد بابے
نام تخلص فوق متوطن سندیلہ

گئی فصل خزان بہار آئی

اندون جوش پر ہو رنگ چین

شاخ گل پر ہو بلبلون کا نجوم

رنگ بھولوں پہ خوب ہی لائی

رہے یوں ہی ہر اسیر اکشن

سرشت آفسر یوں کیو جو

پنی کے محو رند اس قدر ہیں مست
الغرض دیکھ اس طرح کا سمان
کہ یکا یک ستایہ میں نے حال
خان والا نشان حقیقۃ اللہ
آفتاب سپر علم ہیں وہ
حق نے بخشی ہوا ایسی طبع رسا
کیں کتاب میں انھوں نے وہ تالیف
دیکھے جو کوئی ہو بہت مسرور
لکھا گلہ ستہ اندون ایسا
ایک سے ایک لڑکے حسین غزل
ہیں بخش سہیں ایسے خوب
متفرق بھی اس میں ہیں اشعار
الغرض ہر طرح کا شعر و سخن
عاشقانہ کلام ہے سارا
مٹنے کیونکہ نہ لوٹ جا کے دل
ہر ہر اک کے سخن کا ڈھنگ جدا
گل مضمون کی ایسی ہر خوشبو
مطرب اُس کی غزل اگر گائے
نہیں شک اس میں کچھ بھی ہو ہلا
یا خدایہ جہان میں ہو مقبول
فکر تارخ کی جوئی جس دم

محو دل سے ہوا ہر قول است
آئی جولانیوں پہ طبع روان
ہو گیا دو جس سے دل کا ملال
خلق سے جگے ہر جان آگاہ
دُرِ یکتاے کبیرِ حلم ہیں وہ
نظر آتی ہو جس سے شان خدا
جنگے مضمون ہیں دلکش اور لطیف
دل مضطر کا انتشار ہو دور
منتخب عاشقانہ سہرتا پا
دیکھ کر ہو شگفتہ دل کا کنول
جنگے مضمون ہیں دلکش و مرغوب
جس کا ہر مشتری صغار و کبار
جمع اس میں کیا بوجہ حسن
عاشقوں کا پیام ہر سارا
خط تازہ جو اُس کو ہو حاصل
کیونکہ نہ حاصل ہو ہر طرح کا مزا
سامعین کا دماغ تازہ ہو
دل عشاق و جدین آسے
عاشقوں کے ہر دردِ دل کی دوا
تو بولت کا مدعا ہو حصول
سوچنے میں لگا اٹھا کے قلم

کیا بات نے تب تو یہ ظہار	فوق لکھنؤ عجیب باغ و بہار
قطعہ دیگر طبع از فوق بسال عیسوی ۱۸۶۲ء	
ہین گلدستہ حفظ میں جمع سب	کلام سخنندان لودکن
جو مطلوب سال مسیحی ہر فوق	لکھنؤ تم سنائے ریاض سخن
۱۸۶۲ء	
ایضاً	
منتخب گلدستے میں ہر سب کلام	دیکھ بیل یگل نجار ہر
از سراز ہر آستان عیسوی	فوق لکھنؤ غیرت گلزار ہر
۱۸۶۲ء	
خاتمۃ الطبع	

الحمد للہ والمنة کہ اس زمانہ میں اتنے ان میں مجموعہ مقبول جہان موسوم بگلدستہ حفیظ اللہ رحمان معروف بہ شعار و لپسند حسین ہر ایک رنگین طبیعت عاشق مزاج صحاب کے دل بہلانے کی واسطہ نہایت عمدہ عمدہ اور طرح طرح کی مزے دار عشقی آمیز گانے والی چٹ پٹی غزلین بھجن بیوٹی گھڑی جو ماسا - بارہ ماسا - دودا - کبیت - سو یا وغیرہ بڑی خوبی اور خوش سہلوی کیساتھ سرخیل شاعران دوران مولوی حفیظ اللہ خان صاحب سا تذنی مشغول بجمع و تفسیر مدرسہ موضع بنا پور پر گنہ بنگر تھانہ بگولی ضلع ہر دوتی صوبہ اودھ شاگرد رشید جناب نئی شکر پور شاہ صاحب صبح بگرامی نے بکوشش تمام تالیفات و تصنیفات فرما کر بیچ کی ہیں ہزاران حسن خوبی مطبع فیض مبع مشہور نزدیک و دور سہمی پیشی نو کشور واقع لکھنؤ میں بیسرپرستی بھائی نقاب کے بہادر شہی پراک نرائن صاحب مالک مطبع موصوف باہلولائی سال ۱۹۱۱ء مطابق ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۰ھ

بار حیرام طبع ہو کر نقل محفل اور عزیز ہر دل ہوا ۛ

اعلان - واضح ہو کہ اس کتاب کا حق تالیف مصنف صاحب نے بنام مطبع پیشی نو کشور عطا کیا ہوا نہ حسب منتہا ایکٹ ۱۸۶۹ء میں صاحب بدول اجازت مطبع ہذا قصد طبع فرما دیں۔

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
	دیوان جرار۔ از مرزا حسین۔	۳ روپائی	توشہ آخرت۔ چیدہ قصائد و غزلیات
۸ روپے	دیوان عاشق۔ از پندت کھیلا لال۔	۲ روپے	حدیث مصنفہ مولوی سید مظفر علی صاحب
۳ روپے	دیوان ضامن۔ از سید فاضل علی شاہ۔	۳ روپے	دیوان سخن دہلوی۔ جلی قلم نہایت
۶ روپے	مظہر عشق۔ معروف بہ دیوان قلق مصنفہ خواجہ محمد وزیر صاحب لکھنوی۔	۶ روپے	ملفوظات شیخ از فخر الدین حسین متخلص بہ سخن دو قسم کاغذ۔
۹ روپے	دیوان شائستہ یا نسخ یعنی ہم قافیہ ہم بحر۔	۱ روپے	(۱) کاغذ سفید گندہ۔
۸ روپے	تالار غزلیات یا نسخ لکھنوی از منشی پر خیزداری۔	۸ روپے	(۲) کاغذ سفید رسمی۔
۳ روپے	نحمدہ از روی کلام مفتی غلام سرور لاہوری۔	۳ روپے	دیوان میکش۔ جلد اول موسم بہار و
۲ روپے	نچمنستان جوش۔ کلام نواب احمد حسین خان جوش تخلص۔	۲ روپے	عشق مولفہ سہوہج بھان صاحب کاغذ سفید
۴ روپے	دیوان بختاور۔ از منشی بختاور سنگھ۔	۴ روپے	دیوان شہیدی۔ مولفہ مولوی کریم خان
۳ روپے	مجمع الاشعار۔ چیدہ چیدہ استادوں کا کلام یکجا کی اردو فارسی۔	۳ روپے	تخلص شہیدی۔
۴ روپے	چمن بے نظیر۔ شعرا کے نامی فارسی و اردو کا کلام چیدہ۔	۴ روپے	دیوان نعیمہ۔ از مولوی احمد علی۔
۱۱ روپے	دیوان گویا۔ کلام فقیر محمد خان بہادر۔	۱۱ روپے	ترجمہ اردو و شرح قصائد بہ حاج از مولوی عبدالحیحد صاحب۔
۱۸ روپے	رسالہ وار تخلص بہ گویا کاغذ سفید و خانی۔	۱۸ روپے	دیوان عیش۔ معروف بہ تمکین معرفت
۱۲ روپے	ایضاً۔ حسب راتب بالہ۔	۱۲ روپے	مصنفہ منشی چھوٹن لال صاحب عیش۔
۱۲ روپے	گلہ شہ امانت۔ از مصنفہ افسر بھا۔	۱۲ روپے	دیوان مناقب خیر البشر۔ از منشی منور حسین مظفر پوری۔
۱۲ روپے	دیوان حیرت۔ مصنفہ حکیم حافظ عبد الرحمن۔	۱۲ روپے	بہار سخن۔ بہ زبان فرحت اقرانمین
		۱۲ روپے	ایک جلد شاعر کا مطلع ہر مین ہوا تھا

نام کتاب	نام کتاب
مجموعہ قصص - بالتصویر شامل پانچ قصہ سوداگر بچہ (۱۲) قصہ ماہیگیر (۲۲) قصہ مجروحہ (۲۳) قصہ منصور - (۱۵)	میں میں جو جو شاعر تشریف لائے تھے اور اپنی اپنی غزلیں ہم طرح ارشاد فرمائی تھیں یہ سکا مجموعہ بطور گلدستہ طبع ہوا تھا۔ مرغوب و مقبول طبع ہو گیا۔
قصہ شاہ روم - ۱۲ ۶ پائی	ترجمہ شرح قصائد عرفی - مترجمہ مولانا ابوالحسن صاحب مرحوم فیر آبادی - ۱۶
بھروالہ - مطبوعہ غیر - ۱۵ آہ وحشی - ترجمہ جنس جواہر ریشم محمد احسن نگاری - ۱۲ ۶ پائی	ترجمہ شرح قصائد عرفی - ہوم عجیب و غریب از مولوی عبد المجید خان - ۱۲ ۶ پائی
قصہ ماہی گیر ناکسہ ت عالی - سرف بہل نگاری حصہ اول از مولوی آلی بخش صاحبہ - ۱۲ ۶ پائی	دیوان سحر سامری - حصہ اول و دوم یکجا کی مصنفہ منشی وی بی پرشاد تخلص بہر بدیالونی - ۱۲ ۶ پائی
قصہ ماہ رمضان - از عبد اللہ خان قصہ قاضی جوئیور حق و عقل کا امتحان قصہ جعبہ - ۱۲ ۶ پائی	قصہ جات نظم الف ایلمہ منظوم - کی متفرق حلین حسب ذیل فروخت میں ہیں - کمال مجلد - ۱۲ ۶ پائی
قصہ شاہ روم - بالتصویر - ۱۲ ۶ پائی	جلد اول از منشی طوطا رام شایان - ۱۲ ۶ پائی
قصہ شیخ منصور از شیخ احمد تخلص پیرا - ۱۲ ۶ پائی	ایضاً - جلد دوم از منشی طوطا رام شایان کاغذ سفید - ۱۲ ۶ پائی
سنگاسن بیتیسی - از منشی کھن لال - ۱۲ ۶ پائی	ایضاً - جلد سوم مترجمہ منشی کاغذ حنائی و سفید - ۱۲ ۶ پائی
گلزار ابراہیم - قصہ ابراہیم ادہم - ۱۲ ۶ پائی	
چشمہ شیرین - قصہ شیرین و فریاد - ۱۲ ۶ پائی	